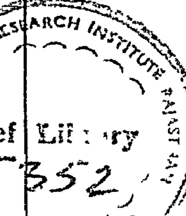
مطالب کتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ



جلد ثانی ترجمہ صحیح مسلم

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ کتاب نماز کے بیان مین **ف** نماز تمام عبادات مین ایمان کے بعد مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے اور بدون طہارت نماز درست نہین ہوتی اس لیے طہارت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب کو رکہا قیامت مین سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال ہوگا اگر نماز اچھی نکلی تو اور اعمال کا حساب بہی آسانی سے ہوجاویگا اور جو نماز ہی مین فتور نکلا تو بسم اللہ ہی غلط ٹہیرا اور اعمال کا کیا ٹہکانا اس لیے مومن کو چاہیے کہ نماز کا بہت خیال رکہے وقت پر پڑہے ناغہ نکرے ٹہیر ٹہیر کر اطمینان سے دل لگا کر پڑہے اور حتی المقدور نماز سے پہلے اون کامون سے فارغ ہوجاوے جو دل لگنے مین خلل ڈالتے ہین جیسے کہانا پینا پیشاب پاخانہ وغیرہ آخرت مین جو نماز کے فوائد ہین وہ تو حدیثون سے معلوم ہوتے ہین پر دنیا مین بہی نماز سے بڑے فائدے ہین - **ایک** تو یہ کہ انسان کو بچپنے سے پابندی اوقات کی عادت ہوتی ہے جو بڑی اعلے اور مفید صفت ہے **دوسری** یہ کہ نماز کے خیال سے انسان طہارت اور صفائی اور پاکیزگی کا بندوبست رکہتا ہے جو حفظ صحت کے لیے نہایت ضرور ہے **تیسری** یہ کہ نماز مین جو قیام اور رکوع اور سجود اور قعود کرتا ہے یہ سب حرکات مین جنسے بدن کے جوڑون مین طاقت آتی ہے اور سکون سے جو کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے اوسکو رفع کرتے ہین **چوتہی** یہ کہ نماز سے شکر گذاری اور اخلاص کی عادت پڑتی ہے جو شخص خداوند کریم کی نعمتون کا شکر نہ کریگا اور لوگون کے احسان کب مانیگا **پانچوین** یہ کہ نماز روکتی ہے بہت سی گناہون سے اکثر آدمی کے خیال مین آجاتا ہے کہ شامت نفس سے کوئی گناہ کر بیٹہے پر جب نماز کا دہیان ہوتا ہے کہ نماز ناغہ ہوجاویگی تو وہ گناہ چہوڑ دیتا ہے **چہٹی** یہ کہ نماز باعث ہی تصفیہ قلب اور ازدیاد قوت توجہ کا اس لیے کہ جب تک کوئی شخص اس امر کی عادت نہ کرے یہ قوت اوسکو حاصل نہین ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہین ہوتی اوس وقت تک فکر سلیم نہین ہوسکتی - واللہ اعلم

بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ اذان کیونکر شروع ہوئی اوس کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

عن ابن عمر انه قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون الصلوة وليس ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم قرنا مثل قرن اليهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مسلمان جب مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر نماز وقت پر پڑھ لیتے تھے اور کوئی اذان نہ دیتا ایک روز انہوں نے اس باب میں گفتگو کی بعضوں نے کہا ایک ناقوس بنا لو نصاریٰ کی طرح (ناقوس وہ لکڑیوں کا ہوتا ہے اون کے مارنے سے آواز ہوتی ہے اگلے زمانے میں نصاریٰ گھنٹے کے بدلے اوس سے کام لیتے) بعضوں نے کہا ایک نرسنگا کیوں نہیں لیتے یہود کی طرح حضرت عمرؓ نے کہا ایک آدمی کو کیوں نہیں مقرر کرتے وہ پکار دیا کرے لوگوں کو نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اوٹھ اور نماز کے لیے پکار دے **ف** تو حضرت عمرؓ کی صلاح آپ نے قبول کی اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دین کے کاموں میں مشورہ کرنا بہتر ہے اور یہ مشورہ آپ پر واجب تھا یا مستحب اس میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ واجب نہ تھا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وشاورهم في الامر اور یہ جو آپ نے بلال سے فرمایا اوٹھ اور نماز کے لیے پکار دے یہ پکارنا اذان شرعی کی صورت پر نہ تھا بلکہ اذان شرعی اوس کے بعد قرار پائی عبداللہ بن زید کے خواب سے اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اذان کھڑے ہو کر دینا چاہیے اور بیٹھ کر اکثر علما کے نزدیک درست نہیں نووی نے کہا ہمارے علما کے نزدیک کھڑا ہونا اذان میں سنت ہے اور بیٹھ کر بھی جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے

باب الامر بشفع الاذان وايتار الاقامة الا كلمة الاقامة فانها مثناة

اذان کے کلموں کو دو بار کہنا اور اقامت کے کلموں کو ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوة کے

عن انس قال امر بلال ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة زاد يحيى في حديثه عن ابن علية فحدثت به ايوب فقال الا الاقامة **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان کے لفظ دو دو بار کہنے کا اور اقامت کے لفظ ایک ایک بار کہنے کا ایوب نے کہا سوا قد قامت الصلوة کے (وہ دو بار کہے) **ف** نووی نے کہا ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے ہیں الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله اور امام مالک کے نزدیک دس کلمے ہیں قد قامت الصلوة بھی ایک بار ہے اور شافعی کا قدیم قول بھی یہی ہے اور ایک قول

یہی ہے کہ اول اور آخر مین اللہ اکبر ایک ایک بار کہے اس صورت مین آٹھ ہی کلمے ہون گے اور ابوحنیفہ کے
نزدیک تکبیر مین سترہ کلمے ہین تو سر ایک کلمے کو دو دو بار کہے یہ مذہب شاذ ہے خطابی نے کہا جمہور علما کا
عمل حرمین اور حجاز اور شام اور یمن اور مصر اور مغرب مین یہی ہے کہ اقامت کے کلمون کو ایک ایک بار کہنا چاہیے
مگر قد قامت الصلوۃ کو دو بار کہے اور مالک کے نزدیک قد قامت الصلوۃ بھی ایکبار کہے اور اللہ اکبر بھی اگرچہ
دو بار کہا جاتا ہے پر وہ مثل ایک بار کے ہے اس لیے کہ اذان مین چار بار کہا جاتا ہے اس لیے مستحب ہے کہ اللہ اکبر
دو بار ایک ہی سانس مین کہے (نووی) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يُعْلِمُوْا وَقْتَ
الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُوْنَهُ فَذَكَرُوْا اَنْ يُنَوِّرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ
الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے صحابہ نے ذکر کیا کہ نماز کا وقت بتلانے کے لیے
کوئی چیز چاہیے بعضون نے کہا آگ روشن کرنا چاہیے (نماز کے وقت پر تا اوسکو دیکھکر لوگ پہچان لین) یا
ایک ناقوس بجانا چاہیے پھر بلال کو حکم ہوا اذان دو دو بار کہنے کا اور اقامت ایک ایکبار کہنے کا عَنْ
خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوْا اَنْ يُّعْلِمُوْا بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ
اَنَّهٗ قَالَ اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ
الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان دو دو بار کہنے کا اور اقامت ایک
ایک بار ف اس لیے کہ اذان خبر کرنے کے لیے ہے تو دو دو بار کہنا چاہیے تا کہ سب لوگ سن لیوین اور اقامت
مین اسکی حاجت نہین باب صِفَةِ الْاَذَانِ اذان کیونکر کہے عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهٗ هٰذَا الْاَذَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى
الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ اِسْحٰقُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ ابومحذورہ (جنکا نام سمرہ یا اوس
یا جابر یا سلمان بن سمرہ ہے) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اذان سکھلائی اللہ اکبر
اللہ اکبر ف نووی نے کہا صحیح مسلم کے اکثر نسخون مین یون ہے کہ اللہ اکبر دو بار اور اور کتابون مین اللہ
اکبر چار بار ہے قاضی عیاض نے کہا مسلم کی بھی بعضے نسخون مین اللہ اکبر چار بار ہے ف اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ پھر دوبارہ کہے اشہد ان لا

الٰہ الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار **ف** اسیکو ترجیع کہتے ہین یعنے شہادتین کو پہلے دو
دو بار آہستہ کہنا پہر دو دو بار پکار کہنا یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کے
نزدیک ترجیع جائز نہین کیونکہ عبد اللہ بن زید کی حدیث مین ترجیع نہین ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ ابو
محذورہ کی حدیث صحیح ہے اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے **دوسری** یہ کہ ابو محذورہ کی روایت سنہ ۸ ہجری
کی ہے اور عبد اللہ بن زید کی روایت اس سے پہلے کی ہے تو عمل پچہلی روایت پر اولی ہے خصوصاً جب اہل
مکہ اور مدینہ اور جمہور علما کا عمل اسی پر ہو (نووی) **ف** پہر حی علی الصلوٰۃ دو بار حی علے
الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ **ف** اور فجر کی اذان مین حی علے الفلاح کے بعد دو بار الصلوٰۃ
خیر من النوم کہے اسکو تثویب کہتے ہین اور سوا فجر کے اور اذانون مین اسکا کہنا ثابت نہین ہے بلکہ بدعت ہے
اسی طرح حی علی خیر العمل کا کہنا اکثر علما کے نزدیک ثابت نہین اور اہل بیت کی کتابون مین حی علے
خیر العمل کہنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے ۔ احکام مین ہے کہ حی علے خیر العمل رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اذان مین رائج تہا پر حضرت عمر کے زمانہ مین موقوف کیا گیا اور بیہقی نے
سنن کبریٰ مین باسناد صحیح عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا کہ وہ کبہی کبہی اذان مین حی علی خیر العمل
کہتے اور علی بن حسین سے روایت کیا کہ پہلے اذان یون ہی تہی بہر حال اسکا ثبوت موقوفاً ہوا ہے
لیکن مرفوعاً نہین ہوا اور احکام مین جو رواج اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بیان کیا ہے یہ
صحیح نہین کیونکہ ابو محذورہ اور عبد اللہ بن زید کی مشہور روایتون مین کہین اس کلمے کا پتا نہین ہے اور شاید
یہ منسوخ ہو گیا ہو (نیل الاوطار مختصراً) **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ ایک مسجد
کے دو موذن ہو سکتے ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ
وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن
تہے ایک بلال اور دوسرے عبد اللہ بن ام مکتوم جو اندہے تہے **ف** یہ بیان کرنے کیلیے بیان کیا غیبت
مین داخل نہین ہے ۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو موذن ایک مسجد کے لیے ایک وقت مین ہو سکتے ہین
ایک موذن تو صبح صادق نکلنے سے پہلے اذان دیوے اور دوسرا صبح صادق کے وقت جیسے بلال اور ابن ام
مکتوم کیا کرتے تہے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت کے لحاظ سے دو سے زیادہ بہی موذن رکہہ سکتے ہین
اور حضرت عثمان نے چار موذن رکہے تہے اور جب دو موذن ہون تو ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے البتہ اگر

مسجد بڑی ہو اور وقت تنگ ہو تو الگ الگ کونون مین ایک ساتھ اذان دے سکتے ہین اور تکبیر وہی کہے
جس نے پہلے اذان دی ہو اگر اذان دینے مین جھگڑا کرین کہ پہلے کون دیوے تو قرعہ ڈالین (نووی مختصرا)
عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے بہی ایسی ہی روایت ہے جیسے عبداللہ بن عمر کی اوپر گذری باب
جَوَازِ اَذَانِ الْاَعْمٰی اِذَا کَانَ مَعَهٗ بَصِیْرٌ اندھا اذان دے سکتا ہے اگر کوئی آنکھ والا اوسکے ساتھ ہو۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْمٰی
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے عبداللہ بن ام مکتوم اذان دیا کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے اور وہ اندہے تہے ف نووی نے کہا مقصود باب سے یہ ہے کہ اندہے کی اذان درست ہے بلا کراہت
اگر اوس کے ساتھ آنکھ والا بھی ہو جیسے بلال ساتھ تہے ابن ام مکتوم کے ہمارے اصحاب نے کہا کہ اگر صرف اندہا
ہی موذن ہو تو مکروہ ہے انتہی عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
الْاِمْسَاكِ عَنِ الْاِغَارَةِ عَلٰی قَوْمٍ فِیْ دَارِ الْکُفْرِ اِذَا سُمِعَ فِیْهِمُ الْاَذَانُ کسی قوم کو دار الکفر مین اذان
دیتے سنے تو پہر اوسکو نہ لوٹے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یُغِیْرُ اِذَا
طَلَعَ الْفَجْرُ وَکَانَ یَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ
اللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ
رَاعِیْ مِعْزًی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حملہ کرتے تہے صبح نکلتے
ہی سویرے اور اذان پر کان لگائے رہتے اگر اذان سنتے تو پہر حملہ نہ کرتے (اس خیال سے کہ وہ لوگ مسلمان
ہوں گے) اور نہین تو حملہ کرتے ایک شخص کو سنا آپنے یہ کہتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا یہ تو سلام
پر ہے (یعنے مسلمان ہے) پہر یہ کہتے سنا اشہدان لا الٰہ الا اللہ اشہدان لا الٰہ الا اللہ آپنے فرمایا
تو دوزخ سے نکل گیا (یعنے جہنم سے نجات پائی) لوگون نے دیکہا تو وہ چرواہا تہا بکریون کا باب
اسْتِحْبَابُ الْقَوْلِ مِثْلِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهٗ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَسْاَلُ لَهُ الْوَسِیْلَةَ
ترجمہ جو کوئی اذان سنے وہ بہی کہتا جاوے جیسا موذن کہتا جاتا ہے پہر درود بہیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر پہر وسیلہ مانگے آپ کے لیے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے ف نووی
نے کہا اس میں سے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح مستثنی ہے بدلیل حدیث عمرؓ کے سو وقت سننے والا لا
حول ولا قوۃ الا باللہ کہے عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ
علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ
وارجو ان اکون انا ہو فمن سال اللہ لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ ترجمہ عبد اللہ بن
عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم
موذن کو اذان دیتے سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر درود بھیجو مجھپر اس لیے کہ جو کوئی مجھپر ایک
بار درود بھیجیگا اللہ تعالی اوسپر دس بار اپنی رحمت اتاریگا بعد اوسکے مانگو میرے لیے خدا سے
وسیلہ کو اور وسیلہ ایک درجہ ہے جنت میں جو اللہ کے ایک بندہ کے سوا اور کسی کے لائق نہیں اور
مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہونگا پھر جو کوئی اللہ تعالے سے میرے لیے وسیلہ مانگے اوسکے لیے شفاعت میری
واجب ہوگئی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن
اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا
الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان
محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح
قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر
ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم میں سے کوئی اللہ اکبر
پھر وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو وہ بھی
اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے پھر وہ حی علی الصلوۃ کہے تو یہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا
الہ الا اللہ کہے دل سے یقین رکھکر تو جنت میں جاویگا عن سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ قَالَ ابْنُ
رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهٗ وَاَنَا ۔ ترجمہ
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص موذن کی اذان سنکر یہ کہے
اشہد ان لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنے گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کوئی سچا معبود نہین ہے سوا خدا کے
اس کا کوئی ساجھی نہین بیشک محمدؐ اوسکے بندے ہین اور اسکے بھیجے ہوے ہین خوش ہون مین اللہ کے رب ہونے پر
محمدؐ کے رسول ہونے پر اسلام کے دین کو قبول کرنے پر اسکے گناہ بخشی جاوینگے ف نووی نے کہا
ان حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا ہر ایک کلمے کا جواب موذن کے ساتھ ساتھ ہی دیتا جاوے
ساری اذان کے ختم ہونے کو انتظار نہ کرے اور بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کے
دو عا یہ ہے جو سعد نے روایت کی اور ہر ایک عمل مین اخلاص اور دل سے سچائی ضرور ہے ورنہ کچھ فائدہ نہین اور
اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ پاک ہو یا ناپاک جنب ہو یا حائض البتہ اگر پاخانہ مین ہو یا جماع کر رہا ہو تو
جواب نہ دیوے اسی طرح نماز کی حالت مین اور اگر نماز مین جواب دیگا تو مکروہ ہے ۔ قاضی عیاض نے کہا
اذان جامع ہے تمام عقائد ایمان کو پہلے اثبات ذات ہے اللہ اکبر سے پھر توحید اشہد ان لا الہ الا اللہ سے پھر رسالت
اشہد ان محمد رسول اللہ سے پھر نماز جو افضل اعمال ہے اوسکی تاکید حی علی الصلوۃ سے پھر آخرت کی تدبیر حی علی الفلاح
سے پھر اثبات ذات اور توحید کی تکرار تا معلوم ہو کہ نتیجہ تمام اعمال کا موقوف ہے حسن خاتمہ پر اور حسن خاتمہ جب ہے
ہو کہ انسان عقیدہ توحید پر قائم رہ کر مرے واللہ اعلم انتہی باب فَضْلِ الْاَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهٖ اذان کی فضیلت
اور شیطان کا بھاگنا اذان سے عن طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوْهُ
اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ
طلحہ بن یحیی سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے چچا عیسی بن طلحہ بن عبید اللہ سے انہون نے کہا مین معاویہ بن ابی سفیان کے پاس بیٹھا تھا
اتنے مین موذن اون کو بلانے آیا نماز کے لیے معاویہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے موذنون
کی گردنین قیامت کے دن سب سے لمبی ہونگی ف یعنی خدا کی رحمت اور فضل کے سب سے زیادہ شائق اور منتظر ہونگے اور ظاہر ہے کہ
شوق مین گردن لمبی ہوتی ہے اور کسی چیز دیکھنے کو اور بعضون نے کہا جب لوگ قیامت کے دن پسینے مین ڈوب جاوینگے تو موذنون
کی گردنین لمبی ہونگی وہ اس عذاب سے بچے رہینگے اور بعضون نے کہا موذن لوگون کے سردار ہونگے
اور عرب سردار کو لمبی گردن والا کہتے ہین ابن اعرابی نے کہا لمبی گردن سے یہ مراد ہے
کہ اون کے اعمال اورون سے زیادہ ہونگے قاضی عیاض نے کہا بعضون نے اس حدیث

میں اعناقاً بکسر ہمزہ پڑھا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ موذن سب سے جلد جنت کو دوڑ جاوینگے (نووی) عَنْ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر اتنی دور چلا جاتا ہے جیسے روحا سلیمان بن مہران اعمش نے کہا میں نے ابو سفیان طلحہ بن نافع سے پوچھا روحا کہاں ہے انہوں نے کہا مدینہ سے چھتیس میل پر ہے عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگتا ہے پادتا ہوا تاکہ اذان کی آواز سنائی نہ دیوے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں وسوسے ڈالتا ہے پھر جب تکبیر کی آواز سنتا ہے چلا جاتا ہے تاکہ آواز سنائی نہ دے جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے پادتا ہوا یا دوڑتا ہوا ف نووی نے کہا شیطان اذان کے وقت اس لیے بھاگتا ہے تا اذان سنائی نہ دے اور قیامت کے دن اوس کی گواہی دینا نہ پڑے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اذان سنے جن ہو یا آدمی وہ قیامت کے دن اوسکی گواہی دیگا اور بعضوں نے کہا مراد اس سے مومن ہیں کس لیے کہ کافر کی گواہی صحیح نہیں اور بعضوں نے کہا کہ شیطان اذان کی عظمت اور بڑائی سے بھاگتا ہے اور بعضوں نے کہا نا امید ہو کر بھاگتا ہے کیونکہ اذان میں اعلان ہے توحید الٰہی کا انتہے مختصرا

عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِي غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِي عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَى هٰذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلٰكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهُ حُصَاصٌ ترجمہ سہیل سے روایت ہے

مجھکو میرے باپ نے بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا تھا یا ایک آدمی تھا پھر مجھکو ایک شخص نے
باغ میں سے نام لیکر پکارا میرے ساتھ والے نے باغ کے اندر دیکھا تو کسی کو نہ پایا میں نے اپنے باپ سے اسکا بیان
کیا انہوں نے کہا اگر میں ایسا جانتا تو تجھکو نہ بھیجتا جب ایسی آواز تو سنے (جسکا آواز کرنیوالا معلوم نہ ہو بلکہ
شیطان ہو) تو اذان دے جیسے نماز کے لیے اذان دیتے ہیں کیونکہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بھاگتا ہے
عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی للصلوۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع
التاذین فاذا قضی التاذین اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر
بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر من قبل حتی یظل الرجل
ما یدری کم صلی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی
ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب
تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے جب ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں خطرہ ڈالتا ہے اور وہ باتیں یاد دلاتا
ہے جو نماز سے پہلے خیال میں نہ تھیں یہانتک کہ آدمی بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں عن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال حتی یظل الرجل ان یدری کیف صلی ترجمہ
ابوہریرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا اس
نے کیونکر نماز پڑھی (یعنے شیطان ایسے ایسے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے کہ نماز کا دھیان ہی نہیں رہتا کہ کیسے
پڑھی کیونکر پڑھی)

باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام والرکوع وفی الرفع من الرکوع وانہ لا یفعلہ اذا رفع من السجود

تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع کے وقت اور رکوع
سے سر اٹھانے کے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانا اور سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھانا عن
ابن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی
منکبیہ وقبل ان یرکع فاذا رفع من الرکوع ولا یرفعہما بین السجدتین ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے
مونڈھوں تک اسیطرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے اور سجدوں کے بیچ میں نہ
اٹھاتے ف نووی نے کہا نماز کے شروع میں تو ہاتھ اٹھانے پر امت نے اجماع کیا ہے لیکن اختلاف ہے

اور مقاموں میں شافعی اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت
بھی ہاتھوں کا اٹھانا مستحب ہے اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور شافعی کا یہ قول بھی ہے کہ
پہلا تشہد پڑھکر کھڑا ہو اوسوقت بھی دونوں ہاتھ اوٹھاوے اور یہی ٹھیک ہے کیونکہ بخاری نے عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اور ابو حمید ساعدی سے بھی باسانید
صحیحہ جسکو ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کیا یہی ثابت ہے اور ابوبکر بن منذر اور ابوعلی طبری اور بعض اہل
حدیث کے نزدیک دونوں سجدوں کے بیچ میں بھی ہاتھ اوٹھانا مستحب ہے اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک
سوا تکبیر تحریمہ کے وقت اور مقاموں میں ہاتھ نہ اوٹھاوے اور مالک سے بھی مشہور روایت یہی ہے لیکن ہاتھوں
کا اوٹھانا کسی مقام میں واجب نہیں ہے بالاجماع اور داؤد ظاہری سے اسکا وجوب منقول ہے تکبیر تحریمہ
کے وقت اور امام ابوالحسن احمد بن سیار کا یہی قول ہے اب جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ہاتھوں کو مونڈھوں تک
تک اوٹھاوے اسطرح کہ انگلیوں کے کنارے کانوں کے اوپر تک پہنچیں اور انگوٹھے کانوں کی لو تک اور اوٹھانے کے وقت
کا پہلی روایت میں تکبیر سے پہلے ہے اور دوسری روایت میں تکبیر کے بعد اور تیسری روایت میں تکبیر
کے ساتھ ہے انتہی عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام للصلوة رفع
يديه حتى تكونا بحذو منكبيه ثم كبر فاذا اراد ان يركع فعل مثل ذلك فاذا رفع
من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حين يرفع رأسه من السجود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں
تک پھر تکبیر کہتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب رکوع سے سر اوٹھاتے
تو ایسا ہی کرتے اور سجدے سے سر اوٹھاتے وقت ایسا نہ کرتے یعنی ہاتھ نہ اوٹھاتے عن الزهري بهذا
الاسناد كما قال ابن جريج كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام للصلوة رفع
يديه حتى تكونا حذو منكبيه ثم كبر ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں
یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اوٹھتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک پھر تکبیر
کہتے عن ابی قلابة انه رای مالك بن الحويرث اذا صلى كبر ثم رفع يديه واذا اراد ان
يركع رفع يديه واذا رفع راسه من الركوع رفع يديه وحدث ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يفعل هكذا ترجمہ ابو قلابہ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا مالک بن حویرث کو انہوں نے نماز

پڑہی تو تکبیر پڑہی پھر دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع سے اٹھایا
تب بھی دونوں ہاتھ اٹھائے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے عَنْ
مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ
بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب تکبیر کہتے دونوں ہاتھ اٹھاتے کانوں تک اور جب رکوع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے
کانوں تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے یعنی ہاتھوں کو اٹھاتے ۔
عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا
فُرُوعَ أُذُنَيْهِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھاتے
ف نووی نے کہا تکبیر تحریمہ واجب ہے مالک اور ثوری اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علما کے
نزدیک اور قاضی عیاض نے ابن مسیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور اوزاعی سے نقل کیا کہ تکبیر
تحریمہ سنت ہے واجب نہیں ہے اور نماز میں داخل ہونے کے لیے صرف نیت کافی ہے مگر حدیث صحیح سے تکبیر
کا وجوب ثابت ہوتا ہے باب إِثْبَاتِ التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا رَفْعَهُ مِنَ
الرُّكُوعِ فَيَقُولُ فِيهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نماز میں جھکتے اور اٹھتے تکبیر کہے مگر رکوع سے سر اٹھا کر سمع
اللہ لمن حمدہ کہے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا
خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ نماز پڑھاتے تو تکبیر کہتے جھکتے اور اٹھتے جب
نماز سے فارغ ہوئے تو کہا میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ف
نووی نے کہا ہر ایک حرکت میں تکبیر کہنا چاہیے مگر رکوع سے سر اٹھانے کے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے
اور اسی پر اتفاق ہے حال اور گذشتہ علماء کا البتہ ابوہریرہ کے زمانے میں اس میں اختلاف تھا اور بعضوں
کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ تھی اور بعضوں کے نزدیک اور جگہ بھی شاید ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے فعل کی خبر نہ پہنچی ہوگی اسی لیے ابوہریرہ نے کہا میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے نماز میں تو ہر دو رکعتی نماز میں گیارہ تکبیریں ہیں ایک تکبیر تحریمہ اور پانچ ہر رکعت میں اور تین

رکعتی نماز میں سترہ تکبیریں ہیں ایک پہلی تشہد سے اٹھتے وقت اور ایک تکبیر تحریمہ باقی پندرہ معمولی
اور چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں ہیں اور پانچوں فرض میں ۹۴ تکبیریں ہیں تکبیر تحریمہ واجب ہے اور
باقی سنت ہیں ایک روایت ہیں امام احمد سے سب تکبیریں واجب ہیں ۔ عن ابی هريرة يقول
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين
يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يرفع صلبه من الركوع ثم يقول وهو قائم
ربنا ولك الحمد ثم يكبر حين يهوي ساجدا ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين يسجد
ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يفعل مثل ذلك في الصلوة كلها حتى يقضيها ويكبر حين
يقوم من المثنى بعد الجلوس ثم يقول ابو هريرة اني لاشبهكم صلوة برسول الله صلى
الله عليه وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تکبیر
کہتے کھڑے ہوتے ہی پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پھر جب اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے اس کے بعد کھڑے کھڑے ربنا ولک الحمد کہتے پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے سے
سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ساری
نماز میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز کو ختم کرتے اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھ کر جب اٹھتے تو تکبیر کہتے
ابوہریرہ کہتے تھے میں تم سب میں زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ۔ عن
ابي هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة يكبر حين
يقوم بمثل حديث ابن جريج ولم يذكر قول ابي هريرة اني لاشبهكم صلوة
برسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
کو کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اسی طرح سے یہ روایت ہے جیسے اوپر گذری مگر اس میں ابوہریرہ کا یہ قول نہیں ہے
کہ میں تم سب میں مشابہ زیادہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ۔ عن ابي سلمة بن
عبد الرحمن ان ابا هريرة كان حين يستخلفه مروان على المدينة اذا قام للصلوة المكتوبة
كبر فذكر نحو حديث ابن جريج وفي حديثه فاذا قضاها وسلم اقبل على اهل المسجد
فقال والذي نفسي بيده اني لاشبهكم صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ
ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے جب ابوہریرہ کو مروان نے خلیفہ کیا مدینہ میں تو وہ نماز کو کھڑے ہوتے

وقت تکبیر کہتے بہر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح اس مین یہ ہے کہ جب نماز پڑہ چکے اور سلام پہیرا تو مسجد والون
کیطرف مونہ کیا اور کہا قسم اوس کے جسکے ہاتہ مین میری جان ہے مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے نماز مین **عن** اَبِی سَلَمَۃَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یُکَبِّرُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلَّمَا رَفَعَ وَ
وَضَعَ فَقُلْنَا یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا ھٰذَا التَّکْبِیْرُ فَقَالَ اِنَّھَا لَصَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے ابوہریرہ نماز مین تکبیر کہتے اوٹھتے اور جہکتے ہم نے کہا اے ابوہریرہ یہ تکبیر کیسی ہے
اونہون نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یُکَبِّرُ کُلَّمَا
خَفَضَ وَرَفَعَ وَیُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے وہ تکبیر کہتے جب جہکتے اور اوٹہتے نماز مین اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے
عن مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَکَانَ اِذَا سَجَدَ کَبَّرَ
وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ کَبَّرَ وَاِذَا نَھَضَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ اَخَذَ
عِمْرَانُ بِیَدِیْ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلّٰی بِنَا ھٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَدْ ذَکَّرَنِیْ
ھٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے حضرت
علی کے پیچہے نماز پڑہی وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اوٹہاتے سجدہ سے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین
پڑہ کر کہڑے ہوتے تب بہی تکبیر کہتے جب ہم نماز پڑہ چکے تو عمران نے میرا ہاتہ پکڑا اور کہا انہون نے ایسی نماز
پڑہائی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے یا یون کہا مجہے یاد دلا دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز **باب** وُجُوْبِ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ وَاَنَّہٗ اِذَا لَمْ یُحْسِنِ الْفَاتِحَۃَ وَلَا اَمْکَنَہٗ تَعَلُّمُھَا
قَرَاَ مَا تَیَسَّرَ لَہٗ غَیْرَھَا سورہ فاتحہ ہر رکعت مین پڑہنا واجب ہے اور جو کوئی سورت فاتحہ نہ پڑہ سکے تو
جو سورۃ ہوسکے پڑہ لے **عن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا
لِمَنْ لَّمْ یَقْتَرِئْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
سورہ فاتحہ نہ پڑہے اوسکی نماز ہی نہ ہوگی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے سورہ فاتحہ کا وجوب نکلتا
ہے اور جو شخص یہ سورہ پڑہ سکے اوسکو اسکا پڑہنا ضرور ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین
نزدیک ابوحنیفہ نے کہا کہ فرض ایک آیت ہے قرآن کی اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے **عن** عُبَادَۃَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْتَرِئْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ**

عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ام القرآن (یعنی سورۂ فاتحہ) نہ پڑھے
اس کی نماز ہی نہ ہوگی۔ عن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا
صلوة لمن لم یقترئ بام القرآن ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں نماز ہوتی اس کی جو ام القرآن نہ پڑھے ف نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کے مذہب
کی کہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے امام اور مقتدی پر اور جو شخص اکیلا نماز پڑھتا ہو اس پر بھی اور مقتدی پر واجب ہونے کی
تصریح ابو ہریرہ کے قول سے معلوم ہوتی ہے انہوں نے کہا اپنے دل میں پڑھ یعنی آہستہ سے اکیلا ہی اور یہ جو بعض مالکیہ
نے کہا کہ دل میں پڑھنا صرف الفاظ کا یاد کرنا اور غور کرنا ہے تو صحیح نہیں کیونکہ قرأت بغیر زبان کی حرکت کے
نہیں ہوتی اور دلیل اس کی یہ ہے کہ خود ہی سب علماء نے کہا ہے کہ جنب اگر دل میں الفاظ کو یاد کرے اور
زبان نہ ہلاوے تو درست جائز ہے کیونکہ یہ قرأت نہیں ہے اور قاضی عیاض نے علی بن ابی طالب اور ربیعہ اور محمد بن ابی
صفرہ سے نقل کیا کہ قرأت بالکل واجب نہیں اور یہ ایک روایت شاذ مالک سے ہے اور ثوری اور اوزاعی اور ابو حنیفہ نے
کہا کہ اخیر کی دو رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے بلکہ نمازی کو اختیار ہے خواہ قرأت کرے خواہ صرف سبحان اللہ
کہے یا چپ رہے اور صحیح مذہب جو سلف اور خلف کے اکثر علماء ہیں یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہر رکعت میں فرض
ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی سے فرمایا پھر ساری نماز میں ایسا کر۔ عن الزهری بهذا
الاسناد مثله وزاد فصاعدا ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو سورۂ فاتحہ
اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
من صلی صلوة لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج ثلاثا غیر تمام فقیل لابی هریرة انا نکون
وراء الامام فقال اقرأ بها فی نفسک فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال
الله عز وجل قسمت الصلوة بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل فاذا قال العبد
الحمد لله رب العالمین قال الله عز وجل حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال الله عز وجل
اثنی علی عبدی واذا قال مالک یوم الدین قال مجدنی عبدی وقال مرة فوض الی عبدی
فاذا قال ایاک نعبد وایاک نستعین قال هذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل فاذا قال
اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال
هذا لعبدی ولعبدی ما سأل قال سفیان حدثنی به العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب دخلت

عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ناقص ہے تین بار یہ ارشاد فرمایا ابوہریرہؓ سے کہا گیا کبھی
ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں اونہوں نے کہا جی میں پڑھ لے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا نماز بٹ گئی ہے میرے اور میرے بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ اور میرا بندہ جو مانگے وہ اسکو
ملے گا جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے مجھے سراہا اور جب کہتا ہے الرحمن
الرحیم اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے تعریف کی میری اور جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالی فرماتا ہے
خوبی بیان کی بندے نے میری اور کبھی یوں کہا کہ سپرد کیا بندے نے اپنا کام مجھکو پھر جب وہ کہتا ہے ایاک نعبد
وایاک نستعین تو اللہ تعالی فرماتا ہے یہ میرے اور بندے کے بیچ میں ہے اور میرے بندے کو جو مانگے وہ ملیگا پھر جب وہ
کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو اللہ تعالی فرماتا ہے یہ میرے
بندے کے لیے ہے اور جو وہ مانگے اسکو ملے گا سفیان نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ علاء بن عبد الرحمن
بیمار تھے اپنے گھر میں میں اون کے پاس گیا اور یہ حدیث میں نے اون سے پوچھی ف نووی نے کہا نماز
سے مراد اس حدیث میں سورہ فاتحہ ہے کیونکہ وہ ایسا جز ہے نماز کا جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اور یہ دلیل
ہے اوسکے واجب ہونے کی اور بٹنے سے یہ مراد ہے کہ آدھی میں اللہ کی تعریف ہے آدھی میں دعا ہے جسمیں بندے کا
فائدہ ہے اور جن لوگون نے سورہ فاتحہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو داخل نہیں کیا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لاتے
ہیں اسلیے کہ اگر بسم اللہ اس سورت میں داخل ہوتی تو آپ اسکو بھی بیان کرتے لیکن جو لوگ داخل جانتے ہیں
وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہاں ان آیتوں کا بیان کرنا مقصود تھا جو سورہ فاتحہ سے خاص ہیں اور بسم اللہ خاص نہیں ہر
سورت سے انتہی مختصرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ
الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس
میں یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ نماز بٹ گئی ہے آدھوں آدھ مجھ میں اور میرے بندے میں تو آدھی میری ہے
اور آدھی میرے بندے کی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُولُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ناقص ہے تین بار یہ

فرمایا عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا صلوة الا بقراءة قال ابو
هریرة فما اعلن رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلناه لكم وما اخفاه اخفيناه لكم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہیں درست ہوتی بغیر قرارت کے ابوہریرہ نے کہا پھر جس نماز میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھا ہم نے بھی پکار کر پڑھا اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے پڑھا ہم نے بھی
آہستہ سے پڑھا عن عطاء قال قال ابو هریرة فی كل الصلوة يقرأ فما اسمعنا رسول الله
صلی الله علیه وسلم اسمعناكم وما اخفى منا اخفينا منكم فقال له رجل ارأيت ان لم ازد
على ام القرآن فقال ان زدت عليها فهو خير وان انتهيت اليها اجزأت عنك ترجمہ عطاء
سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا ساری نماز میں قرارت کرنا چاہیے پھر جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرات
سنائی ہم نے بھی تمکو سنائی اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے قرات کی ہم نے بھی آہستہ سے قرات کی ایک شخص بولا کہ میں صرف سورہ فاتحہ
پڑھوں انہوں نے کہا اگر تو زیادہ پڑھے (یعنے اور ایک سورہ ملا دے) تو بہتر ہے اور جو صرف سورہ فاتحہ پڑھے
تب بھی کافی ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور سورۃ کا ملانا مستحب
ہے اور اسپر اجماع ہے صبح اور جمعہ اور ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور یہ سنت ہے سب علماء کے نزدیک اور قاضی
عیاض نے بعض مالکیہ سے سورہ کا وجوب نقل کیا ہے اور یہ قول شاذ اور مردود ہے اور تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۃ
کا ملانا مستحب ہے یا نہیں اسمیں اختلاف ہے امام مالک نے اسکو مکروہ جانا ہے اور شافعی نے مستحب کہا ہے قول جدید میں
اور قدیم صحیح ہے کہ مستحب نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ ان رکعتوں میں قرارت کرے
یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے اور نفل نماز میں سورۃ پڑھنا مستحب ہے اور جنازہ کی نماز میں مستحب نہیں صرف
سورۃ فاتحہ پڑھے اوس کے بعد آمین کہہ لیوے اور جب سورہ ملانا مستحب ہے تو اوسکی ترک سے سجدہ سہو لازم نہ
ہوگا انتہے مختصرا عن عطاء قال قال ابوهريرة فی كل صلوة قراءة فما اسمعنا النبی
صلی الله علیه وسلم اسمعناكم وما اخفى منا اخفينا منكم ومن قرأ بام الكتاب فقد
فقد اجزأت عنه ومن زاد فهو افضل ترجمہ عطاء سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا ہر نماز میں قرارت ہے پھر جن
نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرارت سنائی ہم نے بھی تمکو سنائی اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے
قرارت کی اوس میں ہم نے بھی آہستہ سے قرارت کی جو شخص سورہ فاتحہ پڑھے اوسکی نماز ہو گئی اور جو اس سے زیادہ
پڑھے تو افضل ہے عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء

فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ارجع فصل
فانك لم تصل فرجع الرجل فصلى كما كان صلى ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم
فسلم عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ثم قال ارجع فصل فانك لم تصل
حتى فعل ذلك ثلث مرات فقال الرجل والذي بعثك بالحق ما احسن غير هذا علمني قال
اذا قمت الى الصلوة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القران ثم اركع حتى تطمئن
راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن
جالسا ثم افعل ذلك في صلوتك كلها **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف
لائے ایک شخص آیا اوس نے نماز پڑھی پھر آنکر آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے
نماز نہیں پڑھی وہ پھر گیا اور جیسے پہلے پڑھی تھی پھر پڑھ کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے
وعلیک السلام کہا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی تین بار ایسا کیا آخر وہ شخص بولا قسم اوسکی جس نے آپ کو
سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھے بتلایئے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو
تکبیر کہہ پھر جتنا قرآن تجھ سے پڑھا جاوے پڑھ بعد اوسکے رکوع کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا کر سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ
کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا کر بیٹھ اطمینان سے پھر ساری نماز میں اسیطرح کر **ف** یعنی سب ارکان کو ٹھہر ٹھہر
اطمینان سے ادا کر اسکو تعدیل ارکان کہتے ہیں یہ فرض ہے جمہور علماء کے نزدیک اور ابو حنیفہ نے اوسکو
واجب کہا ہے اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے **عن** ابي هريرة ان رجلا دخل المسجد فصلى و
رسول الله صلى الله عليه وسلم في ناحية وساق الحديث بمثل هذه القصة وزاد فيه اذا
قمت الى الصلوة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص
مسجد میں آیا اوس نے نماز پڑھی آپ ایک کونے میں تشریف رکھتے تھے پھر بیان کیا ایسا ہی قصہ اتنا زیادہ
ہے کہ آپ نے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو قبلے کیطرف مونہ کر اور تکبیر کہہ

باب نهي المأموم عن جهره بالقراءة خلف امامه

مقتدی کو پکار کر قرآن پڑھنے کی ممانعت اپنے امام کے پیچھے **عن**
عمران بن حصين قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الظهر او العصر فقال
ايكم قرأ خلفي بسبح اسم ربك الاعلى فقال رجل انا ولم ارد بها الا الخير قال قد علمت
ان بعضكم خالجنيها **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

پڑہا ہی ظہر یا عصر کی پہر نماز کے بعد فرمایا تم مین سے میری پیچہے کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑہا تہا ایک شخص بولا مین نے پڑہا تہا ثواب کی نیت سے آپنے فرمایا مین سمجہا کوئی تم مین سے مجہہ سے قرآن کو چہینے لیتا ہے **ف** نووی نے کہا اس سے مقصد یہ ہے کہ مقتدی کو آپنے پکار کر پڑہنے سے ممانعت کی اس طرح پر کہ دوسرون کو اسکا پڑہنا سنائی دیوے نہ یہ کہ قرآن پڑہنے سے ممانعت کی بلکہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ سری نماز مین امام کے پیچہے بہی سورت پڑہا کرتے تہے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ایک قول شاذ اور ضعیف یہ ہے کہ مقتدی سری نماز مین بہی سورت نہ پڑہے جیسے جہری مین نہین پڑہتا اور یہ غلط ہے اسلیے کہ جہری مین چپ رہنیکا حکم ہے اور سری مین نہین بلکہ جہری نماز مین بہی اگر امام سے اتنا دور ہووے کہ اوسکی قرأت کی آواز نہ سنائی دے تو سورت پڑہے اور یہی صحیح ہے انتہی **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهٗ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ اَوْ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے ظہر کی نماز پڑہی **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ

جو شخص کہتا ہے بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑہنا چاہیے اوسکی دلیل **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتہہ مین نے ان مین سے کسیکو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہتے نہین سنا **ف** یعنی پکار کر نہین پڑہتے تہے بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے پڑہکر قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تہے نووی نے کہا شافعی اور ایک جماعت سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ جزو ہے سورہ فاتحہ کا اس صورت مین جہان فاتحہ جہر سے پڑہی جاوے وہان بسم اللہ الرحمن الرحیم بہی جہر سے پڑہے **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَسَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ سَاَلْنَاهُ عَنْهُ **ترجمہ** شعبہ سے اسی اسناد سے یہ حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے پوچہا کیا تم نے اس حدیث کو انس سے سنا ہے انہون نے کہا ہان ہمنے پوچہا تہا اسکو ان سے **ف** تو اب یہ شبہہ بہی رفع ہو گیا کہ شاید قتادہ نے اس

حدیث کو انس سے نہ سنا ہو اور عن انس کہہ دیا ہو یہ شبہ اسلیے ہوتا ہے کہ قتادہ کی عادت تدلیس کی تھی ورنہ
ہر ایک شخص کی عنعنہ میں یہ شبہ نہیں ہوتا **عن** عبدة ان عمر بن الخطاب کان یجهر بهؤلاء
الکلمات یقول سبحانک اللهم وبحمدک تبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک و
عن قتادة انه کتب الیه یخبره عن انس بن مالک انه حدثه قال صلیت خلف النبی
صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم فکانوا یستفتحون بالحمد لله رب
العالمین لا یذکرون بسم الله الرحمن الرحیم فی اول قراءة ولا فی آخرها ترجمہ عبدہ سے
روایت ہے حضرت عمرؓ ان کلموں کو پکار کر پڑھتے تھے سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک و
لا اله غیرک اور اوزاعی کو قتادہ نے لکھا کہ ان سے انس نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
اور عمرؓ و عثمانؓ کے پیچھے نماز پڑھی وہ قرات شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھتے
نہ شروع میں نہ اخیر میں **عن** اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة انه سمع انس بن مالک
یذکر ذلک ترجمہ انس بن مالک سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **باب** حجة
من قال البسملة آیة من اول کل سورة سوی براءة جو شخص بسم اللہ کو سورت کا جز کہتا ہے سوا سورہ
براءۃ کے اوس کی دلیل **عن** انس بن مالک قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات
یوم بین اظهرنا اذ اغفی اغفاءة ثم رفع رأسه متبسما فقلنا ما اضحکک یا رسول الله
قال نزلت علی آنفا سورة فقرأ بسم الله الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک
وانحر ان شانئک هو الابتر ثم قال أتدرون ما الکوثر فقلنا الله ورسوله اعلم قال فانه
نهر وعدنیه ربی عز وجل علیه خیر کثیر هو حوض ترد علیه امتی یوم القیامة
آنیته عدد النجوم فیختلج العبد منهم فاقول رب انه من امتی فیقول ما تدری ما
احدثت بعدک زاد ابن حجر فی حدیثه بین اظهرنا فی المسجد وقال ما احدث بعدک
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں
آپ کو ایک غفلت سی ہوئی (یعنی سو گئے) پھر سر اٹھایا مسکراتے ہوئے ہم نے کہا آپ کیوں مسکرائے یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورہ اتری آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر آخر تک پڑھا پھر پوچھا
جانتے ہو کوثر کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جس کا وعدہ کیا مجھ

کہ میرے پروردگار نے اسپر مجھسے بڑی خوبیان ہیں وہ کیا ہے ایک حوض ہے جسپر قیامت کے دن میری امت کے لوگ پانی پینے کو آوینگے اوسکے برتن آسمان کے تارون کے برابر ہین ایک بندہ کو وہان سے نکالدینگے مین کہونگا اے پروردگار یہ تو میری امت مین کا ہے ارشاد ہوگا تم نہین جانتے جو انہون نے کام کیے تمہارے بعد ابن حجر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہم لوگون مین مسجد مین بیٹھے تھے **ف** اس حدیث کے بیان لانے سے یہی غرض ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک کی سورت مین داخل ہے اسیطرح ہر سورت مین اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مسجد مین سونا درست ہو اور اپنے ساتھیون کے سامنے سونا درست ہو اور تابع کو آقا سے ہنسی کا سبب پوچھنا درست ہو (نووی) **عن** انس بن مالک یقول اغفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغفاءۃ بنحو حدیث ابن مسہر غیر انہ قال نہر وعدنیہ ربی عز وجل فی الجنۃ علیہ حوض ولم یذکر انیتہ عدد النجوم **ترجمہ** اس دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے مگر اسمین یہ ذکر نہین کہ اسکے برتن تارون کے برابر ہین بلکہ اتنا ہے کہ وہ ایک نہر ہے جسکے دینے کا وعدہ کیا ہے مجھکو میرے رب نے جنت مین اسپر ایک حوض ہے **باب** وضع یدہ الیمنی علی الیسری بعد تکبیرۃ الاحرام تحت صدرہ فوق سرتہ ووضعہما علی الارض حذو منکبیہ تکبیر تحریمہ کے بعد داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر باندہنا سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر اور رکہنا ہاتھون کا زمین پر مونڈہون کے برابر **عن** وائل بن حجر انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوۃ کبر وصف ہمام حیال اذنیہ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعہما ثم کبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فلما سجد سجد بین کفیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اپنے دونون ہاتھ اٹھائے نماز شروع کرتے وقت اور تکبیر کہی ہمام نے جو راوی ہے اس حدیث کا ہاتھون کو کانون تک اٹھا کر بتلایا پھر کپڑا اوڑہ لیا اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکہا جب رکوع کرنے لگے تو ہاتھون کو کپڑے سے باہر نکالا پھر انکو اٹھایا اور تکبیر کہی اور رکوع کیا جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو پھر دونون ہاتھون کو اٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنی دونون ہتھیلیون کے بیچ مین کیا **ف** یعنی دونون پہونچون کے بیچ مین نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دونون ہاتھون کو اٹھاوے اسی طرح رکوع کیوقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور سجدہ کیوقت ہاتھون کو برابر رکہے مونڈہون کے برابر اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر باندہے تکبیر تحریمہ کے بعد لیکن ہمارے نزدیک چھاتی کے نیچے اور ناف کے اوپر ہاتھ باندہے اور جمہور علماء کا یہی

قول ہے اور ابوحنیفہ اور سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ اور ابواسحاق مروزی کے نزدیک ناف کے نیچے باندہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دونون طرح کی روایتین ہین اور امام احمد سے بہی دونون طرح منقول ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے ویسا کرے اوزاعی اور ابن منذر کا یہی قول ہے اور امام مالک سے اس مسئلہ مین دو روایتین ہین ایک یہ کہ سینے کے نیچے باندہے دوسرے یہ کہ دونون ہاتہہ چہوڑدے باندہے نہین اور یہی روایت ہے مالکیہ کے نزدیک اور لیث بن سعد کا یہی قول ہے اور امام مالک سے ایک روایت یہ بہی ہے کہ نفل مین ہاتہہ باندہے اور فرض مین ہاتہہ چہوڑدے اور جمہور علماء کی دلیل ایک تو یہی حدیث وائل کی ہے دوسرے سہل بن سعد کی کہ لوگون کو حکم ہوتا تہا داہنے ہاتہہ کو بائین پر رکہنے کا نماز مین روایت کیا اسکو بخاری نے تیسری ہلب طائی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتے تہے تو بائین ہاتہہ کو داہنے ہاتہہ سے پکڑتے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ حسن ہے چوتہی حدیث وائل بن حجر کے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی آپ نے داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر رکہا سینے پر اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے اور ناف کے نیچے ہاتہہ باندہنے کی روایت جو دارقطنی اور بیہقی نے حضرت علی سے کی وہ ضعیف ہے باتفاق علماء (انتہے مختصرا) **باب التشہد فی الصلوۃ** نماز مین تشہد کا بیان عن عبد اللہ قال کنا نقول فی الصلوۃ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علی اللہ السلام علی فلان فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ان اللہ ھو السلام فاذا قعد احدکم فی الصلوۃ فلیقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فاذا قالھا اصابت کل عبد للہ صالح فی السماء والارض اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم یتخیر من المسئلۃ ما شاء ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے یون کہا کرتے تہے سلام ہو اللہ پر سلام ہو فلانے پر ایکدن فرمایا اللہ تو خود سلام ہے (یعنے سلام اللہ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سالم ہے تمام برائیون سے) تو جب تم سے کوئی نماز مین بیٹہے تو یون کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اس طرح کہنے سے ہر ایک نیک بندے کو خواہ وہ زمین مین ہو یا آسمان مین سلام پہنچ جاوے گا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پہر اوس کے بعد جو دعا چاہے **ف** نووی نے کہا اس باب مین تین تشہد منقول ہین ایک عبد اللہ بن مسعود کا دوسرے ابن عباس کا تیسرے ابوموسی اشعری کا اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ ان مین سے ہر ایک تشہد کا

پڑھنا درست ہے لیکن اختلاف اسمین ہے کہ افضل کون سا ہے تو شافعی اور بعض مالکیہ کے نزدیک عبد اللہ بن عباس کا تشہد
افضل ہے اس لیے کہ اسمین مبارکات کا لفظ زیادہ ہے اور موافق ہے قرآن کی اس آیت کے تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ اور
ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے تھے
اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک عبد اللہ بن مسعود کا تشہد افضل ہے کیونکہ وہ نہایت صحت
سے مروی ہے اگرچہ باقی تشہد بھی بصحت منقول ہیں اور امام مالک نے حضرت عمرؓ سے جو تشہد موقوفا مروی ہے اسکو
افضل کہا ہے اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے اسکو منبر پر سکھلایا صحابہ کے سامنے اور کسی نے انکار نہیں کیا اور وہ تشہد
یہ ہے التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ اخیر تک اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ
تشہد واجب ہیں یا سنت شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہے اور اخیرہ واجب ہے اور جمہور اہلحدیث کے نزدیک دونوں
تشہد واجب ہیں اور امام احمد کے نزدیک پہلا تشہد واجب ہے اور دوسرا فرض ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور فقہا
کے نزدیک دونوں تشہد سنت ہیں ۔ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ
مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ ۔ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ نہیں ہے کہ پھر اسکو جو دعا
چاہے مانگے ۔ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ
بَعْدُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ پھر تشہد کے بعد جو چاہے دعا
مانگے ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَقَالَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ ۔ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے تھے نماز میں پھر اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا آپ نے
فرمایا پھر تشہد کے بعد کوئی دعا اختیار کرے ۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ
بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوا ۔ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد مجھکو سکھلایا اپنے
ہاتھ آپکے دونوں ہاتھوں میں تھا جیسے آپ مجھے قرآن کی ایک سورت سکھلاتے تھے اور بیان کیا تشہد کو
اوسی طرح جیسے اوپر گذرا ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا
التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ

الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله في رواية ابن رمح كما
يعلمنا القرآن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح
سکھلاتے تھے جیسے کوئی قرآن کی سورت سکھلاتے تو آپ فرماتے التحیات المبارکات اخیر تک اور ابن رمح
کی روایت میں یوں ہے جیسے قرآن سکھلاتے تھے عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے عن حطان بن
عبد الله الرقاشي قال صليت مع ابي موسى الاشعري صلوة فلما كان عند القعدة
قال رجل من القوم اقرت الصلوة بالبر والزكوة فلما قضى ابو موسى الصلوة وسلم
انصرف فقال ايكم القائل كلمة كذا وكذا قال فارم القوم فقال لعلك يا حطان قلتها
قال ما قلتها ولقد رهبت ان تبكعني بها فقال رجل من القوم انا قلتها ولم ارد بها الا
الخير فقال ابو موسى اما تعلمون كيف تقولون في صلوتكم ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم خطبنا فبين لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم
احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا امين يجبكم
الله فاذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع قبلكم ويرفع قبلكم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم
ربنا لك الحمد يسمع الله لكم فان الله تبارك وتعالى قال على لسان نبيه صلى الله عليه و
سلم سمع الله لمن حمده واذا كبر وسجد فكبروا واسجدوا فان الامام يسجد قبلكم
ويرفع قبلكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا كان عند القعدة
فليكن من اول قول احدكم التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي
ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ حطان بن عبد اللہ رقاشی سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابو موسی اشعری
کے ساتھ جب بیٹھے نماز میں تو ایک شخص بولا فرض کی گئی نماز نیکی اور زکوۃ کے ساتھ جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں
نے پھر کر پوچھا کلمہ تم میں سے کس نے کہا سب لوگ چپ ہو رہے (یعنے کسی نے جواب نہ دیا اور خاموش ہو گئی) پھر انہوں نے کہا تم

میں سے کسنے یہ کلمہ کہا لوگ سن ہو رہے ابوموسی نے کہا ای حطان شاید تو نے یہ کلمہ کہا میں نے کہا نہیں میں نے
نہیں کہا بلکہ مجھے تو تمہارا ڈر تھا کہیں خفا نہ ہو اتنے میں ایک شخص بولا میں نے یہ کلمہ کہا اور میری نیت سوا
بھلائی کے اور کچھ نہ تھی ابوموسی نے کہا تم نہیں جانتے اپنی نماز میں کیا کہتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا اور سب راہ بتلا دی اور نماز پڑھنا سکھلا دی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو پہلے
صفیں باندھو پھر تم میں سے کوئی امام بنے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
کہے تم آمین کہو اللہ تم قبول کریگا جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم
سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے تو ادھر کی کسر ادھر نکل آویگی (یعنے وہ ایک لحظہ تم سے
پہلے رکوع میں جاویگا لیکن ایک لحظہ تم سے پہلے سر بھی اٹھا دیگا تو تمہارا اوسکا رکوع برابر رہیگا) اور جب امام
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو اللہ تعالی تمہاری سنیگا کیونکہ وہ خدا نے پیغمبر کی زبان سے
فرماتا ہے سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اور جب تکبیر کہے اور سجدے میں جاوے تم بھی تکبیر کہو اور سجدے
میں جاؤ اس لیے کہ تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو ادھر کی کسر ادھر نکل آویگی اور جب
امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے یہ کہے اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عَنْ قَتَادَۃَ
فِیْ ہٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ قَتَادَۃَ مِنَ الزِّیَادَۃِ وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا
وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْہُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اِلَّا فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کَامِلٍ وَحْدَہٗ عَنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ ابْنُ اُخْتِ
اَبِی النَّضْرِ فِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِیْدُ اَحْفَظَ مِنْ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ فَحَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ ہُوَ صَحِیْحٌ یَعْنِیْ وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا فَقَالَ ہُوَ عِنْدِیْ صَحِیْحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْہُ ہٰہُنَا فَقَالَ
لَیْسَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدِیْ صَحِیْحٍ وَضَعْتُہٗ ہٰہُنَا اِنَّمَا وَضَعْتُ ہٰہُنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَیْہِ ترجمہ قتادہ سے
دوسری سند سے ایسی ہی روایت ہے اور جریر نے سلیمان سے روایت کیا اوس نے قتادہ سے اوس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب امام
قرات کرے تو تم چپ رہو اور کسی کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جو کوئی
اوسکی تعریف کرے مگر ابو کامل کی روایت میں ابو عوانہ سے ابو اسحاق نے کہا (جو شاگرد تھے امام مسلم کے) ابو بکر ابو نضر
کے بھانجے نے اس روایت میں (جو جریر نے سلیمان سے کی) گفتگو کی امام مسلم نے کہا سلیمان سے زیادہ حافظ کون ہے

بمثلہ

فقال

(یعنی یہ روایت صحیح ہے جسمین سلیمان نے یہ نقل کیا کہ امام جب قرارت کرے تو تم چپ ہو) ابوبکر نے کہا ابوہریرہ کی حدیث کیسی ہے امام مسلم نے کہا وہ صحیح ہے یعنی وہی حدیث جسمین یہ اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا ہے یعنی جب امام قرارت کرے تو تم چپ رہو ابوبکر نے کہا پھر تم نے اس حدیث کو یہان کیون نہین داخل کیا امام مسلم نے کہا یہ کیا ضرور ہے کہ جو صحیح ہے میرے نزدیک صحیح ہو اوسکو مین اس کتاب مین شریک کرون بلکہ اس کتاب مین مین نے وہ حدیثین لکھی ہین جنکی صحت پر سبکا اتفاق ہے **ف** نووی نے کہا بعضون نے امام مسلم کے اس قول پر اعتراض کیا ہے کہ اس کتاب مین بہت سی حدیثین ایسی ہین جنکی صحت پر علمار کا اتفاق نہین اوسکا جواب یہ ہے کہ امام مسلم کے نزدیک اوسکی صحت پر اتفاق ہوگا اور یہ لازم نہین کہ امام مسلم اسباب مین دوسرون کی تقلید کرین جنہون نے اختلاف نقل کیا ہو لیکن یہ زیادتی وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا کی اوسکی صحت مین علمار کا اختلاف ہے بیہقی نے سنن کبیر مین ابوداؤد سے نقل کیا کہ یہ زیادتی محفوظ نہین ہے اور ایسا ہی روایت کیا یحیی بن معین اور ابوحاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابوعلی نیشاپوری سے جو شیخ ہین حاکم ابوعبداللہ کے بیہقی نے کہا ابوعلی حافظ نے کہا یہ لفظ غیر محفوظ ہے سلیمان تیمی نے اوسکی نقل کرنے مین خلاف کیا تمام قتادہ کے اصحاب کا اور ان سب حافظون کا اتفاق اس زیادتی کے ضعیف ہونے پر امام مسلم کی تصحیح سے زیادہ مقدم ہے اور خود امام مسلم نے بھی اوسکو اپنی صحیح مین داخل نہین کیا انتہے **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَضٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ **ترجمہ** قتادہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس مین یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی پیغمبر کی زبان پر یہ فرمادیا سنتا ہے اللہ جو کوئی اوسکی تعریف کرے

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ **ترجمہ** ابومسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس مین تھے بشیر بن سعد نے آپسے پوچھا یا رسول اللہ اللہ تعالی نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین آپ پر یہ سنکر آپ چپ رہے بالکل چپ یہانتک کہ ہمنے کہا کاش

علی آل

بشیر نے آپ سے پوچھا ہوتا تو بہتر تھا پھر آپ نے فرمایا تم یوں کہو اللّٰہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل
ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید اور سلام تو تمکو معلوم ہے

ف علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اخیر تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں ابوحنیفہ اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک
درود پڑھنا سنت ہے اگر کوئی نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جاویگی اور شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اگر کوئی نہ پڑھے
تو اوسکی نماز درست نہ ہوگی اور حضرت عمر اور عبد اللہ بن عمر سے ایسا ہی منقول ہے اور شعبی کا بھی یہی قول ہے اور بعض
لوگوں نے کہا کہ شافعی نے اس مسئلہ میں اجماع کا خلاف کیا انہوں نے غلطی کی یہ شعبی کا بھی قول یہی ہے
بیہقی نے اون سے ایسا ہی روایت کیا (نووی مختصرا) عن ابن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة
فقال الا اهدی لک هدیة خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلنا قد عرفنا
کیف نسلم علیک فکیف نصلی علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما
صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما
بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے کعب بن عجرہ مجھ سے ملے انہوں
نے کہا میں تمکو ایک ہدیہ دوں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہم نے کہا سلام کرنا آپ پر تو ہم
کو معلوم ہے (یعنی تشہد میں السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته) لیکن درود کیونکر پڑھیں آپ نے
فرمایا یوں کہو اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل
محمد کما بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید عن الحکم بهذا الاسناد مثله ولیس فی حدیث
مسعر الا اهدی لک هدیة ترجمہ حکم سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ میں تمکو
ہدیہ دوں عن الحکم بهذا الاسناد مثله غیر انه قال وبارک علی محمد ولم یقل اللهم
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یوں ہے وبارک علی محمد اور اللهم کا لفظ نہیں عن ابی حمید الساعدی
انهم قالوا یا رسول الله کیف نصلی علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه
وذریته کما صلیت علی آل ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت
علی آل ابراهیم انک حمید مجید ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما صلیت علی
آل ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید عن ابی هریرة

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ترجمہ ابوہریرہ رض
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالے اوسپر دس بار بھیجیگا ف
نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا مراد یہ ہی کہ دس بار اپنی رحمت اوسپر اتاریگا یا دس گنا ثواب دیگا جیسے آیت
ہے جو کوئی نیکی کرے اوسکو دس گنا ثواب ہی **بَابُ التَّسْمِیْعِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّامِیْنِ** سمع اللہ لمن حمدہ
اور ربنا ولک الحمد اور آمین کہنے کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوا اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ
قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو جسکا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر یعنی
اوسی وقت یا اونکی طرح خضوع اور خشوع سے ہوگا اوسکے اگلے گناہ سب بخشے جاوینگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُمَیٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ
الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے
تو تم بھی آمین کہو جسکی آمین فرشتوں کے آمین کے برابر ہو جاویگی اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے
ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے (ولا الضالین کے بعد) ف نووی نے
کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی کے دونوں کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مستحب ہے اسیطرح
اوسکو جو اکیلے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے نہ اوس سے پہلے نہ اوسکے بعد اسلیے
کہ دوسری روایت میں ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور امام اور منفرد اور مقتدی سب کو آمین پکار
کر کہنا چاہیے اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک آہستہ کہنا چاہیے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ ابْنِ شِھَابٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اسی حدیث کو جو اوپر گزری لیکن ابن شہاب کا قول نہیں
ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ
اٰمِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں آمین کہے اور فرشتے آسمان پر آمین کہیں پھر ایک آمین دوسرے آمین کے برابر ہو جاوے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ فِی السَّمَاءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِیُٔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَہٗ اٰمِیْنَ فَوَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ اَھْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑھنے والا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور جو شخص اوسکے پیچھے ہو وہ آمین کہے اور اوسکا کہنا برابر ہو جاوے آسمان والوں کے کہنے کے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے بَابُ

فوافق (ن)

بَابُ ائْتِمَامِ الْمَامُوْمِ بِالْاِمَامِ مقتدی کو امام کی پیروی کرنا ضرور ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ سَقَطَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّہُ الْاَیْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَیْہِ نَعُوْدُہٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّیْنَا وَرَاءَہٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ فَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے آپکے داہنی طرف کا بدن چھل گیا ہم گئے آپکے دیکھنے کو نماز کا وقت آگیا آپنے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی ہم لوگوں نے بھی آپکے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی جب آپنے فرمایا امام اسلیے بنایا گیا ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے پھر وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم بھی ربنا ولک الحمد کہو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر پڑھو ف نووی نے کہا ظاہر ہے کہ آپنے فرض نماز پڑھائی تھی اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ربنا ولک الحمد واو عطف کے ساتھ کہنا درست ہے اور اوپر کی روایت میں بغیر واو ربنا لک الحمد منقول ہے اور دونوں طرح درست ہے اور امام کی پیروی مقتدی کو ہر ایک تکبیر اور قیام اور قعود اور رکوع اور سجود میں لیکن مقتدی سب ارکان امام کے بعد ادا کرے تو تکبیر تحریمہ بھی امام کی تکبیر کے بعد کہے اگر امام کی تکبیر سے پہلے کہے گا تو نماز درست ہوگی لیکن اگر رکوع یا سجود امام سے پہلے یا ساتھ

باب ائتمام المأموم بالامام

فحضرت (ن)

کریگا تو گنہگار ہوگا پر نماز باطل نہ ہوگی اسیطرح اگر امام سے پہلے سلام پھیرے تو نماز باطل ہو جاویگی اور جو ساتھ
پھیرے تو گنہگار ہوگا اور یہ جو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو اسمین علما کا اختلاف ہے امام
اوزاعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک اسی حدیث کے موجب عمل ضرور ہے اور امام مالک کے نزدیک جو شخص کھڑا ہو سکے اوس
کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں ہے خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھکر پڑھے اور ابو حنیفہ اور
شافعی اور جمہور علما کے نزدیک نماز درست ہے لیکن مقتدی کو چاہیے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور انکی دلیل یہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین بیٹھکر نماز پڑھائی اور ابو بکر اور سب لوگون نے آپکے پیچھے کھڑے
ہو کر پڑھی اگرچہ بعض علما نے یہ خیال کیا ہے کہ اس نماز مین ابو بکر امام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور پیروی کرنے سے یہی مقصود ہے کہ مقتدی ظاہری ارکان کے ادا کرنے مین
امام کی تابعداری کرے یہ ضرور نہیں کہ سب باتون مین مقتدی امام کے شریک ہو اسی واسطے فرض نفل پڑھنے
والے کے پیچھے اور ظہر عصر پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اور عصر ظہر پڑھنے والے کے پیچھے اور مالک اور
ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت صلعم نے خوف کی نماز دو بار پڑھی تو دوسری
بار کی نماز آپکے لیے نفل تھی اور مقتدیون کے لیے فرض اسیطرح معاذ عشا کی نماز حضرت صلعم کے ساتھ پڑھ
کر پھر اپنی قوم کے لوگون کی امامت کرتے تو معاذ کی نماز نفل ہوئی اور انکے قوم کی فرض تھی (نووی مختصرا)
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى
لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے
گرے تو آپنے نماز پڑھائی بیٹھ کر پھر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گزرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا وَزَادَ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا
فَصَلُّوْا قِيَامًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے آپکی داہنی طرف کا
بدن چھل گیا پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو
تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ
فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَفِيْهِ اِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گر پڑے تو آپکی داہنی جانب بدن چھل گیا پھر اوسی طرح بیان
کیا جیسے اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ
وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ
لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا۔ ترجمہ ام المومنین
عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کے دیکھنے کو کچھ صحابہ آئے آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی
لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے تو آپ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے
ہے کہ اس کی پیروی کرو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب بیٹھ کر پڑھے
تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عمل قلیل یا اشارہ نماز کو فاسد نہیں کرتا۔
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔ ترجمہ دوسری روایت بھی حضرت عائشہ سے ویسی ہی
ہے جیسے اوپر گزری۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ
قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا
بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى
مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا
فَصَلُّوا قُعُودًا۔ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ
بیٹھے تھے اور ابوبکر لوگوں کو اللہ اکبر کی آواز سناتے تھے ایک بار آپ نے ہماری طرف دیکھا تو کھڑے ہوئے پایا آپ نے
اشارہ کیا بیٹھ جاؤ تو ہم بیٹھ گئے پھر ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم
اس وقت وہ کام کرنے والے تھے جو فارس اور روم کے لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں یعنی وہ کھڑے رہتے ہیں
اور بادشاہ بیٹھے ہوئے ایسا مت کرو بلکہ اپنے اماموں کی پیروی کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے
ہو کر پڑھو اور جو وہ بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ۔ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ابوبکر
آپ کے پیچھے تھے جب آپ تکبیر کہتے تو ابوبکر ہم کو سناتے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ
فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے تو مت اختلاف کرو اس سے
جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد
کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ
فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے
تھے فرماتے تھے مت جلدی کرو امام سے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَزَادَ وَلَا
تَرْفَعُوا قَبْلَهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری مگر اس میں ولا الضالین کے وقت آمین کہنے
کا ذکر نہیں اور اتنا زیادہ ہے کہ امام سے پہلے سر مت اٹھاؤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ
السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام
گویا ڈھال ہے جو حفاظت کرتا ہے مقتدیوں کی جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ
کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جب کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ ہو جاوے گا اس کے اگلے گناہ بخش
دیے جاویں گے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ
الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا
اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ ترجمہ

باب النہی عن مبادرۃ الامام بالتکبیر وغیرہ

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم بھی اللہم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو

باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس وان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه ونسخ القعود خلف القاعد في حق من قدر على القيام

جب امام کو عذر ہو تو دوسرے کو نماز پڑھانے کے لیے اپنا خلیفہ کر سکتا ہے اور امام اگر قیام نہ کر سکے اور مقتدی قیام پر قادر ہو تو مقتدی کو قیام لازم ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے ﴿

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ قَالَتْ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ فَمَا اَنْكَرَ

هُمْ

قُلْنَا

فَقَالَ

مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں ام المومنین عائشہ صدیقہ پاس گیا اون سے کہا تم مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا قصہ بیان نہیں کرتیں انہوں نے کہا اچھا بیان کرتی ہوں آپ بیمار ہوئے تو پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ آپنے فرمایا میرے لیے لگن میں پانی رکھو ہم نے پانی رکھا آپنے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپنے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو لگن میں ہم نے پانی رکھا آپنے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہمنے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے پانی رکھو لگن میں ہم نے پانی رکھا آپنے غسل کیا پھر اوٹھنا چاہا تو بیہوش ہوگئے **ف** نووی نے کہا آپ کو دوپے بیہوشیاں بیماری کی شدت سے تہیں اور جنون نہیں تہا کیونکہ جنون نقص ہے اور پیغمبر پاک ہیں اوس سے اور بیماریوں کی شدت سے اون کا ثواب اور درجہ بڑھنا منظور ہے اور صحابہ نے آپ کا انتظار کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام سے آنیکی توقع ہو تو اوسکا انتظار جائز ہے بشرطیکہ نماز کا وقت باقی ہو اور ہر بار بیہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اگر سب بیہوشیوں کے بعد ایک ہی غسل کر لے تو بھی کافی ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث میں غسل سے وضو مراد لیا ہے **ف** پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ اور لوگ سب مسجد میں جمع تھے اور عشا کی نماز کے لیے آپ کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ابو بکر کے پاس بھیجا کہ تم نماز پڑھا دو جب وہ شخص ابو بکر کے پاس آیا اور اس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانیکا ابو بکر نرم دل آدمی تھے (اونکو جلد رونا آتا تھا) اونہوں نے عمر سے کہا تم نماز پڑھا دو عمر نے کہا نہیں تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو فضیلت ابو بکر صدیق کی تمام صحابہ پر اور یہ امامت صغریٰ میں اشارہ ہے امامت کبریٰ یعنی خلافت کی طرف **دوسرے** یہ کہ جب امام کو کچھ عذر ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو خلیفہ کر دے **تیسری** یہ کہ ابو بکر کے بعد عمر افضل ہیں انتہی مختصراً **ف** پھر کئی دن تک ابو بکر نماز پڑھایا کیے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کو ہلکا پایا تو دو آدمیوں پر ٹیکا دیکے آپ ظہر کی نماز کے لیے نکلے اون دو آدمیوں میں سے ایک عباس تھے (چچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے جب اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا تو آپ نے اشارہ سے فرمایا مت پیچھے ہٹو اور ان دونوں شخصوں سے فرمایا مجھے ابو بکر کے بازو بٹھا دو اونہوں نے ابو بکر کے

بازو اسکو بٹھا دیا تو ابوبکر کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے نماز میں (یعنی آپ امام تھے اور ابوبکر مقتدی) اور صحابہ ابوبکر
کی پیروی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدی کو کوئی عذر نہ ہو تو وہ کھڑے کھڑے نماز پڑھیں اگرچہ
امام بیٹھا ہوا ہو اور شافعی کا یہی قول ہے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا میں عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے کہا میں تم سے بیان کروں وہ حدیث
جو ام المومنین عائشہ نے مجھ سے بیان کی انہوں نے کہا بیان کرو میں نے سارا قصہ بیان کیا تو سب باتوں کو انہوں نے قبول کیا اتنا اور کہا کہ عائشہ نے
دوسرے شخص کا نام لیا جو عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علی تھے ف اور ایک روایت میں ہے کہ فضل بن عباس تھے اور دوسری
روایت میں ہے کہ وہ اسامہ بن زید تھے اور شاید باری باری سب لوگ لگے ہوں اور حضرت عباس قائم رہے ہوں اس سبب سے حضرت عائشہ نے عباس کا نام
لیا اور دوسرے کا نام نہیں لیا۔ عن عائشة انها قالت اول ما اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيت ميمونة فاستأذن أزواجه أن
يمرض في بيتها فأذن له قالت فخرج ويد له على الفضل بن عباس ويد له على رجل آخر وهو يخط برجليه في الأرض فقال عبيد الله
فحدثت به ابن عباس فقال أتدري من الرجل الذي لم تسم عائشة هو علي رضي الله عنه ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے پہلے پہل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ام المومنین میمونہ کے گھر میں تو آپ نے اجازت چاہی اپنی بی بیوں سے بیماری کے دن حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی ف
نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اسکی کہ باری باری ہر ایک بی بی کے پاس رہنا حضرت پر بھی واجب تھا اور جس نے کہا واجب نہ تھا وہ اس
اجازت کو حسن خلق اور معاشرت پر محمول کرتا ہے اور اس حدیث سے حضرت عائشہ کی فضیلت باقی بیبیوں پر معلوم ہوتی ہے اور اس پر علماء کا اتفاق
ہے لیکن اختلاف اس میں ہے کہ عائشہ خدیجہ سے بھی افضل ہیں یا خدیجہ افضل ہیں ف انہوں نے اجازت دی آپ باہر نکلے ایک ہاتھ فضل بن عباس پر
رکھے ہوئے اور ایک ہاتھ دوسرے شخص پر اور پاؤں آپ کے زمین پر گھسٹتے ہوئے تھے (ناطاقتی اور ضعف سے) عبید اللہ نے کہا میں نے یہ حدیث عبد اللہ بن
عباس سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ نے نہیں لیا وہ علی تھے رضی اللہ عنہ عن عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم واشتد به وجعه استأذن أزواجه أن يمرض في بيتي
فأذن له فخرج بين رجلين تخط رجلاه في الأرض بين عباس بن عبد المطلب وبين رجل آخر قال عبيد الله فأخبرت
عبد الله بالذي قالت عائشة فقال لي عبد الله بن عباس هل تدري من الرجل الآخر الذي لم تسم عائشة قال قلت لا
قال ابن عباس هو علي ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور درد نہایت شدت کو پہنچ گیا تو آپ نے اپنی بی بیوں سے
بیماری میں عائشہ کے گھر رہنے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی پھر آپ باہر نکلے درمیان دو آدمیوں کے آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹتے رہے تھے۔ درمیان
عباس بن عبد المطلب اور ایک اور شخص کے عبید اللہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس کو خبر دی اس چیز سے جو عائشہ نے بیان کیا تو عبد اللہ بن عباس نے مجھ کو کہا تو جانتا
ہے دوسرا آدمی کون جس کا نام عائشہ نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا وہ حضرت علی تھا۔ عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت
لقد راجعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وما حملني على كثرة مراجعته إلا أنه لم يقع في قلبي أن يحب الناس بعده رجلا قام
مقامه أبدا وإلا أني كنت أرى أنه لن يقوم مقامه أحد إلا تشاءم الناس به فأردت أن يعدل ذلك

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم کیا) میں نے تکرار کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے کبھی اس بات کا بھی خیال نہ تھا کہ لوگ اس شخص سے محبت رکھیں گے جو آپ کی جگہ قائم ہو میں یہ خیال کرتی تھی کہ جو کوئی آپ کی جگہ کھڑا ہوگا لوگ اس کو منحوس کہیں گے اس لیے میں نے چاہا کہ ابوبکر کو اس امر سے معاف رکھیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا بِي إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مرض موت میں) میرے گھر میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھاویں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا دل نرم ہے (جب قرآن پڑھتے ہیں تو آنسو ان کے تھام نہیں سکتے آپ کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم کریں تو مناسب ہے اور میں نے قسم خدا کی یہ اسی لیے کہا کہ مجھے برا لگا کہیں لوگ اس کو منحوس نہ سمجھیں جو آپ کی جگہ پہلے پہل کھڑا ہو اس لیے میں نے دو یا تین بار تکرار کی آپ نے یہی فرمایا ابوبکر نماز پڑھاویں اور تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ والیاں ہو ف جیسے وہ اپنی اپنی خواہش کے لیے بار بار ہٹ کرتی تھیں ویسے ہی تم بھی اپنی بات پر اصرار کرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مصلحت نہیں سمجھتی ہو۔ یہ تکرار حضرت عائشہ کی بطور مشورہ اور صلاح نیک کے تھی جیسے حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا تھا لوگوں کو عمل کرنے دیجیے اور ان کو خوشخبری نہ دیجیے کہ وہ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں نہ معاذ اللہ بطور نزاع یا مخالفت کے ایسی پیاری بی بی جیسی حضرت عائشہ نہیں کر سکتیں اپنے خاوند کا حکم اور خصوصا بیماری میں ٹالنے والی تھیں اور دوسری روایت میں گذرا کہ یہ تکرار بھی انہوں نے ابوبکر کو بدنامی سے بچانے کے لیے کی تھی نہ اور کسی نیت سے اور جو حضرت عائشہ کی نیت معاذ اللہ بد ہوتی تو ہرگز اس امر میں جو ان کے باپ کو مفید تھا تکرار نہ کرتیں۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ
فَاَمَرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ
نَفْسِہٖ خِفَّۃً فَقَامَ یُھَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَرِجْلَاہُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
سَمِعَ اَبُوْ بَکْرٍ حِسَّہٗ ذَھَبَ یَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْ مَکَانَکَ
فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَّسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَّاَبُوْ بَکْرٍ قَائِمًا یَقْتَدِیْ اَبُوْ بَکْرٍ بِصَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَیَقْتَدِی النَّاسُ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو بلال آئے آپکو بلانے کے لیے نماز کیواسطے آپنے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز
پڑہا دیں مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا دل نرم ہے انکو جہٹ رونا آجاتا ہے وہ جب آپکی جگہ کہڑے ہونگے
تو لوگون کو قرآن نہ سنا سکینگے (یعنے رونا آجاویگا اور قرآن پڑہنا دشوار ہوگا) اگر آپ عمر کو حکم کریں نماز
پڑہانیکا تو مناسب ہے آپنے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑہا دیں مین نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کرو کہ ابوبکر نرم دل آدمی ہین وہ اگر آپکی جگہہ کہڑے ہونگے تو قرأت نہ کرسکینگے اسلیے عمر کو حکم
کیجیے حفصہ نے ایساہی عرض کیا آپنے فرمایا تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھہ والیان ہو ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑہا دیں
آخر ابوبکر کو حکم کیا اونہون نے نماز پڑہائی جب نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مزاج ذرہ
بحال دیکہا اور آپ دو آدمیون کے بیچ ٹیکا دیے ہوئے نکلے لیکن پانون آپکے زمین پر گہسٹتے جاتے تہے جب مسجد میں
پہونچے تو ابوبکر نے آپکے آہٹ پاکر پیچہے ہٹنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنی جگہہ ہو اور
آپ آکر ابوبکر کے بائین طرف بیٹہہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہکر نماز پڑہا رہے تہے اور ابوبکر کہڑے کہڑے
ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کرتے تہے اور لوگ ابوبکر کی عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَہٗ وَفِیْ حَدِیْثِھِمَا لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَضَہُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ وَفِیْ
حَدِیْثِ ابْنِ مُسْھِرٍ فَاُتِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُجْلِسَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ وَاَبُوْ بَکْرٍ یُسْمِعُھُمُ التَّکْبِیْرَ وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی فَجَلَسَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَبُوْ بَکْرٍ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاَبُوْ بَکْرٍ یُسْمِعُ النَّاسَ ترجمہ دوسری روایت
کا وہی جو اوپر گزرا اسمین یہہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس مین آپنے انتقال فرمایا اور

بن ہرکی روایت مین ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکر ابوبکر کے بازو بہٹادیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑہاتے تہے اور ابوبکر لوگون کو تکبیر کی آواز سناتے جاتے تہے اور عیسی کی روایت مین ہو کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے نماز پڑہاتے تہے اور ابوبکر آپ کی بازو تہے وہ لوگون کو سناتے تہے یعنے تکبیر کی آواز
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ
فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا
أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَيْ كَمَا أَنْتَ
فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوةِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم کیا نماز پڑہانیکا اپنی بیماری مین تو وہ نماز پڑہاتے تہے ایک دن آپ نے اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو
آپ باہر نکلے دیکہا تو ابوبکر امام تہے جب ابوبکر نے آپکو دیکہا تو پیچہے ہٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
کیا اپنی جگہہ رہو اور آپ ابوبکر کے بازو بیٹہہ گئے تو ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تہے نماز مین اور لوگ ابوبکر
کی پیروی کرتے تہے — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلٰوةِ كَشَفَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ
تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَارِجٌ لِلصَّلٰوةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ
ذٰلِكَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہو ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری مین جس مین آپ نے انتقال کیا
امامت کیا کرتے تہے جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز مین صفین باندہے کہڑے تہے آپ نے حجرہ کا پردہ اٹہایا اور ہماری
طرف کہڑے کہڑے دیکہا گویا منہ آپ کا مصحف کا ایک ورق تہا (حسن و جمال اور پاکیزگی اور صفائی مین) پہر
آپ ہنسے (اس خوشی سے کہ لوگون کو دین پر مستعد پایا اور نماز پر قائم) ہم لوگ مارے خوشی کے نماز ہی مین دنگ ہوگئے یہ
سمجہا کہ اب آپ باہر نکلینگے (سبحان اللہ صحابہ کرام کو جناب رسالت مآب سے کیسی سچی محبت اور الفت تہی) اور

(حاشیہ:) رسولِ اللّٰہِ

تو تسبیح کہو جب تسبیح ہوگی تو اودھر خیال کیا جاویگا اور دستک عورتوں کے لیے ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سے
بہت سے فائدے نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ ابوبکر کی امامت اور انکی فضیلت باقی صحابہ پر دوسرے لوگوں میں صلح کرانیکی فضیلت اور
امام کا جانا اس لیے تیسری جب امام نہ ہو تو دوسرا اوسکا خلیفہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور امام برا نہ مانے
چوتھی یہ کہ امام کا نائب وہ بنے جو سب لوگوں میں اسکام کے زیادہ لائق ہو پانچویں یہ کہ موذن امامت کے لیے اوسکو کہے جو سب
سے فضل ہو اور وہ اس کام کو قبول کرے چھٹی یہ کہ عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے دستک دینا ساتویں یہ کہ
ضرورت کے وقت نماز میں اور طرف دیکھنا درست ہے آٹھویں یہ کہ اگر کوئی نئی نعمت خدا کی ملے تو اوسکا شکر کرنا اور دعا
کے لیے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں درست ہے نویں یہ کہ قدم یا دو قدم چلنا نماز میں درست ہے جب ضرورت ہو دسویں
یہ کہ نماز کو پورا کرنے کے لیے امام دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے ہمارے مذہب میں یہی صحیح ہے گیارہویں یہ کہ امام جب تابع
سے کوئی بات کہے اوسکی عزت کے لیے نہ کہ بطور وجوب اوسکا نہ کرنا درست ہے برعایت ادب وغیرہ اور یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ
ادب اور تواضع اور صحیح ہے بارہویں یہ کہ بزرگوں کا ادب کرنا ضرور ہے تیرہویں یہ کہ جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے
تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت دستک یوں اس طرح داہنی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے اور تالی نہ بجاوے کھیل
کیطرح پھر نماز فاسد ہو جاویگی چودہویں یہ کہ نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے پندرہویں یہ کہ تکبیر اور تسبیح وقت کہنا
چاہیے جب امام نماز پڑھانے کے لیے تیار ہو سولہویں یہ کہ جو اذان دیوے وہی اقامت کہے اور اسکا خلاف مکروہ ہے پر اقامت
جائز ہو جاویگی سترہویں یہ کہ صف چیر کر آگے بڑھنا درست ہے اگر ضرورت ہو اسیطرح پیچھے ہٹنا کسی عذر سے اٹھارہویں
یہ کہ نمازی اوس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جس نے اوسکے بعد تکبیر تحریمہ کہی ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوبکر کے بعد نماز شروع کی تھی انتہی ما قال النووی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِهِمَا
فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ ترجمہ اس روایت میں ہے
کہ ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالی کا شکر کیا اور اولٹے پاؤں پیچھے ہٹے یہانتک کہ صف میں شریک ہوگئے
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ
الْمُقَدَّمِ وَفِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گئے صلح کرانے کو بنی عمرو بن عوف میں اتنا زیادہ ہے جب آپ آئے تو صفوں کو چیرا اور پہلی
صف میں آن کر شریک ہوگئے اور ابوبکر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے ف یوں ہی ہٹنا چاہیے نہ اسطرح کہ قبلہ

کیونکہ یہ ... کرے عن المغيرة بن شعبة انه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تبوك قال المغيرة فتبرز رسول
الله صلى الله عليه وسلم قبل الغائط فحملت معه اداوة قبل صلوة الفجر فلما رجع رسول الله
صلى الله عليه وسلم الي اخذت اهريق على يديه من الاداوة وغسل يديه ثلاث مرات
ثم غسل وجهه ثم ذهب يخرج جبته عن ذراعيه فضاق كما جبته فادخل يديه
في الجبة حتى اخرج ذراعيه من اسفل الجبة وغسل ذراعيه الى المرفقين ثم توضأ على
خفيه ثم اقبل قال المغيرة فاقبلت معه حتى نجد الناس قد قدموا عبد الرحمن بن عوف
فصلى لهم فادرك رسول الله صلى الله عليه وسلم احدى الركعتين فصلى مع الناس الركعة
الاخرة فلما سلم عبد الرحمن بن عوف قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يتم صلوته فافزع
ذلك المسلمين فاكثروا التسبيح فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم صلوته اقبل عليهم ثم قال
احسنتم او قال قد اصبتم يغبطهم ان صلوا الصلوة لوقتها ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے
انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک (ایک مقام کا نام ہے) کا مغیرہ نے کہا آپ پاخانے
کے لیے نکلے میں ایک ڈول پانی کا آپ کے ساتھ لیکر چلا فجر کی نماز سے پہلے جب آپ لوٹے تو میں ڈول سے پانی ڈالنے لگا آپ
کے ہاتھوں پر آپ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر منہ دھویا پھر جبے کو باہنوں پر چڑھانا چاہا تو آستینیں تنگ
ہوئیں آپ نے دونوں ہاتھ جبے کے اندر کیے اور جبے کے نیچے سے دونوں باہنوں کو نکالا اور دھویا کہنیوں تک پھر مسح کیا
موزوں پر اور چلے میں بھی آپ کے ساتھ چلا جب لوگوں میں آئے تو دیکھا انہوں نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کر لیا
ہے وہ نماز پڑھا رہے ہیں آپ نے ایک رکعت پائی ان لوگوں کے ساتھ پڑھی جب عبد الرحمن نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے
ہوئے اپنی نماز پوری کرنے کو مسلمانوں کو یہ حال دیکھ کر گھبراہٹ ہوئی انہوں نے تسبیح کہنا شروع کی جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم نے اچھا کیا یا یوں فرمایا تم نے ٹھیک کیا آپ انکی تعریف کرنے لگے
نماز پر وقت پڑھنے پر ف یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں گذر چکی عن حمزة بن المغيرة نحو حديث
عباد قال المغيرة فاردت تأخير عبد الرحمن بن عوف فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعه
ترجمہ دوسری روایت مغیرہ سے ویسی ہی ہے جیسے اوپر گذری مغیرہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن عوف کو پیچھے ہٹانا
چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہنے دو اسکو باب تسبيح الرجل وتصفيق المرأة اذا
نابهما شيء في الصلوة جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں عن

نجد

ن يغبطهم

باب التسبيح للرجل والتصفيق للمرأة في الصلوة

ن التصفيق

أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ
حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُشِيرُونَ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے ہے اور دستک عورتوں کے لیے ابن
شہاب نے کہا میں نے کئی ایک عالموں کو دیکھا وہ تسبیح کہتے تھے اور اشارہ بھی کرتے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي الصَّلَاةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک بَابُ الْأَمْرِ
بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا نماز کو اچھی طرح ادا کرنے اور دل لگا کر پڑھنے کا حکم عَنْ

ن صلى بنا

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا
تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مِنْ
وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز
پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے فلانے تو اپنی نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کرتا کیا نمازی خیال نہیں کرتا جب
نماز پڑھتا ہے کس طرح نماز پڑھ رہا ہے آخر وہ نماز پڑھتا ہے اپنے فائدے کے لیے (نہ نقصان کے لیے) اور میں قسم
خدا کی پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے آگے سے ف نووی نے کہا اللہ تعالی نے آپکو پشت کی طرف سے بھی
دیکھنے کی قوت عطا فرمائی تھی جیسے لوگوں کو سامنے کی طرف آنکھوں میں دیکھنے کی قوت دی ہے اور یہ بطور
خرق عادت کے ہے اس سے زیادہ اور باتیں خرق عادت کے طور پر اللہ تعالی نے آپکو دی تھیں اور اس امر سے
نہ شرع مانع ہے نہ عقل بلکہ شرع وارد ہے تو واجب ہے اتباع اوسکا احمد بن حنبل اور جمہور علماء نے کہا کہ مراد دیکھنے
سے یہاں حقیقۃ دیکھنا ہے اس حدیث سے نماز کو پورا کرنے کی اور اطمینان سے پڑھنے کی ترغیب تاکید نکلتی ہے اور
اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی قسم کھانا بغیر ضرورت کے بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے
قسم نہ کھاوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي
هَا هُنَا فَوَاللَّهِ لَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھتے ہو میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں قسم خدا کی مجھ پر
تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں عَنْ أَنَسِ بْنِ

مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم
من بعدی وربما قال من بعد ظہری اذا رکعتم وسجدتم ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح ادا کرو رکوع اور سجود کو قسم خدا کی میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا
ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو عن انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا
الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من بعد ظہری اذا ما رکعتم واذا ما سجدتم
وفی حدیث سعید اذا رکعتم واذا سجدتم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پورا کرو تم رکوع اور سجدے کو قسم خدا کی میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ
کرتے ہو

باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود ونحوہما امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام
ہے

باب النہی عن سبق الامام بالرکوع والسجود

عن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی الصلوۃ
اقبل علینا بوجہہ فقال ایہا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود
ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیدہ
لو رأیتم ما رأیت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قالوا وما رأیت یا رسول اللہ قال رأیت
الجنۃ والنار ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی بعد نماز
کے ہماری طرف متوجہ ہو کر اور فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تو مجھ سے پہلے رکوع نہ کرو نہ سجدہ نہ اٹھنا فارغ
ہونا کیونکہ میں تمکو دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے
اگر تم وہ دیکھتے جو میں نے دیکھا تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت لوگوں نے کہا آپ نے کیا دیکھا یا رسول اللہ
فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ف نووی نے کہا فارغ ہونے سے مراد سلام ہے یعنی امام سے
پہلے سلام نہ پھیرو مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کام امام کے بعد کرو اوس سے پہلے کرنا حرام ہے عن انس عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث ولیس فی حدیث جریر ولا بالانصراف
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ قال قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی الذی
یرفع رأسہ قبل الامام ان یحول اللہ رأسہ رأس حمار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا اوسکا سر گدھے کا کردیوے
ف یہ بات خدا کے سامنے کچھ مشکل نہیں کہ انسان کو گدھا کر دیوے یا گدھے کو انسان جو لوگ انسان کی

پر غور کرتے ہیں اور خدا کے کاموں کو نہ اپنی سمجھ میں انکو ایسی باتوں کے ماننے میں کچھ شبہ نہیں ہوتا پر جو دل اور
دماغ کے اندھے ہیں اور عقل سے بے بہرہ ہیں اور بیوقوفوں کی تقلید پر مرتے ہیں وہ ان باتوں کو امکان سے باہر جانتے
ہیں اگر سچ پوچھو تو خدا نے انکا سر گدہے کا سا کر دیا ہے جسمیں غور اور فکر کا مادہ بالکل نہیں ہے گو وہ صورت میں
انسان ہیں پر حقیقت میں گدہے سے بدتر ہیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَا یَاْمَنُ الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ فِیْ صُوْرَةِ حِمَارٍ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اوٹھاتا ہے اوسکو ڈر نہیں
کہ خدا اوسکی صورت پلٹ کر گدہے کی صورت کر دیوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِهٰذَا غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ الرَّبِیْعِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَجْهَ حِمَارٍ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا اس میں یہ ہے کہ اوسکا مونہہ گدہے کا سا ہو جاوے بَابُ النَّهْیِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَاءِ فِی
الصَّلٰوةِ نماز میں آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَیْهِمْ
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آویں وہ لوگ جو نماز میں آسمان کیطرف
دیکھتے ہیں اس حرکت سے ورنہ اونکی آنکھیں جاتی رہیں گی ف اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس آسمان کیطرف عرش
کے اوپر ہے بندہ جب نماز میں کھڑا ہو تو ادب یہ ہے کہ اپنی نگاہ نیچے رکھے نووی نے کہا اس فعل کی ممانعت پر نماز میں
اجماع ہے اور دعا میں قاضی عیاض نے کہا اختلاف ہے شریح اور بعضوں نے اسکو مکروہ جانا ہے اور اکثروں نے جائز
کہا ہے اسلیے کہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَاءِ اَوْ
لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آویں نماز میں دعا
کرتے وقت آسمان کیطرف دیکھنے سے ورنہ انکی آنکھیں جاتی رہینگی بَابُ الْاَمْرِ بِالسُّکُوْنِ فِی الصَّلٰوةِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالْیَدِ
وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِیْهَا وَالْاَمْرِ بِالْاِجْتِمَاعِ نماز میں حرکت بیجا کرنیکی ممانعت اور سلام
کے لیے ہاتھ سے اشارہ کرنیکی ممانعت اور پہلی صفوں کو پورا کرنیکا بیان اور آپسمیں ملکر کھڑا ہونے اور اکٹھا ہونیکا حکم عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ
اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ

كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے تو فرمایا یہ کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں تمکو ہاتھ اٹھاتے ہوئے جیسے دمیں شریر گھوڑوں کی (حضورتی نہیں برابر ہلی جاتی ہے) الا نماز میں حرکت نہ کرو پھر آپ نکلے تو دیکھا ہمنے الگ الگ حلقے باندھے ہیں آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے میں تمکو جدا جدا پاتا ہوں پھر آپ نکلے تو فرمایا تم اس طرح صف کیوں نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے کیونکر صف باندھتے ہیں آپ نے فرمایا پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں ملکر کھڑے ہوتے ہیں **ف** یعنی بیچ میں خالی جاے نہیں چھوڑتے اور صفوں کے پورا کرنے سے یہ غرض ہے کہ جب پہلی صف بالکل بھر جاتی ہے تو دوسری صف شروع کرتے ہیں پھر جب دوسری بالکل بھر جاتی ہے تو تیسری شروع کرتے ہیں اسی طرح سے جب تک اگلی صف میں ذرا بھی جاے خالی رہتی ہے تو پچھلے صف میں نہیں کھڑے ہوتے اور یہ جو اس حدیث میں ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے مراد اوس سے سلام کے لیے ہاتھ اٹھانا ہے جیسے دوسری روایت میں اوسکی تصریح موجود ہے نہ وہ ہاتھ اوٹھانا جو رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہوتا ہے وہ تو مستحب ہے اور جاہل ہیں وہ حنفی جو اس حدیث کو اوسکی ممانعت کے لیے پیش کرتے ہیں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ہاتھ سے اشارہ کیا دونوں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ سے کیا اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں تمکو کافی ہے ہاتھ اپنی ران پر رکھنا اور اپنے بھائی کو سلام کرنا داہنے اور بائیں **ف** یعنی ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا کافی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهِ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نقلنا

یدیہ
یخشنا یدیہ

صلینا

ساتھ تو ہم جب سلام پھیرتے تو ہاتھ سے اشارہ کرتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم ہاتھ
سے اشارہ کرتے ہو گویا تمہارے ہاتھ کیا ہیں شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں (جو ہلا کرتی ہیں) جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے بھائی
کی طرف منہ کرے پر ہاتھ سے اشارہ نہ کرے **بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَاِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ مِنْهَا وَالْاِزْدِحَامِ
عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ عَلَيْهَا وَتَقْدِيْمِ اُولِى الْفَضْلِ وَتَقْرِيْبِهِمْ مِنَ الْاِمَامِ** صفوں کے برابر کرنے کا بیان اور اول صف کی
اور اول صف کی فضیلت اور ازدحام کرنا پہلی صف پر اور سبقت کرنا اوپر اسکی اور آگے ہونا فضیلت والوں کا اور نزدیک ہونا انکا امام سے **عَنْ**
**اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِى الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ
لِيَلِنِىْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا** ترجمہ ابو مسعود
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے برابر کھڑے ہو اور آگے پیچھے مت
کھڑے ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ ہو جاویگی اور میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو بہت سمجھ دار عقلمند
ہیں (یعنے عاقل بالغ) پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں ابو مسعود نے کہا آج تم لوگوں میں بڑی پھوٹ
ہو گئی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ امام کے پاس والی صف میں وہ لوگ کھڑے
ہوں جو سب سے افضل ہوں پھر ان کے بعد جو ان سے اوتر کر ہوں اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ امام سے قریب انہی لوگوں کو چاہیے
جو درجہ میں بڑے ہوں اس لیے کہ کبھی امام کو خلیفہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسے لوگ امام
کی بھول چوک کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور نماز کی ترکیب بھی خوب سیکھ سکتے ہیں اور اور لوگوں کو سکھا سکتے ہیں اور
یہ امر نماز کی صف سے خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں اہل فضل و کمال کی تقدیم اور ان کی عزت ضرور ہے **عَنْ**
ابْنِ عُيَيْنَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِيَلِنِىْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا وَاِيَّاكُمْ
وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ** ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے نزدیک ہیں وہ
لوگ جو عقلمند سمجھ دار ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں اور بچو تم بازار
کے شور سے (یعنے وہاں کے جھگڑوں اور لغو باتوں سے) **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ** ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو اپنی صفوں کو اس لیے کہ صف برابر کرنے سے نماز پوری
ہوتی ہے (یعنے صف برابر کرنا کوئی فضول اور زائد کام نہیں ہے بلکہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے) **عَنْ**

لیکنے

(نووی ۱۴۶)

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ خَلْفَ ظَهْرِیْ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو صفوں کو میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں +
عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِى الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ترجمہ ہمام
بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں ہم سے بیان کیں اون میں سے ایک یہ
بہی تہی کہ آپ نے فرمایا قائم کرو صف کو نماز میں اسلیے کہ صف برابر کرنے سے نماز اچھی ہوتی ہے عَنِ النُّعْمَانِ
بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ
بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے تم
صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اللہ تم میں پہوٹ ڈالدیگا ف نووی نے کہا ظاہر معنی یہی ہے اور بعضوں نے
کہا کہ اللہ تمہاری صورتیں بدل دیگا یعنے مسخ کردے گا واللہ اعلم بالصواب عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ
حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ
مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ترجمہ نعمان
بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تہے ہماری صفوں کو اسقدر کہ تیر کی لکڑی نہ
سے سیدہی ہوسکتی تہی (یہ مبالغہ ہے سیدہی چیز کو تیر کی لکڑی سے تشبیہ دیتے ہیں کوئی شے بہت سیدہی
ہوئی تو گویا تیر سے سیدہی ہیں اوس سے گہٹ گیا) یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوگیا ہم پہچان گئے صف سیدہا کرنا
پہر ایکدن آپ باہر نکلے اور کہڑے ہوئے تکبیر کہنے کو تہی اتنے میں ایک شخص کو دیکہا جسکا سینہ صف سے باہر نکلا
ہوا تہا آپ نے فرمایا اے خدا کے بندو صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اللہ تعالیٰ تم میں پہوٹ ڈالدیگا (اسلیے کہ آگے پیچہے
رہنا اختلاف کی نشانی ہے اور جب تم اس اختلاف کو گوارا کرلوگے تو رفتہ رفتہ دلوں کے اختلاف کو بہی جائز
رکہوگے اور یہی پہوٹ ہے جو ساری آفتوں کی جڑ ہے) عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ
مَا فِى النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ
مَا فِى التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِى الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو اذان میں خیر کا اور اول صف میں شریک ہونیکا ثواب
ہے پھر انکو موقع نہ ملتا بغیر قرعہ ڈالے تو وہ قرعہ ڈالتے (یعنے اسقدر اون کا شوق ہوتا کہ کسی کو اذان دینا یا اول صف
میں شریک ہونا نہ ملتا بغیر قرعہ میں نام نکلنے کے) اور اگر جانتے اول وقت نماز ظہر کی فضیلت کو تو جلدی کرتے اسکی
طرف اور اگر جانتے عشا اور صبح کی جماعت میں آنے کے ثواب کو البتہ آتے اگرچہ چل نہ سکتے تو سرین کے بل گرتے ہوئے
آتے ف نووی نے کہا عشا اور صبح کی جماعت کی فضیلت زیادہ اسلیے کہ یہ دونوں نمازیں نفس پر مشکل ہیں
اور دونوں میں نیند کا وقت ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَھُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ
قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا (یعنی اول صف میں شریک ہونے میں دیر کی) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری
پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں
تک کہ اللہ تعالی بھی انکو پیچھے کر دیگا (اپنی رحمت اور فضل میں یا جنت لیجانے میں) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ +
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مسجد میں سب کے اخیر دیکھا پھر بیان
کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ
اَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَکَانَتْ قُرْعَۃً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ اَلصَّفِّ الْاَوَّلِ مَا کَانَتْ اِلَّا
قُرْعَۃً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانتے اول صف کی فضیلت البتہ اوسپر
قرعہ ڈالتے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ
الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر اول صف ہے اور سب سے بری
اخیر صف ہے اور عورتوں میں سب سے بری اول صف ہے (اگر مردوں کی صفیں اون کے پاس ہوں) اور سب سے بہتر
اخیر صف ہے (جو مردوں سے دور ہے) ف اگر نری عورتیں ہوں تو اون کی اول صف مردوں کیطرح بہتر ہے
اور اول صف سے مراد وہ صف ہے جو امام کے پاس ہے خواہ اوسکے لوگ بعد آئے ہوں یا پہلے اور خواہ وہ ایک کنارے
سے دوسرے کنارے تک ہو یا بیچ میں کچھ حائل ہو جانے سے ناقص ہو اور یہی قول صحیح ہے (نووی) عَنْ

باب امر النساء المصليات وراء الرجال ان لا يرفعن رؤسهن من السجود حتى يرفع الرجال

سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا **باب** اَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ اَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُؤُسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ جب عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھتی ہوں تو سر اٹھاویں جبتک مرد سر اٹھا نہ لیں **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيْقِ الْاُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے میں نے مردوں کو دیکھا لڑکوں کی طرح گلے میں ازاریں باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے اس لیے کہ ازاریں تنگ تھیں (یعنے کپڑا کم تھا تو کھل جانے کے ڈر سے باندھ لیتے) ایک کہنے والے نے کہا اے عورتوں تم اپنا سر مت اٹھاؤ (سجدے سے) جب تک مرد سر اٹھا نہ لیں (ایسا نہ ہو کہ کسی مرد کے ستر پر نظر پڑ جاوے)

باب خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ اِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَاَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً عورتوں کا نماز کے لیے مسجد میں جانا جبکہ کسی طرح کا فتنہ کا خوف نہ ہو اور عورت کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت **عن** ابْنِ عُمَرَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمْ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانا چاہے تو اسکو منع نہ کرے **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ اِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مت منع کرو اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے جب وہ اجازت مانگیں تم سے جانے کی بلال نے یہ سنکر کہا قسم خدا کی ہم تو انکو منع کرینگے سالم نے کہا عبد اللہ یہ سنتے ہی بلال کی طرف متوجہ ہوگئے اور ایسی بری گالی انکو دیں کہ ویسی کبھی نہیں دی تھی اور کہا میں تو تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے ہم منع کرینگے **ف** گویا مقابلہ کرتا ہے حدیث کا اپنی رای سے لاحول ولا قوۃ یہی حال بعضے مقلدوں کا ہے خدا انکو ہدایت کرے اور اون کے حال پر رحم کرے کہ حدیث کے مقابلہ میں مجتہد کی قیاس اور رای کو پیش کرتے ہیں مسلمان کا ہرگز یہ کام نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل کے سامنے کسی اور کے قول یا فعل کی سند لاوے بلکہ ایسی بے ادبی اور شیطنت میں خوف ہے کفر کا ہمارا تو یہ عقیدہ اور عمل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل کے سامنے ساری جہان

کہ قول بغیر عمل کے کوئی حقیقت نہیں خدا تعالی ہمارا اور سب مومنین کا خاتمہ بخیر کرے اور اپنی رسول کی محبت اور
اطاعت کی توفیق بخشے ۔ بجز ابروی تو محراب دل حافظ نیست   طاعت غیر تو در مذہب ما نتوان کرد
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو اسکی مسجدوں
مین جانے سے ف نووی نے کہا یہ حدیثین صاف ہین عورتون کو مسجدون مین جانے کے جواز مین پر علماء
نے اسمین شرطین لگائی ہین کہ خوشبو نہ لگائی ہو بنی ٹھنی نہ ہو ایسا زیور نہ پہنے ہو جو آواز دیوے جوان نہ ہو کپڑے
عمدہ نہ پہنے ہو کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور نکلنے کی ممانعت تنزیہی ہے اس صورت مین کہ عورت خاوند والی ہو اور
شرطین پائی جاوین اگر خاوند والی نہ ہو تو حرام ہے انتہی عن ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اذا استاذنکم نساءکم الی المساجد فاذنوا لهن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تمہاری عورتین تم سے اجازت مانگین مسجد
مین جانے کی تو انکو اجازت دو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
تمنعوا النساء من الخروج الی المساجد باللیل فقال ابن لعبد اللہ بن عمر لا ندعهن یخرجن
فیتخذنه دغلا قال فزبره ابن عمر رضی اللہ عنهما قال اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وتقول لا ندعهن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
منع کرو عورتون کو رات کو مسجد مین جانے سے عبد اللہ کا ایک بیٹا بولا ہم تو انکو نہین چھوڑین گے وہ یہی فریب
کیا کرین گی عبد اللہ نے اسکو جھڑکا اور کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کرتا ہون اور
تو کہتا ہے ہم انکو نہین چھوڑین گے عن الاعمش بهذا الاسناد مثله ترجمہ دوسری اسناد
کا وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائذنوا للنساء
باللیل الی المساجد فقال ابن له یقال له واقد اذا یتخذنه دغلا قال فضرب فی صدره
وقال احدثك عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول لا ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو رات کو مسجد مین جانے کی اونکا ایک بیٹا جسکا نام واقد تھا
کہنے لگا پھر تو وہ یہی بہانہ کرینگی عبد اللہ نے اوسکے سینے پر مارا اور کہا مین تجھسے حدیث بیان کرتا ہون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو نہین مانتا عن بلال بن عبد اللہ بن عمر عن ابیه قال قال رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰہِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ **ترجمہ** بلال بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو عورتوں کو مسجد میں جانے کے ثواب سے جب وہ تم سے اجازت چاہیں بلال نے کہا ہم تو خدا کی قسم انکو منع کرینگے عبد اللہ نے کہا میں تو کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور تو کہتا ہے ہم منع کرینگے **عن** زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ **ترجمہ** زینب ثقفیہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز میں آنا چاہیے تو اوس رات کو خوشبو نہ لگاوے **عن** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا **ترجمہ** زینب سے روایت ہے جو عبد اللہ کی بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو خوشبو لگا کر نہ آوے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو کی دھونی لیوے وہ ہمارے ساتھ عشا کی جماعت میں شریک نہ ہو **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے اون باتوں کو جو اب عورتیں کرنے لگیں ہیں (یعنی بناؤ سنگار خوشبو زیورات آواز دار پہننا باریک کپڑے) البتہ منع کر دیتے انکو مسجد میں آنے سے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئیں تھیں عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں آنے سے منع کی گئیں تھیں اونہوں نے کہا ہاں **ف** اس حدیث سے عورتوں کے باہر نکلنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عورتیں بلا مزاحمت مسجدوں میں نماز کے لیے آیا جایا کرتیں اور یہ جو بیان ہوا یہ قیاس ہے حضرت عائشہ کا اگر دلیل بھی ہو تو بن ٹھن کر غیر مردوں کو دکھلانے کی نیت سے نکلنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور

حسب نیت یہ ہو تو ہر ایک فعل مباح کیا مستحب بھی منع ہو جاتا ہے **عن** یحیی بن سعید بھذا الاسناد
مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** التوسط فی القراءۃ فی الصلوٰۃ الجھریۃ بین الجھر
والاسرار اذا خاف من الجھر مفسدۃ **ترجمہ**۔ نماز جہری میں قرآن بہت پکار کے نہ پڑھنا جب کسی فساد
کا ڈر ہو **عن** ابن عباس فی قولہ عز وجل ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا قال نزلت
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوار بمکۃ فکان اذا صلی باصحابہ رفع صوتہ
بالقرآن فاذا سمع ذلک المشرکون سبوا القرآن ومن انزلہ ومن جاء بہ فقال اللہ عز وجل
لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجھر بصلاتک فیسمع المشرکون قراءتک ولا تخافت
بھا عن اصحابک اسمعھم القرآن ولا تجھر ذلک الجھر وابتغ بین ذلک سبیلا یقول بین
الجھر والمخافتۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا مت پکار کے پڑھ نماز میں اور نہ
بہت آہستہ یہ آیت اسوقت اتری جب آپ کافروں کی ڈر سے مکہ میں (ارقم کے گھر میں) پوشیدہ تھے جب نماز پڑھتے
تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک اسکو سنکر قرآن کو اور قرآن کے اوتارنے والے کو اور لانے والے کو
برا کہتے آخر اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر سے فرمایا اتنا آہستہ مت پڑھ کہ تیرے ساتھ والے نہ سنیں یعنی اتنی آواز سے
پڑھ کہ وہ سنیں اور اتنا پکار کے مت پڑھ (کہ کافروں تک آواز جاوے) بلکہ بیچ کی چال مل یعنی ویسی ہی آواز سے پڑھ
عن عائشۃ فی قولہ تعالی ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا قالت انزل ھذا فی الدعاء
ترجمہ ام المومنین عائشہ نے کہا یہ آیت ولا تجھر بصلاتک اخیر تک دعا کے باب میں اتری یعنی دعا نہ بہت زور
سے مانگو نہ بہت آہستہ **عن** ہشام بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا۔
باب الاستماع للقراءۃ قرآن سننے کا حکم **عن** ابن عباس فی قولہ تعالی لا تحرک بہ
لسانک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ جبریل بالوحی کان مما یحرک
بہ لسانہ وشفتیہ فیشتد علیہ فکان ذلک یعرف منہ فانزل تبارک وتعالی لا تحرک
بہ لسانک لتعجل بہ اخذہ ان علینا جمعہ وقرآنہ ان علینا ان نجمعہ فی صدرک وقرآنہ
فتقرأہ واذا قرأناہ فاتبع قرآنہ قال انزلناہ فاستمع لہ ان علینا بیانہ ان نبینہ بلسانک
فکان اذا اتاہ جبریل اطرق فاذا ذھب قرأہ کما وعدہ اللہ تعالی **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو اسکا قصہ یہ ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام حضرت پاس وحی لیکر آتے

آپ وحی کو سنتے جاتے) اور اپنی زبان اور ہونٹون کو بھی ہلاتے جاتے (اس ڈر سے کہ کہین بھول نہ جاوین آپ بھی جبرئیل کے ساتھہ پڑہتے جاتے) اس مین بڑی مشکل ہوتی اور یہ سختی آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری مت ہلا اپنی زبان جلد یاد کرنے کے لیے یہ ہمارا کام ہے کہ اوسی تیرے دل مین جما دین اور تجھے پڑہا دین پھر جب ہم پڑہین (یعنے ہمارا فرشتہ پڑہے) تو تو دل لگا کر سن یہ ہمارا کام ہے کہ تیری زبان سے اوسکو نکلوا دین گے۔ اسکے بعد جب جبرئیل علیہ السلام آتے تو آپ گردن جھکا لیتے (اور خاموش سنا کرتے) پھر جبرئیل کے جاتے ہی آپ ویسا ہی پڑہ کر سنا دیتے جیسے اللہ تعالی نے وعدہ کیا۔

عن ابن عباس فی قولہ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعالج من التنزیل شدۃ کان یحرک شفتیہ فقال لی ابن عباس انا احرکھما لک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکھما فحرک شفتیہ فقال سعید انا احرکھما کما کان ابن عباس یحرکھما فحرک شفتیہ فانزل اللہ تعالی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ قال جمعہ فی صدرک ثم تقرأہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ قال فاستمع وانصت ثم ان علینا ان تقرأہ قال فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ جبرئیل استمع فاذا انطلق جبرئیل قرأہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما اقرأہ۔

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے لیے اسکا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اترنے سے بڑی تکلیف اٹھاتے اپنے ہونٹون کو ہلاتے عبد اللہ بن عباس نے اوسی طرح اپنے ہونٹون کو ہلا کر سعید کو دکھلایا سعید نے کہا مین بھی اوسیطرح ہلاتا ہون جیسے عبد اللہ بن عباس نے ہلایا تھا تب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے لیے ہمارا کام ہے تیرے دل مین جما دینا اور پڑہا دینا پھر جب ہم پڑہین تو دل لگا کر سن عبد اللہ بن عباس نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد جب جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آتے تو آپ اونکی قرأت سنتے رہتے جب جبرئیل علیہ السلام چلے جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسیطرح پڑہ دیتے جیسے جبرئیل علیہ السلام نے پڑہایا تھا

باب الجہر بالقراءۃ فی الصبح والقراءۃ علی الجن صبح کی نماز مین قرآن پکار کر پڑہنا اور جنون کے سامنے قرآن پڑہنا

عن ابن عباس قال ما قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجن وما رآھم انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من اصحابہ عامدین الی سوق عکاظ وقد حیل بین الشیاطین وبین خبر السماء وارسلت علیھم الشھب فرجعت الشیاطین

ارسل

اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا ذَاكَ اِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِيْنَ اَخَذُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِيْنَ اِلٰی سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ وَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِيِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون کو قرآن نہین سنایا نہ انکو دیکہا **ف** نووی نے کہا اس کے بعد ابن مسعود کی حدیث ہو جس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جنون کا قاصد آیا مین اوس کے ساتہہ گیا اور جنون کو قرآن سنایا۔ علماء نے کہا ہے یہ دونون الگ الگ قصے ہین ابن عباس کے حدیث ابتدای نبوت مین ہے جب جن چلے آئے تہے اور قرآن سنکر گئے تہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکا علم وحی اترنے کے بعد ہوا اور عبد اللہ بن مسعود کی حدیث اور زمانہ کی ہے جب اسلام خوب پہیل گیا تہا **ف** آپ اپنے اصحاب کے ساتہہ عکاظ کے بازار کو گئے اوسوقت شیطانون کا آسمان پر جانا بند ہو گیا تہا اور انپر آگ کے کوڑے برسائے جاتے تہے تو شیطان اپنے لوگون مین گئے اور کہنے لگا ہمارا آسمانپر جانا بند ہو گیا اور ہمپر انگار کے کوڑے برسنے لگے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے سبب ہوا اس سے پہلے نہ تہا اسی واسطے شیطانون کو اسکی فکر پیدا ہوئی اور لگے کہوج لگانے اور چارون طرف پہرے اور اس زمانے مین عرب کے ملک مین کاہن اور نجومی بہت تہے انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبرون کا آنا موقوف ہو گیا اور لگے آگ کے کوڑے برسنے جسکو عوام تارا ٹوٹنا کہتے ہین اور عربی مین اسکو شہاب کہتے ہین تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے اور ایک جماعت علماء نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا یہی قول ہے اور عرب کے پرانے شعرون سے بہی اسکا ثبوت ہوتا ہے اور ابن عباس کے ایک حدیث بہی اس باب مین مروی ہے کہ زہری کو پوچہا اس آیت کو اب جو کوئی سنے وہ کوڑا کہا ویگا انہون نے کہا شہاب پہلے بہی تہا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت کے بعد ہم وہ نہایت سخت اور بہت ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیطانون کا جلانا شہاب سے

ہمارے پیغمبر کی نبوت کے بعد ہوا واللہ اعلم **ف** اونہوں نے کہا اسکا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے تو خبر لو پورب اور پچہم کیطرف پہر کے اور دیکہو کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبرین آنا بند ہوگئین وہ لگے پہرنے زمین مین پورب اور پچہم کیطرف کچہ لوگ ان مین سے تہامہ (حجاز کے ملک کو کہتے مین) کیطرف آئے عکاظ کے بازار کو جانے کے لیے آپ اس وقت نخل مین (نخل ایک مقام کا نام ہے) اپنے اصحاب کے ساتہہ فجر کی نماز پڑہ رہے تہے جب اونہوں نے قرآن کو سنا تو اودہر دل لگایا اور کہنے لگے یہی سبب ہے آسمان کی خبرین موقوف ہونیکا **ف** اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز مین قرأت پکار کر کرنا چاہیے امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سنتے ہی ایمان لائے اور علماء کا اتفاق ہے اس پر کہ جنون کو آخرت مین گناہون پہ عذاب ہوگا اللہ تعالے خود فرماتا ہے مین جہنم کو بہر دونگا جنون اور آدمیون سے اسی طرح صحیح قول یہ ہے کہ انکو مومنین کیطرح ثواب بہی ملیگا اور جنت کی نعمتین بہی ملین گی اور بعضون کے نزدیک وہ جانورون کیطرح خاک ہو جاوینگے **ت** پہر وہ اپنی قوم پاس لوٹ گئے اور کہنے لگے اے قوم کے لوگو ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو سچی راہ کیطرف لے جاتا ہے پہر ہم اوسپر ایمان لائے اور ہم کبہی خدا کے ساتہہ شرک نہ کرینگے تب اللہ نے سورہ جن اپنے پیغمبر پر اوتاری قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اخیر تک ٩

عن عامرٍ قال سألتُ علقمةَ هل كان ابنُ مسعودٍ شهِدَ مع رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ ليلةَ الجنِّ قال فقال علقمةُ أنا سألتُ ابنَ مسعودٍ فقلتُ هل شهِدَ أحدٌ منكم مع رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ ليلةَ الجنِّ قال لا ولكنّا كنّا مع رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ ذاتَ ليلةٍ ففقدناه فالتمسناه في الأوديةِ والشِّعابِ فقلنا استُطيرَ أو اغتيلَ قال فبتنا بشرِّ ليلةٍ باتَ بها قومٌ فلمّا أصبحنا إذا هو جاءٍ من قِبَلِ حراءَ قال فقلنا يا رسولَ اللهِ فقدناك فطلبناك فلم نجدْك فبتنا بشرِّ ليلةٍ باتَ بها قومٌ فقال أتاني داعي الجنِّ فذهبتُ معه فقرأتُ عليهمُ القرآنَ قال فانطلقَ بنا فأرانا آثارَهم وآثارَ نيرانِهم وسألوهُ الزّادَ فقال لكم كلُّ عظمٍ ذُكِرَ اسمُ اللهِ عليه يقعُ في أيديكم أوفرَ ما يكونُ لحمًا وكلُّ بعرةٍ علفٌ لدوابِّكم فقال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ فلا تستنجوا بهما فإنّهما طعامُ إخوانِكم

ترجمہ عامر سے روایت ہے مین نے علقمہ سے پوچہا کیا ابن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے لیلۃ الجن کو اونہون نے کہا مین نے ابن مسعود سے پوچہا اور کہا کوئی تم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا لیلۃ الجن کو (یعنے جس رات آپ نے جنون سے ملاقات فرمائی) اونہون نے کہا نہین لیکن ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے آپ گم ہوگئے ہم نے آپ کو ڈہونڈہا پہاڑ کے

وادیون اور گہاٹیون مین آپ نہ ملے ہم سمجھے آپ کو جن اوڑا لے گئے یا کسی نے مار ڈالا چپکے سے اور رات ہم نے نہایت
بری طور سے بسر کی جب صبح ہوئی تو دیکہا آپ حرا (پہاڑ ہے جبل نور جو مکے اور منا کے بیچ مین ہے) کیطرف سے آرہے ہین ہم
نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو آپ ہمکو نہ ملے ہمنے ڈہونڈا جب بہی نہ پایا آخر بری طور سے ہم نے رات کاٹی آپ نے فرمایا
مجھے جنون کیطرف سے ایک بلانیوالا آیا مین اوس کے ساتہہ گیا اور جنون کو قرآن سنایا پہر ہم کو اپنے ساتہہ لے گئے اور انکو
نشان اور ان کے انگار کے نشان بتلائے جنون نے آپ سے توشہ چاہا آپ نے فرمایا ہر ہڈی اوس جانور کی جو اللہ کے نام پر کاٹا
جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتہہ مین پڑتی ہے وہ پر گوشت ہو جاویگی اور ہر ایک اونٹ کی مینگنی تمہارے جانوروں
کی خوراک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہڈی اور مینگنی سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ خوراک ہے تمہارے بھائی
جنون کی (اور اون کے جانوروں کی) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عبداللہ بن مسعود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نہ تہے لیلۃ الجن کو اور باطل ہوتی ہے وہ روایت جو سنن ابوداود مین ہے جس مین
نبیذ سے وضو کرنیکا ذکر ہے اسلیے کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابوداود کی روایت مین زید ہے مولے عمرو بن حریث
کا اور وہ مجہول ہے **عَنْ** دَاوُدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَآثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ
وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ ترجمہ دوسری
روایت کا وہی جو اوپر گذرا یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہے کہ جنون نے آپ سے توشہ چاہا شعبی کا قول ہے اور حدیث
ختم ہو گئی یہانتک کہ اونکی انگار کے نشان بتلائے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْلِهٖ
وَآثَارَ نِيْرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ اَكُنْ
لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَهٗ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
اونہون نے کہا مین لیلۃ الجن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نہ تہا لیکن مجھکو آرزو رہ گئی کاش مین
آپ کے ساتہہ ہوتا **عَنْ** مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ آذَنَتْهُ بِهِمْ
شَجَرَةٌ ترجمہ معن سے روایت ہے مین نے اپنے باپ سے سنا اونہون نے کہا مین نے مسروق سے پوچہا جس رات جنون
نے قرآن سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر کس نے دی اونہون نے کہا مجھسے بیان کیا تمہارے
باپ (یعنی عبداللہ بن مسعود) نے آپ کو درخت نے خبر دی جنون کے آنیکی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل
ہے اس امر کی کہ اللہ تعالی کبہی جماد کو قوت تمیز عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتون سے اسکا ثبوت موجود ہے اللہ تعالی

نے فرمایا بعضے پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہین اور فرمایا ہر چیز اوسکی پاکی بولتے ہے لیکن نہین سمجھتے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین پہچانتا ہون اوس پتھر کو مکہ مین جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اور ایک حدیث مین ہے
کہ دو درخت آپ پاس آئے اور ستون حنانہ نے آپکے ہی فراق مین رونا شروع کیا اور کھانے نے تسبیح کہی اور موسی علیہ
السلام کے کپڑے ایک پتھر لیکر بھاگا اور احد اور حرا نے جنبش کی لیتے ہے مین کہتا ہون کہ ان باتون مین عقل
سلیم کے رو سے ذرا بھی شبہ نہین ہو سکتا اس لیے کہ قوت تکلم اور تمیز جو انسان کے دماغ اور زبان مین ہے یہی
خدا کی دی ہوئی ہے ورنہ دماغ اور زبان فی نفسہ ویسے ہی جماد اور پتھر کیطرح جماد ہین البتہ ان امور مین وہی لوگ
شبہ کرتے ہین جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ مین غور نہین کرتے اور بیوقوفون کی تقلید پر ستے ہین یا سر بات
کو بے سوچ سمجھے اختیار کر لیتے ہین **بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ** ظہر اور عصر مین قرات کا بیان
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ
الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتون مین سورۂ فاتحہ اور دو سورتین پڑھتے تھے اور کبھی
ایک آدھ آیت ہمکو سنا دیتے اور پہلی رکعت ظہر کی دوسری رکعت سے لمبی ہوتی اسیطرح صبح کی نماز مین **ف** پہلی رکعت بہ نسبت دوسری کے لمبی ہوتی
ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت مین پوری ایک سورۃ پڑھنا اگرچہ چھوٹی ہو افضل ہے اس سے کہ لمبی سورت
مین سے ایک یا دو رکوع پڑھے اور یہی ثابت ہوا کہ ظہر اور فجر کی پہلی رکعت دوسری کے نسبت لمبی کرنا بہتر ہے
اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی
دو رکعتون مین سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہمکو سنا دیتے اور
پچھلی دو رکعتون مین صرف سورہ فاتحہ پڑھتے **ف** پچھلی رکعتون مین سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور
سورۃ پڑھنا افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک پچھلی دو رکعتون مین قرارت واجب نہین ہے بلکہ خاموشی
یا تسبیح کافی ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

في الركعة

وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ الم تَنْزِيلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم اندازہ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کو ظہر اور عصر میں تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھی جاوے اور پچھلی دو رکعتوں میں اسکا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اسکا آدھا اور ابو بکر نے اپنی روایت میں سورہ الم تنزیل السجدہ کا بیان نہیں کیا بلکہ تیس آیتوں کے برابر کہا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً أَوْ قَالَ نِصْفَ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذَلِكَ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قراءت کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا یوں کہا اسکا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اسکا آدھا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا إِنِّي لَأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کوفہ والوں نے شکایت کی سعد کی حضرت عمر سے انکی نماز کی حضرت عمر نے سعد کو بلا بھیجا وہ آئے انہوں نے بیان کیا جو کوفہ والوں نے شکایت کی تھی نماز کی تو سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھاتا ہوں اس میں کمی نہیں کرتا پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا تم سے یہی امید ہے اے ابو اسحاق ف یہ کنیت ہے سعد کی اس سے معلوم ہوا کہ موقع پر تعریف کرنا درست ہے اگر کسی ضرر کا ڈر نہ ہو اسی طرح امام کا دریافت کرنا اپنے عاملوں کی شکایت کو ضرور ہے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا

عن جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شكوك في كل شيء حتى في الصلوة قال اما انا فامد في الاوليين واحذف في الاخريين وما آلو ما اقتديت به من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذاك الظن بك او ذاك ظني بك ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے سعد سے کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہانتک کہ نماز کی بھی سعد نے کہا میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں میں کوتاہی نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے عن جابر ابن سمرة بمعنى حديثهم وزاد فقال تعلمني الاعراب بالصلوة ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ سعد نے کہا یہ گنوار لوگ مجھکو نماز سکھاتے ہیں عن ابي سعيد الخدري قال لقد كانت صلوة الظهر تقام فيذهب الذاهب الى البقيع فيقضي حاجته ثم يتوضأ ثم يأتي ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الركعة الاولى مما يطولها ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی پھر جانیوالا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت ہی میں ہوتے اسقدر اسکو لمبا کرتے عن قزعة قال اتيت ابا سعيد الخدري رضي الله عنه وهو مكثور عليه فلما تفرق الناس عنه قلت اني لا اسألك عما يسألك هؤلاء عنه قلت اسألك عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما لك في ذلك من خير فاعادها عليه فقال كانت صلوة الظهر تقام فينطلق احدنا الى البقيع فيقضي حاجته ثم ياتي اهله فيتوضأ ثم يرجع الى المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الركعة الاولى ترجمہ قزعہ سے روایت ہے میں ابو سعید خدری پاس آیا ان کے پاس بہت لوگ جمع تھے جب سب چلے گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھتا ہوں انہوں نے کہا اسکے پوچھنے میں تیری بھلائی نہ ہوگی (کیونکہ تو ویسی نماز پڑھ نہ سکے گا پھر کیا فائدہ) قزعہ نے دوبارہ یہی پوچھا جب ابو سعید نے کہا ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر میں آ کر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے

باب القراءة في الصبح فجر کی نماز میں قرأت کا بیان

عن عبد الله ابن السائب قال صلى لنا النبي صلى الله عليه وسلم الصبح بمكة فاستفتح سورة المؤمنين حتى

جَاءَ ذِكْرُ مُوسٰى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ الْعَاصِ **ترجمہ** عبداللہ بن السائب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور سورہ مومنون شروع کی یہانتک کہ موسی
اور ہارون کا ذکر آیا یا عیسی کا شک ہے محمد بن عباد کو (جو راوی ہے حدیث کا) یا راویوں کا اختلاف ہے
آپ کو کہانسی لگی تو رکوع کر دیا عبداللہ بن سائب اسوقت موجود تھے عبدالرزاق کی روایت میں ہے آپ نے
قرارت موقوف کردی اور رکوع کر دیا **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورۃ کا پورا کرنا ضرور نہیں اور
قرارت موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر سے ہو باتفاق علماء اور جو عذر نہ ہو تب بھی جائز ہے اور مکروہ نہیں مگر ہمارے
نزدیک اولے کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکروہ ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں سورہ اذا الشمس کورت پڑھی **عَنْ** قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
صَلَّيْتُ وَصَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ حَتّٰى قَرَأَ وَالنَّخْلَ
بَاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ **ترجمہ** قطبہ بن مالک سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو سورہ ق پڑھی جب آپ نے یہ آیت پڑھی والنخل باسقات میں بھی اسکو
پڑھنے لگا لیکن مطلب نہ سمجھا (مطلب اسکا یہ ہے اور درخت کھجور کی لمبی لمبی جنمیں گتھی خوشے لگے ہیں) **عَنْ**
قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ
لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ **ترجمہ** قطبہ بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر میں پڑھتے سنا والنخل باسقات
لها طلع نضید (یہ آیت سورہ قاف میں ہے) **عَنْ** زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ وَرُبَّمَا قَالَ قٓ **ترجمہ**
زیاد بن علاقہ نے اپنے چچا (قطبہ بن مالک) سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی فجر کی آپ نے پہلی رکعت
میں پڑھا والنخل باسقات لها طلع نضید یا یوں کہا سورہ قاف پڑھی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورہ قاف والقرآن المجید پڑھتے تھے

باتی نماز میں ہلکی پڑھتے تھے عن سماك قال سألت جابر بن سمرة عن صلوة النبي صلى الله
عليه وسلم فقال كان يخفف الصلوة ولا يصلي صلوة هؤلاء قال وانبأني ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يقرأ في الفجر بقاف والقرآن المجيد ونحوها ترجمہ سماک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ
سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ ہلکی نماز پڑھتے تھے ان لوگوں کی طرح (بڑی بڑی
سورتیں) نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں آپ قاف والقرآن یا اسکے برابر سورتیں پڑھتے تھے عن
جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر بالليل اذا يغشى وفي العصر
نحو ذلك وفي الصبح اطول من ذلك ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر
کی نماز میں واللیل اذا یغشی پڑھتے تھے اور عصر میں بھی اتنی لمبی سورتیں اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں
پڑھتے تھے عن جابر بن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الظهر بسبح اسم
ربك الاعلى وفي الصبح باطول من ذلك ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ظہر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے
عن ابي برزة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلوة الغداة من الستين
الى المائة ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو
آیتوں تک پڑھتے تھے عن ابي برزة الاسلمي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقرأ في الفجر ما بين الستين الى المائة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس قال ان ام
الفضل بنت الحارث سمعته وهو يقرأ والمرسلات عرفا فقالت يا بني لقد ذكرتني
بقراءتك هذه السورة انها لآخر ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها
في المغرب ترجمہ ام فضل بنت حارث نے عبد اللہ بن عباس کو سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا
بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کے مجھکو یاد دلا دیا سب اخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ سورت سنی آپ نے
مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا عن الزهري بهذا الاسناد وزاد في حديث صالح ثم
ما صلى بعد حتى قبضه الله عز وجل ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے
کہ پھر اس کے بعد آپ نے نماز نہیں پڑھی (یعنی امامت نہیں کی) وفات تک عن جبير بن مطعم
عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بالطور في المغرب ترجمہ جبیر بن مطعم کے

سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سورہ طور کو مغرب کی نماز میں۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ عشا کی نماز میں قرات کا بیان

عَنْ عَدِيٍّ عَنِ الْبَرَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے عشا کی نماز پڑھائی تو سورہ والتین والزیتون ایک رکعت میں پڑھی۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی آپ نے سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں سورہ والتین پڑھی ایسا خوش آواز میں نے کسی کو نہیں پایا۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا وَاقْرَأْ بِكَذَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هٰذَا ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر آکر اپنے لوگوں کی امامت کرتے ایک رات وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ بقر شروع کی ایک شخص نے منہ موڑا اور سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہیں میں منافق نہیں ہوں قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا اور آپ سے کہوں گا پھر وہ آیا آپ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم پانی بھرنے والے ہیں (دن بھر پانی بھرتے ہیں اونٹوں پر) اور معاذ آپ کے ساتھ عشا

لی اور پڑھ کر آئے اور سورۂ بقر شروع کی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای
معاذ کیا تو فسادی ہے (جو لوگون کو دین سے نفرت دلایا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے) یہ یہ سورت پڑھ کر جابر
نے کہا آپ نے فرمایا والشمس وضحہا والضحی واللیل اذا یغشی سبح اسم ربک الاعلی **ف** نووی نے کہا اسحدیث
سے کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک یہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنیوالے کے پیچھے جائز ہے کیونکہ
معاذ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ادا کر چکے تھے پھر اون کی نماز دوبارہ نفل ہوتی اور ان کے
قوم کے فرض اور مسلم کے سوا اور کتابون مین یہ امر تصریح کے ساتھہ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن ربیعہ
اور مالک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے اوسکو جائز نہین رکھا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ منسوخ
ہے یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نفل کی نیت کرتے ہون گے یا حضرت کو اس بات کی خبر نہ ہوگی
اور یہ سب تاویلین بلا دلیل ہین اور ظاہر حدیث کے چھوڑنے کی کوئی وجہ نہین ہے دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز
کا توڑنا اور اقتدا کا ترک کرنا درست ہے تیسرے یہ کہ جو شخص بری بات کرے اوسکو سخت لفظ کہنا درست ہے
چوتھی یہ کہ مقتدیون کی رعایت سے نماز کو ہلکا کرنا چاہیے واللہ اعلم **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْاَنْصَارِيُّ بِاَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِّنَّا فَصَلّٰى فَاُخْبِرَ
مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَهٗ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا يَا
مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَاْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ
وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل انصاری نے لوگون کو عشا کی نماز پڑھائی تو قرارت لمبی کی
ایک شخص نے ہم مین سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی معاذ کو جب یہ خبر پہونچی تو اونہون نے کہا وہ منافق ہے
خبر اس شخص کو پہونچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا آپ نے
فرمایا اے معاذ تو فسادی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو والشمس وضحہا اور سبح اسم ربک الاعلی اور
اور اقرا باسم ربک اور واللیل اذا یغشی پڑھ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ
يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ
تِلْكَ الصَّلٰوةَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے معاذ بن جبل عشا کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
پڑھتے پھر اپنے لوگون کے پاس آکر وہی نماز پڑھاتے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ

يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ۔ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں آ کر امامت کرتے۔

باب أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيْفِ الصَّلٰوةِ فِيْ تَمَامٍ نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم اماموں کے لیے

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میں صبح کی جماعت میں نہیں آتا فلاں شخص کی وجہ سے کیونکہ وہ قراءت لمبی کرتا ہے تو میں نے آپ کو کبھی نصیحت کرنے میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو تم میں سے بعضے لوگ ایسے ہیں جو دین سے نفرت کراتے ہیں جو کوئی تم میں امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور ناتوان اور کام والا ہے **ف** یعنی سب قسم کے لوگ مقتدیوں میں ہوتے ہیں بہت بیمار ضعیف ناتوان تو فرض نماز کو بہت لمبا نہ کرنا چاہیے البتہ یہ ضرور ہے کہ ارکان کو اچھی طرح ادا کرے سنت کے موافق اور اس میں کوتاہی نہ کرے اور وہ سورتیں پڑھے جو متوسط ہیں جیسے والشمس والضحیٰ اقرأ وغیرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے جماعت میں شریک نہ ہونا جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بچے اور بوڑھے اور ناتوان اور بیمار ہوتے ہیں اور جب اکیلے نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے **ف** یعنی جتنی چاہے قراءت لمبی کرے۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَفِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهٗ فَلْيُطِلْ صَلٰوتَهٗ مَا شَاءَ۔ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر کئی حدیثیں بیان کیں ان میں

سو ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سے لوگون کو نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے کس لیے کہ جماعت
مین بوڑھے اور ناتوان ہوتے ہین البتہ جب اکیلا پڑھے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز ادا کرے عن
أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن
في الناس الضعيف والسقيم وذا الحاجة ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ لوگون مین ناتوان اور بیمار اور کام والے
ہوتے ہین عن أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله غير
أنه قال بدل السقيم الكبير ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی
جو اوپر گذرا اس روایت مین بیمار کے بدلے بوڑھا ہے عن عثمان بن أبي العاص الثقفي أن النبي
صلى الله عليه وسلم قال له أم قومك قال قلت يا رسول الله إني أجد في نفسي شيئا قال
ادنه فأجلسني بين يديه ثم وضع كفه في صدري بين ثديي ثم قال تحول فوضعها
في ظهري بين كتفي ثم قال أم قومك فمن أم قوما فليخفف فإن فيهم الكبير وإن فيهم
المريض وإن فيهم الضعيف وإن فيهم ذا الحاجة فإذا صلى أحدكم وحده فليصل كيف شاء
ترجمہ عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اپنی قوم کی
امامت کرو مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے دل مین کچھ پاتا ہون آپ نے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجھ کو اپنے
سامنے بٹھایا پھر اپنی ہتھیلی میرے سینے پر رکھی بعد اسکے فرمایا پھر جا اور اپنی ہتھیلی میری پیٹھ پر مونڈھون کے
بیچ مین رکھی بعد اسکے فرمایا جا اپنی قوم کی امامت کر ف نووی نے کہا یہ جو عثمان نے کہا مین اپنے
دل مین کچھ پاتا ہون اس سے مراد یہ ہے کہ عثمان کو ڈر ہوا ہوگا کہ مین امام بننے سے غرور اور تکبر نہ ہو جاوے تو اللہ تعالی
نے اسکو دور کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی کی برکت سے یا مراد یہ ہے کہ عثمان کے دل مین وسوسے
بہت آتے ہون گے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہین خود مسلم نے عثمان سے روایت کیا مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ شیطان نے میری نماز مین حرج ڈالدیا ہے مجھ کو قرآن پڑھتے پڑھتے بھلا دیتا ہے آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے
جسکا نام خنزب ہے جب تو اس قسم کا وسوسہ پاوے تو اللہ کی پناہ مانگ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پڑھ اور بائین طرف تین بار تھوک عثمان نے کہا مین نے ایسا ہی کیا وہ حال پھر جاتا رہا انتہے ف
اور جو کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑھے کس لیے کہ لوگون مین کوئی بوڑھا ہے کوئی بیمار ہے

ن جعل

فاجلسني

ن واذا

کوئی کام والا ہے البتہ جب اکیلا پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو امامت کرے لوگوں کی تو نماز کو ہلکا کر عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْجِزُ فِي الصَّلٰوةِ وَيُتِمُّ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری یعنے رکوع اور سجود اور سب ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِي تَمَامٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے تھے اور پوری عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس بن مالک نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ اُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِيْفَةِ اَوْ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بچے کا رونا سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا آپ چھوٹی سورت پڑھتے

ف اور نماز کو جلدی ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ روئے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص و عام سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی رعایت ضرور ہے اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا انہیں کا مسجد میں لے جانا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے بہت چھوٹے بچے جو پاخانہ یا پیشاب ہر جگہ کر دیتے ہیں مسجد میں نہ لائے جاویں (نووی) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ الصَّلٰوةَ اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ بِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں لمبا کروں پھر میں بچے کا رونا سنکر نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں اس خیال سے کہ ماں کو اپنے بچے کے رونے پر بہت رنج ہوگا

بَابُ اعْتِدَالِ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَتَخْفِيْفِهَا فِي تَمَامٍ نماز میں سب ارکان کو اعتدال سے پورا کرنا اور نماز کو ہلکا پڑھنا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ فَرَكْعَتَهُ فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رُكُوْعِهِ فَسَجْدَتَهُ

فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْانْصِرَافِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے
جانچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا پھر سجدہ
اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر تھے
ف یعنی قریب قریب تھوڑا بہت فرق ہوگا شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ ہو نووی نے کہا یہ حدیث
محمول ہے بعض احوال پر ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہوتا اور آپ فجر کی نماز میں
ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر میں الم تنزیل السجدہ پڑھتے اور نماز کھڑی ہوتی پھر جانیوالا
بقیع کو جاتا حاجت کے لیے اور حاجت سے فارغ ہو کر آن کر وضو کرتا مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور
سورہ مومنین آپ نے پڑھی اور مغرب میں والطور اور والمرسلات اور بخاری کی روایت میں سورہ اعراف
بہر حال ان حدیثوں سے یہ امر نکلتا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی ایسا ہی کرتے ہوں گے جیسے اس حدیث
میں ہے **عَنْ** الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا
عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدْرَ
مَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ
لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى فَلَمْ
تَكُنْ صَلٰوتُهُ هٰكَذَا ترجمہ حکم سے روایت ہے کوفہ پر ایک شخص غالب ہوا ابن اشعث کے زمانے میں اسکا
نام حکم نے بیان کیا وہ شخص مطر بن ناجیہ تھا جیسے دوسری روایت میں اسکی تصریح ہے اوس نے حکم کیا ابو عبیدہ
بن عبداللہ بن مسعود کو نماز پڑھانے کا وہ نماز پڑھاتے تھے تو جب رکوع سے سر اوٹھاتے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ
دعا پڑھ لیتا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا
أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ میں نے یہ عبدالرحمن بن ابی لیلے سے بیان کیا انہوں نے
کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور
سجدہ اور سجدوں کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے

ن أَهْلِ الْكُوفَةِ

نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے کو دیکھا تھا اونکی نماز تو ایسی نہ تھی (اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن
ابی لیلے سے قابل اعتبار کے نہیں ہے) عن الحکم ان مطر بن ناجیة لما ظہر علی الکوفة امر
ابا عبیدة ان یصلی بالناس وساق الحدیث ترجمہ حکم سے روایت ہے کہ مطر بن ناجیہ جب کوفہ پر غالب ہوا
تو ابو عبیدہ کو نماز پڑہانے کا حکم کیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر گذرا عن انس
قال انی لا آلو ان اصلی بکم کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا قال فکان
انس یصنع شیئا لا اراکم تصنعونہ کان اذا رفع راسہ من الرکوع انتصب قائما حتی
یقول القائل قد نسی واذا رفع راسہ من السجدة مکث حتی یقول القائل قد نسی ترجمہ
انس سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں کوتاہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑہنے میں جس طرح رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑہتے تھے ثابت نے کہا انس ایک کام کرتے ہیں تم کو نہیں دیکھتا وہ کام کرتے
ہوئے وہ جب رکوع سے سر اوٹہاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا وہ بھول گئے اور جب سجدے سے
سر اوٹہاتے تو ٹہیرتے کہ کہنے والا کہتا وہ بھول گئے عن انس قال ما صلیت خلف احد اوجز
صلوة من صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تمام کانت صلوة رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم متقاربة وکانت صلوة ابی بکر متقاربة فلما کان عمر بن الخطاب مد فی صلوة
الفجر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول
قد اوہم ثم یسجد ویقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوہم ترجمہ انس سے روایت ہے
میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑہی جتنی مختصر اور پوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑہی آپ کی
نماز قریب قریب ہوتی (یعنے ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجدہ یہ سب ایک دوسرے کے برابر برابر ہوتے) اور
ابو بکر کی نماز بھی ایسی ہی تھی جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا تو اونہوں نے فجر کی نماز کو لنبا کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے شاید آپ بھول گئے پھر سجدہ میں
جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے آپ بھول گئے

باب متابعة الامام والعمل بعدہ

امام کی پیروی کرنا اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنا عن عبد اللہ بن یزید قال حدثنی
البراء وھو غیر کذوب انہم کانوا یصلون خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا
رفع راسہ من الرکوع لم ار احدا یحنی ظہرہ حتی یضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے
براء بن عازب نے حدیث بیان کی وہ جھوٹے نہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پھر جب آپ
رکوع سے سر اوٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
پیشانی زمین پر رکھتے اوس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدہ میں جاتے **ف** یہ جو اس روایت میں ہے وہ
جھوٹے نہ تھے عبداللہ بن یزید کا قول ہے اور مقصود اس سے یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب ثقہ ہیں اون
کے ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں اور ابن معین نے جو کہا
کہ یہ قول ابو اسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید جھوٹے نہ تھے تو یہ خطا ہے سوا اس کے عبداللہ بن یزید بھی
صحابی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مقتدی سجدے کے لیے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگا دے
البتہ اگر امام کے جلدی سر اوٹھانے کا ڈر ہو تو مضائقہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدہ میں جاوے پر سنت یہی ہے
کہ ہر ایک رکن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے (نووی مختصر) **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا
ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء نے بیان کیا اور وہ جھوٹے
نہ تھے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی نہ جھکتا (سجدے کے لیے)
جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدہ میں جاتے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ
بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا
حَتَّى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے
تھے منبر پر حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازب نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ
رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم کھڑے رہتے
یہاں تک کہ آپ کو دیکھتے زمین پر پیشانی رکھتے اوس وقت ہم بھی سجدے میں جاتے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ وَقَالَ
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتَّى نَرَاهُ يَسْجُدُ ترجمہ براء سے روایت

ن وَإِذَا

ن النَّبِيِّ اللهِ

ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا یہانتک کہ
آپ سجدہ کرتے پیچھے عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَتِمَّ
سَاجِدًا ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھی تو میں نے سنا
آپ کو فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس پڑھتے ہوئے یعنی سورۃ والشمس) اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپ
پوری طرح سجدہ میں نہ جاتے **بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ** جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو
کیا کہے عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا
شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی
پیٹھ اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اخیر تک یعنی سنا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف
کرے یا اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور جو چیز تو چاہے بعد اوسکے اوس بھر ف
نووی نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالی کے جسم ہوں تو آسمان زمین بھر جاتے۔ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ مقتدی اور امام سب کو یہ دعا پڑھنا مسنون ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ
الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللہم ربنا لک الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شئی بعد عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الدَّنَسِ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری تعریف
ہے آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور پھر جو چیز تو چاہے اوس بھر کر یا اللہ پاک کر مجھکو برف اور اولے اور ٹھنڈے
پانی سے یا اللہ پاک کر مجھکو گناہوں سے اور خطاؤں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے ف نووی
نے کہا یہ سب الفاظ مجاز ہیں گناہوں سے پاک ہونے کے لیے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا گناہ سے حق العباد

مراد ہی اور خطا سے حق اسد عن شعبة بهذا الاسناد وفي رواية معاذ كما ينقى الثوب
الابيض من الدنس وفي رواية يزيد من الدرن ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا

باب منہ

عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع راسه
من الركوع قال ربنا لك الحمد ملأ السموات والارض وملأ ما شئت من شيء بعد
اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما اعطيت و
لا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹہاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک اے پروردگار ہمارے تجھکو سزا
ہوں آسمانوں بہر اور زمین بہر اور پہر جو چیز تو چاہے اسکے بعد اس بہر تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کو
بہت سچی بات جو بندے نے کہی (اور ہم سب تیرے بندے ہیں) یہ ہے۔ اے اللہ ہمارے جو تو دیوے اوسکا روکنے
والا کوئی نہیں اور جو تو روکے اوسکا دینے والا کوئی نہیں کوشش کرنیوالے کی کوشش تیرے سامنے
فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندے کی
سب باتوں میں یہ بڑہ چڑہ کر ہے کیونکہ نہ ہوگی ہمیں تفویض ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہے
بندوں کی عاجزی کا اور شہنشاہ مالک کی قدرت کاملہ کا سبحان اللہ) ف دنیا کے کاموں اور
مقصدوں کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونیکے بہی قائل ہیں پر بعد بہت بڑے
غور اور غوض کی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صدہا ہزارہا اسباب ہوتے ہیں اور اون اسباب میں
سے بہت سے اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندہ کی قدرت سے باہر ہے پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا
قدرت سے باہر اور جب باہر ہوا تو تقدیر الٰہی پر شاکر رہنا اور ظاہر میں جہوٹ موٹہ دنیا داروں کی ملامت
سے بچنے کے لیے ہاتھ پاؤں ہلانا لیکن بہروسا اور اعتقاد خدا پر کہنا ٹہیک ہے اور یہی طریقہ ہے علما اور فضلا
اور عرفا کا اور اسمیں راحت ہے اور خلاصی ہے رنج اور غم سے ہے کہ خلاف میں تباہی اور بربادی اور مصیبت
ہے میں تو تدبیر کے بہت خلاف ہوں اور یہی پہلے کچہ تدبیر کا قائل تہا پر اب نہیں اور خدا کے اوپر اعتماد کرنے
کو بہتر سمجہتا ہوں يفعل الله ما يشاء ويحكم ما يريد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان اذا رفع راسه من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموات وملأ الارض
وما بينهما وملأ ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا معطي

رفی
باب منہ
ملأ الأرض

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر
گذری مگر اس روایت میں احق ما قال العبد وکلنا لک عبد نہیں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْلِهِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ ابن عباس سے وہی
روایت ہے جو اوپر گذری اس میں یہ دعا ملاء ما شئت من شئی بعد تک ہے آگے نہیں ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ
اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ
اَوْ تُرٰى لَهُ اَلَا وَاِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ
وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
سُلَيْمَانَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض موت میں) پردہ اٹھایا
اور لوگ صف باندھے کھڑے تھے ابوبکر صدیق کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری دینے
والوں میں سے کچھ نہ رہا (کیونکہ نبوت کا خاتمہ مجھ پر ہو گیا) مگر نیک خواب جسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے
کوئی اور دیکھے اور تم کو معلوم رہے کہ منع کیا گیا میں قرآن کو پڑھنے سے رکوع یا سجدے میں رکوع میں تو تم رب کی بڑائی
کرو (یعنی سبحان ربی العظیم کہو) اور سجدے میں کوشش کرو دعا میں تو دعا تمہاری قبول ہو **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح کرے اور سجدے میں تسبیح
اور دعا اگر کسی نے رکوع یا سجدے میں قرأت کی سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورۃ پڑھے تو مکروہ ہے لیکن نماز
باطل نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ پڑھنے میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ مکروہ ہے اور سورتوں کی طرح اور نماز باطل نہ
ہوگی اور دوسرے یہ کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جاویگی یہ جب ہے کہ قصداً پڑھے اور جو بھولے سے پڑھے تو نماز
مکروہ نہ ہوگی لیکن سجدہ سہو کرے دونوں صورتوں میں امام شافعی کے نزدیک اور علماء نے مستحب جانا ہے
رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار اگر ایک بار کہے گا تو بھی کافی
ہے اور تسبیح رکوع اور سجود میں سنت ہے واجب نہیں ہے مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام
احمد اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک واجب ہے بدلیل ظاہر حدیث کے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَشَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَاْسُهُ مَعْصُوْبٌ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ

فِيهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرٰى لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور آپکے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی مرض موت مین تو فرمایا یا اللہ مین نے تیرا پیام پہونچا دیا تین بار ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والون مین سے کوئی چیز نہین رہی مگر نیک خواب جو نیک بندہ دیکھے یا اوسکو لیے دیکھا جاوے بعد اوسکے ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گذرا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدے مین قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے مین قرآن پڑھنے سے اور مین یہ نہین کہتا کہ تم کو منع کیا

ف اس سے یہ غرض نہین کہ تمکو رکوع یا سجدے مین قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ ممانعت عام ہے سب کے لیے پر احتیاطا حضرت علی نے حدیث کی نقل کرنے مین اتنا تصرف بھی جائز نہ کہا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو میرے محبوب نے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے رکوع مین اس روایت مین سجدے کا ذکر نہین ہے عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُودِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین بھی سجدے کا ذکر نہین ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجھے رکوع مین قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی اس اسناد مین حضرت علی کا ذکر نہین ہے

باب مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ رکوع اور سجدے مین کیا کہنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

باب النہی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود

باب ما یقال فی الرکوع والسجود

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے پروردگار سے سجدے مین بہت نزدیک ہوتا ہے تو بہت دعا کرو سجدے مین **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اوسکے رحمت اور فضل سے اور اس حدیث مین رغبت ہے سجدے مین دعا کے لیے اور دلیل ہے اوس شخص کی جو سجدے کو قیام سے افضل بتاتا ہے اور اس باب مین تین قول ہین ایک یہ کہ سجدے مین بہت دیر کرنا اور سجدے اور رکوع زیادہ کرنا طول قیام سے افضل ہے اسکو ترمذی اور بغوی نے ایک جماعت سے علما سے نقل کیا اور ابن عمر بھی سجدے کے طول کو افضل جانتے ہین دوسرے یہ کہ طول قیام افضل ہے امام شافعی کا یہی مذہب ہے کیونکہ جابر کی روایت صحیح مسلم مین موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس مین قنوت یعنی قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قراءت ہے اور سجدے کا ذکر تسبیح ہے اور قراءت افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ قیام مین سجدے سے زیادہ طول کرتے۔ تیسرے یہ کہ دونون امر برابر ہین فضیلت مین اور امام احمد نے اس مسئلہ مین توقف کیا ہے اور کوئی حکم نہین دیا اور اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ دن کو رکوع اور سجود زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو طول قیام انتہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین یہ دعا کرتے اللھم اغفرلی اخیر تک یعنی اے اللہ بخشدے میرے سب گناہون کو تھوڑے ہون یا بہت اول ہون یا آخر چھپے ہون یا کھلے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے مین اکثر یہ فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی قرآن پر عمل کرتے تھے **ف** قرآن مین یہ وارد ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ اسکے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْکَلِمَاتُ الَّتِیْ اَرَاکَ اَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا قَالَ جُعِلَتْ لِیْ عَلَامَةٌ فِیْ اُمَّتِیْ اِذَا رَاَیْتُهَا قُلْتُهَا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہین جنکو آپ نے نکالا ہے آپ انہی کو کہا کرتے

باب ما یقال فی الرکوع والسجود

میں آپ نے فرمایا خدا نے میرے لیے ایک نشانی مقرر کردی ہے میری امت میں جب میں اسکو دیکھتا ہوں تو ان
کلموں کو کہتا ہوں اذا جاء نصر اللہ والفتح آخر سورۃ تک **ف** سورہ اذا جاء نصر اللہ مکہ کے فتح ہونے
کے بعد اتری جب اسلام پھیل گیا اور جوق جوق لوگ مسلمان ہو گئے اللہ تعالے نے اس سورہ میں اپنے پیغمبر کو
خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بول اور استغفار کر اور ضمناً اس سورۃ میں اشارہ ہے آپکی وفات کے
قرب کی طرف کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار بصیغہ متکلم درست ہے اور بعضوں
نے اسکو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہیں پھر گناہ نہ کرے اور جھوٹ میں مبتلا ہو وے پر افضل یہی ہے کہ یوں کہے
اللّٰھم اغفرلی **عن** عائشۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منذ نزل علیہ
اذا جاء نصر اللہ والفتح یصلی صلوۃ الا دعا او قال فیھا سبحانک ربی وبحمدک اللّٰھم اغفرلی
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سے سورہ اذا جاء نصر اللہ و
الفتح اتری آپ جب نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک ربی وبحمدک اللھم اغفرلی یعنی پاک ہے تو اے
رب میرے اور شکر ہے تیرا یا اللہ بخش دے مجھکو **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ قالت فقلت یا رسول
اللہ اراک تکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ فقال خبرنی ربی
انی ساری علامۃ فی امتی فاذا رایتھا اکثرت من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ و
اتوب الیہ فقد رایتھا اذا جاء نصر اللہ والفتح فتح مکۃ ورایت الناس یدخلون فی دین
اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ آپ نے فرمایا مجھ سے میرے رب نے بیان کیا
تو ایک نشانی دیکھیگا اپنی امت میں پھر جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو تسبیح کہتا ہوں یعنی یہی سبحان اللہ
وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہتا ہوں وہ نشانی شاید یہ ہے اذا جاء نصر اللہ اخیر تک یعنی جب اللہ کی مدد آگئی اور
مکہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں جوق جوق شریک ہونے لگے تو اللہ کی تعریف کر پاکی بول اور بخشش مانگ
اوس سے وہ بخشنے والا ہے **عن** ابن جریج قال قلت لعطاء کیف تقول انت فی الرکوع قال اما
سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت فاخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت افتقدت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فظننت انہ ذھب الی بعض نسائہ فتحسست ثم رجعت

ن قالت فقال — خ اخبرنی

باب منہ

فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے میں نے عطا سے کہا تم رکوع میں کیا کہتے ہو انہوں
نے کہا سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت تو مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا
انہوں نے کہا ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا میں سمجھی آپ شاید کسی
اور بی بی پاس گئے ہیں اور میں نے ڈھونڈا پھر لوٹے تو آپ رکوع یا سجدے میں تھے اور فرما رہے تھے سبحانک
وبحمدک لا الہ الا انت میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس کام میں
مصروف ہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ
الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ
يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي
ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا بچھونے پر میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپکے تلووں پر پڑا آپ سجدہ میں تھے اور
دونوں پاؤں کھڑے تھے اور فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک اخیر تک یعنی اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں
تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری تجھ سے
مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہیں تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ف ا
اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں عورت کو چھونے سے وضو نہیں جاتا ابو حنیفہ رح کا یہی قول
ہے پر مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث
میں وہ تاویل کرتے ہیں کہ شاید یہ لمس حائل کے اوپر سے ہوگا اور وہ ضرر نہیں کرتا عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ
الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے
میں کہتے سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یعنی پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتوں کا اور
روح کا ف روح ایک بڑا فرشتہ ہے یا حضرت جبرئیل کہتے ہیں یا روح ایک مخلوق ہے جسکو فرشتے
نہیں دیکھتے جیسے ہم فرشتوں کو نہیں دیکھتے (نووی) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا باب فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ

عَلَيْهِ سجدہ کی فضیلت اور اسکی ترغیب عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ
أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ
عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ
لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا
الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ ترجمہ معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے
میں ثوبان سے ملا جو مولے (غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا مجھکو ایسا کام بتلاؤ جس
کی وجہ سے اللہ مجھکو جنت میں لے جاوے یا یوں کہا مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے
یہ سنکر ثوبان چپ ہو رہے پھر میں نے پوچھا پھر چپ ہو رہے پھر پوچھا تیسری بار تو کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اسواسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالی تیرا ایک درجہ بلند
کریگا اور تیرا ایک گناہ معاف کریگا معدان نے کہا پھر میں ابو الدرداء سے ملا اون سے پوچھا اونہوں نے بھی
ایسا ہی کہا جیسے ثوبان نے کہا تھا عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ
مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ
ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتا اور آپ
کے لیے وضو اور حاجت کا پانی لاتا ایک بار آپ نے فرمایا مانگ جو مانگتا ہے میں نے کہا میں آپ کی رفاقت
چاہتا ہوں جنت میں آپ نے فرمایا کچھ اور میں نے کہا بس یہی آپ نے فرمایا اچھا تو میری مدد کر بہت سجدوں کے ذریعہ
ف یعنی سجدہ اکثر کیا کر تو امید ہے کہ میرا ساتھ تجھکو جنت میں ملجاوے کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس
میں بندہ کو خدا سے نہایت قرب ہوتا ہے باب أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ
وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَوٰةِ سجدہ کے اعضاء کا بیان اور بالوں اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت
اور جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ أَوْ ثِيَابَهُ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَقَالَ أَبُو
الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ

وَالْجَبْهَۃِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنیکا ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدے کے سات اعضا ہیں اور سجدہ کرنیوالے کو وہ سب عضا زمین سے لگانا چاہیں اور سجدہ پیشانی اور ناک دونوں پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب ہے اور ناک کا لگانا مستحب ہے اگر ناک لگاوے اور پیشانی نہ لگاوے تو سجدہ درست نہوگا امام مالک اور شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے اور امام احمد اور ابن حبیب کے نزدیک دونوں کا لگانا ضرور ہے بموجب ظاہر حدیث کے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ ظاہر حدیث کو سبب ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم میں ہے ورنہ سجدے کے اعضا آٹھ ہو جاوینگے دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں اور ناک اور پیشانی (نووی ملخصا) ف اور منع کیا بال اور کپڑے کو سمیٹنے سے ف بال کا سمیٹنا یہ کہ سر پر جوڑے کی طرح باندھے اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے باتفاق علماء ف یحییٰ کی روایت ہے اور ابوالربیع نے کہا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنیکا اور بال اور کپڑے سمیٹنے کی ممانعت کی سات ہڈیاں یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں پاؤں پیشانی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ وَّلَا اَکُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعْرًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سجدہ کرنیکا سات ہڈیوں پر اور کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃٍ وَّنُهِیَ اَنْ یَّکُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّیَابَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور ممانعت ہوئی بال اور کپڑے سمیٹنے کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ اَلْجَبْهَۃِ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ عَلٰی اَنْفِہٖ وَالْیَدَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنیکا پیشانی پر اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعٍ وَّلَا اَکْفِتَ الشَّعْرَ وَلَا الثِّیَابَ اَلْجَبْهَۃِ وَالْاَنْفِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

نہ یک الشعر نسخہ

الی ن اکفت

علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضاء پر سجدہ کرنیکا اور بالون اور کپڑون کو نہ سمیٹنے کا وہ سات اعضا یہ
ہین پیشانی اور ناک (یہ دونون ایک عضو کے حکم مین ہین) دونون ہاتھ دونون گھٹنے دونون قدم عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَامَ
فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَاْسِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ ترجمہ عبد اللہ
بن عباس نے دیکھا عبد اللہ بن حارث کو وہ جوڑہ باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو عبد اللہ بن عباس ان کے
جوڑے کو کھولنے لگے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرا سر کیون چھوا عبد اللہ بن عباس نے کہا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالون کا جوڑا باندہ کر نماز پڑھے اسکی
مثال ایسی ہے جیسے کوئی مشکین کسکر نماز پڑھے ف اس سے معلوم ہوا ہے کہ نماز کا اعادہ ضرور ہے اگر جوڑا
باندہ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضرور نہین بلکہ نماز مکروہ ہوگی باب الاعتدال
فِي السُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْاَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ فِي
السُّجُوْدِ سجدہ کس طرح کرے دونون ہتھیلیان زمین سے لگادے اور دونون کہنیان پہلوون سے جدا رکھے
اور پیٹ کو رانون سے جدا کرے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِي
السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اعتدال کرو سجدہ مین اور نہ بچھاوے کوئی تم مین سے اپنی باہون کو کتے کیطرح ف یعنے کہنیان
زمین سے نہ لگاوے اور نہ پسلیون سے ملادے جیسے کتا بیٹھتا ہے بلکہ کہنیان زمین سے اوٹھی رہین اور دونون باہین
کشادہ رکھے اتنی کہ اگر بدن ننگا ہو تو بغلین نظر آوین عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ
جَعْفَرٍ وَلَا يَتَبَسَّطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ تَبَسُّطَ الْكَلْبِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ ترجمہ براء سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیان زمین پر رکھ اور کہنیان زمین سے
اوٹھائے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ترجمہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے
(بحینہ عبد اللہ کی ماں کا نام ہے مالک کی بی بی تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونون ہاتھ

باب عقص الرأس في الصلوٰة

لراسي

باب الاعتدال في السجود ووضع المرفقين

ينبسط

انبساط

باب في التجافي في السجود

کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اتنا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی۔ عن جعفر بن ربیعۃ بھذا الاسناد وفی روایۃ عمرو
بن الحارث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد یجنح فی سجودہ حتی یری وضح ابطیہ وفی روایۃ اللیث ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد فرج یدیہ عن ابطیہ حتی انی لاری بیاض ابطیہ۔ ترجمہ جعفر بن ربیعہ سے
دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری عمرو بن الحارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو
دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یعنی پہلوؤں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی اور لیث کی روایت
یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی
دیکھتا۔ عن میمونۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد لو شاءت بھمۃ ان تمر بین یدیہ لمرت
ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں ہوتے اس وقت اگر بکری کا بچہ نکلنا چاہتا تو نکل جاتا یعنی
ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ان کے تلے سے بکری کا بچہ نکل سکتا۔ عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد خوی بیدیہ یعنی جنح حتی یری وضح ابطیہ من ورائہ واذا قعد اطمأن علی فخذہ
الیسری۔ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو یہاں تک الگ
رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی پیچھے سے اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر ٹیکا دیتے [illegible] کہا یہ بیان تشہد میں ہے
لیکن اخیر قعدہ میں تورک سنت ہے جیسے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ابو حمید ساعدی سے تورک یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو
ایک طرف نکال دے اور سرین پر زور دے کر بیٹھے۔ عن میمونۃ بنت الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا سجد جافی حتی یری من خلفہ وضح ابطیہ قال وکیع یعنی بیاضھما۔ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو جدا رکھتے یہاں تک کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔ باب ما یجمع
صفۃ الصلوۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ وصفۃ الرکوع والاعتدال منہ والسجود والاعتدال منہ والتشہد بعد کل
رکعتین من الرباعیۃ وصفۃ الجلوس بین السجدتین وفی التشہد الاول۔ ترجمہ اس چیز کا بیان جو نماز کی صفت کو جامع ہے
اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اور رکوع اور سجدہ اور ان سے اعتدال کی ترتیب اور چار رکعتی نماز میں ہر دو رکعت
کے بعد تشہد کا بیان اور درمیان دونوں سجدوں اور پہلے تشہد کے بیٹھنے کا بیان۔ عن
عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یستفتح
الصلوۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العالمین وکان اذا رکع لم یشخص
راسہ ولم یصوبہ ولکن بین ذلک وکان اذا رفع راسہ من الرکوع لم

يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ
يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى
عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ
بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہکر اور قرأت کو الحمد للہ رب العلمین سے
(تو بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پیٹھ کے برابر رکھتے) بیچ
بیچ مین اور جب سر اوٹھاتے رکوع سے تو سجدہ نہ کرتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدے سے
سر اوٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہان تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے مین) التحیات
پڑھتے اور بایان پاؤن بچھا کر داہنا پاؤن کھڑا کرتے اور منع کرتے تھے شیطان کی بیٹھک سے **ف** جسکو اقعا
کہتے ہین وہ یہ ہے کہ دونون سرین کو زمین سے لگا دے اور پنڈلیون کو کھڑا کرے اور دونون ہاتھ زمین پر رکھے
جیسے کتا بیٹھتا ہے **ف** اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونون ہاتھ زمین پر بچھا دیوے درندے
جانور کیطرح اور ختم کرتے تھے نماز کو سلام سے **ف** اس حدیث سے بہت سے مسئلے معلوم ہوئے پہلے یہ کہ قرأت الحمد
للہ رب العالمین سے شروع کرے یہ دلیل ہے امام مالک اور اون لوگون کی جو بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ مین داخل نہین
سمجھتے اور شافعی اور اکثر علماء نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہے کہ قرآن کی سورتون مین سے
پہلے یہ سورہ پڑھتے تھے یعنی الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہین کہ الحمد للہ رب العالمین بغیر بسم اللہ کے پڑھتے تھے
اور بہت سی دلیلین اس امر پر قائم ہوئی ہین کہ بسم اللہ جزء ہے سورۂ فاتحہ کا دوسرے یہ کہ رکوع مین پیٹھ کو برابر رکھنا
چاہیے آگے اور پیچھے سے تیسرے یہ کہ جب رکوع سے سر اوٹھا دے تو سیدھا کھڑا ہو اسیطرح دونون سجدون کے بیچ مین سیدھا
بیٹھے چوتھے یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک دونون
تشہد واجب ہین اس حدیث کے رو سے اور مالک اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک دونون تشہد سنت ہین اور
امام شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہے اور دوسرا واجب ہے پانچوین یہ کہ بایان پاؤن بچھا دے اور داہنا پاؤن
کھڑا کرے قعدے مین امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون قعدون مین اسیطرح بیٹھے اور امام مالک کے نزدیک دونون
قعدون مین تورک سنت ہے اور شافعی کے نزدیک جس جلسے کے بعد سلام ہو اس مین تورک سنت ہے اور تورک کا
بیان اوپر گذر چکا اور امام شافعی کے نزدیک نماز مین چار جلسے ہین ایک دونون سجدون کے بیچ دوسرے ہر رکعت

کے بعد دوسرے سجدہ سے فراغت پاکر قیام سے پہلے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں تیسرے تشہد اولی کا جلسہ چوتھی تشہد اخیر کا جلسہ پانچویں
یہ کہ نماز کو ختم کرے سلام پر مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا یہی قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اسکے
نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابوحنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک سلام سنت ہے اگر ترک ہو تب بھی نماز صحیح ہو جاوے گی
بلکہ ابی حنیفہ کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہو جاوے گی
(نووی مختصرا) **بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي. نَدْبُ الصَّلوٰةِ إِلَى سُتْرَةٍ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَحُكْمِ الْمُرُورِ
وَدَفْعِ الْمَارِّ وَجَوَازِ الْاِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَالصَّلوٰةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ وَبَيَانِ قَدْرِ
السُّتْرَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ** نمازی کے سترہ کا بیان اور سترہ کیطرف نماز پڑھنے کا استحباب اور نمازی کے آگے گذرنے کی ممانعت
اور گذرنے والے کو دفع کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان۔ اور سواری کیطرف نماز پڑھنا۔ اور سترہ کے نزدیک ہونیکا
حکم اور سترہ کے اندازہ کا بیان اور جو مسائل سترہ کے متعلق ہیں انکا بیان **عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ** ترجمہ
موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی
لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے اور نماز پڑھے اور پرواہ نہ کرے جو چیز چاہے اوسکے پرے سے جاوے ف پالان کی پچھلی لکڑی تہائی ہاتھ
کے برابر ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف زمین پر لکیر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک حدیث اس باب میں آئی ہے کہ
لکیر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے پر یہ حدیث ضعیف ہے **عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي
وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ
أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ** ترجمہ موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے
سنا ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تھے تو بیان کیا ہم نے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر پالان
کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا ضرر نہیں کرتا **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ** ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوال ہوا سترہ مصلی کا آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ** ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال ہوا نمازی کے سترہ کا آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے **عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ**

فیصلّی الیہا والناس ورائہ وکان یفعل ذٰلک فی السفر فمن ثَمَّ اتخذہا الامراء ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن باہر نکلتے تو حکم کرتے برچھہ گاڑنیکا اپنے سامنے پھر نماز پڑھتے اوسکی آڑ میں اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے اسی وجہ سے امیروں نے اوسکو مقرر کر لیا ہے (کہ برچھہ ساتھ رکھتے ہیں) **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرکز وقال ابو بکر یغرز العنزۃ ویصلّی الیہا زاد ابن ابی شیبۃ قال عبید اللہ وھی الحربۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برچھی کو گاڑتے اور اسکی طرف نماز پڑھتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ وھو یصلّی الیہا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کیطرف کرکے اوس طرف نماز پڑھتے تھے **ف** اونٹنی کی آڑ میں نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے نماز جائز ہونے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس ڈر سے کہ کہیں وہ بگڑ کھڑے ہوں اور نماز میں خلل واقع ہو **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلّی الی راحلتہ وقال ابن نمیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلّی الی بعیر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کیطرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اونٹ کیطرف **عن** ابی جحیفۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ وھو بالابطح فی قبۃ لہ حمراء من ادم قال فخرج بلال بوضوئہ فمن نائل وناضح قال فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ حلۃ حمراء کانی انظر الی بیاض ساقیہ قال فتوضأ واذن بلال قال فجعلت اتتبع فاہ ھٰھنا وھٰھنا یقول یمینا وشمالا یقول حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قال ثم رکزت لہ عنزۃ فتقدم فصلّی الظہر رکعتین یمر بین یدیہ الحمار والکلب لا یمنع ثم صلّی العصر رکعتین ثم لم یزل یصلّی رکعتین حتی رجع الی المدینۃ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مکہ میں اور آپ ابطح (ایک مقام ہے باب مکہ پر) میں تھے ایک لال چمڑے کے شامیانے میں تو بلال آپکے لیے وضو کا پانی لیکر نکلے (اور آپ نے وضو کیا) پھر کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لیکر ذرا سا چھڑک لیا **ف** یعنی حضرت کے وضو سے جو پانی بچا اوسکو لوگوں نے تبرک سمجھکر لینا

باب الصلوٰۃ الی الراحلۃ

باب المرور بین یدی المصلی من وراء السترۃ

شروع کیا کسی کو تو پانی ملگیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسری نے اوسپر دو چار قطرے چھڑک دیا اور دوسری روایت مین یہ امر تصریح سے موجود ہے کہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تھے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہوے کھانے پانی کا استعمال بطور تبرک کے جائز ہے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سرخ جوڑا پہنے ہوے گویا مین اس وقت آپ کی پنڈلیون کی سفیدی دیکھ رہا ہون آپ نے وضو کیا اور بلال نے اذان دی مین نے اون کے منہ کی پیروی کی جو داہنے اور بائین طرف پھیر کر کہتے تھے حی علی الصلوۃ حی علے الفلاح **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ امر نکلا ہے کہ موذن کو حی علے الصلوۃ اور حی علی الفلاح مین داہنے اور بائین طرف منہ پھیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کیطرف سے نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھیرا دے اور اس باب مین تین مذہب ہین ایک یہ کہ حی علے الصلاۃ مین دونون بار داہنی طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح مین دونون بار بائین طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ ایک بار حی علے الصلوۃ داہنی طرف مونھ پھیر کے کہے اور ایک بار بائین طرف مونھ پھیر کر اسی طرح حی علے الفلاح تیسرے یہ کہ پہلے داہنی طرف مونھ پھیر کر حی علی الصلوۃ کہے پھر قبلہ کیطرف مونھ کر لے پھر داہنی طرف مونھ پھیرے اور حی علی الصلوۃ کہے پھر بائین طرف مونھ پھیرے اور حی علے الفلاح کہے پھر قبلے کیطرف مونھ کرے پھر بائین طرف منہ کر کے اور حی علے الفلاح کہے **ف** پھر ایک بھالا گاڑا گیا آپ کر بیے اور آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتین پڑھین (قصر کیا اس لیے کہ سفر مین تھے) آپ کے سامنے سے گدھے اور کتے نکل رہے تھے آپ روکتے نہ تھے (کیونکہ بھالے کا سترہ تھا) پھر عصر کی دو رکعتین پڑھین (دونون نمازون کو جمع کیا) پھر برابر دو ہی رکعتین پڑھتے رہے (قصر سے) یہانتک کہ مدینہ مین پہنچے **عَنْ** عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ اَنَّ اَبَاهُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ وَضُوْءًا فَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ **ترجمہ** عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے اون کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کے شامیانے مین دیکھا اور مین نے بلال کو دیکھا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا

ہوا پانی نکالا تو لوگ اوسکو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جسکو پانی ملگیا اوس نے بدن پر مل لیا اور جسکو نہ ملا اوس نے
اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کر لیا پھر میں نے بلال کو دیکھا انہوں نے برچھا نکالا اور اسکو گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اوسکو (یعنی لباس کو) اوٹھائے ہوئے نکلے اور برچھے کیطرف کھڑے ہوکر لوگوں
کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے دیکھا آدمیوں کو اور جانوروں کو وہ برچھے کے سامنے سے گذر رہے تھے
عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ
وَعُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ
خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی مطلب ہے جو اوپر گذرا اتنا کچھ کمی بیشی ہے
مالک بن مغول کی روایت میں ہے جب دوپہر ہوگئی تو بلال نکلے اور نماز کے لیے اذان دی عَنْ أَبِي
جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ
رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ
وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر
کو بطحا کے طرف نکلے اور وضو کیا پھر دو رکعتیں ظہر کی پڑھیں اور دو رکعتیں عصر کی اور آپ کے سامنے برچھی
لگی تھی اوس کے پار سے عورتیں اور گدھے گذر رہے تھے ف اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونوں ثابت
ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلی نماز کے وقت اوترنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بھی اوسی وقت
پڑھ لیوے اور یہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلے نماز کے وقت چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے
اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیوے اور یہ جمع تاخیر ہے عَنْ شُعْبَةَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا
مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
حکم کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لینا شروع کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ
رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ
فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں گدھی کی مادیان پر سوار ہوکر آیا اور ان دنوں میں
جوان ہونیکو تھا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑھا رہے تھے منا میں میں صف کے سامنے اوترا اور گدھی کو چھوڑ دیا چرنے لگی اور میں صف
میں شریک ہوگیا پھر کسی نے مجھ پر اعتراض نہ کیا ف کہ تم صف میں کیسے چلے آئے اور گدھی کو وہاں کیوں چھوڑا کس

لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سترہ تہا اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بہی کافی ہے۔ ابن عباس کی عمر میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کتنی تہی بعضوں نے کہا دس برس کے بعضوں نے کہا تیرہ برس کے بعضوں نے کہا پندرہ برس کے اور یہی ٹہیک ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَقْبَلَ يَسِيْرُ عَلٰى حِمَارٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے وہ گدہے پر چڑہ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے منا میں حجۃ الوداع میں نماز پڑہا رہے تہے تو گدہا صفوں کے سامنے ہو کر نکلا پہر وہ اترے اور صف میں شریک ہوئے **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِعَرَفَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑہا رہے تہے **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مِنًى وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ ترجمہ اس روایت میں نہ منا کا ذکر ہے نہ عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا یا مکہ کے فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے) **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑہ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ نکلنے دیوے بلکہ اوسکو دفع کرے جہانتک ہو سکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے **ف** دفع کرنے کا حکم بطور استحباب کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اوسکو واجب نہیں کہا اور لڑنے سے یہ غرض نہیں کہ ہتیار چلاوے یا ایسا مارے کہ وہ مرجاوے پہر اگر واجبی طور سے دفع کرنے میں مرجاوے تو اوسپر قصاص نہیں باتفاق علماء لیکن دیت واجب ہوگی یا نہ ہوگی اس میں دو قول ہیں یہ سب اوس صورت میں ہے کہ نمازی نے اپنے سامنے آڑ کر لی ہو یا ایسے کہنے میں نماز پڑہتا ہو جہان سے گذرنے کی ضرورت نہ ہوا نتہے مختصر **عَنْ** اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَبِيْ سَعِيْدٍ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ اَبِيْ مُعَيْطٍ اَرَادَ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِيْ نَحْرِهِ فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ سَعِيْدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ فِيْ نَحْرِهِ اَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْاُوْلٰى فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ

باب [illegible] بین یدی المصلی

عَلٰی مَرْوَانَ فَشَکٰی اِلَیْہِ مَا لَقِیَ قَالَ وَدَخَلَ اَبُوْسَعِیْدٍ عَلٰی مَرْوَانَ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ مَالَکَ وَلِابْنِ اَخِیْکَ جَاءَ یَشْکُوْکَ فَقَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْ فِیْ نَحْرِہٖ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ ترجمہ ابو صالح سمان سے روایت ہے مین ابو سعید کے ساتھ تہا وہ نماز پڑہ رہے تہے جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ مین لوگون سے علیحدہ اتنے مین ابو معیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اوس نے اون کے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اوسکے سینہ مین مارا اوس نے دیکھا تو اور طرف رستہ نپایا اور پھر دوبارہ اُنکے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اور زور سے ایک بار ماری وہ سیدہا کہڑا ہوگیا اور ابو سعید سے لڑنے لگا پہر لوگون نے آکر اوسکو پہر نکالا اور مروان (جو حاکم تہا مدینے کا) کے پاس شکوہ کیا ابو سعید مروان پاس گئے مروان نے کہا تم نے کیا کیا جو تیرے بہائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے ابو سعید نے کہا مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی تم مین سے کسی چیز کی آڑ مین نماز پڑہے اور کوئی شخص اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے تو اوس کے سینے پر مارے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے ف یعنے شیطان کے کہے پر عمل کرتا ہے اور منع کرنے پر بُری بات سے باز نہین آتا یا شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچھی بات نہین مانتا یا خود شیطان ہے یعنے شریر یا ضدی سرکش ہے یہ سب صفات شیطان کے ہین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَدَعْ اَحَدًا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّ مَعَہُ الْقَرِیْنَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اوس کے ساتھ شیطان ہے یعنے جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن مین نُقَیِّضْ لَہٗ کی آیت مین قرین فرمایا ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا جیسے اوپر گذرا عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُھَنِیَّ اَرْسَلَہٗ اِلٰی اَبِیْ جُھَیْمٍ یَسْاَلُہٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ قَالَ اَبُوْجُھَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَہٗ مِنْ اَنْ یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَھْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ترجمہ بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد جہنی نے اونکو بہیجا ابو جہیم (عبد اللہ بن

باب المنع من المرور بین یدی المصلی

حارث بن صمہ انصاری ابو جہیم کے پاس بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق میں جو نمازی
کے سامنے سے گذرے ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانے
جو وبال اوس پر ہے البتہ اگر چالیس تک کھڑا رہے تو اوس کے لیے بہتر ہو سامنے گذرنے سے ابو النضر نے کہا میں نہیں جانتا
بسر نے کیا کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس عن بسر بن سعيد ان زيد بن خالد الجهني
ارسل الى ابي جهيم الانصاري ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول فذكر معنى حديث
مالك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سهل بن سعد الساعدي قال كان بين مصلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وبين الجدار ممر الشاة ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جس جگہ نماز کو کھڑے ہوتے تھے اوس میں اور قبلہ کی دیوار میں اتنی جاے تھی کہ ایک بکری نکل جاوے تو آپ
دیوار کے بہت قریب کھڑے ہوتے تھے یہی سنت ہے کہ نمازی حتے المقدور سترے کے نزدیک کھڑا ہو عن
سلمة وهو ابن الاكوع انه كان يتحرى موضع مكان المصحف يسبح فيه وذكر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يتحرى ذلك المكان وكان بين المنبر والقبلة قدر ممر الشاة ترجمہ
سلمہ بن اکوع سے روایت ہے وہ ڈھونڈھتے تھے مصحف کی جگہہ کو یعنی جہاں حضرت عثمان مصحف رکھتے تھے اونہوں
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہہ کو ڈھونڈھتے تھے اور درمیان منبر اور قبلے کے ایک بکری
کے گذرنے کی جگہہ تھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے کوئی ایک جاے مقرر کرنا
میں قباحت نہیں بشرطیکہ وہ جاے دوسری اور جاؤں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس
انا کے لیے جاے مقرر کرنے میں قباحت نہیں عن يزيد قال كان سلمة يتحرى الصلوة عند
الاسطوانة التي عند المصحف فقلت له يا ابا مسلم اراك تتحرى الصلوة عند هذه الاسطوانة
قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى الصلوة عندها ترجمہ یزید سے روایت ہے سلمہ
اوس ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے نزدیک ہے میں نے ان سے کہا اے ابا مسلم میں دیکھتا ہوں تم جستجو
ہو سکتا ہے اسی ستون کے پاس نماز پڑھنے میں ہوا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جستجو
اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام
احدكم يصلي فانه يستره اذا كان بين يديه مثل آخرة الرحل فاذا لم يكن بين يديه مثل
آخرة الرحل فانه يقطع صلوته الحمار والمرأة والكلب الاسود قلت يا ابا ذر ما بال الكلب الاسود

مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ ترجمہ ابوذر رضی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہنے کے لیے کہڑا ہوا اور اس کے سامنے پالان کی پچہلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے اگر اتنی بڑی یا اس سے اونچی) کوئی شے اوس کے سامنے نہو اور گدہا یا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے جاوے تو اوس کی نماز ٹوٹ جاویگی مین نے کہا ای ابوذر یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو اونہون نے کہا ای بہتیجے میرے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی پوچہا تہا جیسے تو نے مجہ سے پوچہا آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے **ف** یعنی شریر ہوتا ہے نووی نے کہا علماء کا اختلاف ہے اس مسئلے مین بعضے کہتے ہین ان چیزون کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور امام احمد کے نزدیک سیاہ کتے کے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت اور گدہے مین شبہ ہے اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے نکل جانے سے نماز نہین ٹوٹتی انہون نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوۃ سے مراد اسکا نقص ہے نہ ابطال اور بعضون نے یہ دعوی کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے دوسری حدیث سے لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ مُرُوْرُ شَيْءٍ پر یہ دعوی ثابت نہین ہو سکتا کیونکہ نسخ کے لیے تاریخ کا دریافت ہونا ضرور ہے علاوہ اسکے حدیث لا یقطع الصلوۃ مرور شیء ضعیف ہے انتہے **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ كَنَحْوِ حَدِيْثِهٖ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوٹ جاتی ہے نماز عورت اور گدہے اور کتے کے سامنے نکلنے سے اور ان سب سے بچاؤ یون ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کے پچہلی لکڑی کے برابر ہو **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے اور مین آڑی آپ کے سامنے قبلے کی طرف پڑی ہوئی جیسے جنازہ سامنے آڑا ہوتا ہے **ف** اس حدیث سے اون علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہین عورت کے سامنے جانے سے نماز نہین ٹوٹتی لیکن نماز عورت کے سامنے پڑہنا مکروہ کہا ہے تاکہ دل پریشان نہ ہو اور حضرت کی عادت اور تہی دوسرے یہ کہ اوس وقت گہرون مین چراغ نہ تہا تاریکی تہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ
يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تہجد
کی پوری نماز ادا کرتے اور میں آپ کے سامنے قبلے کیطرف آڑی پڑی ہوتی جب آپ چاہتے وتر ادا کرنا تو مجھے
جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر کی تاخیر اخیر رات تک
مستحب ہے اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلنے یا دوسرے کے جگا دینے پر بھروسا ہو تو وہ مستحب ہے کہ وتر کو اخیر رات
میں پڑھے اگرچہ تہجد نہ پڑھتا ہو کیونکہ حضرت عائشہ تہجد نہیں پڑھتی تھیں جیسا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
پر وتر کو آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں اور جس شخص کو جاگنے کا بھروسا نہ ہو وہ عشا کے بعد ہی وتر پڑھ لیوے۔

نقلنا

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ
فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سُوءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ
نے کہا نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے ہم نے کہا عورت اور گدھے کے حضرت عائشہ
نے کہا عورت بھی ایک برا جانور ہے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آڑی پڑی رہتی تھی جنازے
کیطرح اور آپ نماز پڑھا کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَ
الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُو لِيَ
الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ
رِجْلَيْهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ کے سامنے ذکر ہوا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدھے اور عورت
کے سامنے نکل جانے سے انہوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کے برابر کیا قسم خدا کی میں نے
خود دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے تخت پر تھی قبلے کیطرف
لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی ہے تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا برا لگتا میں
تخت کے پاؤں کے پاس سے کھسک جاتی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ
وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ
السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي **ترجمہ**

ام المومنین عائشہ رضی نے کہا تمنے ہمکو کتون اور گدہون کے برابر کر دیا حالانکہ مین نے خود اپنے تئین دیکہا ہے تخت پر لیٹی ہوئی پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آتے اور تخت کے بیچ مین نماز پڑہتے مجہو آپ کے سامنے کہلنا برا معلوم ہوتا تو تخت کے پائون کیطرف مین کہسک کر لحاف سے باہر آتی **عن** عائشة قالت كنت انام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في قبلته فاذا سجد غمزني فقبضت رجلي واذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح

ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پانون آپ کے سامنے قبلے کیطرف ہوتی تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پائون دبا دیتے مین پائون سمیٹ لیتی پہر جب آپ کہڑے ہوجاتے مین پائون پہیلا لیتی حضرت عائشہ نے کہا ان دنون گہرون مین چراغ نہ تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چہونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور جمہور علماء کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ یہ چہونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو نہین ٹوٹتا **عن** ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا حائض وربما اصابني ثوبه اذا سجد **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے اور مین آپ کے سامنے ہوتی حیض کی حالت مین کبہی ایسا بہی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے **عن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل وانا الى جنبه وانا حائض وعلي مرط وعليه بعضه الى جنبه **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے اور مین آپ کے پہلو کیطرف ہوتی حیض کی حالت مین اور ایک چادر مین اوڑہی ہوتی اوس مین سے کچہ ٹکڑا آپ پر بہی ہوتا۔ **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پہلو مین کہڑی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز باطل ہوجاویگی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہین مگر وہ مقام جہان خون لگا ہو یا اور کوئی نجاست البتہ وہ نجس ہے اور یہ بہی ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑہ سکتے ہین اور ایسے ہی کپڑا کچہہ حائضہ پر ہو کچہ نمازی پر تو بہی قباحت نہین

باب الصلوة في ثوب واحد وصفة لبسه ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کا بیان **عن** ابي هريرة ان سائلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في الثوب الواحد

فَقَالَ اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کیا ایک کپڑا پہن کر (جیسے صرف تہبند) نماز درست ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے
ہیں **ف** یعنی ایسے بہت لوگ ہیں جنکے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو سب پر فرض ہے
تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود سے اسکا خلاف منقول
ہے پر اوسکی سند معلوم نہیں ہوئی اور اجماع ہے اس بات پر کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑہی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گزرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَادٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ اَوَ كُلُّكُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ ترجمہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز
پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ ترجمہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں اس طور نماز نہ پڑھے
کہ اوس کے کاندہے پر کچھ نہ ہو **ف** کیونکہ اگر کاندہے پر کپڑا نہ ہوگا تو احتمال ہے ستر کہلنے کا اگر ہاتھ سے روکے
تو ہاتھ باندہنے کی سنت میں خلل آویگا اور یہ ممانعت ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر
کوئی ایک کپڑے میں اسی طرح نماز پڑہے کہ کاندہوں پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام احمد اور بعض
سلف کے نزدیک اگر کاندہوں پر کچھ کپڑا رکہنے کی گنجایش ہو اور نہ رکہے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت امام
احمد سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہوجاوے گی لیکن گنہگار ہوگا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی
عَاتِقَیْهِ ترجمہ عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ام المومنین ام سلمہؓ
کے گھر آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑہ رہے تھے اور دونوں کنارے اوس کے آپ کے مونڈہوں پر تھے **عَنْ**
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ یَقُلْ مُشْتَمِلًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
اسمیں یہ ہے کہ آپ نے اس کپڑے کے ساتھ توشح کیا تھا **ف** نووی نے کہا توشح یہ ہے کہ جو کنارہ کپڑے کا
داہنے کاندہے پر ہو اوسکو بائیں ہاتھ کے تلے سے لیجاوے اور جو بائیں کاندہے پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے تلے سے

عاتقہ

لپیٹ کر

لپیٹ لیوے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لیوے) عن عمر بن ابی سلمة قال رأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یصلی فی بیت ام سلمة فی ثوب واحد قد خالف بین طرفیه ترجمہ
عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ام المومنین ام سلمہ کے گھر میں نماز
پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں اوس کے دونوں کناروں میں آپ نے خلاف کیا تھا (یعنے داہنے کنارہ کو بائیں
طرف اور بائیں کو داہنی طرف لے گئے تھے جیسا ابھی گذرا) عن عمر بن ابی سلمة قال رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد متوشحا مخالفا بین طرفیه زاد
عیسی بن حماد فی روایته قال علی منکبیه ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے آپ اسکو لپیٹے تھے اور اوس کے دونوں کناروں میں
مخالفت کی تھی عن جابر قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد
متوشحا به ترجمہ جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے
ہوئے توشح کیے ہوئے (توشح کے معنی اوپر بیان ہو چکے) عن سفیان حدثنا بهذا الاسناد وفی
حدیث ابن نمیر قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن
ابی الزبیر المکی حدثه انه رأی جابر بن عبد الله یصلی فی ثوب متوشحا به وعنده
ثیابه وقال جابر انه رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع ذلک ترجمہ ابو الزبیر مکی
سے روایت ہے انہوں نے جابر کو ایک کپڑے میں توشح کیے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ اون کے پاس کپڑے
موجود تھے (تو اونہوں نے ایسا کیا کہ جواز معلوم ہو) اور جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے
دیکھا عن ابی سعید الخدری انه دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم قال فرأیته
یصلی علی حصیر یسجد علیه قال ورأیته یصلی فی ثوب واحد متوشحا به ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور دیکھا آپ ایک بوریے پر نماز پڑھ رہے ہیں اوسی پر سجدہ
کرتے تھے اور دیکھا آپکو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے توشح کیے ہوئے عن الاعمش بهذا الاسناد
وفی روایة ابی کریب واضعا طرفیه علی عاتقیه وفی روایة ابی بکر وسوید متوشحا به
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

کتاب المساجد ومواضع الصلوة کتاب نماز کی جگہوں کے بیان میں

عن ابی ذر قال قلت یا رسول الله ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد

متوشحا به

رسول الله

الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّهْ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّهْ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سی مسجد سب سے پہلے زمین میں بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام (یعنے خانہ کعبہ) میں نے پوچھا پھر کون سی آپ نے فرمایا پھر مسجد اقصے (بیت المقدس) میں نے پوچھا اِن دونوں مسجدوں کے بننے میں کتنا فاصلہ ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا اور تجھکو تو جہاں نماز کا وقت آجاوے وہیں پڑھ لے وہ مسجد ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب مقاموں میں نماز درست ہے مگر وہ مقام مستثنیٰ ہیں جہاں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی ہے جیسے قبرستان یا گھورہ نجس مقام وغیرہ یا اونٹوں کے رہنے کی جگہہ بن یا سڑک میں یا حمام میں **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السُّدَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ ترجمہ ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے میں اپنے باپ کو قرآن سنایا کرتا سدہ میں (سدہ وہ مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازے کے باہر جہاں بیٹھکر لوگ خرید اور فروخت اور باتیں کرتے ہیں اور نسائی کی روایت میں سکہ ہے یعنے گلی میں) جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے ان سے کہا باوا تم رستے میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سب سے پہلے کون سی مسجد بنی ہے زمین میں آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصے میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنے برس کا فرق ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا پھر ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجاوے وہاں نماز پڑھ لے **ف** اور جب نماز پڑھنا درست ہوا تو سجدہ بھی درست ہوگا نووی نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھتا یا پڑھاتا ہو سجدہ کی آیت پر سجدہ ہے یا نہیں سمیں علماء کا اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک ایکبار پہلی بار میں سجدہ کرلے اور بعضوں کے نزدیک ایکبار بھی ضرور نہیں ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً

فَصَلِّ

[illegible]

وَبُعِثْتُ اِلَی کُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَیِّبَۃً طَھُوْرًا وَّمَسْجِدًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ صَلّٰی حَیْثُ کَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَیْنَ یَدَیْ مَسِیْرَۃِ شَھْرٍ وَّاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو پانچ چیزیں ملین جو مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم والون کیطرف بھیجا گیا اور مین سرخ اور سیاہ ہر شخص کیطرف بھیجا گیا (سرد ملکون کے لوگ سرخ ہین اور گرم ملک کے سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک سے خاص نہین) اور مجھے غنیمت (جہاد کے لوٹ کا مال) حلال ہوئی اور مجھسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوا اور میرے لیے ساری زمین پاک اور پاک کرنیوالی کی گئی ف یہ دلیل ہے مالک اور ابو حنیفہ کی کہ تیمم زمین کی جنس سے درست جیسے پتھر اینٹ چونا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہین ہے ف پھر جس شخص کو جہان نماز کا وقت آجاوے وہ وہین نماز پڑھ لیوے اور مجھے مدد دی گئی رعب سے جو ایک مہینے کی راہ سے پڑتا ہے (یعنی میری دھاک ایک مہینہ کی راہ سے پڑ جاتی ہے) اور مجھے شفاعت عطا ہوئی ف یعنے شفاعت عام جو محشر والون کی پریشانی کے وقت ہوگی اور جسوقت سب پیغمبر لوگون کو جواب دیدینگے ورنہ شفاعت خاص تو اور لوگ بھی کرینگے یا مراد وہ شفاعت ہے جو رد نہ ہوگی یا وہ شفاعت جو رتی برابر ایمان والے کے لیے بھی فائدہ بخشے گی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُھَا لَنَا طَھُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ وَذَکَرَ خَصْلَۃً اُخْرٰی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگون کو اور لوگون پر فضیلت ملی تین باتون کی وجہ سے ہماری صفین فرشتون کی صفون کے طرح کی گئیں اور ہمارے لیے ساری زمین نماز کی جگہہ ہوئی اور زمین کی خاک ہم کو پاک کرنیوالی ہے جب پانی نہ ملے اور ایک بات اور بیان کی ف نووی نے کہا وہ تیسری بات نسائی کی روایت مین یہ ہے کہ مجھکو سورۃ بقر کی اخیر آیتین عرش کے تلے سے ملین اور مجھسے پہلے کسی کو نہین ملین نہ میرے بعد ملینگی عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَھُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ

الغنائم

وَكُنْتُ وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو فضیلت
دی گئی اور پیغمبروں پر چھ باتوں سے پہلے تو مجھکو وہ کلام ملا جس مین لفظ تھوڑے ہین اور معنی بہت ہین اسی
کلام اللہ یا خود حضرتؐ کے کلمات) اور مین مدد دیا گیا رعب سے اور مجھے غنیمتین حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری
زمین پاک کرنیوالی اور نماز کی جگہہ کی گئی اور مین تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہون یا آدمی عرب کے ہون
یا غیر عرب کے) بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی **ف** اب میرے بعد دنیا مین کوئی نبی نئی کتاب
یا شریعت لیکر آنیوالا نہین حضرت عیسی علیہ السلام البتہ قیامت کے قریب آئینگے پر وہ ساری دین کی
باتون مین ہمارے پیغمبر کی تابع ہونگے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ
فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ
تَنْتَثِلُوْنَهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا نے وہ باتین دیکر بھیجا
جنمین لفظ تھوڑے ہین اور معنی بہت ہین اور مجھے مدد ملی رعب سے اور مین ایک بار سو رہا تھا اتنے مین زمین کے
خزانون کی کنجیان لائی گئیں اور میرے ہاتھہ مین رکھدی گئین ابوہریرہؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تو تشریف لے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو یعنی ملک کے ملک فتح کرتے ہو وہان کی سب دولتیں
لوٹتے ہو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ
يُوْنُسَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَا اَنَا
نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دشمن پر مدد ملی رعب سے اور مجھے وہ باتین ملین جو اپنے لفظ کم ہین پر معانی بہت ہین اور
مین ایک بار سو رہا تھا اتنے مین زمین کے خزانون کی کنجیان لائی گئین اور میرے ہاتھہ مین رکھدی گئین **عَنْ** هَمَّامِ
بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ
بِالرُّعْبِ وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ نے ہم سے بیان کین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر پھر بیان کی کئی حدیثیں انمین ایک یہہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے

بلغت
موضعت

باب ابتناء مسجد النبي صلى الله عليه وسلم

مدد ملی غیب سے اور معجزہ وہ باتیں دی گئیں جنہیں سنانی بہت سی ہیں اور الفاظ تھوڑے ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اِنَّهُ اَرْسَلَ اِلَى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا مُتَقَلِّدِيْنَ بِسُيُوْفِهِمْ
قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَاُ
بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَيْثُ
اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهُ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ
فَجَاؤُا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ
اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ كَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَقُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَخِرَبٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَجَعَلُوْا
عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّهُ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو بلند حصے میں شہر کے اترے ایک محلہ میں جسکو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے ہیں
وہاں چودہ دن رہے پھر آپ نے بنو نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے انس نے کہا گویا میں اس
وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر تھے اور ابو بکر آپکے پیچھے بیٹھے تھے اور بنو نجار کے
لوگ آپ کے گرد اگرد تھے یہانتک کہ آپ ابو ایوب کے مکان کے صحن میں اترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں
نماز کا وقت آجاتا وہاں نماز پڑھ لیتے اور بکریوں کے رہنے کی جگہہ میں بھی نماز پڑھ لیتے (کیونکہ بکریاں غریب ہوتی
ہیں ان سے اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ستا دیں گے) بعد اس کے آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا تو بنو نجار کے لوگوں کو بلا
بھیجا وہ آئے آپ نے ان سے فرمایا تم اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس باغ کی قیمت نہ لینگے
ہم خدا ہی سے اسکا بدلا چاہتے ہیں (یعنی آخرت کا ثواب چاہتے ہیں ہمکو روپیہ درکار نہیں) ف نووی نے کہا یہ
حدیث یوں ہی مشہور ہے صحیحین وغیرہ میں لیکن محمد بن سعد نے طبقات میں واقدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وہ باغ دس دینار کو خریدا اور ابو بکر نے وہ دینار ادا کیے ف انس نے کہا اس باغ میں جو چیزیں
تھیں انکو میں کہتا ہوں اسمیں کھجور کے درخت تھے اور مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈلے تھے آپ نے حکم کیا تو درخت
کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مردہ داراس

درختون کا کاٹنا کسی ضرورت کیوقت درست ہے جیسے لکڑی کی حاجت ہو یا اور درختون کا اون کے بدلے لگانا
منظور ہو یا اون کے گرنیکا ڈر ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافرون کے ملک مین انکو سزا دینے
کے لیے کاٹے اسی طرح پرانی قبرون کا کھودنا اور جب وہ مٹی جس مین خون اور پیپ مردے کی ملی ہو نکالکر پھینک دی
جاوے تو اوس زمین مین نماز درست ہے اور اسکو مسجد کر سکتے ہین اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبرستان کی
زمین مالک کی ملک مین رہتی ہے اور وہ اسکو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو **ف** اور کھنڈر برابر کیے
گئے اور درختون کی لکڑی قبلے کیطرف رکھدی گئی اور دروازے کے دونون طرف پتھر لگا دیے گئے جب یہ کام شروع
ہوا تو صحابہ رجز پڑھتے تھے **ف** یعنی شعر پڑھ کر کام کرتے جاتے تھے تاکہ مشقت سہل ہو جاوے علماء نے کہا ہے
کہ اگر کلام موزون ہو تو اوس کو شعر نہ کہین گے جبتک کہنے والے کی نیت نہ ہو شعر کہنے کی اور یہی سبب ہے
بعضے موزون کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین پر وہ شعر نہین ہین کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تھا
ف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ساتھ تھے وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی آخرت
کی بہتر ہے اور بھلائی ہے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی۔ یہ ترجمہ ہے اس موزون کلام کا جو حدیث مین عربی
زبان مین ہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ
الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ یُّبْنَی الْمَسْجِدُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریون کے
رہنے کی جگہ مین نماز پڑھا کرتے تھے عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا امام مالک اور امام احمد نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے
کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اوسکا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے

باب تَحْوِیْلِ الْقِبْلَۃِ مِنَ الْقُدْسِ اِلَی الْکَعْبَۃِ بیت المقدس کیطرف سے قبلہ بدلکر خانہ کعبہ کیطرف ہو جانیکا بیان

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّۃَ عَشَرَ شَہْرًا حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ
فِی الْبَقَرَۃِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ شَطْرَہٗ فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَہُمْ یُصَلُّوْنَ فَحَدَّثَہُمْ بِالْحَدِیْثِ
فَوَلَّوْا وُجُوْہَہُمْ قِبَلَ الْبَیْتِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی سولہ مہینے تک یہانتک کہ یہ آیت اتری جو سورہ بقر مین ہے۔ تم جہان رہو
سو منہہ اپنا کعبہ کیطرف کرو۔ تو یہ آیت اسوقت اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے ایک شخص

باب الصلوٰة فی مرابض الغنم

رَسُوْلِ اللّٰہِ

آپ کے ساتہیون مین سے یہ سنکر چلا راستی مین انصار کے کچہ لوگون کو پایا نماز پڑہتے ہوئے (بیت المقدس کیطرف موافق معمول کے) اوس نے اون سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کعبے کیطرف موُنہ کرنیکا) یہ سنکر وہ لوگ (نماز ہی مین) کعبے کیطرف پہر گئے **ف** امام نووی نے کہا اس حدیث سے نسخ کا جواز اور وقوع ثابت ہوتا ہے اور یہ بہی نکلتا ہے کہ ایک شخص معتبر کی خبر اس باب مین مقبول ہے اور یہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نماز کسی وجہ سے دو طرف پڑہی جاوے (جیسے قبلے کی جانب مین شبہ ہو پہلے ایک طرف شروع کرے پہر نماز ہی مین معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور ادہر پہر جاوے) بلکہ اگر چار رکعتی نماز کی ہر ایک رکعت ایک طرف پڑہی جاوے (اسطرح کہ نمازی کی راے ہر رکعت پہ قبلے کی جانب مین بدلتی جاوے) تو نماز صحیح ہے پہر علما نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کیطرف آپ کا نماز پڑہنا قرآن سے تہا یا حدیث سے اگر حدیث سے ہوگا تو یہ بہی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہو سکتی ہے اسی طرح حدیث سے قرآن منسوخ ہو سکتا ہے اکثر علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اسکی خلاف منقول ہے **عَن** الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز پڑہی بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک پہر ہم نے موُنہ کیا کعبے کیطرف **عَن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ اِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار قبا مین لوگ صبح کی نماز پڑہ رہے تہے اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوترا اور حکم ہوا کعبے کیطرف موُنہ کرنیکا یہ سنکر لوگ کعبے کیطرف پہر گئے اور پہلے ان کے موُنہ شام کیطرف تہے تو گہوم گئے کعبے کیطرف **عَن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا — **عَن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً فَنَادٰى اَلَا اِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوْا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول

بیت المقدس کیطرف نماز پڑہا کرتے تہے لتنے مین یہ آیت اوتری قد نری تقلب وجہک الخ یعنی ہم دیکہتے تمہارے
مونہہ پہیرنے کو آسمان کیطرف بیشک ہم پہیر دینگے مونہ تمہارا اُس قبلہ کیطرف جسکو تم پسند کرتے ہو تو پہیر
اپنا مونہہ کعبہ کیطرف پہر ایک شخص بنی سلمہ مین سے جا رہا تہا اوسنے دیکہا لوگون کو فجر کی نماز مین رکوع مین اور
ایک رکعت پڑہ چکے تہے تو پکارا سنو قبلہ بدل گیا یہ سنکر وہ لوگ اوسی حالت مین قبلہ کیطرف پہر گئی **باب**
النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيْهَا وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ قبروں پر
مسجد بنانے کی ممانعت اور وہان پر صورتین رکہنے کی ممانعت اور قبرون کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت **عَنْ**
عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ
فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا
کا ذکر کیا جسکو انہون نے حبش مین دیکہا تہا اوس مین تصویرین لگی تہین آپنے فرمایا ان لوگون کا یہی حال
تہا جب اون مین کوئی نیک آدمی مرجاتا تو وہ اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور وہان صورتین بناتے یہ لوگ
قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہون گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے
اوپر مسجد بنانا یا قبرستان مین نماز پڑہنا منع ہے کیونکہ اگلی مشرکین اور یہود اور نصاری ایسا کیا کرتے
تہے کہ پیغمبرون یا نیک لوگون کی قبرون کو عبادت گاہ بناتے تہے اگر کوئی قبر کو سجدہ نہ بناوے لیکن مسجد
کیطرح وہان ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے جہکے یا اوس طرف نماز پڑہے تو اسکا بہی یہی حکم ہے
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ تَذَاكَرُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَذَكَرَتْ
اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ كَنِيْسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے لوگون نے باتین کی آپ کی بیماری مین تو ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک گرجا کا حال بیان
کیا پہر ذکر کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرْنَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے ایک گرجا کا حال بیان کیا جو انہون نے دیکہا تہا حبش کے
ملک مین جسکا نام ماریہ تہا پہر ویسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

رَاَتَاهَا

باب النهي عن بناء المساجد على القبور واتخاذ الصور فيها

ذكرت بعض ... [illegible]

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ فَلَوْلَا ذٰلِکَ لَاُبْرِزَ قَبْرُہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ خَشِیَ اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَلَوْلَا ذٰلِکَ لَمْ یُذْکَرْ قَالَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس بیماری مین جسکو بعد پھر چنگے نہین ہو لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری پر اونہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرونکو مسجد بنا لیا۔ ف اگر مسجدون کیطرح وہان روشنی کرین نذر نیاز چڑہاوین دعا مانگنی عبادت کرنی روزمرہ آنے جانے ف حضرت عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر کہلی جاگہ مین ہوتی (حجرہ مین نہ ہوتی) مگر آپ ڈرے کہین لوگ آپکی قبر کو سجدہ نہ بنالین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تباہ کرے یہودیون کو اونہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ بنا لیا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری پر انہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ بنا لیا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَائِشَۃَ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَۃً لَہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فَاِذَا اغْتَمَّ کَشَفَھَا عَنْ وَجْھِہٖ فَقَالَ وَھُوَ کَذٰلِکَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوْا ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن عباس نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپنے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی جب آپ گھبراتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاری پر انہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرونکو سجدہ بنایا آپ ڈراتے تھے کہین اپنے لوگ بھی ایسا نہ کرین عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ بِخَمْسٍ وَّھُوَ یَقُوْلُ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدِ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خَلِیْلًا وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِیْ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ ترجمہ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وفات سے پانچ روز

ذالک ابرزبن ذلک

رواہ مسلم

رواہ البخاری

رواہ مسلم

پہلے آپ فرماتے تہے مین بیزار ہون اس بات سی کہ کسی کو تم مین سوا اپنا دوست بناؤن سوا خدا کے کیونکہ اسد نے مجہے اپنا دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تہا اور جو مین اپنی امت مین سے کسی کو دوست بنانیوالا ہوتا تو ابوبکر کو دوست بناتا تم خبردار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبرون اور نیک لوگون کی قبرون کو مسجد بنالیتے تہے کہین تم قبرون کو مسجد نہ بنانا مین تم کو اس بات سے منع کرتا ہون **ف** دوست سے مراد یہان وہ ہے کہ جس کیطرف دل لگا رہے پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تہی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی مین خلل ڈالتی ہے۔ آپنے فرمایا اگر ایسی دوستی مین کسی سے رکہتا تو ابوبکر صدیق سے رکہتا اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی نووی نے کہا آپنے اپنی قبر یا اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے ممانعت کی کہ کہین لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑہا دین اور گناہ مین پڑجادین اور کبہی یہ گناہ کفر تک پہنچ جاویگا جیسے اگلی امتون کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانے مین مسجد نبوی کو بڑہانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہ کا حجرہ جسمین قبرین تہین وہان تک مسجد آن پہونچی تو ان لوگون نے قبر کو چہپا دیا اور اوسکی گرد اونچی اونچی دیوارین اوٹہا دین تاکہ قبر آپ کی دکہلائی نہ دے اور عوام اسطرف نماز نہ پڑہین اور آفت مین پڑین پہر دو دیوارین شمالی جانب سے اوراٹہائین کہ کوئی شخص قبر کیطرف مونہہ نہ کر سکے اور اسی لیے دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کہلا رکہتے

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

مسجد بنانے کی فضیلت اور اسکا اجر

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ عِيْسٰى فِيْ رِوَايَتِهٖ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ عبید اسد خولانی سے روایت ہے حضرت عثمان نے جب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی مسجد کو بنایا تو لوگون نے اون کی بہت تعریف کی حضرت عثمان نے کہا تم نے حد سے زیادہ بڑہا دیا مین نے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے اتنا سنا ہے آپ فرماتے تہے جو شخص اسد کے لیے مسجد بنا دے اور ایک روایت مین ہے (کہ خالص خدا کی رضامندی اوس کو مقصود ہو) نہ شہرہ اور ناموری یا ضد اور نفسانیت) تو اسد اوس کے لیے جنت مین ایک گہر ویسا ہی بنا دیگا **ف** ویسا ہی گہر یعنی صرف گہر ہونے مین کیونکہ جنت کے گہر کو دنیا کی گہر سے کیا نسبت ہر یا وہ گہر جنت کی گہرون پر ایسی فضیلت رکہتا ہوگا جیسے مسجد دنیا کی گہرون پر رکہتی ہے

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ

(ا) باب من بنى لله مسجدا

فَاَحَبُّوا اَنْ يَدَعَهُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ ترجمہ محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان نے ارادہ کیا مسجد بنانیکا تو لوگون نے برا سمجہا اوسکو اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چہوڑ دیوین (یعنے جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تہی) حضرت عثمان نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بناوے تو اللہ اوسکے لیے جنت مین ایک گہر بناویگا ویسا ہی

بَابُ النَّدْبِ اِلٰى وَضْعِ الْاَيْدِىْ عَلَى الرُّكَبِ فِى الرُّكُوْعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيْقِ رکوع مین ہاتہون کا گہٹنون پر رکہنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

ف تطبیق اسے کہتے ہین کہ دونون ہاتہون کو جوڑ کر رانون کے بیچ مین رکہہ لینا پہلے حکم تہا کہ رکوع مین ایسا ہی کرے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا اور ہاتہون کو گہٹنون پر رکہنے کا حکم ہوا اب اگر کوئی تطبیق کرے تو مکروہ ہے اکثر علما کا یہی قول ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اور اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے انکو نسخ کی حدیث نہین پہونچی جسکو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے (نووی)

عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا اَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِىْ دَارِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَلَمْ يَاْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ فَاَخَذَ بِاَيْدِيْنَا فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِّيْقَاتِهَا وَيَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَّاِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوْا جَمِيْعًا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيَجْنَاْ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَلَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَاهُمْ ترجمہ اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم دونون عبد اللہ بن مسعود پاس آئے انکے گہر مین انہون نے پوچہا کیا ان لوگون نے (یعنے اس زمانہ کے نوابون اور امیرون نے) نماز پڑہ لی تمہارے پیچہے ہمنے کہا نہین انہون نے کہا اوٹہو تم نماز پڑہ لو (کیونکہ وقت نماز کا ہوگیا اور امیرون اور نوابون کی انتظار مین اپنی نماز مین دیر کرنا ضرور نہین) پہر ہمکو حکم نکیا اذان نہ کا اور نہ اقامت کا **ف** یہ مذہب ابن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا جو کوئی گہر مین اکیلا نماز پڑہے اوس کو کافی ہین جہان اذان اور اقامت ہوتے ہے

فقال ... باب التطبيق في الركوع

في ركبتين

تو اسکو اذان اور اقامت کہنا ضرور نہین لیکن جمہور علماے سلف اور خلف کا یہ قول ہی کہ اقامت سنت ہے
اوس کے لیے بہی اور اذان مین اختلاف ہی۔ اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ جماعت گہر مین بہی ادا کرنا درست ہے
لیکن اوس سے فرض کفایہ ادا نہ ہوگا جب تک جماعت مسجد مین نہ ہو جابر ہو اور عبد اللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا
کہ فرض ساقط ہوجاویگا امیرون اور نوابونکی جماعت ادا کرنے سے گو وہ دیر مین پڑہین **ف** ہم اون کے
پیچہے کہڑے ہوگئے تو ہمارے ہاتہ پکڑکر ایک کو داہنی طرف کیا اور ایک کو بائین طرف جب رکوع کیا تو ہم نے
ہاتہ اپنے گہٹنون پر رکہے اونہون نے ہمارے ہاتہ پر مارا اور ہتہیلیون کو جوڑکر رانون کے بیچ مین کیا جب نماز پڑہ
چکے تو کہا اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہونگے جو نماز مین دیر کرینگے اوسکے وقت سے اور تنگ کرینگے
نماز کو یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے کے نزدیک ہوگا (یعنے عصر کی نماز مین اتنی دیر کرینگے) جب تم انکو ایسا کرتے
دیکہو تو اپنی نماز وقت پر پڑہ لو (یعنے افضل وقت پر) پہر اون کے ساتہ دوبارہ نفل کے طور پر پڑہ لو تاکہ
شر اور فساد نہ پیدا ہو اور امیر لوگ تمکو ... سے بچو رہ یہ جانینگے کہ تم فرض اون کے ساتہ پڑہتے ہو
اور تم اپنا فرض ادا کر چکو گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ اور فساد سے بچنا بہتر ہے اگر کوئی بغیر گناہ
بغیر گناہ مین پڑے فتنہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فتنہ پر صبر کرے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ افضل وقت نماز
پڑہنا بہتر ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبار پڑہے تو پہلے بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسری
بار کی نفل یہی صحیح ہے **ف** اور جب تم تین آدمی ہو تو سب ملکر نماز پڑہو برابر کہڑے ہوکر
مین بہی) اور جب تین سے زیادہ ہون تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کہڑا ہو اور جب رکوع کرے تو ہاتہ اپنے
رانون پر رکہے اور جہکے اور دونون ہتہیلیان جوڑکر رانون مین رکہ لیوے گویا مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے انگلیون کو دیکہ رہا ہون **عَنْ** عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ
حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَجَرِيْرٍ فَلَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ **ترجمہ** علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونون عبد اللہ بن
مسعود پاس گئے پہر بیان کی حدیث کو اوسی طرح جیسا اوپر گذری **عَنْ** عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى
عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ
ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ
فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونون

باب وضع الیدین علی الرکب فی الرکوع ونسخ التطبیق

عبداللہ بن مسعود پاس گئے اونہون نے کہا کیا تمہارے پیچھے لوگ نماز پڑہ چکے اونہون نے کہا ہان پہر عبداللہ اُن دونون کے بیچ مین کہڑے ہوئے اور ایک کو داہنی طرف کہڑا کیا ایک کو بائین طرف پہر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتہون کو گہٹنون پر رکہا عبداللہ نے ہمارے ہاتہہ پہ مارا اور تطبیق کی (یعنے دونون تہیلیون کو ملایا) اور رانون کے بیچ مین رکہا جب نماز پڑہ چکے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نُهِينَا عَنْ هَذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے اپنے باپ کے بازو نماز پڑہی اور اپنے ہاتہہ دو گہٹنون کے بیچ مین کہے اونہون نے کہا اپنے ہاتہون کو گہٹنون پر رکہہ مین نے پہر ویسا ہی کیا (یعنے ہاتہہ دونون گہٹنون کے بیچ مین رکہے) اونہون نے میرے ہاتہہ پر مارا اور کہا ہم منع کیے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونون تہیلیون کو گہٹنون پر رکہنے کا (یعنے رکوع مین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا **عَنْ** أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ فَنُهِينَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكَبِ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے رکوع کیا تو دونون ہاتہون کو ملا کر رانون کے بیچ مین رکہہ لیا (میرے باپ نے) کہا پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تہے پہر ہمکو ہوا گہٹنون پر ہاتہہ رکہنے کا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ أَصَابِعِي وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكَبِ **ترجمہ** مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے اپنے باپ کے بازو نماز پڑہی جب مین رکوع مین گیا تو دونون ہاتہون کی اونگلیان ایک مین ایک الجہا کر دونون گہٹنون کے بیچ مین رکہہ لیا انہون نے میرے ہاتہہ پر مارا جب نماز پڑہ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تہے پہر حکم ہوا ہاتہون کو گہٹنون پر رکہنے کا

باب

باب جواز الاقعاء علی العقبین

جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ ایڑیون پر سرین رکہکر بیٹہنا **ف** جسکو عربی مین اقعا کہتے ہین **عَنْ** طَاوُسٍ يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** طاوس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے کہا اقعا کی بیٹہک مین کیا کہتے ہو اونہون نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو

تو اس بیٹھک کو آدمی پر (یا پانوں پر) ستم سمجھتے تھے انہوں نے کہا وہ تو سنت ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف نعمت
نووی نے کہا اقعا کے باب میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث کی رو سے تو اقعا سنت ہے اور دوسری حدیث میں
ہے اور علما نے اختلاف کیا ہے اقعا کے حکم اور اقعا کی تفسیر میں اور صحیح یہ ہے کہ اقعا دو قسم ہے ایک تو یہ کہ اپنے دونوں
سرین زمین پر لگا دیوے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور ہاتھوں کو زمین پر رکھے کتے کی طرح یہ مکروہ ہے اور حدیث میں
اسی کی ممانعت ہے دوسرے یہ کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ایڑیوں پر بیٹھے اور یہی ابن عباس کی مراد ہے اور یہ اقعا دونوں
سجدوں کے بیچ میں مسنون ہے شافعی کے نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (انتہے مختصر) **باب**
تحریم الکلام فی الصلوٰۃ ونسخ ما کان من اباحتہ نماز میں بات کرنا حرام ہے اور پہلے جو بات کرنا درست تھا
وہ حکم منسوخ ہو گیا **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال بینا انا اصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارہم فقلت واثکل
امیاہ ما شانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیہم علی افخاذہم فلما رایتہم
یصمتوننی لکنی سکت فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبابی ہو وامی ما رایت معلما
قبلہ ولا بعدہ احسن تعلیما منہ فواللہ ما کہرنی ولا ضربنی ولا شتمنی قال ان ہذہ الصلوٰۃ
لا یصلح فیہا شیء من کلام الناس انما ہو التسبیح والتکبیر وقراءۃ القرآن او کما قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہد بجاہلیۃ وقد جاء اللہ بالاسلام
وان منا رجالا یاتون الکہان قال فلا تاتہم قال ومنا رجال یتطیرون قال ذاک شیء یجدونہ
فی صدورہم فلا یصدنہم قال ابن الصباح فلا یصدنکم قال قلت ومنا رجال یخطون قال
کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک قال وکانت لی جاریۃ ترعی غنما لی قبل احد
والجوانیۃ فاطلعت ذات یوم فاذا الذیب قد ذہب بشاۃ من غنمہا وانا رجل من بنی آدم
آسف کما یاسفون لکنی صککتہا صکۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعظم ذلک
علی قلت یا رسول اللہ افلا اعتقہا قال ائتنی بہا فاتیتہ بہا فقال لہا این اللہ قالت فی
السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقہا فانہا مومنۃ **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے
روایت ہے میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے میں ایک شخص چھینکا ہم لوگوں میں سے میں نے
کہا یرحمک اللہ لوگوں نے مجھ کو گھورنا شروع کیا میں نے کہا کاش میری ماں مجھ پر رو چکتی (یعنی میں مر جاتا) تم کیوں مجھ کو

گہورتے ہو یہ سنکر وہ لوگ اپنی ہاتہہ رانون پر مارنے لگے ف میں چپ کرنے کے ہیں شاید اوسوقت تک اس امر
کاموقع کے لیے تسبیح کا رواج نہ ہوا ہوگا اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کے واسطے فعل قلیل درست
ہے اور اس میں کراہت نہیں ہے (نووی) ف جب مینے دیکہا وہ مجہکو چپ کرانا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو
رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو قسم میری ماں باپ کی میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ
سے بہتر سکہانیوالا دیکہا ف اس حدیث میں بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا جسکی گواہی
اللہ تعالی نے قرآن میں دی ہے اور نظیر ہے سکہانیوالوں کو کہ کس طرح تحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم میں لازم ہے
ف قسم اللہ کی نہ آپ نے مجکو جہڑکا نہ مارا نہ گالی دی یون فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں
ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے اگرچہ ضرورت سے یا مصلحت سے ہو پہر اگر بہت ہی
ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لیے اجازت دینے کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑہنے والا مرد ہو
اور جو عورت ہو تو دستک دیوے یہی ہمارا اور مالک اور ابوحنیفہ اور جمہور سلف اور خلف کا مذہب ہے اور ایک
جماعت علماء کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی مصلحت کے لیے درست ہے اور دلیل انکی
ذوالیدین کی حدیث ہے جسکو ہم اپنے مقام میں بیان کرینگے یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بوجہہ کر قصداً نماز
میں بات کرے لیکن اگر بہولے سے بات کرے تو تہوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک
اور احمد اور جمہور علماء کا بہی یہی قول ہے اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہوجاویگی ہماری دلیل
ذوالیدین کی حدیث ہے اور جو بہول کر بہت سی باتیں کرے تو اوس میں ہمارے اصحاب کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ
نماز باطل ہوجاویگی اسی طرح اگر وہ شخص باتیں کرے جو نو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اوس
کی نماز بہی باطل نہ ہوگی اور دلیل اوسکی یہی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے اونہون نے ناواقفیت کی وجہ سے نماز میں
باتیں کیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی نماز لوٹانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا سکہلا دیا کہ نماز میں باتیں
کرنا حرام ہے ف وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑہنا ہے یا جیسا آپنے فرمایا ف یعنی نماز میں اللہ کی
پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑہنا ہے اور جو باتیں اس کے مثل ہیں جیسے تشہد دعا سلام وغیرہ یہ سب اذکار
مشروعہ ہیں یہ لوگوں میں جو آپس میں باتیں ہوتی ہیں اس قسم کی باتیں نماز میں نہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کہاوے میں بات نہ کرونگا پہر تسبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑہے تو اوسکی قسم نہ ٹوٹے
گی یہی صحیح اور مشہور ہمارا مذہب ہے اور یہ بہی نکلا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور جزو ہے نماز کا اور یہ بہی معلوم

ہوا کہ چھینک کا جواب دینا درست نہیں اور چھینک کا جواب بھی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جس سے نماز ٹوٹ جاتی
ہے البتہ چھینکنے والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ لیوے ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبداللہ بن عمر اور نخعی اور احمد کے نزدیک
پکار کر کہے (نووی) ف میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کا زمانہ میرا ابھی گذرا ہے اب اللہ تعالے
نے اسلام نصیب کیا ہم میں سے بعضے لوگ کاہنوں (نجومیوں پنڈتوں) کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس
مت جا ف علما نے کہا ہے کہ آپ نے منع فرمایا کاہنوں پاس جانے سے کیونکہ وہ آیندہ کی بات بتلاتے
ہیں اور کبھی اتفاق سے کوئی بات اونکی ٹھیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دھوکے میں پڑ جاوے اور انکا
اعتقاد پیدا ہو جاوے اور صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے منع فرمایا کاہنوں کے پاس جانے سے اونکی
بات سچ جاننے سے انکو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ بالکل حرام ہے باجماع اہل اسلام بغوی نے کہا ہے کہ اتفاق کیا ہے
علماء نے کاہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو شیرینی وغیرہ اوسکو کہانت (آیندہ کی بات بتلانے) کی
ملتی ہے کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اوس پر اجرت لینا جائز نہیں ماوردی نے احکام سلطانیہ میں لکھا ہے کہ محتسب
کو بار کہنا چاہیے کہانت کی اجرت دینے اور لینے سے اسی طرح سے کھیل کی اُجرت سے اور سزا دینا چاہیے دینے لینے والے
کو اور خطابی نے کہا کہ کاہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کے عوض وہ حرام ہے اسیطرح عراف کو اور کاہن
اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاہن تو غیب دانی کا دعوی کرتا ہے اور آیندہ کی باتیں اور راز کی باتیں بتلاتا ہے
اور عراف وہ ہے جو چور کا پتا لگاتا ہے اور چوری کا مال نکال دینے کا دعوی کرتا ہے یا گمی ہوئی چیز کے سراغ لگا دینے
کا اپنے علم کے زور سے خطابی نے یہ بھی کہا دوسری حدیث کی شرح میں کہ عرب کے ملک میں کاہن وہ لوگ تھے
جو بہت باتوں کے پہچاننے کا دعوی کرتے بعض انمیں سے یہ کہتے کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو خبریں بتلا دیا کرتا
ہے اور بعضے یہ کہتے کہ ہمکو سمجھ ایسی ملی ہے جسکی وجہ سے ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں انہی لوگوں میں عراف
بھی تھے جو چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پہچان لینے کا اور عورت کے آشنا کو پہچان لینے کا دعوی کرتے
کاہن منجم کو بھی کہتے ہیں بہرحال حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس جانا یا ان سے کوئی بات پوچھنا
یا اون کی بات کو ماننا یہ سب منع ہے تمام ہوا کلام خطابی کا مترجم کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیوں
اور برکتوں میں سے یہ بھی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو وہ لوگوں کو غلط خیالات اور جھوٹے وسوسے اور بے اصل
وہموں سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور نجومیوں رمالوں پنڈتوں کے معتقد ہیں ان کی جان
آٹھ دن ضیق میں ہے ہر بات کے کرنے یا نہ کرنے میں انکو تامل ہے وہ اپنے عقل سے بالکل کام نہیں لے سکتے

اخیر مین ساری دنیا مین بدنام اور بے وقوف بنتے ہین۔ ہمارے زمانے مین کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئی ہین جو اگلے
مسلمانون سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعوی کرتے ہین پر یہی کیے ہوئے اس دعوی پر شرم نہین کرتے
اور نجومیون اور رمالون سے غیب کی باتین پوچھتے ہین اور اونپر اعتقاد رکھتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ف
پھر مین نے کہا بعضے ہم مین سے بدشگون لیتے ہین آپ نے فرمایا یہ اون کے دلون کی بات ہے تو کسی کام سے اونکو
نہ روکے یا تم کو نہ روکے ف یعنی بدشگون لینا نرا دل کا وسواس ہے ولکا ایک لغو وسوسہ ہے تو بدشگونی کے
خیال سے کسی نیک کام سے باز نہ آنا چاہیے۔ یعنی بدشگونی کا خیال اگر دل مین گذرے تو قباحت نہین نہ آدمی
اوس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اوسپر عمل کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہے اور بہت سی صحیح حدیثون
سے یہ امر ثابت ہے کہ بدفالی منع ہے ف پھر مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیرین کرتے ہین (یعنے کاغذ پر یا زمین
پر جیسے رمّال کیا کرتے ہین) آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیرین کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست
ہے ف ورنہ درست نہین اور چونکہ ہمکو وہ علم جو اوس پیغمبر کو ملا تھا صحیح طور سے نہین پہونچا اس لیے ہم
کو لکیرین کھینچ کر کچھ بات بتلانا درست نہین نووی نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب مین حاصل یہ
ہے کہ ہماری شریعت مین علم رمل بالکل منع ہے ف معاویہ نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ
(ایک مقام کا نام ہے) کیطرف بکریان چرایا کرتی تھی ایک دن مین جو وہان آنکلا تو دیکھا بھیڑیا ایک بکری
کو لے گیا ہے آخر مین بھی آدمی ہون مجھکو بھی غصہ آتا ہے جیسے انکو غصہ آتا ہے مین نے ایک دھمکا اوسکو دیا پھر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے دل پر یہ امر بہت گران گذرا ف یعنے اوس لونڈی کا مارنا
ہر چند غلام لونڈی کے قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے مگر ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہونچ جاوے بھول چوک غفلت
پر سب ہوتی ہے خود میان سے ہوتی ہے پھر غلام لونڈی کو بھی اپنی طرح سمجھے اون کی بھول چوک غفلت کو بھی
معاف کرے اگر کوئی شخص ایسا برتاؤ نہ کرسکے اور غلام لونڈی پر ظلم کرے تو حاکم وقت اسکو سزا دے سکتا ہے
اس زمانے مین بہت لوگ ناسمجھی سے اسلام پر معترض ہوتے ہین کہ اس دین مین غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ
وہ غلامی جو شریعت اسلام کے رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا استعمال اسکا شریعت مین بتلایا گیا ہے وہ مثل فرزند کے
کے ہے اور نوکری سے بدرجہا فائق ہے مگر دنیا کے لوگ شاید نوکری کو عرب کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہین
انکو یہ معلوم نہین کہ عرب مین غلام میان کے ساتھ کھاتا ہے میان کے برابر بیٹھتا ہے میان کا ساکپڑا پہنتا
ہے اور ہند مین جو نوکرون کو ساتھ کھلانا یا برابر بٹھانا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے پھر جس امر کا تم خود

برتاؤ کرو تو یہ تمہاری برائی ہے اوس امر مین کوئی برائی نہین شریعت اور اخلاق کے ساری کام ایسی ہین جو
نہایت عمدہ ہین پر اگر انکو کوئی بری طرح استعمال کرے تو بری معلوم ہوتے ہین ایسی ہی غلامی کو خیال کرنا چاہیے
ف مین نے کہا یا رسول اللہ مین اوس لونڈی کو آزاد کر دون آپنے فرمایا میرے پاس اسکو لیکر آ مین آپ
کے پاس لیکر گیا آپنے اوس سے پوچھا اللہ کہان ہے اوسنے کہا آسمان پر **ف** حدیث مین فے السمار کی
لفظ جسکے معنے علی السمار ہے کیونکہ فی علے کے معنون مین مستعمل ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فسیحوا فی الارض
اور فرمایا لاصلبنکم فی جذوع النخل ۔ نودی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اسمین دو
مذہب ہین جنکا بیان کتاب الایمان مین گذرا ۔ ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثون پر ایمان لاوین اور
زیادہ کھوج انکی مطلب مین نہ کرین اور اسکا اعتقاد رکہین کہ اللہ کی مثل کوئی چیز نہین ہے اور
وہ مخلوقات کی نشانیون سے پاک ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ انکی تاویل کرین جسطرح سو لائق ہے اب جسنے
تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لونڈی کا امتحان منظور تہا کہ وہ موحد ہے خدا ای
واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے جب اوس لونڈی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو گیا کہ وہ موحد
ہے بتون کو نہین پوجتی اور اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ خدا آسمان میں رہتا ہے بلکہ آسمان قبلہ ہے دعا کا جیسے
کعبہ قبلہ ہے نماز کا ۔ قاضی عیاض نے کہا مسلمانون کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین
ان مین سے کسیکا اختلاف نہین ہے کہ جو ظاہر نصوص اللہ تعالے کے آسمان کے اندر ہونے کے باب مین آئے
ہین جیسے ءامنتم من فی السمآء ان یخسف بکم الارض ان مین تاویل کی گئی ہے اب جو جہت فوق کے
قائل ہین بغیر تحدید اور تکییف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین مین سے وہ کہتے ہین فے السمار سے جسکی ظاہری
معنے آسمان کے اندر ہین) علی السمار مراد ہے (یعنے آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین مین
سے نفی اللہ استحالہ جہت کے قائل ہین وہ اور طرح کی تاویلین کرتے ہین (مثلاً کہتے ہین فے السماء سے مراد
یہ ہے کہ اوسکی سلطنت اور حکومت آسمان مین ہے) بہر حال اہلسنت اور اہل حق اس بات پر متفق ہین کہ
ذات الہی مین فکر کرنا چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا توحید
مین شک نہین پیدا ہوتا اب بعضون نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکییف
اور اثبات جہات مین فرق نہین ہے لیکن جو باتین شرع مین خدا کے لیے وارد ہوئی ہین جیسے وہ قاہر
ہے اپنے بندون کے اوپر اور وہ عرش کے اوپر ہے انکا قائل ہونا اور تنزیہ کے باب مین اس جامع آیت لیس

کسلئے پرچھپی رہنا سب برائیون سی بچاتا ہے جسکو خدا توفیق دیوی تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا **مترجم**
کہتا ہی کہ قاضی نے جو عقیدہ بیان کیا وہی اعتقاد ہی تمام سلف اہل سنت کا جیسی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کا ان سبکا اعتقاد یہی ہے کہ شرع مین جو بات خدا کے لیے وارد ہے اوسکو بولنا چاہیے اور جو نہین وارد ہی
وہ نہ بولنا چاہیے اب شرع سے یہ امر ثابت ہین کہ خدا عرش کے اوپر ہی اپنے بندون کے اوپر آسمان کے اوپر اور
وہ ہماری ساتھ ہی اور گردن کی رگ سی بہی زیادہ نزدیک ہی اور اسکا نزدیک اور ساتھ ہونا عرش پر ہونیکے
خلاف نہین ہی کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چہپی اور کہلی رتی رتی سب باتون کو جانتا ہی تو وہ ہماری
ساتھ ہوا جہان ہم ہون اسیواسطے ایک ہی آیت مین خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ تمہاری ساتھ
ہے اب یہ باتین کہ خدا کسی اور مکان اور جہت مین نہین ہے یا وہ ہر مکان اور جہت مین ہی اور وہ نہ جوہر ہے نہ
عرض اور وہ جسم نہین ہے پچہلی لوگون کی تراشی ہوئی باتین ہین جنکی اصل کتاب اور سنت سی بالکل پائے
نہین جاتی اور ہمنی اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب نہتا فی الاستوا مین بیان کیا ہے جسکا جی چاہی ملاحظہ
کری **ت** آپ نے فرمایا مین کون ہون وہ بولی آپ کو اللہ نے بہیجا ہے تب آپ نے فرمایا تو اس کو آزاد
کردی یہ مومنہ ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سی یہ نکلتا ہے کہ مسلمان بردی کا آزاد کرنا کافر بردی کے آزاد
کرنے سی بہتر ہے لیکن علمائے نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ کفاری کے سوا اور مقامون مین کافر بردی کا بہی آزاد کرنا
درست ہی اور کفارہ قتل مین کافر بردی کا آزاد کرنا درست نہین ہی کیونکہ قرآن مین مومنہ کی قید ہی اور کفارہ
ظہار اور یمین اور صوم مین شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مومن ہونا ضرور ہی ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے
نزدیک کافر بہی درست ہے - اس حدیث سی یہ بہی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہین ہوتا جبتک خدا کی توحید اور حضرت
کی رسالت کا قائل نہ ہو اور یہ بہی نکلا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا قائل ہو اوسکا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل
قبلہ اور اہل جنت مین سی ہے اب یہ ضرور نہین کہ دلایل سی ان باتون کو سمجہے اور یہی صحیح ہی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ
فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سی روایت ہی ہم سلام کیا کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور آپ نماز مین ہوتے آپ جواب دیتی جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہمنی آپکو سلام کیا آپ نے جواب

نہ دیا (نماز کے بعد) ہمنے پوچھا یا رسول اللہ پہلے ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو جواب دیتے تھے لیکن اب آپنے جواب نہیں دیا اس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا (نماز میں سلام کرنے سے) دل اسکا پریشان ہوتا ہے (اور خضوع اور خشوع میں فرق آتا ہے) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم نماز میں باتیں کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے میں بات کرتا یہان تک کہ یہ آیت اتری وقوموا للہ قانتین یعنے اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو تب ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا اور بات کرنا منع ہو گیا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ وَهُوَ يَسِيْرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِيْ فَقَالَ اِنَّكَ سَلَّمْتَ اٰنِفًا وَاَنَا اُصَلِّيْ وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِيْنَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بھیجا کام کے لیے پھر میں لوٹ کر آپ تک پہنچا آپ چل رہے تھے (سواری پر) قتیبہ کی روایت میں ہے نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہے) میں نے سلام کیا آپ نے اشارہ سے جواب دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھکو بلایا اور فرمایا تونے ابھی مجھکو سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ منہ آپ کا پورب کیطرف تھا اور قبلہ پورب کیطرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑھنے کے لیے قبلہ کے طرف منہ ہونا ضرور نہیں) عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِيْ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهٖ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِيْ هٰكَذَا وَاَوْمَأَ زُهَيْرٌ اَيْضًا بِيَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ وَاَنَا اَسْمَعُهٗ يَقْرَاُ يُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِيْ اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ زُهَيْرٌ وَاَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اَبُو الزُّبَيْرِ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اِلٰى غَيْرِ الْكَعْبَةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق (ایک قبیلہ ہے) کیطرف جا رہے تھے راہ میں مجھے ایک کام کو بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے میں نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ

باب [illegible]

باب رد السلام في الصلوة

طرح اشارہ کیا زہیر نے بتلایا جس طرح آپ نے اشارہ کیا پہر مین نے بات کی تو آپ نے اس طرح سے
اشارہ کیا زہیر نے اسکو بھی بتلایا زمین کیطرف اشارہ کرکے اور مین سن رہا تہا آپ قرآن پڑہ رہے تہے اور سر
سے اشارہ کرتے تہے (رکوع اور سجدے کے لیے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیا کیا اس کام مین
جس کے لیے مین نے تجھکو بہیجا تہا اور مین تجھ سے بات نہ کرسکا کیونکہ مین نماز پڑہتا تہا زہیر نے کہا ابو الزبیر قبلے
کیطرف مونہہ کیے بیٹہے تہے (جب یہ حدیث بیان کی) اونہون نے بنی مصطلق کیطرف اشارہ کیا تو وہ کعبے کیطرف
نہ تہے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تہا تو معلوم ہوا کہ آپ نے نفل سوا کعبے کی طرف بہی سواری پر پڑہا) عَنْ

جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي
عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَوَجْهُهٗ عَلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهٗ
لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتہہ تہے ایک سفر مین آپ نے مجھکو کسی کام کے لیے بہیجا جب مین لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑہ
رہے تہے اور منہ آپ کا قبلے کیطرف نہ تہا مین نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
مین جواب ضرور دیتا مگر مین نماز پڑہ رہا تہا عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی نے کہا ان حدیثون
مین کئی فائدے ہین ایک تو یہ کہ نماز مین بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت دوسرے یہ کہ
سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارے سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علما کا یہی مذہب
ہے اور ایک جماعت علماء جیسے ابوہریرہؓ اور جابرؓ اور حسنؒ اور سعید بن المسیبؒ اور قتادہ اور اسحاق نے یہ
کہا ہے کہ زبان سے جواب دیوے اور بعضون نے کہا ہے کہ دل مین جواب دیوے اور عطا اور نخعی اور ثوری نے کہا
ہے کہ نماز پڑہے بعد جواب دیوے اور ابو حنیفہ رح نے کہا کہ جواب دیوے نہ زبان سے نہ اشارے سے اب نمازی کو
سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز ہے اس مین اختلاف ہے شافعی نے کہا نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو جواب کا
حق نہین رکہتا (کیونکہ وہ نماز مین ہے کیونکر جواب دیگا) علما نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ اگر نمازی
قصدًا جان بوجھہ کر کہ نماز مین بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جاویگی لیکن اگر
ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جاویگی اور اوزاعی اور
بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز مین جائز ہے اور اگر بہولے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک

نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جاویگی تیسرے
یہ کہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی چوتھی یہ کہ اگر کسی
عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دے تاکہ اوسکے دل کو رنج نہ ہو۔

باب جواز لعن الشیطان فی اثناء الصلوٰۃ والتعوذ منہ وجواز العمل القلیل فی الصلوٰۃ شیطان پر لعنت کرنا اور اوس سے
پناہ مانگنا نماز میں اور عمل قلیل کا نماز کے اندر درست ہونا عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
عفریتا من الجن جعل یفتک علی البارحۃ لیقطع علی الصلوٰۃ وان اللہ امکننی منہ فذعتہ
فلقد ھممت ان اربطہ الی جنب ساریۃ من سواری المسجد حتی تصبحوا تنظرون الیہ
اجمعون او کلکم ثم ذکرت قول اخی سلیمان علیہ السلام رب اغفر لی وھب لی
ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فردہ اللہ خاسئا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایک خبیث شریر جن پچھلی رات کو مجھ پر کودنے لگا میری نماز توڑ دینے کے لیے لیکن اللہ تعالے
نے اوسکو میرے قابو میں کر دیا میں نے اوسکا گلا دبایا اور میرا قصد یہ تھا کہ اوسکو مسجد کے ایک ستون سے باندہ
دوں تاکہ صبح کو تم سب اوسکو دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی انہوں نے
یہ دعا کی تھی اے پروردگار میرے مجھکو بخشدے اور ایسی سلطنت دے جو بعد میرے پھر کسی کو نہ ملے (تو اللہ تعالی
نے انکو ویسے ہی سلطنت دی شیطان اونکے تابع تھے جن مسخر تھے ہوا اور پرند اونکی اطاعت میں تھی) پھر اللہ
تعالی نے اوسکو بھگا دیا ذلت کے ساتھ ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں
اور بعضے آدمیوں کو دکھائی دیتے ہیں اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کنبہ والے انکو دیکھتے ہیں
اس طرح سے کہ تم انکو نہیں دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر احوال پر اور اگر شیطان اور جنوں کا دیکھنا محال ہوتا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جن کو کیونکر دیکھتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اوسکی باندہ دینے کا تھا تاکہ
سب لوگ اوس کو دیکھیں بلکہ مدینے کے بچے اوس سے کھیلیں قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ
اونکا دیکھنا اونکی اصلی صورتوں میں محال ہے بدلیل ظاہر آیت کے مگر پیغمبروں کے لیے جائز ہے اور جن کے
لیے خرق عادت ہو سکتا ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہیں وہ دوسری صورتوں میں دیکھتے ہیں نووی نے
کہا یہ نرا دعوی ہے اگر اوسکی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قبول کے لائق نہیں امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا
جن اجسام لطیفہ ہیں روحانیہ تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورت پکڑلیں جسکے وجہ سے انکو باندہ سکیں

پھر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ جا سکیں تاکہ بچے انسے کھیل سکیں اور اگر خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں اور نبی نے
یہ جو فرمایا کہ مجھکو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اسکا یہ مطلب ہے کہ چونکہ اللہ تعالے نے انکی دعا قبول فرمائی تھی اور
ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں اور ہوا کو بھی شامل ہو انہیں کے واسطے خاص تھی اسلیے مینے اس سلطنت میں انکا شریک
ہونا مناسب جانا جیسے ہو سکا **عن** شُعْبَۃَ فِی ہٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِی حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُہٗ فَذَعَتُّہٗ
وَاَمَّا ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فَقَالَ فِیْ رِوَایَتِہٖ فَدَعَتُّہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلَاثًا وَ
بَسَطَ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئًا
لَمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ وَرَاَیْنَاکَ بَسَطْتَّ یَدَکَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِہَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَہٗ
فِیْ وَجْہِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ **ترجمہ** ابو الدرداء
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہمنے سنا آپ کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں
میں اللہ کی تجھ سے پھر فرمایا میں تجھپر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھپر لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتھ بڑھایا
جیسے کوئی چیز لیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آج ہمنے آپکو نماز میں وہ
باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں۔ اور یہ بھی ہمنے دیکھا آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا آپنے فرمایا اللہ کا دشمن
ابلیس انگارہ کا ایک شعلہ لیکر آیا میرا منہ جلانے کو مینے تین بار کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تجھسے پھر مینے کہا تجھپر
لعنت کرتا ہوں جیسے اللہ نے لعنت کی تجھپر پوری لعنت وہ پیچھے نہ ہٹا تینوں بار آخر مینے چاہا
اسکو پکڑ لوں قسم خدا کی اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور
مدینے کے بچے اوس سے کھیلتے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دیے کے بھی
قسم کھانا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی صحت میں اور حدیثوں میں ایسا بہت آیا ہے وَفِیْہِ
جَوَازُ حَمْلِ الصِّبْیَانِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَّ ثِیَابَہُمْ مَحْمُوْلَۃٌ عَلَی الطَّہَارَۃِ حَتّٰی یَتَحَقَّقَ نَجَاسَتُہَا وَاَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِیْلَ لَا
یُبْطِلُ الصَّلٰوۃَ وَکَذَا اِذَا فَرَّقَ الْاَفْعَالَ نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے اور انکے کپڑے
محمول طہارت پر ہیں جب تک نجاست ثابت نہو اور عمل قلیل نماز کو باطل نہیں کرتا اسیطرح متفرق
عن اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ وَہُوَ حَامِلٌ اُمَامَۃَ

بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا
ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ اٹھائے ہوئے امامہ بنت زینب اپنی نواسی کو
جو ابو العاص کی بیٹی تھی جب آپ کھڑے ہوتے تو اسکو اٹھا لیتے پھر جب سجدہ کرتے تو اسکو زمین پر بٹھا دیتے **ف**
نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑکوں کے بدن اور کپڑا پاک سمجھا جاوے گا جب تک انکی نجاست پر یقین نہ ہو اور فعل قلیل
سے نماز باطل نہیں ہوتی اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا اور کسی جانور پاک کے اوٹھانا فرض یا نفل نماز میں درست
ہے اور امام اور مقتدی اور منفرد سب کے لیے جائز ہے اور مالکیہ نے اسکا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن
لغو ہے کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپ امام تھے اور امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے بعضوں نے کہا یہ حضرت سے
خاص ہے بعضوں نے کہا ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث میں اس امر کا جواز ثابت
ہے اور قواعد شرع کے یہ امر خلاف نہیں ہے کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہیے جبتک
نجاست پر کوئی دلیل قائم نہ ہو انتہی مختصرا **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امامت کرتے ہوئے اور امامہ بنت عاص آپ کی نواسی آپ کے
کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع کرتے تو انکو بٹھا دیتے اور جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو پھر انکو کاندھے
پر بٹھا لیتے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ
وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے انہوں
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھاتے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپکی گردن پر تھیں
آپ جب سجدہ کرتے تو انکو بٹھلا دیتے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ **ترجمہ** وہی جو
گذرا اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کر رہے تھے **باب** جَوَازِ الْخُطْوَةِ
وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ إِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَجَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى مَوْضِعٍ
أَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُومِينَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيمِهِمُ الصَّلَاةَ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ نماز میں ایک قدم چلنا دو قدم درست ہے اور کچھ
مکروہ نہیں ہے جب کسی ضرورت کیلیے ہو اور امام کا بلند جگہ ہونا مقتدیوں سے کسی ضرورت کیلیے جیسے تعلیم نماز اور سوا اسکے

ضرورت سے درست ہے **عَنْ** اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ نَفَرًا جَاءُوْا اِلٰی سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِنْ اَیِّ عُوْدٍ هُوَ فَقَالَ اَمَا وَاللهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِنْ اَیِّ عُوْدٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهٗ وَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ یَوْمٍ جَلَسَ عَلَیْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی امْرَاَةٍ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ اِنَّهٗ لَیُسَمِّیْهَا یَوْمَئِذٍ اُنْظُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ یَعْمَلْ لِیْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَیْهَا فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَتْ هٰذَا الْمَوْضِعَ فَهِیَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَیْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰی حَتّٰی سَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِیْ **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے کچھ لوگ سہل بن سعد پاس آئے اور منبر کی بابت میں جھگڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تھا انہوں نے کہا میں جانتا ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اوسکو بنایا اور میں نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر بیٹھے میں نے کہا ای ابو عباس کچھ بیان کرو ہم سے یہ سب حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو کہلا بھیجا۔ ابو حازم نے کہا سہل بن سعد اوسدن اوس عورت کا نام لیتے تھے۔ تو اپنے غلام کو جو بڑھیئے ہی اتنی فرصت دی کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنا دی میں اون لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا (یعنی وعظ و نصیحت کروں گا) پھر اوس غلام نے تین سیڑھیوں کا منبر بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ مسجد میں اس مقام میں رکھا گیا اوس کی لکڑی غابہ کی جھاو کی تھی (غابہ ایک مقام ہے مدینہ کی بلندی میں) اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر تھے پھر آپ نے رکوع سے سر اوٹھایا اور اولٹے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ سجدہ کیا منبر کی جڑ میں پھر لوٹے یہاں تک کہ فارغ ہوئے نماز سے بعد اوسکے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا ای لوگو میں نے یہ اسلیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو **ف** یعنی میں اونچی جگہ پر اسلیے کھڑا ہوا کہ تم سب کو دکھائی دوں ورنہ بعضی لوگ مجھکو نہ دیکھ سکتے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے نماز میں ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا داہنے یا بائیں ہٹنا درست ہے اور اس نماز میں کچھ کراہت نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بلند جگہ پر اگر امام کھڑا ہو اور مقتدی پست جگہ میں کسی ضرورت سے تو کچھ قباحت نہیں ہے۔ علما نے

باب [illegible] والخشب ومنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... والقیام علیہ ... فی الصلوة

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر میں تین سیڑھیاں تھیں تو آپ دو قدم چلکر نیچے اترے اور منبر کے
بازو سجدہ کیا منبر بنانے کا استحباب اور خطیب کا منبر پر کھڑا ہونا پایا اور کسی اونچے مقام پر اور عمل قلیل کو نماز فاسد
نہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر عمل قلیل ہے نماز نہیں ٹوٹتی پر بلا ضرورت مکروہ ہے اسی طرح عمل کثیر اگر
بدفعات ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ حضرتؐ کئی بار منبر پر چڑھے اور اترے ہونگے عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ
أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ
نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** كَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں
کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ
الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے سے **ف** حدیث میں مختصر کا لفظ
ہے جسکے معنے اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھکر اور بعضوں نے کہا لکڑی ہاتھ میں لیکر اوس پر ٹیکا
اور بعضوں نے کہا مختصر کے معنی یہ ہیں کہ پوری سورت نہ پڑھے اول یا آخر سے دو چار آیتیں پڑھ لے اور بعضوں نے
کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدے میں جتنا ٹھہرنا چاہیے اوتنا نہ ٹھہرے اور
صحیح وہی معنے ہیں جو پہلے مذکور ہوا اور اوسکے ممانعت کی یہ وجہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا
کہ یہ فعل شیطان کا ہے بعضوں نے کہا ابلیس جنت سے اسی طرح اوترا تھا یعنے ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے بعضوں نے کہا متکبر
لوگ ایسا کیا کرتے ہیں **بَابُ** كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصٰى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلٰوةِ کنکریاں پونچھنے
اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت نماز میں عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي
الْحَصٰى قَالَ إِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر ہوا کنکر پونچھنے
کا آپ نے فرمایا اگر ضرورت پڑے تو ایک بار پونچھ لیوے (اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ خلاف ہے ادب اور
تواضع کے) عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ
وَاحِدَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ
حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سجدہ کی جگہ میں مٹی برابر کرنے کے لیے اگر ایسی ضرورت پڑے تو ایک بار کرے **بَابُ** النَّهْيِ عَنِ

فِی الْمَسْجِدِ فِی الصَّلٰوۃِ وَغَیْرِھَا مسجد مین تہوکنے کی ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی بُصَاقًا فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَۃِ فَحَکَّہٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْھِہٖ اِذَا صَلّٰی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار مین تہوک لگا ہوا دیکھا (یعنے گاڑہا بلغم) آپ نے اسکو کہرچ ڈالا پہر متوجہ ہوئے لوگون کیطرف اور فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہتا ہو تو اپنے سامنے نہ تہوکے کیونکہ اللہ اوس کے مونہہ کے سامنے ہی جب وہ نماز پڑہ رہا ہے ف یہ جو اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوا تو ادہر تہوکنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ نووی نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہان مراد یہ ہے کہ وہ جہت سامنے ہے جسکو اوس نے بڑا کیا (یعنے قبلہ) اور بعضون نے کہا قبلہ اللہ مراد ہے یعنے قبلہ اللہ کا سامنے ہے اور بعضون نے کہا ثواب اسکا عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَاٰی نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ اِلَّا الضَّحَّاکَ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِہٖ نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَالِکٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اسمین بصاق یعنے تہوک کے بدلے نخامہ ہے (نخامہ کہتے ہین غلیظ بلغم کو جو سر یا سینہ سے نکلتا ہے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَحَکَّھَا بِحَصَاۃٍ ثُمَّ نَھٰی اَنْ یَّبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ اَوْ اَمَامَہٗ وَلٰکِنْ یَّبْزُقُ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کیجانب مین بلغم دیکھا آپ نے ایک کنکری سے اوسکو کہرچ ڈالا پہر منع کیا داہنے یا سامنے کیطرف تہوکنے کو اور فرمایا بائین طرف تہوکو یا قدم کے نیچے ف اس حدیث سے رد ہو گیا جہمیہ کا جو قائل ہین کہ خدا ہر ایک جگہہ اور ہر مکان مین ہے اور دلیل لاتے ہین ابن عمر کی حدیث سے جو ابہی گذری کہ اللہ نمازی کے مونہہ کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہہ اور مکان مین ہوتا تو بائین طرف اور قدم کے نیچے بہی معاذ اللہ وہ ہوگا پہر ادہر تہوکنا کیونکر جائز ہوا۔ اہلسنت اور جماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالی عرش کے اوپر ہے اور اسکا علم اور قدرت سب جگہہ ہے یعنے وہ عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور سب پر اختیار رکہتا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ اور ابو سعید سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی بُصَاقًا فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَۃِ اَوْ مُخَاطًا

اور تخامہ تھوک کو ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار مین تھوک یا رینٹ دیکھا آپ نے اسکو کھرچ ڈالا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ اَحَدِکُمْ یَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهٖ فَیَتَنَخَّعُ اَمَامَهٗ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّسْتَقْبَلَ فَیُتَنَخَّعَ فِیْ وَجْهِهٖ فَاِذَا تَنَخَّعَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَنَخَّعْ عَنْ یَّسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَقُلْ هٰکَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ فِیْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین قبلے کیطرف تھوک دیکھا تو لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم مین سے کوئی اپنے پروردگار کیطرف منہ کرکے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے کیا تم مین سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اوس کیطرف مونہ کرے پھر اوس کے مونھ پر تھوک دیوے جب تم مین سے کسی کو تھوک آوے تو بائین طرف قدم کے نیچے تھوکے اگر جگہہ نہ ہو تو ایسا کرے قاسم نے جو راوی ہے اس حدیث کا یون بیان کیا کہ اپنے کپڑے مین تھوکا پھر مل ڈالا اوسی کپڑے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز مین درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تھوک یا بلغم یا رینٹ یہ سب پاک ہین اور اس مین کسیکا اختلاف نہین ہے مگر خطابی نے نقل کیا ابراہیم نخعی سے کہ تھوک نجس ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ یہ روایت صحیح نہین ہے (نووی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرُدُّ ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا گویا مین اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھہ رہا ہون آپ کپڑے کو اولٹ پلٹ کرتے تھے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰکِنْ عَنْ شِمَالِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے کان مین بات کرتا ہے (ایسا قرب نماز مین ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھنا چاہیے) اسلیے اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائین طرف قدم کے نیچے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَّکَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ترجمہ انس بن مالک

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسکا کفارہ یہ ہے (اگر تھوکے) تو مٹی میں دبا دیوے (جب ہے کہ مسجد کچی ہو اور جو زمین گچ کی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالے تاکہ اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو) عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ترجمہ شعبہ سے روایت ہے میں نے قتادہ سے پوچھا مسجد میں تھوکنا کیسا ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اسکو مٹی میں داب دیوے ف نووی نے کہا مسجد میں تھوکنا بالکل گناہ ہے اگرچہ تھوکنے کی ضرورت پڑے تو اپنی کپڑے میں تھوکے اگر مسجد میں تھوکا تو گنہگار ہوا اب اسکا کفارہ یہ ہے کہ مٹی میں دبا دے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تھوکنا اوسی کے لیے گناہ ہے جو اوسکو مٹی میں نہ دبا دے تو اوس نے غلطی کی عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے لائے گئے اعمال میری امت کے اچھے اور برے سب تو میں نے اون کے نیک کاموں میں یہ بھی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست) ہٹانا اور اون کے برے اعمال میں میں نے دیکھا بلغم جو مسجد میں ہو اور دفن نہ کیا جاوے ف یعنے پونچھا نہ جاوے یا مٹی میں دبایا نہ جاوے اس سے معلوم ہوا کہ صرف تھوکنے والا گنہگار نہ ہوگا بلکہ اور جو کوئی مسجد میں تھوک دیکھے اور اوسکو دفن نہ کرے وہ بھی گنہگار ہوگا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ ترجمہ عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے تھوکا پھر زمین پر مل ڈالا اپنے جوتی سے (اس وقت مسجد کچی تھی تو زمین پر مل ڈالنا کافی تھا اگر مسجد پکی ہو تو پونچھنا ضرور ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرَى ترجمہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے اپنی بائیں جوتی سے اوسکو مل دیا

بَابُ جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ ابو مسلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتی اور موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے جب تک انکی نجاست کو یقین نہ ہو اگر موزے کے نیچے نجاست لگ جاوے تو صرف اسکا رگڑنا زمین پر نماز کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ جس کپڑے میں بیل بوٹے بنے ہوں اوس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ فَاذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا اسکو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجھے اوس کی کملی لا دو **ف** ابو جہم نے بیل بوٹے و نگار کی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دی تھی آپ نے قبول کیا پھر نماز میں دل اسکے بیل بوٹوں پر چلا گیا اور خضوع اور خشوع میں خلل واقع ہوا اس واسطے آپ نے اسکو واپس کر دیا اور اوسکے بدلے سادہ کملی ابوجہم سے منگوا لیا تاکہ ابو جہم کو رنج نہ ہو سبحان اللہ پیغمبر دل کی نماز کیسی خلوص سے ہوتی تھی کہ ذرا بھی جس چیز کا خیال نماز میں آجاتا اوس چیز کو دور کر دیتے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اوسکو دور کرنا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیواروں کو آراستہ کرنا اور اوس پر نقش و نگار کرنا مکروہ ہے ایسا نہو کہ نمازی ان چیزوں کی طرف خیال ہو جاوے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور خیال آجاوے تو نماز ہو جاتی ہے اور اوس پر اجماع ہے فقہا کا لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز میں سجدہ کی جاے کو دیکھنا چاہیے اور اور طرف نگاہ نہ ڈالنا چاہیے اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو انتہے مختصراً **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلٰى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ اذْهَبُوا بِهٰذِهِ الْخَمِيصَةِ إِلٰى أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلٰوتِي ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے جس پر نقش

باب کراہۃ الصلوٰۃ فی ثوب له اعلام

ونگار تھے آپ اُس کے نشانوں کیطرف دیکھنے لگے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ پاس لیجاؤ اور اُنکا کمل مجھکو لادو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی غافل کردیا نماز میں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ خَمِيْصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَعْطَاهَا اَبَا جَهْمٍ وَاَخَذَ كِسَاءً لَهُ اَنْبِجَانِيًّا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر تھی جس میں بیل بوٹے تھے آپ نماز میں اوس کے بیل بوٹے کی طرف لگ جاتے آخر آپ نے وہ چادر ابوجہم کو دیدی اور اُن سے کمل لے لیا سادہ (جس میں نقش و نگار نتھا) **بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَكْلَهُ فِي الْحَالِ** جب کھانا سامنے آجاوے اور اُسکے کھانے کا قصد ہو تو بن کھائے نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آجاوے اور وہاں نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِهِ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عشا کی نماز قریب آوے اور کھانا بھی سامنے آجاے تو کھانا کھالو مغرب کی نماز سے پہلے اور مت جلدی کرو نماز کیطرف کھانا چھوڑکر (اس لیے کہ کھانے کیطرف دل لگا رہیگا) **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے بھی ایسا ہی روایت ہے جیسے انس کی پہلی روایت اوپر گذری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جاوے اور ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھالیوے اور جلدی نہ کرے نماز کے لیے جب تک کھانے سے فراغت نہ ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **عَنْ** ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ اَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ حَدِيْثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِاُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ

كَمَا تَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هٰذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتَ هٰذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ
أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ
قَالَتْ أَيْنَ قَالَ أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ **ترجمہ** ابن ابی عتیق سے روایت ہے میں اور قاسم
بن محمد بن ابی بکر صدیق (حضرت عائشہ کے بھتیجے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے
تھے اور ان کی ماں ام ولد تھیں (یعنے وہ کنیز زادی تھی) حضرت عائشہ نے اون سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس بھتیجے
کی طرح (یعنے ابن ابی عتیق کے طرح) باتیں نہیں کرتا البتہ میں جانتی ہوں تو جہاں سے آیا اسکو اسکی ماں نے تعلیم
کیا (اور وہ آزاد تھی تو اس کا لڑکا بھی اچھا ہوشیار ہوا) اور تجھکو تیری ماں نے (جو لونڈی تھی آخر لونڈی
کا اثر کہاں جاتا ہے) یہ سنکر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہ پر طیش کیا جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہ
کے لیے دستر خوان بچھایا گیا تو وہ اوٹھے حضرت عائشہ نے پوچھا کہاں جاتا ہے قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہوں حضرت
عائشہ نے کہا بیٹھ اونہوں نے کہا میں نماز کو جاتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا ارے بے وفا بیٹھ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نماز نہیں پڑھنا چاہیے جب کھانا سامنے آوے یا پاخانہ یا پیشاب لگا ہوا ہو
ف حضرت عائشہ نے قاسم کو بے وفا اس لیے کہا کہ ذرا سی بات میں وہ خفا ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہ
اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التعظیم ہیں اور قاسم کی تو سگی پھوپھی بھی تھیں اور ان کے باپ
محمد کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہ ہی نے انکو پالا پوسا تھا پھر جس شخص کے ایسے احسان ہوں اور وہ اپنا
بزرگ ہو اوسکی بات کا برا ماننا خصوصاً جبکہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وفائی ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ **ترجمہ** حضرت عائشہ
سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری پر اس میں قاسم کے قصے کا ذکر نہیں ہے **ف** نووی نے کہا ان حدیثوں
سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب کھانا سامنے آجاوے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے اوس شخص کے لیے جو کھانے کا ارادہ رکھتا ہو
کیونکہ اگر کھانے سے پہلے نماز پڑھے گا تو شاید نماز میں کھانے کا خیال رہے اور دل لگے ایسے ہی جس وقت پاخانہ یا پیشاب
کی حاجت ہووے اور یہ کراہت اوس وقت ہے جب وقت میں گنجائش ہو اگر وقت تنگ ہے اور یہ خیال ہو کہ اگر کھانا
کھاوے یا استنجا کرے تو نماز کا وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑھ لیوے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت
میں بھی نماز نہ پڑھے بلکہ کھانے اور استنجا سے فارغ ہو کر پڑھے گو وقت چلا جاوے اس لیے کہ مقصود نماز سے دل لگنا

ہے جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجایش ہو لیکن نماز پہلے پڑھ لیوے تو مکروہ ہوگی اگرچہ درست
ہو جاویگی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی (نووی) **باب** نہی من اکل ثوماً او بصلاً
او کراثاً او نحوہا مما لہ رائحۃ کریہۃ عن حضور المسجد حتی یذہب ذلک الریح واخراجہ من المسجد جو شخص لہسن یا پیاز یا
کوئی بدبودار چیز کھاوے تو وہ مسجد میں نہ آوے جب تک بو اس کے منہ سے نہ جاوے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال فی غزوۃ خیبر من اکل من ہذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یاتین المساجد
قال زہیر فی غزوۃ ولم یذکر خیبر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا خیبر کے جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کھاوے (یعنے لہسن کے درخت کو) تو وہ نہ آوے مسجدوں
میں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت ہر مسجد کے لیے ہے اور قاضی عیاض نے
بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبوی میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے ہے نہ پیاز اور
لہسن کھانے سے کیونکہ پیاز اور لہسن کا کھانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے انکی حرمت
نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا انکے نزدیک فرض عین ہے اور
قیاس کیا ہے علماء نے پیاز اور لہسن پر بدبودار چیز کو اور مسجد پر مجلس علم اور عبادت کو **عن** ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من ہذہ البقلۃ فلا یقربن مسجدنا
حتی یذہب ریحہا یعنی الثوم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
کوئی اس درخت میں سے کھاوے یعنے لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے جب تک اوسکی
بدبو نہ رہے **عن** عبدالعزیز وہو ابن صہیب قال سئل انس عن الثوم فقال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ہذہ الشجرۃ فلا یقربنا ولا یصلی معنا **ترجمہ** عبدالعزیز بن
صہیب سے روایت ہے انس سے پوچھا لہسن کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت
میں سے کھاوے وہ ہمارے پاس نہ آوے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من اکل من ہذہ الشجرۃ فلا یقربن مسجدنا ولا یؤذینا بریح الثوم **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھاوے وہ ہماری مسجد
کے پاس نہ پھٹکے اور ہم کو نہ ستاوے لہسن کی بو سے **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن اکل البصل والکراث فغلبتنا الحاجۃ فاکلنا منہا فقال من اکل من ہذہ الشجرۃ

فلا یقربنا
ولا یصلی
ولا یؤذینا

الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنا کھانے سے پھر ہم کو ضرورت ہوئی اور ہم نے کھایا تو آپ نے فرمایا جو کوئی
اس بدبودار درخت میں سے کھاوے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے
آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے **ف** یعنی نہ صرف بدبودار چیز کی استعمال سے آدمی ناخوش ہوتے ہیں بلکہ
فرشتوں کو بھی بدبو ناگوار ہے اور انکو تکلیف ہوتی ہے جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہے تو بدبودار تمباکو
کی استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد اور نمازیوں سے خالی ہو
تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جاوے شاید وہاں فرشتے موجود ہوں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ
ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ
بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَآهُ
كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھاوے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مجلس سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے ایک
بار آپ کے پاس ایک ہانڈی لائی جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بری بو پائی تو پوچھا اس میں
کیا پڑا ہے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اسکو فلاں صحابی پاس لے جاؤ اوس نے جب دیکھا تو اسکا کھانا
برا سمجھا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا آپ نے فرمایا تو کھا لے میں تو اس سے سرگوشی
کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں سے) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ
مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھاوے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن
یا گندنا کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف
ہوتی ہے (یعنی بدبو اور غلاظت سے) **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ
يُرِيدُ الثُّومَ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس
میں صرف لہسن کا ذکر ہے اور پیاز اور گندنے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نَعْدُ

أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالنَّاسُ
جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الرِّيحَ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّاسُ
حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لِي وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا
قلعہ فتح ہوگیا اس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لہسن پر گرے لوگ بھوکے تھے خوب کھایا
پھر مسجد میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا جو شخص ناپاک درخت میں سے
کھاوے وہ مسجد کے پاس نہ پھٹکے لوگ بولے لہسن حرام ہوگیا حرام ہوگیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اے لوگو میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جسکو اللہ تعالے نے میرے لیے حلال کیا ہے لیکن لہسن
کی بو مجھکو بری معلوم ہوتی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لہسن حرام نہیں
ہے اور اس پر اجماع ہے علماء کا اب اسمیں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا کھانا درست تھا
یا نہیں اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا آپ کو نظر بو سے نفرت تھی اس لئے نہ کھاتے **عن**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ
فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُحْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا
الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتَّى ذَهَبَ رِيحُهَا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پیاز کے کھیت پر گذرے اپنے اصحاب کے ساتھ تو بعضے لوگ اترے اور انہوں نے پیاز کھائی اور بعضوں نے
نہ کھائی پھر ہم آپ پاس گئے تو جن لوگوں نے نہ کھائی تھی انکو تو آپ نے پاس بلایا اور جنہوں نے کھائی تھی ان
کے بلانے میں دیر کی یہانتک کہ اوسکی بو جاتی رہے **عن** مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ
دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ وَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ
عَجِلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ

يغشنا
لي من تحريم
الحضور

عَلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ اَعْدَآءُ اللّٰهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ اِنِّيْ لَا اَدَعُ بَعْدِيْ شَيْئًا اَهَمَّ عِنْدِيْ مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْهِ حَتّٰى طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ يَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ وَاِنِّيْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ فِيْهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِيْ بِهَا مَنْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ عَلٰى اُمَرَآءِ الْاَمْصَارِ فَاِنِّيْ اِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوْا عَلَيْهِمْ وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَيَقْسِمُوْا فِيْهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوْا اِلَيَّ مَا اَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَمْرِهِمْ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا

کمرادع

ترجمہ معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابو بکر صدیق کا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں میں سمجھتا ہوں اس کی تعبیر یہی ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی کو کر دو لیکن اللہ تعالے نہ اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اوس چیز کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکر بھیجا تھا اگر میری موت جلد ہو جاوے تو خلافت مشورہ سے ان چھ آدمیوں کے اندر رہیگی ف یعنے لوگ مشورہ کر کے چھ آدمیوں میں سے جسکو چاہیں خلیفہ کر لیں وہ چھ آدمی یہ تھے عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید بھی اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے لیکن حضرت عمر نے اپنی قرابت کی وجہ ان کا نام نہیں لیا جیسا اپنے بیٹے عبد اللہ کا نام نہیں لیا ف جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہے وفات تک اور میں جانتا ہوں کہ بعضے لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں جن کو میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر پھر اگر انہوں نے ایسا کیا یعنے اس طعن کو درست سمجھا تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جیسا کلالہ ف کلالہ وہ شخص ہے جو مرجاوے اور اولاد نچھوڑے نہ ماں باپ ف میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپ نے بھی اتنی سختی مجھ پر کسی بات میں نہیں کی جتنی اس میں کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونسا مارا میرے سینے میں اور فرمایا اے عمر کیا تجھکو وہ آیت بس نہیں جو گرمی

کے موسم مین اوتری سورہ نسار کے اخیر مین (یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ اخیر تک) اور مین اگر جیون توکلالہ مین ایسا فیصلہ
کرون گا جسکے موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قران پڑہا ہو یا نہ پڑہا ہو پہر حضرت عمر نے کہا یا اللہ مین تجہکو گواہ کرتا ہون
اون لوگون پر جنکو مین نے حکومت دی ہے ملکون کی (یعنے نائبون اور صوبہ دارون اور حاکمون پر) مین نے انکو
اسی لیے بہیجا کہ وہ انصاف کرین اور لوگون کو دین کی باتین بتلا دین اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکہا دین اور اون کا کمایا
ہوا مال جو لڑائی مین ہاتہ آوے بانٹ دین اور جس بات مین انکو مشکل پیش آوے اوسکو مجہسے دریافت کرین۔ پہر اے
لوگو مین دیکہتا ہون تم دو درختون کو کہاتے ہو اور مین انکو ناپاک سمجہتا ہون وہ کون پیاز اور لہسن اور مین نے دیکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان دونون کی بو کسی شخص مین سے آتی تو آپ کے حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بقیع کی طرف
اب اگر کوئی انکو کہاوے تو خوب پکا کر کہاوے (تاکہ منہ مین اون کی بو نہ رہے) **ف** اس حدیث سے اگرچہ پیاز اور لہسن کی اباحت
نکلتی ہے مگر کچے پیاز اور لہسن کہانے کی کراہت بہی نکلتی ہے کیونکہ کچے مین بو بہت ہوتی ہے پہر جب تک منہ مین اس کا
یہ حال ہو تو مسجد مین جانا منع ہے اور تمباکو کہا کر یا حقہ یا چرٹ سیگریٹ پیکر یا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کرکے مسجد مین آنا ضرور مکروہ ہوگا اگر خوب
منہ صاف اور پاک کرکے آوے تو قباحت نہین ہے **عَنْ** قَتَادَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** قتادہ
سے دوسری روایت ایسی ہی جیسے اوپر گذری **بَاب** النَّهْیِ اَنْ تُنْشَدَ الضَّالَّةُ فِی الْمَسْجِدِ وَمَا یَقُوْلُهٗ مَنْ
سَمِعَ النَّاشِدَ گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہنے کی ممانعت اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہے اسکو کیا کہنا چاہیے **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ
لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص کسیکو کوئی گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہتے سنے (یعنے وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لیے
لوگون کو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لیے کہ مسجدین اسواسطے نہین بنائی گئین **ف** کہ لوگ اسمین
مین اپنی گمی ہوئی چیزین ڈہونڈہین یا خرید و فروخت یا اور معاملات دنیا کے کرین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی
ہے جیسے اوپر گذری **عَنْ** بُرَیْدَةَ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَهٗ **ترجمہ** بریدہ سے
روایت ہے ایک شخص نے مسجد مین پکارا اور کہا کسنے پکارا سرخ اونٹ کیطرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کرے تجہے نہ ملے مسجدین جن کامون کے لیے بنی ہین اونہی کے لیے بنی ہین **ف** اون مین اور کام

نہیں کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے لیکن ابوحنیفہ نے علم اور خصومت کے لیے
جائز کہا ہے اور مسجدیں جن کاموں کے لیے بنی ہیں وہ یہ ہیں ذکر الٰہی اور نماز اور علم دین اور ذکر خیر قاضی نے
کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کوئی دنیا کا کام جیسے سلائی وغیرہ منع ہے اور بعضوں نے لڑکوں کے پڑھانے
کو بھی مسجد میں منع کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد میں وہ کام دنیا کے منع ہیں جن سے خاص خاص شخصوں
کو فائدہ ہوتا ہے لیکن نفع عام کے کام جیسے درستی اسباب و رسامان جہاد وغیرہ کے درست ہیں (النووی)

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ ترجمہ بریدہ
سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا اور کہا کس نے پکارا سرخ اونٹ
کی طرف آپ نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدیں جن کاموں کے لیے بنائی گئیں ہیں انہی کے لیے بنائی گئیں ہیں

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک گنوار آیا جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کے دروازے سے اندر کیا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر
گذرا

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لَهُ نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا
ہے اسکو بھلانے کو یہاں تک کہ اسکو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں پڑھیں جب ایسا ہووے تو دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا ف امام ابو عبد اللہ
مازری نے کہا سہو کے باب میں پانچ حدیثیں آئی ہیں ایک تو یہی حدیث ابوہریرہ کی اس میں یہ ہے کہ جب نماز کی
رکعتوں میں شک ہو کتنی پڑھیں تو دو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے
یا سلام کے بعد ایک حدیث ابو سعید کی ہے اس میں یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی
ہے جس میں پانچویں رکعت کے لیے کھڑے ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہے ایک حدیث ذوالیدین کی ہے
جس میں دو رکعت کے بعد بھولے سے سلام کرنا اور باتیں کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہو منقول ہے ایک حدیث ابن بحینہ

کی سب اس مین دو رکعتین پڑھ کر اوٹھہ کھڑے ہوے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہی اب علما نے اختلاف کیا ہے ان احادیث پر عمل کرنے مین داود ظاہری نے کہا اونپر قیاس درست نہین ہی اور ہر ایک حدیث جیسے وارد ہی اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داود کے ساتھہ ہین اون خاص نمازون مین جنکا ذکر ان حدیثون مین ہے اور باقی نمازون مین ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے پہر جن لوگون نے قیاس پر عمل کیا ہی اون مین سے بعض یہ کہتے ہین کہ نمازی کو اختیار ہی چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہی قبل سلام کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے اور امام مالک کے نزدیک اگر سہو سے کچہ نماز مین زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کمی ہوئی ہو تو سلام سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہی پہر شافعی کا لیکن امام مالک کے مذہب پر اگر دو سہو ہوے ہون ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کمی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے اور یہ اختلاف افضل مین ہی نہ جواز مین اور دو یا تین یا زیادہ سہو کے لیے دو ہی سجدے کافی ہین اور اسپر اتفاق ہی علما کا (نووی مختصرا) عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا نودي بالاذان ادبر الشيطان له ضراط حتى لا يسمع الاذان فاذا قضي الاذان اقبل فاذا ثوب بها ادبر فاذا قضي التثويب اقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه يقول اذكر كذا واذكر كذا لما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل ان يدري كم صلى فاذا لم يدر احدكم كم صلى فليسجد سجدتين وهو جالس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھہ موڑ کر پادتا ہوا بہاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے پہر جب اذان ہو چکتی ہے تو آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہی تو پہر بہاگتا ہی پہر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہی اور نمازی کے دل مین وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہی وہ بات یاد کر یہ بات یاد کر اون اون باتون کو یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ کرتا یہانتک کہ وہ بہول جاتا ہی کتنی رکعتین پڑہین پہر جب تم مین سے کسی کو یاد نہ رہے کتنی رکعتین پڑہین تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لیوے ف نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہی اسکے مطلب مین امام حسن بصری اور ایک جماعت سلف نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہی جب نمازی کو شک ہو رکعتون کی کمی یا زیادتی مین تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کر لیوے اور شعبی اور اوزاعی اور ایک جماعت سلف نے یہ کہا ہی کہ پہر نئے سرے سے نماز پڑہے یہانتک کہ یقین حاصل ہو اگر پہر شک ہو تو پہر نئے سرے سے پڑہے چار بار تک اگر جو تہی بار بہی شک ہو تو اعادہ نکرے اور مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہ قول ہی کہ جب شک ہو دو مین یا تین مین

پڑہین یا چار تو ایک رکعت اور پڑہی الدسجدہ سہو کرے تاکہ چار کا یقین ہوجاوے انتہی مختصرا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان اذا ثوب بالصلوۃ ولی ولہ ضراط فذکر نحوہ وزاد فھناہ ومناہ وذکرہ من حاجاتہ ما لم یکن یذکر **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان ہوتی ہے نماز کی تو پاد تا ہوا پیٹہ موڑ کر چلا جاتا ہے پھر اسکو اگر غبتین دلاتا ہے اور آرزو دین دلاتا ہے اور وہ وہ کام یاد دلاتا ہے جو اسکو کبھی یاد نہ آتے **عن** عبد اللہ بن بحینۃ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین من بعض الصلوات ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما قضی صلوتہ ونظرنا تسلیمہ کبر فسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین دو رکعتین پڑہ کر کہڑے ہوگئے اور بیٹہنا بہول گئے لوگ بہی آپکے ساتہہ کہڑے ہوگئے جب آپ نماز پڑہ چکے اور ہم انتظار مین تہے کہ اب سلام پہیرینگے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹہے بیٹہے سلام سے پہلے پہر سلام پہیرا **عن** عبد اللہ بن بحینۃ الاسدی حلیف بنی عبد المطلب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی صلوۃ الظھر وعلیہ جلوس فلما اتم صلوتہ سجد سجدتین یکبر فی کل سجدۃ وھو جالس قبل ان یسلم وسجدھما الناس معہ مکان ما نسی من الجلوس **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے روایت ہے جو حلیف تہے بنی عبد المطلب کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز مین بیچ کا قعدہ بہول گئے اور اوٹہہ کہڑے ہوئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کیے ہر سجدے کے لیے تکبیر کہی سلام سے پہلے بیٹہے بیٹہے اور لوگون نے بہی آپ کے ساتہہ دو سجدے کیے یہ عوض تہا اس قعدے کا جسکو بہول گئے تہے **عن** عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ الازدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الشفع الذی یرید ان یجلس فی صلوتہ فمضی فی صلوتہ فلما کان فی اخر الصلوۃ سجد قبل ان یسلم ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ ازدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا دوگانہ پڑہ کر کہڑے ہوگئے جسکے بعد بیٹہنے کا قصد تہا پہر آپ نماز پڑہتے چلے گئے جب نماز تمام ہوئی تو سجدہ کیا سلام سے پہلے پہر سلام پہیرا **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلاثا ام اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلوتہ وان کان صلی اتماما لاربع

كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کوئی شک کرے اپنی نماز میں (کتنی رکعتیں پڑھی ہیں) اور معلوم نہ ہوسکے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو
شک کو دور کرے اور جسقدر کا یقین ہو اسکو قائم کرے پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرلیوے اب اگر اوس نے پانچ
رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے ملکر چھہ رکعتیں ہوجاوینگی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو اُن دونوں سجدوں
سے شیطان کے منہ میں خاک پڑے گی **ف** یعنی وہ ذلیل و خوار ہوگا اس کا مطلب تو یہہ تہا کہ نماز
میں خلل آوے اور یہاں کچہ خلل نہیں ہوا بلکہ اور دو سجدوں کا ثواب زیادہ حاصل ہوا الحمد لله **عَنْ**
زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا — **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ
وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ
ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَأْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى
كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ
ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
پڑہی اور نماز میں کچہ کمی یا بیشی ہوئی جب آپنے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا
حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا لوگوں نے کہا آپ نے ایسا ایسا کیا یہ سنکر آپ نے اپنی دونوں پانوں کو
جہکایا اور قبلے کیطرف منہ کیا اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نماز کے
باب میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتلاتا بات اتنی ہے کہ میں بہی آدمی ہوں جیسے اور آدمی بہولتے ہیں میں
بہی بہولتا ہوں جب میں بہول جاؤں تو مجہے یاد دلا دو اور جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ
کر جو ٹہیک معلوم ہو اوسپر نماز پوری کرے پھر دو سجدے کرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی باتوں میں بہول چوک ہوتی اور یہی مذہب ہے جمہور علمار کا اور یہی ظاہر ہے
قرآن اور حدیث سے پر اللہ تعالی آپ کو جتا دیتا اور بہول چوک پر آپ قائم نہ رہتے اب یہ جتانا بہول کے ساتہ ہی ہوتا یا دیر کے
بعد اس میں علما کا اختلاف ہے امام الحرمین نے اسمیں دیر جائز رکہی ہے آپکی حیات تک اور ایک طائفہ علمار نے
عبادات اور تبلیغات میں سہو کو جائز نہیں رکہا ہے جیسے اقوال تبلیغی میں بالاتفاق سہو جائز نہیں ہے

مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہے انتہی مختصراً عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ وَفِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ هٰؤُلَاءِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپ نے فرمایا کیا انہوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تب آپ نے دو سجدے کیے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت زیادہ پڑھ لیوے بھولے سے اسکی نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد علم ہو تو نماز صحیح ہوگی اب سجدہ سہو کر لیوے اگر سلام کے قریب ہے اسکا علم ہوا جو دیر کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نہ کرے اور اگر سلام کے پہلے یہ بات معلوم ہو تو فوراً اٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اگر قیام میں ہو یا رکوع میں یا سجدے میں اب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گذرا اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر بھولے سے پانچویں رکعت پڑھ لی اور اخیر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہو گئی (یعنی نفل ہو گئے) اب ایک رکعت اور پڑھ لیوے اور چھیوں رکعتیں نفل ہو جاویں گی اور فرض پھر سے پڑھے اور جو قعدہ اخیر کر چکا ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا لیوے اب چار فرض ادا ہو گئے اور دو نفل۔ اس حدیث سے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا مذہب رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت نے نہ پانچویں کے ساتھ اور ایک رکعت ملائی نہ قعدہ اخیرہ کیا اس لیے کہ آپ کو بعد سلام کے معلوم ہوا اب شافعی کا یہ قول ہے کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً ایک رکوع کے بدلے کئی رکوع بھولے سے کرے یا تین یا چار سجدے کرے البتہ سجدہ سہو کر لیتا ایسی صورت میں مستحب ہے واجب نہیں ہے (نووی مختصراً) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا اَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ وَكُنْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَاَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلٰى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِيْ وَاَنْتَ اَيْضًا يَا اَعْوَرُ تَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ ابراہیم بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں اور جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے ابو شبل (کنیت ہے علقمہ کی) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا نہیں لوگوں نے کہا بیشک تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اور میں ایک کونے میں تھا بچہ کم سن تھا میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا او کانے تو بھی یہی کہتا ہے ف ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے اور اپنے شاگرد یا چھوٹے ناتے والے کو ایسے الفاظ کہنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ برا نہ مانے یہ ابراہیم کانے تھے اور یہ وہ ابراہیم نہیں ہیں جو علقمہ کے مشہور شاگرد اور حماد کے استاذ ہیں وہ ابراہیم بن یزید نخعی ہیں ف میں نے کہا ہاں یہ سنکر وہ مڑے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھسر پھسر شروع کی آپ نے فرمایا کیا ہوا تم کو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے فرمایا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں یہ سنکر آپ مڑے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جاوے تو دو سجدے کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر دو سجدے کیے سہو کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ

زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا قسم خدا کی یہ بھول مجھ سے ہوئی ہے ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کے باب میں کوئی نیا حکم
ہوا آپنے فرمایا نہیں ہمنے بیان کیا جو آپنے کیا تھا تب آپنے فرمایا جو کوئی نماز میں زیادتی کرے یا کمی تو وہ دو سجدے کرے پھر آپنے دو سجدے کئے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لیوے تو بھی قباحت نہیں دو سجدے سہو کے کر لیوے **عن** عبد اللہ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو سجدے سہو کے سلام اور کلام کے پیچھے کئے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَا
دَ اَوْ نَقَصَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا جَاءَ ذَاكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِيْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا
قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِيْ صَنَعَ فَقَالَ اِذَا زَادَ الرَّجُلُ اَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ سے
روایت ہے ہمنے نماز پڑھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آپنے زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم نے کہا قسم اللہ کی یہ (وہم) میری ہی طرف سے ہے ہمنے کہا یا
رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم پیدا ہوا ہے تو آپنے فرمایا نہیں پھر ہمنے وہ بات کہی جو آپ نے کی تھی (یعنے زیادتی یا نقصان) تو آپنے فرمایا جب کوئی
آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہیے کہ سہو کے دو سجدے کرے کہا (راوی نے) پھر آپنے دو سجدے سہو کے کئے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ اِمَّا الظُّهْرَ وَاِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتٰى جِذْعًا فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ اِلَيْهَا
مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يَّتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا صَدَقَ
لَمْ تُصَلِّ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَاُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ظہر یا عصر کی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی
کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی تھی اور اس پر ٹیکا دیکر غصے میں کھڑے ہوئے اس وقت جماعت میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے وہ ڈر
کے بات نہ کر سکے اور لوگ جلدی جلدی نکلے یہ کہتے ہوئے کہ نماز گھٹ گئی پھر ایک شخص جسکو ذو الیدین (دو ہاتھ والا اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں اسکے ہاتھ لنبے
تھے اس لئے یہ نام ہو گیا) کہتے کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر داہنے اور بائیں دیکھا اور
کہا ذو الیدین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا وہ سچ کہتا ہے یا رسول اللہ آپنے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں یہ سنکر آپنے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی
اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے بیان کیا گیا کہ عمران بن حصین نے
کہا اور سلام پھیرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ يَعْنِيْ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ
فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ

رسول اللہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس فقال اصدق ذو الیدین فقالوا نعم یا رسول اللہ فاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی من الصلوۃ ثم سجد سجدتین وھو جالس بعد التسلیم **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ذو الیدین اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ہوئی (یعنی نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا رسول اللہ آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور پوچھا کیا ذو الیدین سچ کہتا ہے وہ لوگ بولے ہاں سچ کہتا ہے یا رسول اللہ تب آپ نے جتنی نماز رہ گئی تھی وہ پوری کی پھر دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی رکعتین من صلوۃ الظھر ثم سلم فاتاہ رجل من بنی سلیم فقال یا رسول اللہ اقصرت الصلوۃ ام نسیت وساق الحدیث **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں ظہر کی پھر سلام پھیرا تو ایک شخص آیا بنی سلیم سے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے اور بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری **عن** ابی ھریرۃ قال بینا انا اصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الظھر سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الرکعتین فقام رجل من بنی سلیم واقتص الحدیث **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی آپ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ایک شخص اٹھا بنی سلیم میں سے پھر وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گذرا **عن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی العصر فسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزلہ فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق وکان فی یدہ طول فقال یا رسول اللہ فذکر لہ صنیعہ وخرج غضبان یجر رداءہ حتی انتھی الی الناس فقال اصدق ھذا قالوا نعم فصلی رکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب ایک شخص گیا جسکو خرباق کہتے تھے اور اسکے ہاتھ ذرا لمبے تھے وہ بولا آپ سے جو آپ نے کیا تھا (یعنے تین رکعتیں پڑھنے کا حال بیان کیا) آپ غصہ میں نکلے چادر کھینچتے ہوئے (کیونکہ نماز کا آپکو بہت خیال تھا اسی وجہ سے جلدی کی اور چادر اوڑھنے کے موافق بھی نہ ٹھہرے) یہاں تک کہ لوگوں پاس پہنچ گئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا **عن**

ف: میں بنی
ف: یدیہ

عِمرَانَ بنِ حُصَینٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی ثَلَاثِ رَکَعَاتٍ مِنَ العَصرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الحُجرَۃَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِیطُ الیَدَینِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَخَرَجَ مُغضَبًا فَصَلَّی الرَّکعَۃَ الَّتِی کَانَ تَرَکَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجدَتَیِ السَّہوِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھولے سے) پھر آپ اٹھے اور حجرے میں چلے گئے اتنے میں ایک شخص لنبے ہاتھ والا اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی آپ یہ سن کر غصے میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اوس کو پڑھا پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے سہو کے پھر سلام پھیرا

باب سُجُودِ التِّلَاوَۃِ

باب سجدہ تلاوت کے بیان میں

عَنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ کَانَ یَقرَأُ القُرآنَ فَیَقرَأُ سُورَۃً فِیہَا سَجدَۃٌ فَیَسجُدُ وَنَسجُدُ مَعَہٗ حَتّٰی مَا یَجِدُ بَعضُنَا مَوضِعًا لِمَکَانِ جَبہَتِہٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے تھے تو وہ سورت پڑھتے جسمیں سجدہ کی آیت ہوتی اور سجدہ کرتے آپ کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے یہانتک کہ ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کے جگہہ نہ ملتی ف نووی نے کہا ہمارا اور جمہور علمار کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور ابو حنیفہ اوسکو واجب کہتے ہیں اور سجدہ تلاوت سنت ہے پڑھنے والے پر اور سننے والے پر اور مستحب ہے اوس سامع پر جو نہیں سنتا اب اگر سننے والا نماز میں پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہے تو سننے والے کو اختیار ہے چاہے اپنا سجدہ لنبا کرے یا چھوٹا پڑھنے والے کی سجدے سے اور جو پڑھنے والا بوجہ حدث یا نابالغی کے سجدہ نہ کرے جب بھی سننے والا سجدہ کر سکتا ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ نابالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سے سننے والا سجدہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے انتہے

عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ القُرآنَ فَیَمُرُّ بِالسَّجدَۃِ فَیَسجُدُ بِنَا حَتَّی ازدَحَمنَا عِندَہٗ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا مَکَانًا یَسجُدُ فِیہِ فِی غَیرِ صَلٰوۃٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے اور سجدہ کی آیت تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہانتک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدے کی جگہہ نہ ملتی اور یہ نماز کے باہر ہوتا

عَن عَبدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَرَأَ وَالنَّجمِ فَسَجَدَ فِیہَا وَسَجَدَ مَن کَانَ مَعَہٗ غَیرَ اَنَّ شَیخًا اَخَذَ کَفًّا مِن حَصًی اَو تُرَابٍ فَرَفَعَہٗ اِلٰی جَبہَتِہٖ وَقَالَ یَکفِینِی ہٰذَا قَالَ عَبدُ اللّٰہِ لَقَد رَاَیتُہٗ بَعدُ قُتِلَ کَافِرًا ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی اور اسمیں سجدہ کیا آپ کے پاس جتنے لوگ تھے سبھوں نے سجدہ کیا مگر ایک بوڑھے نے (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ میں لیکر پیشانی سے

لگایا اور کہا یہی کافی ہے مجہکو عبد اللہ نے کہا مین نے دیکہا اوسکو وہ بوڑہا کفر کی حالت مین مارا گیا **ف** بدر کی لڑائی مین یہ صلہ تہا اوسکی ناشکری اور بے ادبی کا اللہ تعالی نے اسکو ایمان نہین دیا جسوقت سورۂ والنجم اتری اور آپنے سجدہ کی آیت پڑہی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتہہ سب لوگون نے یہانتک کہ مشرکون اور جنون نے بہی سجدہ کیا ابن عباس نے کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہوگئی کہ مکے والے مسلمان ہوگئے قاضی عیاض نے کہا سبب اون سب کے سجدہ کرنیکا یہ تہا کہ یہ سجدہ سب سجدون کے پہلے اترا عبد اللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا ہے اور یہ جو بعض مفسرین اور محدثین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی سے اس سورت مین ایک آیت پڑہ دی تہی جس کے مشرکون کے اوثار کی تعریف نکلتی تہی یہ بالکل جہوٹ اور بے اصل ہے اسواسطے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپکی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہین کہ آپ کی زبان سے ایسی بات نکلوادے (روزی) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے اونہون نے پوچہا زید بن ثابت سے امام کے پیچہے پڑہنے کو اونہون نے کہا امام کے پیچہے کچہہ نہ پڑہنا چاہیے (سوا سورۂ فاتحہ کے) اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑہی پہر آپ نے سجدہ نہین کیا **ف** امام ابو حنیفہ نے زید بن ثابت کے قول سے استدلال کیا ہے اور امام کے پیچہے مطلق قرارت سے منع کیا ہے خواہ سورۂ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورۃ خواہ سری نماز ہو یا جہری اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورت فاتحہ امام کے پیچہے پڑہنا چاہیے سری اور جہری نمازون مین اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑہے اوس کی نماز نہین ہوتی اور فرمایا جب تم میرے پیچہے نماز پڑہو تو کوئی سورۃ نہ پڑہو سوا سورۂ فاتحہ کے اور حدیثین بہی ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین زید بن ثابت کے قول پر مقدم ہین دوسری یہ کہ زید کا مطلب قرأت کی ممانعت سے یہ ہے کہ سوا سورۂ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑہی جاوے اور یہ تاویل ضرور ہے تاکہ اور احادیث کے خلاف نہ ہووے اور یہ جو زید نے کہا کہ اونہون نے سورۂ والنجم پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپنے سجدہ نہ کیا یہ ظاہر دلیل ہے امام مالک کی جو کہتے ہین مفصل مین کوئی سجدہ نہین ہے اور سورۂ والنجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک کے سجدے منسوخ ہین اس حدیث سے یا عبد اللہ بن عباس کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہین کیا مفصل مین جب سے مدینہ مین آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ

ابوہریرہ کی روایت مین ہی کہ ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم
ربک مین اور اجماع کیا ہے علما نے اس امر پر کہ ابوہریرہ ۷ھ ہجری مین مسلمان ہوئے اور ابن عباس کی حدیث
کا اسناد ضعیف ہی وہ دلیل لانے کے لائق نہین اور زید کی حدیث سی سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر
ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہی تو اسکا ترک جائز ہے اب اختلاف کیا ہے علما نے کہ ساری قرآن مین کتنے سجدے
تلاوت کے ہین تو امام شافعی اور ایک طائفہ علماء کا یہ قول ہے کہ قرآن مین سب چودہ سجدے ہین دو سورہ حج مین اور
تین مفصل مین اور صاد مین سجدہ تلاوت نہین ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور ایک جماعت علماء
کے نزدیک سب گیارہ سجدے ہین اون کے نزدیک مفصل کی تینون سجدے ساقط ہین اور امام ابوحنیفہ کے
نزدیک سب سجدے چودہ ہین لیکن سورہ حج مین ایک ہی سجدہ ہے اور صاد مین ایک سجدہ ہی اور احمد اور ابن
شریح کے نزدیک پندرہ سجدے ہین انہون نے حج کے دونون سجدون کو اور صاد کے سجدہ کو بھی قائم رکھا اور
مقامات سجدے کے مشہور ہین صرف حم کے سجدے کے مقام مین اختلاف ہی امام مالک اور ایک جماعت سلف
کے نزدیک یہ سجدہ اِن کُنتُم اِیّاہُ تَعبُدُونَ پر ہی اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لا یسامون
پر (نووی) عَن اَبِی سَلَمَۃَ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیرَۃَ قَرَاَ لَھُم اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّت فَسَجَدَ
فِیھَا فَلَمَّا انصَرَفَ اَخبَرَھُم اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیھَا ترجمہ ابوسلمہ بن
عبدالرحمن سے روایت ہی ابوہریرہ نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھا تو سجدہ کیا جب نماز سی فارغ ہوے تو بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت مین سجدہ کیا تھا عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِمِثلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ سَجَدنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ
سَلَّمَ فِی اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّت وَاقرَاْ بِاسمِ رَبِّکَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی ہم نے سجدہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ
سَجَدَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّت وَاقرَاْ بِاسمِ رَبِّکَ ترجمہ ابوہریرہ رض
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت و اقرا باسم ربک مین عَن اَبِی
ھُرَیرَۃَ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِمِثلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَن اَبِی رَافِعٍ قَالَ
صَلَّیتُ مَعَ اَبِی ھُرَیرَۃَ صَلٰوۃَ العَتَمَۃِ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّت فَسَجَدَ فِیھَا فَقُلتُ مَا ھٰذِہِ السَّجدَۃُ
قَالَ سَجَدتُّ بِھَا خَلفَ اَبِی القَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسجُدُ بِھَا حَتّٰی اَلقَاہُ وَقَالَ ابنُ

ن مِنثلہ

ن فقلت لہ

عَبْدِ الْاَعْلٰى فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ هَا ترجمہ ابورافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابوہریرہ کے ساتھ عشا
کی انہوں نے سورہ پڑھا اذا السماء انشقت اور سجدہ کیا اس میں میں نے کہا (نماز کے بعد) یہ سجدہ تم نے کیسا
کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کیا ہے اور میں اسکو کرتا رہوں گا یہاں
تک کہ آپ سے ملوں۔ ابن عبدالاعلی کی روایت میں یوں ہی کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا عَنِ التَّیْمِیِّ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيْهَا فَقَالَ
نَعَمْ رَاَيْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لِيَسْجُدُ
قُلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابورافع سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ کو دیکھا
وہ سجدہ کرتے تھے سورہ اذا السماء انشقت میں میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا
ہاں میں نے اپنے چہیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ سجدہ کرتے تھے اس صورت میں تو میں بھی
ہمیشہ اس سورت میں سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں (عالم آخرت میں) باب
صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلٰوةِ وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ نماز میں کیونکر بیٹھنا چاہیے اور
دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر کیونکر رکھنا چاہیے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ فخذہ
قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى
وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ ترجمہ عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو
بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر
رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور انگلی سے اشارہ کرتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى
عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ
الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے دعا کرنے
کو تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا
انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بایاں گھٹنا دیتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ وَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى بَاسِطُهَا عَلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے کلمہ کے انگلی کو اٹھاتے اور اس سے دعا کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثًا وَّخَمْسِيْنَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے **ف** نووی نے کہا یہ جو عبداللہ بن زبیر کی حدیث میں بیٹھنے کی شکل آئی ہے اسکو تورک کہتے ہیں اور یہ سنت ہے لیکن اس روایت میں جو داہنے قدم کے بچھانیکا ذکر ہے یہ مشکل ہے کیونکہ تورک میں باتفاق علماء داہنا پاؤں کھڑا کرنا سنت ہے اور احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے قاضی عیاض نے کہا شاید یہ غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ بچھایا بائیں قدم کو لیکن بائیں قدم کا تو ذکر خود روایت میں موجود ہے کہ اسکو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور اور شاید فرش کی جگہ نصب کا لفظ صحیح ہے یعنے کھڑا کیا داہنے قدم کو اور ایک تاویل یہ ہے کہ داہنے قدم کا بچھانا بھی درست ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اگرچہ انگلیوں کی پوروں پر کھڑا کرنا پاؤں کا مستحب ہے اور علما کا اختلاف ہے اس مسئلہ میں کہ کیونکر بیٹھنا افضل ہے دونوں جلسوں میں امام مالک کے نزدیک تورک افضل ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں میں افتراش افضل ہے یعنے بایاں پاؤں بچھا کر اوس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤں کھڑا کرنا اور امام شافعی کے نزدیک پہلے جلسے میں افتراش اور دوسرے میں تورک افضل ہے۔ اب یہ جو ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھا اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی ان میں تطبیق یوں ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ پہلی روایت میں بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اوسکے نیچے کے قریب رکھا اس صورت میں ۵۳ کی شکل بن جاوے گی۔ اور اشارہ کرنا کلمے کی انگلی سے مستحب ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ الا اللہ کہتے وقت اشارہ کرے اور یہ اشارہ صرف کلمے کی انگلی سے کرنا چاہیے اگر وہ کٹی ہو یا کوئی عذر ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ نہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت

اپنی نگاہ بہی ادہرہی رکہی (انتہی مختصرا) مترجم کہتا ہی کہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹہتے تو اسی طرح سے بیٹہتے یعنے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیے ہوئے اب خاص الا اللہ کے وقت اشارہ کرنا کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اسپر ہے کہ وہ شروع تعدہ سے اخیر تک کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیے رہتے ہین اور یہی صحیح ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى **ترجمہ** علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہی مجہکو عبد اللہ بن عمر نے دیکہا نماز مین کنکریون سے کہیلتے ہوئے جب مین نماز سے فارغ ہوا تو مجہکو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے مین نے کہا وہ کیسے کرتے تہے انہون نے کہا آپ جب نماز مین بیٹہتے تو داہنی تہیلی داہنی ران پر رکہتے اور سب انگلیون کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگہوٹے کے پاس ہے (یعنے کلمہ کی انگلی سے) اور بائین تہیلی بائین ران پر رکہتے عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر بیان ہوا

بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيْلِ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ

نماز ختم کرتے وقت سلام پہیرنا کیونکر چاہیے

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَنَّ أَمِيْرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنّٰى عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيْثِهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ **ترجمہ** ابو معمر سے روایت ہی کہ مکہ مین ایک امیر تہا وہ دو سلام پہیر کرتا عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہان سے سیکہی حکم کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيْرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنّٰى عَلِقَهَا **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا یعنے ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پہیرے تو عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہان سے سیکہے عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أَرٰى

ن: بالحصباء: ن فقلت

۱۰- باب التسلیم فی الصلوٰۃ

بَیَاضَ خَدِّہٖ ترجمہ سعد سے روایت ہے میں دیکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف
سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کی گال کی سفیدی مجھکو دکھلائی دیتی **ف** نووی نے کہا اس میں دلیل
ہے امام شافعی اور جمہور سلف اور خلف کی مذہب کی جو کہتے ہیں نماز کے بعد دو سلام کرنا چاہیے اور امام
مالک اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہے پر اونکی دلیلیں ضعیف ہیں اور احادیث
صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور بفرض تسلیم یہ بات نکلتی ہے کہ ایک سلام پر اقتصار کرنا جائز ہے اور
اس پر اجماع ہے علماء کا کہ واجب ایک ہی سلام ہے مگر ایک سلام کرے تو منہ کو قبلہ ہی کیطرف رکھے اور جو دو
سلام کرے تو ایک داہنی طرف کرے اور ایک بائیں طرف کرے اور ہر سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ اُس
طرف سے ایک گال دکھلائی دیوے یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں گال دکھلائی دیویں اور
سلام نماز کا ایک رکن ہے جسکے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی یہی قول ہے جمہور صحابہ اور تابعین اور علماء کا
اور ابو حنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت ہے اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے
سلام ہو یا کلام یا حدث ہو یا قیام انتہے **باب الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ** نماز کے بعد کیا پڑھنا
چاہیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالتَّكْبِيْرِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم پہچانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا
ختم جب آپ تکبیر کہتے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُخْبِرُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا
بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو
وَقَدْ اَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا عمرو
نے کہا میں نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا میں نے تم سے
یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انہوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی **ف** اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس
حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہیں تو یہ روایت حجت ہوگی امام مسلم اور جمہور فقہا اور اہل
حدیث کے مذہب کے موافق **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ
مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

باب الذکر بعد الصلوٰۃ

التنبیہ

كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا بلند آواز سے ذکر کرنا فرض نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تہا اور مین جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے **ف** نووی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماے سلف کی جو کہتے ہین فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا مستحب ہے اور متاخرین مین سے ابن حزم ظاہری نے اوسکو مستحب جانا ہے اور ابن بطال اور اور علما نے یہ نقل کیا ہے کہ ساری مذہب اسکے ذکر جہری کو مستحب نہین جانتے اور امام شافعی نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید یہ جہر کبہی کبہی کیا ہو لوگون کو سکہلانے کے لیے نہ اس لیے کہ جہر کرنا مستحب ہے یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تہے اور امام یا مقتدی دونون کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کرین تو آہستہ سے کرین مگر جب امام لوگون کو تعلیم کرنا چاہے تو تہوڑی دیر کے لیے جہر کر سکتا ہے انتہی **باب** اسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ درمیان تشہد اور سلام کے عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا استحباب **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَأَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَهِيَ تَقُوْلُ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُوْدُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّهُ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ایک عورت یہودی میرے پاس بیٹہی تہی وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے قبر مین تم آزمائے جاؤگے (یعنی تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان مین پوری نہ اترے تو عذاب ہوگا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانپ گئے اور فرمایا یہود کے واسطے یہ ہوگا حضرت عائشہ نے کہا پہر چند راتین ہم ٹہرے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہکو معلوم ہے میرے اوپر وحی اتری کہ قبر مین تمہاری آزمایش ہوگی - حضرت عائشہ نے کہا مین نے سنا اس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تہے قبر کے عذاب سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ بعد اسکے پناہ مانگتے تہے قبر کے عذاب سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا

وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ
يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا اَنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ
يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَاَيْتُهُ بَعْدُ فِيْ صَلٰوةٍ اِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے میرے پاس دو بڑھیاں یہودی مدینہ والوں میں سے آئیں اور
کہنے لگیں قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں میں نے انکو جھٹلایا اور مجھے اچھا نہ لگا انکو سچا کہنا پھر وہ
دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا جو ان بڑھیوں نے
کہا تھا آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جسکو جانور تک سنتے ہیں حضرت
عائشہ نے کہا اسکے بعد میں نے دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے **عن**
عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْهِ قَالَتْ وَمَا صَلّٰى صَلٰوةً بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے ایسا ہی مروی ہے جو اوپر گذرا اس روایت میں یہ ہے اسکے
بعد آپ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلٰوتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ترجمہ
ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پناہ مانگتے تھے نماز میں
دجال کے فتنے سے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَهَّدَ
اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ترجمہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھ چکے
تو چار چیزوں سے پناہ مانگے کہے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی
اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُوْ
لَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین یہ دعا مانگتے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری قبر کے عذاب سی اور پناہ مانگتا ہون مین تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کی فتنے سے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص بولا یارسول آپ اکثر قرضداری سی کیون پناہ مانگتے ہین آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہی تو جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ خلاف کرتا ہے

ف تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہین پر اوسکی وجہ سی اور گناہ سرزد ہوتے ہین اسوجہ سے قرضداری سے پناہ مانگے بحقیقت مین قرضداری بری بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کی قرض نہ لے اور سخت ضرورت یہ ہی کہ مارے بھوک کے مرتا ہو اوس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہین جس کے لیے قرض کے بلا مین پڑے اور شادی یا موت کی رسمین تو محض لغو ہین ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا ضرور نہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اخیر تشہد پڑھ چکی تو چار چیزون سے پناہ مانگو جہنم کے عذاب سی اور قبر کے عذاب سی اور زندگی اور موت کی فساد سی اور دجال کی برائی سے عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاٰخِرَ ترجمہ وہی جو اوپہ گذرا پر اسمین صرف تشہد کا لفظ ہی اخیر کا لفظ نہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیرے قبر کے عذاب سی اور دوزخ کے عذاب سی اور زندگی اور موت کی فساد سی اور دجال کی برائی سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اللہ کے عذاب سی پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سی پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سی پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کی فتنے سی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا گیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے عذاب قبر کے اور عذاب سے دوزخ کے اور فتنے سے دجال کے عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا
اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ
الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا
قَالَ لِابْنِهِ أَدَعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ أَعِدْ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ
أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ كَمَا قَالَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے تحقیق کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے
انکو یہ دعا جس طرح سکھاتے انکو سورہ قرآن سے فرماتے کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہین تجھ سے عذاب سے دوزخ کے اور عذاب سے قبر کے اور
پناہ مانگتے ہین تجھ سے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہین تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے کہا مسلم بن الحجاج
نے پہونچا مجھکو کہ کہا طاؤس نے اپنے بیٹے سے تو نے یہ دعا مانگی نماز مین کہا نہین کہا پھر پڑھ اپنی نماز تحقیق کہ
طاؤس نے روایت کیا اس حدیث کو تین یا چار راویون سے یا جیسا کہ کہا ف امام نووی نے کہا طاؤس
کے اس قول سے اس دعا کے پڑھنے کی بہت تاکید ثابت ہوتی ہے اور ظاہر یہ بات نکلتی ہے کہ اس دعا کا
پڑھنا واجب ہے جب تو انہون نے نماز کے اعادہ کا حکم دیا لیکن اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہین بلکہ مستحب
ہے اور شاید طاؤس کی غرض تاکید تھی نہ وجوب انتہے

باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا
الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الِاسْتِغْفَارُ قَالَ يَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللهَ
أَسْتَغْفِرُ اللهَ ترجمہ ثوبانؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کر
اور کہتے اللہم سے اخیر تک کہا ولید نے مین نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیونکر ہے کہا استغفر اللہ کہتے یعنے مغفرت
مانگتا ہون مین اللہ سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ
إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَفِي رِوَايَةِ

ابن نمیر یا ذا الجلال والاکرام ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پہیرتے نہ بیٹھتے مگر اس قدر کہ کہتے اللھم سے اخیر تک یعنی یا اللہ تو سالم ہے سب عیبوں سے اور تجھی سے ہے سلامتی یعنے تمام عالم کی بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے اور ابن نمیر کی روایت میں یا ذالجلال ہے عن عاصم بھذا الاسناد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بمثلہ غیر انہ کان یقول یا ذا الجلال والاکرام ترجمہ جو اوپر گذرا اور اس روایت میں بھی یا ذا الجلال والاکرام ہے عن وراد مولی المغیرۃ بن شعبۃ قال کتب المغیرۃ بن شعبۃ الی معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا فرغ من الصلوۃ وسلم قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ترجمہ وراد سے جو مولی ہیں مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پہیرتے تو کہتے لا الہ سے اخیر تک یعنے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے یا اللہ جو تو دے اوسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اوسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے بیش نہیں جاتی عن وراد مولی المغیرۃ بن شعبۃ عن المغیرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ قال ابوبکر وابو کریب فی روایتھما قال فاملاھا علی المغیرۃ وکتبت بھا الی معاویۃ ترجمہ وراد سے جو غلام آزاد ہیں مغیرہ بن شعبہ کے روایت ہے اور مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی روایت کی مثل راوی ہیں اور ابوبکر اور ابو کریب نے اپنی روایتوں میں کہا کہ وراد نے کہا مغیرہ نے مجھے بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا عن ابی لبابۃ ان ورادا مولی المغیرۃ بن شعبۃ قال کتب المغیرۃ بن شعبۃ الی معاویۃ کتب ذلک الکتاب لہ وراد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین سلم بمثل حدیثھما الا قولہ وھو علی کل شیء قدیر فانہ لم یذکر ترجمہ ابی لبابہ نے کہا معاویہ کو مغیرہ نے وراد کے ہاتھ سے لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جب سلام پہیرتے نماز کا مثل ابوبکر اور ابو کریب کی روایت کے مگر اس میں وھو علی کل شیء قدیر کو ذکر نہیں کیا عن وراد کاتب المغیرۃ بن شعبۃ قال کتب معاویۃ الی المغیرۃ بمثل حدیث منصور والاعمش ترجمہ وراد کاتب مغیرہ نے کہا کہ

عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَوٰةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ عبدہ اور عبدالملک دونون نے وراد سے سنا جو منشی تہے مغیرہ کے کہ لکہہ بہیجا معاویہ نے مغیرہ کو لکہہ بہیجا مثل روایت منصور اور عمش کے نے مغیرہ کو کہ مجہے کوئی دعا ایسی لکہہ بہیجو جو سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غرض انہون نے لکہہ بہیجا کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے جب نماز سے فارغ ہوتے لا الہ سے آخیر تک اور ترجمہ اس دعا کا اوپر گذرا

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوٰةٍ حِينَ يُسَلِّمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوٰةٍ ترجمہ ابی الزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے بعد سلام پہیرنے کیوقت لا الہ الا اللہ سے کافرون تک پڑہتے یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے نہین مگر اللہ ایک ہے کوئی شریک نہین ہے اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کی لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچہ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کے طاقت نہ عبادت کرنیکی قوت ہے مگر ساتہہ اللہ کی نہین ہے کوئی معبود لائق عبادت کی اور نہین پوجتے ہین ہم مگر اوسی کو اسیکا ہے سب احسان اور اسیکو ہے بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف اچہی نہین ہے کوئی معبود لائق عبادت کی مگر اللہ ہم نری اوسی کی عبادت کرنیوالے ہین اگرچہ برا مانین کافر اور کہا راوی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی پڑہا کرتے تہے ہر نماز کے بعد

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَوٰةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَوٰةٍ ترجمہ ابی الزبیر سے جو مولی ہین اون کی روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر اس دعا کے ساتہہ یعنے جو اوپر مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے تہے جیسے ابن نمیر نے روایت کی ہے اور اسکے آخر مین یہ کہا کہ ابن الزبیر کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ

آواز بلند سے یہ پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد **ف** ابن نمیر کی روایت وہی ہے جو ابھی اوپر گذری **عن** ابن الزبیر قال سمعت عبد الله بن الزبیر یخطب علی هذا المنبر وهو یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سلم فی دبر الصلوة او الصلوات فذکر بمثل حدیث هشام بن عروة

ترجمہ ابی الزبیر نے کہا میں نے سنا عبد اللہ بن الزبیر سے کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ذکر کی حدیث مانند روایت ہشام بن عروہ کے **ف** ہشام کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیر سے اوپر مذکور ہوئی جس میں دعا مذکور ہے **عن** موسی بن عقبة ان ابا الزبیر المکی حدثه انه سمع عبد الله بن الزبیر وهو یقول فی اثر الصلوة اذا سلم بمثل حدیثهما وقال فی آخره وکان یذکر ذلک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

ترجمہ موسی بن عقبہ سے ابو الزبیر مکی نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ کہتے تھے ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے تھے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابی الزبیر اور اسکی آخر میں کہا کہ ذکر کرتے تھے وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی هریرة ان فقراء المهاجرین اتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا قد ذهب اهل الدثور بالدرجات العلی والنعیم المقیم فقال وما ذاک قالوا یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ویتصدقون ولا نتصدق ویعتقون ولا نعتق فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم افلا اعلمکم شیئا تدرکون به من سبقکم وتسبقون به من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول الله قال تسبحون وتکبرون وتحمدون فی دبر کل صلوة ثلاثا وثلاثین مرة قال ابو صالح فرجع فقراء المهاجرین الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا سمع اخواننا اهل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء وزاد غیر قتیبة فی هذا الحدیث عن اللیث عن ابن عجلان قال سمی فحدثت بعض اهلی هذا الحدیث فقال وهمت انما قال تسبح الله ثلاثا وثلاثین وتحمد الله ثلاثا وثلاثین وتکبر الله ثلاثا وثلاثین فرجعت الی ابی صالح فقلت له ذلک فاخذ بیدی فقال الله اکبر وسبحان الله والحمد لله والله اکبر وسبحان الله والحمد لله حتی تبلغ من جمیعهن ثلاثة وثلاثین قال ابن عجلان فحدثت بهذا الحدیث رجاء بن حیوة فحدثنی بمثله

بِمِثْلِهٖ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابی ہریرہؓ راوی
ہین کہ فقرا مہاجرین حضرت کی خدمت آئے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین لئے
لیتے آپنے فرمایا کیون انہون نے عرض کی کہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکہتے ہین جیسے ہم رکہتے ہین
اور وہ صدقہ دیتے ہین اور ہم نہین دیسکتے اور غلام آزاد کرتے ہین اور ہم نہین آزاد کر سکتے تو آپ نے فرمایا مین
تمہین ایسی چیز سکہا دون کہ جو تم سے آگے ہون انکو تم پالو اور انپر سے پیچہے والون کے ہمیشہ آگے رہو اور کوئی تم سے درجہ
مین بڑہ کر نہ ہو مگر وہ جو وہی کام کرے جو تم کرتے ہو انہون نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا تسبیح و تکبیر و تحمید
کرو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ ابو صالح نے کہا پہر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کئے
کہ ہمارے بہائیون نے سن پایا جو اہل مال ہین ہماری اس دعا کو اور وہ بہی پڑہنے لگے جیسے ہم پڑہتے ہین تب آپنے
فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے (یعنی اس مین میرا کیا اختیار ہے) غیر قتیبہ نے اس روایت مین یہ بڑہایا کہ
لیث بن عجلان سے راوی ہین کہ سُمَی نے کہا مین نے یہ حدیث اپنی کسی گہر والون سے بیان کی تو انہون نے کہا
کہ تم بہول گئے اس روایت مین یون ہے کہ تسبیح کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تحمید کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تکبیر
کہے اللہ کی تینتیس بار پہر مین ابی صالح کے پاس گیا اور مین نے ان سے اسکا ذکر کیا تو انہون نے میرا ہاتہ پکڑا اور
کہا اللہ اکبر سے الحمد للہ تک تینتیس بار کہو یعنے اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ بڑا ہے اور
پاک ہے اللہ اور سب تعریف اسی کے لیے ہے ابن عجلان نے کہا مین نے یہ حدیث جا ابن حیوہ سے بیان کی تو انہون
نے اسی کی مثل مجہ سے روایت کی ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰی وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ قُتَیْبَةَ عَنِ اللَّیْثِ اِلَّا اَنَّهٗ اَدْرَجَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَوْلَ
اَبِیْ صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ سُهَیْلٌ اِحْدٰی عَشْرَةَ
اِحْدٰی عَشْرَةَ فَجَمِیْعُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہؓ راوی ہین کہ فقرا مہاجرین نے عرض
کی کہ یا رسول اللہ مالوالے بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین لے گئے غرض روایت کی انہون نے مثل حدیث
قتیبہ کی جو لیث سے مروی ہے مگر اتنی بات انہون نے مدرج کی (ادراج یہ ہے کہ راوی کا قول کسی روایت مین ملادے)
ابی ہریرہ کی روایت مین ابی صالح کے قول سے کہ پہر لوٹ کر آئے فقرا مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا حدیث
مین کہ سہیل نے کہا کہ ہر کلمہ گیارہ گیارہ بار کہو کہ سب ملکر تینتیس بار ہو جاوین) **ف** سہیل کے روایت میں

گیارہ بار ہر کلمہ آیا ہی یہ اور روایتوں کے منافی نہیں ہے جنمین تینتیس بار کا ذکر ہے بلکہ جن روایتوں مین
تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویون کی زیادت ہی اور زیادت ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ بعض راویون نے
پوری سو سو بار پڑھنے کو روایت کیا ہی اور وہ زیادت بہی قابل قبول ہو اور ایک روایت مین تکبیر چونتیس بار
آئی ہے اور وہ بہی قابل قبول ہو اسواسطے اگر احتیاط منظور ہو تو تسبیح اور تحمید کو تینتیس تینتیس بار اور تکبیر کو چونتیس بار
کہے اور اخر مین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کو آخر تک پڑہ لیوے کہ سب روایتون پر عمل ہو جاوے یہ مضمون ہے
نووی کا عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ
قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّ

ثلاث وثلاثون

اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً ترجمہ کعب بن عجرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز

اربع وثلاثون

کے پیچھے کچھ ایسی دعائین پڑہنے کی ہین کہ انکا پڑہنے والا یا ان کا بجا لانیوالا ہر نماز فرض کے بعد کبھی محروم نہین
ہوتا (یعنے ثواب سے یا بلند درجون سے) تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا
عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ
فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ دُبُرِ

ثلاث وثلاثون

اربع وثلاثون

كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ اوپر گذرا عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ حکم سے بہی اسی اسناد سے اسی
کی مثل مروی ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ
صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ
وَّتِسْعُوْنَ قَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

وقال

شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ترجمہ ابو ہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار تو یہ ننانوے
کلمہ ہوگئے اور پورا سیکڑا یون کرے کہ ایک بار لا الہ سے قدیر تک پڑہے (یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے
نہین مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہین اسکا اوسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر
قادر ہے) تو بخشے جاتے ہین گناہ اوس کے اگرچہ دریا کی پہین کے برابر (یعنی بے حد) ہون عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثل روایت پہلی کے

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

تکبیر تحریمہ اور قرات کے بیچ کی دعاؤں کا بیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ فِی الصَّلٰوۃِ سَکَتَ ھُنَیْۃً قَبْلَ اَنْ یَّقْرَأَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّیْ اَرَأَیْتَ سُکُوْتَکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَۃِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ
بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ
الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ترجمہ ابی ہریرہ رض نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرات کرتے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرات کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے
رہتے ہیں آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اللہم سے آخر تک (یعنی یا اللہ دور کر دے مجھے میرے گناہوں سے جیسے دور کیا
تو نے مشرق کو مغرب سے یا اللہ صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جیسے صاف ہوتا ہے کپڑا سفید میل سے یا اللہ
دھو دے میرے گناہوں کو برف سے اور پانی اور اولوں سے) ف کہا امام نووی نے دلیل ہے یہ روایت امام
شافعی اور ابو حنیفہ اور سوا امام احمد اور جمہور کی کہ وہ سب دعاء افتتاح کو مستحب جانتے ہیں اور اس باب میں بہت
احادیث وارد ہوئی ہیں اسی میں سے یہ حدیث اور حدیث حضرت علی کے جس میں انی وجہت وجہی کی دعا مذکور
ہے ذکر کی ہے وہ مسلم نے اسکو بعد ابواب صلوۃ اللیل وغیرہ میں اور اسکے سوا اور روایتیں ہیں اور میں نے انکو
شرح مہذب میں جمع کیا ہے عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَھَضَ مِنَ
الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَمْ یَسْکُتْ ترجمہ ابو ہریرہ رض نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پر اٹھ کھڑے ہوتے قرات شروع کرتے الحمد سے اور چپ نہ رہتے (یعنی
دعاء استفتاح نہ پڑھتے) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَہُ النَّفَسُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہٗ
قَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِالْکَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِھَا فَاِنَّہٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ
رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِیَ النَّفَسُ فَقُلْتُھَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَّبْتَدِرُوْنَھَا
اَیُّھُمْ یَرْفَعُھَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صفوں میں لگ گیا اور اسکی سانس چڑھ
گئی تھی تو اس نے کہا الحمد للہ سے مبارکاً فیہ تک (یعنی سب تعریف اللہ کی ہے بہت تعریف اور پاک

هُنَيْهَةً

فِي الصَّفِّ

[illegible]

اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ کہنے والا کون تھا جسنے یہ کلمات
کہے سو قوم کے لوگ چپ ہو رہے پھر آپ نے فرمایا کس نے کہے یہ کلمات البتہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی سو
ایک شخص نے عرض کی کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی تھی سو میں نے ان کلمات کو کہا تو آپ نے فرمایا میں نے
بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گرتے ہیں کہ کون اونمیں کا اسکو اوپر لے جاوے (یعنی خداوند تعالیٰ کے پاس)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ

ترجمہ ابن عمر نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ایک
شخص نے حاضرین میں سے کہا اللہ اکبر سے اصیلا تک (یعنی اللہ بڑا ہے سب بڑائی اسی کے واسطے ہے اور بہت
تعریف ہے اسکو اور پاک ہے اللہ پاکی بولنا ہے صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس نے
کہے یہ کلمے تو ایک شخص نے عرض کی قوم میں سے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے مجھے تعجب آیا جب
کھولے گئے اسکے لیے دروازے آسمان کے ابن عمر نے کہا میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا جب سے یہ
بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الصَّلٰوةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِهَا سَعْيًا

وقار اور تسکین سے نماز میں آنیکا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جاوے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے
تسکین سے اور جو ملے امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو نہ ملے اوسکو پورا کر لو **ف** نووی نے کہا سب نماز وں
کا یہی حکم ہے جمعہ ہو خواہ غیر جمعہ اور اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا ہے فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تو اس میں بھی سعی سے
مراد آہستہ چلنا ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گویا نماز میں داخل ہو گیا
پس ضرور ہے کہ اوس کے آداب کا لحاظ رکھے اسی لیے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے
نماز کا قصد کیا نماز میں ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اوسے پورا کر لو اس سے تنبیہ ہو گئی کہ اگر نماز کے فوت

مِنْ

مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

نماز میں وقار اور تسکین سے آنے کا بیان

ہونیکا خوف ہو جب بہی وقار سے آنا چاہیے دوڑنا کودنا پہاندنا ضرور نہیں اور اکثر عوام بلکہ خواص بہی اس سے غافل ہین اور امام شافعی اور جمہور علما کا قول ہے سلف و خلف سے کہ جو امام کے ساتھہ مسبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز کا ہے اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کریگا وہ آخر حصہ ہے اور ابو حنیفہ کا مذہب اسکے خلاف ہے کہ وہ امام کے سلام کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہین اسیلیے آخر کی رکعتون کو بہری پڑہتے ہین اور قوی وہی مذہب اول ہے اور جو روایت میں آیا ہے واقض ما سبقک یہان قضا بمعنی ادا ہے یہی جواب جمہور نے حنفیہ کو دیا ہے یہ کہ وہ نماز قضا جو اول ہے چنانچہ عرب کہتا ہے قضیت حق فلان یعنی ادا کیا مین نے حق فلانیکا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر کہی جاوے نماز فرض کی تو دوڑتے ہوے نہ آؤ بلکہ تسکین سے آؤ جو ملے پڑہ لو اور جو فوت ہو اسے پورا کر لو اس لیے کہ جب کوئی تم مین سے نماز کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ نماز مین ہو جاتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یَسْعَ اِلَیْهَا اَحَدُکُمْ وَلٰکِنْ لِیَمْشِ وَعَلَیْهِ السَّکِیْنَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا اَدْرَکْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَکَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی تم مین سے دوڑ کر نہ چلے لیکن آہستہ چلے آرام سے اور وقار سے اور پڑہ جو تجہے ملے اور ادا کر جو تجہہ سے آگے امام نے پڑہ لی ہے عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ جَلَبَةً فَقَالَ مَا شَاْنُکُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سَبَقَکُمْ فَاَتِمُّوْا ترجمہ ابو قتادہ نے کہا ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کہ آپ نے لوگون کے کہڑ بڑ سنی تو فرمایا یعنی بعد نماز کے کہ کیا حال ہے تمہارا انہون نے عرض کی کہ ہمنے جلدی کی نماز کے لیے آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو جب تم آؤ نماز کو تو آرام سے آؤ پہر جو ملے پڑہ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اوسے پورا کر لو عَنْ شَیْبَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ مَتٰی یَقُوْمُ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ

ترجمہ نماز کیلیے کب کہڑے ہوون کیوں سیدہے عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ

الصلٰوة

نما

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ إِذَا أُقِيمَتْ أَوْ نُودِيَ ترجمہ ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو ابن حاتم نے شک کیا کہ اُقیمت الصلوٰۃ ہے یا نودی ف یعنی پہلے سے نماز کے لیے کھڑے نہ ہو کہ شاید میرے نکلنے میں دیر ہو تو تمہیں تکلیف ہو سبحان اللہ کیا شفقت ہے نبی امی کی اپنی امت پر اس سے معلوم ہو گیا کہ جب امام حاضر ہو جب تکبیر کہی جاوے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک موذن اقامت سے فارغ نہ ہو تب تک کوئی کھڑا نہ ہو اور عامہ علما کا مذہب ہے کہ جب موذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کھڑے ہو جاویں اور انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب امام قد قامت الصلوٰۃ کہتا جب کھڑے ہوتے اور ابو حنیفہ کا قول ہے اور کوفیوں کا کہ حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت امام تکبیر تحریمہ باندھے اور جمہور علما کا سلف سے خلف تک یہ قول ہے کہ موذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریمہ نہ باندھی جاوے نووی نے ایسا ہی لکھا ہے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي رِوَايَتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ حَتّٰى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا ترجمہ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہم نے صفیں برابر کیں حضرت کے نکلنے سے پہلے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں باندھی تھی کہ آپ کو یاد آگیا اور گھر میں لوٹ گئے اور ہم سے فرما گئے کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو ہم سب کھڑے آپ کے منتظر تھے کہ آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پھر تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی ف شاید اسی کے بعد آپ نے یہ فرما دیا ہو کہ جب تک مجھے دیکھ نہ لو تب تک کھڑے نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہیں کہی غرض ثابت ہوا عدم اعادہ تکبیر کا ایسے واقعات سے اور معلوم ہوا کہ عبادات میں انبیا سے بھول ہو سکتی ہے کہ لوازم بشریت ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطُفُ الْمَاءَ فَصَلّٰى بِهِمْ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگوں نے صفیں باندھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اپنے مقام میں کھڑے ہو کر پھر ہم کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا

تکبیر سب کے ساتھ نماز پڑہی **عن** ابی ہریرۃ ان الصلوۃ کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاخذ الناس مصافہم قبل ان یقوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کے واسطے کہی جاتی تہی اور لوگ صفوں میں اپنی جگہہ لے لیتے تہے قبل اس کے کہ حضرت کہڑے ہون اپنی جگہہ مین **ف** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیکہتے رہتے ہون گے حضرت کے نکلنے کو اور لوگ نہ دیکہتے ہونگے جب حضرت بلال کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لاتے ہین انہون نے تکبیر شروع کی اور لوگ جب حضرت کو دیکہہ کہڑے ہوگئے اور اپنی اپنی جگہہ پر برابر ہوگئے پہر جب صفوف برابر ہوچکی اپنی جگہہ پر تشریف لاکر نماز شروع کردی اور اسکی خلاف جہان مروی ہے وہ قضیہ اتفاقیہ ہو یا بیان جواز کے واسطے ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال کان بلال یؤذن اذا دحضت فلا یقیم حتی یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا خرج اقام الصلوۃ حین یراہ **ترجمہ** جابر نے کہا بلال جب زوال ہوتا اذان دیتے اور اقامت نہ کہتے یہانتک کہ حضرت تشریف لاوین جب آپ تشریف لاتے اور بلال دیکہہ لیتے تب تکبیر کہتے **ف** یہ بیان بہی اوپر کہہ آئے

باب من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک تلک الصلوۃ

ترجمہ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اوس نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے **اول** یہ کہ جس نے ایک رکعت پڑہنے کے موافق کسی نماز کا وقت پالیا مثلاً کافر اوسوقت اسلام لایا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون عاقل ہوا یا حائضہ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اوسپر فرض ہوگئی **دوسری** یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھہ پڑہ لی وہ جماعت کی فضیلت کو پاچکا اب اگر جمعہ کی نماز تہی تو ایک رکعت اور پڑہ لے اور ظہر اوس سے ساقط ہوگئی **تیسرے** یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑہ لی یا قبل غروب آفتاب ادا کر لی اور بعد اسکے آفتاب طلوع ہوگیا یا غروب ہوگیا تو اسکو نماز صبح اور عصر کی مل گئی باقی نماز اوسکی ادا ہوئی قضا نہ ہوئی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوۃ مع الامام فقد ادرک الصلوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے ساتھہ ایک رکعت پڑہ لی اوسکو نماز مل گئی یعنے جماعت کا ثواب حاصل ہوگیا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث یحیی عن مالک ولیس فی حدیث احد منہم مع الامام وفی حدیث عبید اللہ قال فقد ادرک

دحضت الشمس

الصلوٰۃ کے کہا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر ان سے اُنکی روایت مین مع الامام کا لفظ نہین ہے اور عبید اللہ
نے کلہا کا لفظ زیادہ کیا **ف** جس نے ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی جیسے عبید اللہ کی روایت
مین ہے اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ اب باقی رکعتین ادا ہی نہ کرے کہ یہ خلاف اجماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہے جو ہم
اوپر بیان کر آئے کہ اسکو ثواب جماعت کا ملگیا یا وہ نماز اوسپر فرض ہو چکی یا ادا ہوئی قضا نہ ہوئی اور باقی
رکعتین ضرور ادا کرے کذا قال النووی **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً
مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جسکو ایک رکعت ملی صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اسکو صبح کی نماز مل چکی جسکو ایک رکعت عصر کی ملی قبل
غروب آفتاب کے اسکو عصر کی نماز مل چکی **ف** مطلب اسکا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہے کہ مثلا کسی نے
صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑھ لی اور ایک رکعت بعد طلوع ادا کی تو نماز اوس کی صحیح ہوئی اور
باطل نہین ہوئی یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کا اور تمام علمای سلف و خلف کا اور خلاف
حنفیہ کا اسمین باطل و مردود ہے اور ظاہر حدیث سے اسکا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت مین سب
کا اتفاق ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ
اِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جس نے عصر کی نماز سے ایک سجدہ قبل غروب آفتاب پالیا یا صبح سے قبل طلوع اُسنے وہ نماز پالی اور سجدہ
سے مراد رکعت ہے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ
الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ پنجگانہ نمازون
کے وقتون کے بیان مین **عن** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ
لَهٗ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ
اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاَمَّنِيْ

ترجمہ

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایکدن نماز عصر میں کچھ دیر کی تو عروہ نے اون سے کہا کہ بیشک جبرئیل علیہ السلام اوترے اور نماز پڑہی انہون نے امام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو عمر بن عبد العزیز نے کہا سمجہکر کہو کیا کہتے ہو تم اے عروہ انہون نے کہا مین نے سنا ہے بشیر بن ابی مسعود سے وہ کہتے تھے مین نے سنا ہے ابو مسعود سے کہتے تہے مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جبرئیل اوترے اور میرے امام ہوئے اور مین نے اون کے ساتھ نماز پڑہی اور پہر نماز پڑہی اور پہر نماز پڑہی پہر نماز پڑہی پہر نماز پڑہی ان کے ساتھ حساب کرتے تہے اپنی انگلیون پر پانچ نمازون کا ف نووی نے کہا اگرچہ اس روایت مین اوقات نماز مذکور نہین ہین مگر جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایتون مین اوقات مذکور ہین جنکو ابو داود اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور شاید یہان راوی نے اوس روایت کیطرف اشارہ کر دیا کہ مخاطب پوری روایت کو یاد کرلے باقی رہی تاخیر نماز مین جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک جائز ہے اگرچہ اول وقت ادا کرنا افضل اور بہتر ہے عن

ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ الْفَيْءُ

ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن نماز عصر مین دیر کی سو انکے پاس عروہ بن زبیر آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز مین دیر کی تہی کوفہ مین تو اون کے پاس ابو مسعود انصاری آئے اور کہا اے مغیرہ تم نے یہ کیا کیا تم یہ نہین جانتے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے اور نماز پڑہی اور حضرت نے ان کے ساتھ نماز پڑہی پہر نماز پڑہی اور حضرت نے بہی نماز

پڑہی پہر نماز پڑہی اور حضرت نے بھی پڑہی پہر پڑہی انہون نے اور حضرت نے بھی پڑہی پہر پڑہی اور حضرت نے بھی پڑہی پہر فرمایا جبرائیل نے کہ آپ
کو ایسا ہی حکم ہوا ہے یعنے باوجود اس اہتمام کے خداوند جلیل نے بانزال جبرائیل اوقات نماز تعلیم فرمائے پہر تم ہمین تاخیر
کیون کرتے ہو سو اسبات کہا عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے کہ اے عروہ تم کیا کہتے ہو کیا جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوقات نماز
تعلیم فرمائے عروہ نے کہا ہان ایسا ہی بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے تھے پہر عروہ نے کہا اور روایت کی مجھسے حضرت ام المومنین عائشہ
بی بی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑہتے تھے کہ دہوپ انکے آنگن ہی مین ہوتی
تھی دیوار پر چڑہنے نہ پاتی تھی **ف** اللہ اللہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر صلوٰۃ سے جو خلیفہ وقت اور امیر المومنین سے
واقع ہوئی تھی فورًا اوس پر مواخذہ کیا گیا اور ایک یہ ایام بدانجام ہین کہ ہزارون بلکہ لاکھون اہل اسلام جانتے بھی نہین کہ نماز کیا
چیز ہے امرا تو کبھی بہولے سے قبلہ رخ نہین گرے اور اس روایت مین ایک اعتراض ہے کہ پوری روایت مین حضرت جبرائیل ع نے
ایک دن اول وقت سب نمازین ادا کین مین ایک دن آخر وقت مستحب مین پہر اس سے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہے اور جب
تاخیر کا جواز ثابت ہوا تو استدلال عروہ کا کیونکر درست ہوگا مگر اسکا جواب ان دیا ہے کہ شاید خلیفہ نے آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر کی
استدلال انکا صحیح ہو گیا کہ اسقدر تاخیر جائز نہین **عَنْ** عَائِشَةَ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ
فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِيءِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور سورج میرے حجرے مین چمکتا تہا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ خبر دی انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور دہوپ انکے
آنگن سے اوپر نہ چڑہتی تھی **ف** معلوم ہوا کہ آنگن آپ کا چہوٹا تہا اور دیوارین اس سے بھی زیادہ چہوٹی تہین کہ جب سایہ دیوار
ایک مثل ہو جاتا تہا دہوپ آنگن ہی مین رہتی تھی بعد اسکے اوپر چڑہ جاتی تہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور ابھی سورج میرے حجرہ مین ہوتا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيّ
قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ
فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ
فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑہ چکو تو وقت اسکا باقی ہے جبتک
اوپر کا کنارہ سورج کا نہ نکلے پہر جب تم ظہر پڑہ چکو تو اسکا وقت باقی ہے جبتک عصر کا وقت آوے پہر جب عصر پڑہ چکے تو اسکا وقت باقی

ہے جب تک آفتاب زرد نہو پھر جب مغرب پڑھ چکے تو اسکا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو پھر جب تم عشا پڑھ چکو تو اسکا وقت باقی ہے آدھی رات تک ف حدیث دلیل ہے جمہور کی کہ اوقات خمسہ انکے نزدیک اسی وقت تک باقی رہتے ہین مگر عشا کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا اس حدیث مین آیا ہے اور وقت ادا اسکا صبح تک ہے جیسا ابو قتادہ کی روایت مین آگے آتا ہے اوس باب مین کہ جو شخص نماز بھول جاوے یا سو جاوے عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ نُوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت ظہر کا باقی ہے جبتک کہ عصر کا آدے (یعنے آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جاوے) اور وقت مستحب عصر کا باقی ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب کا باقی ہے جب تک کہ تیزی شفق کی نہ جاوے اور وقت مستحب عشا کا باقی ہے جب تک کہ آدھی رات نہ ہووے اور وقت فجر کا باقی ہے جب تک آفتاب نہ نکلے عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ترجمہ عبد اللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقت ظہر کا جب ہوتا ہے کہ سورج ڈھل جاوے اور رہتا ہے جب تک کہ ہو جاوے سایہ ہر آدمی کا اوسکی لنبان کے برابر جب تک کہ عصر کا وقت نہ آوے اور وقت عصر کا جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہو اور وقت مغرب کا جبتک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشا کا جب تک رہتا ہے کہ بیچ کی آدھی رات نہ ہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے پھر جب آفتاب نکل آوے تو نماز سے رک رہ اسلیے کہ وہ شیطان کے دونو سینگوں مین سے نکلتا ہے ف نووی نے کہا شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہا کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور مزنی اور ایک فرقہ فقہا اور اہل لغت کا کہتا ہے کہ مراد اس سے وہ سپیدی ہے جو بعد زوال سرخی کے بھی تھوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول راجح ہے چنانچہ اس بارہ مین نووی نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب مین بہت دلائل نقل کیے ہین اور شیطان کے سینگون سے یا تو اس کی جماعت اور گروہ مراد ہے یا اوسکا ایک کنارہ سر کا اور ظاہر حدیث معنی ثانی پر دال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ

صَلٰوةِ الْفَجْرِ

قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ

کے وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں وہ سجدہ گویا اوس مردود کو ہووے اور اس
وقت گویا شیطان اور اسکے گروہ کا غلبہ اور تسلط ہوتا ہے اسلیے اوس وقت نماز کو منع فرمایا عَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ

ب الصلوة

وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ
بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ
وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ
ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک کہ اوپر
کا کنارہ سورج کا نہ نکلے اور نماز ظہر کا وقت جب ہے کہ آفتاب ڈھل جاوے آسمان کے بیچ سے جب تک کہ عصر کا وقت
نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اوپر کا کنارہ اسکا ڈوب نہ جاوے اور وقت
نماز مغرب کا جب ہے کہ آفتاب ڈوب جاوے جبتک کہ شفق نہ ڈوبے اور وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے عَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ ترجمہ
عبد اللہ نے کہا میں نے اپنے باپ یحیی سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا ف
نووی نے کہا اگرچہ اس حدیث کو موقتیت صلوۃ سے کچھ تعلق نہیں مگر تاہم امام مسلم نے اس جگہ شاید اسلیے ذکر
کر دیا کہ عبد اللہ بن عمر کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اسکی کثرت فوائد اور وفور مقاصد
پر نظر کی تو علم کی علو منزلت کا خیال کر کے لوگوں کی ترغیب و تحریض کے لیے اوسکو نقل کر دیا کہ لوگ ہمیشہ علم
کے طالب رہیں عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ
الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ
فَأَقَامَ الظُّهْرَ ———— ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ
غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ
بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ
وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ
فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ

بَیْنَ مَا بَیْنَھُمَا ترجمہ بریدہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا سو آپ نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر جب آفتاب ڈھل گیا بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر حکم دیا انہوں نے اقامت کہی پھر عصر پڑھی اور سورج بلند تھا سفید صاف پھر حکم دیا سو اقامت کہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا سو اقامت کہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا سو اقامت کہی فجر کی جب فجر طلوع ہوئی پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو ٹھنڈے وقت پڑھی ظہر اور بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی اور سورج بلند تھا مگر روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب پڑھی قبل شفق ڈوبنے کے اور عشا پڑھی بعد تہائی رات کے اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہو گئی پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونوں وقت تم نے دیکھے ان کے بیچ میں سب وقت ہے تمہاری نماز کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت مغرب کا بھی دراز ہے ایسا تنگ نہیں جیسا بعضوں نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے اتنا ہے وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کر کے نماز ادا کر لے اور اس حدیث میں آپ نے اسکا جواب کو کر کے بتا دیا کہ اس میں زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر بیان کے وقت حاجت سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور اصولیین کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مصلحت دینی سے تاخیر نماز کی وقت مستحب تک روا ہے نہ یہاں تک کہ وقت مکروہ آجاوے

عَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَہٗ اِشْھَدْ مَعَنَا الصَّلٰوۃَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَہٗ بِالظُّھْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَآءِ ثُمَّ اَمَرَہٗ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَہٗ بِالْعِشَآءِ حِیْنَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَہٗ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اَمَرَہٗ بِالظُّھْرِ فَاَبْرَدَ ثُمَّ اَمَرَہٗ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَیْضَآءُ نَقِیَّۃٌ لَمْ تُخَالِطْھَا صُفْرَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَہٗ بِالْعِشَآءِ عِنْدَ ذَھَابِ ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ بَعْضِہٖ شَکَّ حَرَمِیٌّ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ مَا بَیْنَ مَا رَاَیْتَ وَقْتٌ ترجمہ بریدہ نے کہا کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نماز کی وقت آپ سے پوچھے آپ نے فرمایا تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان دی تاریکی میں پھر نماز پڑھی صبح کی جب صبح طلوع ہوئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈھلا آسمان کے بیچ سے پھر حکم کیا عصر کا اور سورج بلند تھا پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا پھر حکم دیا عشا کا جب شفق ڈوبی پھر دوسرے دن حکم

دیا صبح کا جب روشنی ہوگئی پہر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈہل گیا تہا آسمان کے بیچ سے پہر حکم کیا انکو عصر کا اور سورج بلند تہا پہر حکم کیا انکو مغرب کا جب سورج ڈوب گیا پہر حکم کیا انکو عشا کا جب جاتی رہی شفق پہر حکم کیا انکو دوسرے دن اور روشنی مین پڑہی صبح پہر حکم کیا انکو ظہر کا اور ٹہنڈے وقت پڑہا پہر حکم کیا انکو عصر کا اور سورج سفید صاف تہا کہ اسمین زردی نہین ملنے پائی تہی پہر حکم کیا انکو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق جانے پاوے پہر حکم کیا انکو عشا کا جب ثلث لیل گذر گئی یا اس سے کچہ کم شک کیا اس مین حرمی نے (جو راوی حدیث مین) پہر جب صبح ہوئی فرمایا کہان ہے وہ سائل پہر فرمایا اس درمیان مین جو تم نے دیکہا سب وقت ہے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتَاہُ سَائِلٌ یَسْاَلُہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئًا قَالَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالظُّھْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّھَارُ وَھُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْھُمْ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ کَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰی کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَیْنَ ھٰذَیْنِ

(حاشیہ: المغرب)

ترجمہ ابی موسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین ایک سائل حاضر ہوا اور اوقات نماز پوچہی آپنے اسوقت کچہ جواب نہین دیا (اس لیے کہ آنکو کر کے بتانا منظور تہا) پہر ادا کی فجر جب فجر نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تہے (یعنے اندہیرے کے سبب سے) پہر حکم کیا اور ادا کی ظہر جب ڈہل گیا آفتاب اور کہنے والا کہتا تہا کہ دوپہر ہوگئی اور حضرت سب سے بہتر جانتے تہے پہر حکم کیا انکو اور ادا کی عصر اور سورج بلند تہا پہر حکم کیا انکو اور ادا کی مغرب جب سورج ڈوب گیا پہر حکم کیا انکو اور ادا کی عشا جب ڈوب گئی شفق پہر حکم کیا فجر کا دوسرے دن اور جب اوس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تہا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے پہر تاخیر کی ظہر مین یہانتک کہ قریب ہوگیا کل کی عصر پڑہنے کا وقت پہر تاخیر کی عصر مین یہانتک کہ جب فارغ ہوے کہنے والا کہتا تہا کہ آفتاب سرخ ہوگیا پہر تاخیر کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہوگئی پہر تاخیر کی عشا کی یہانتک کہ تہائی رات ہوگئی اول کی پہر صبح ہوئی اور سائل کو بلایا اور فرمایا وقت نماز کا ان دونون وقتون کے بیچ مین ہے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ سَائِلًا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي ترجمہ ابی موسیٰ نے وہی روایت کی جو اوپر
گذری صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ نماز پڑھی مغرب کی قبل غروب شفق کے دوسرے دن باب
اسْتِحْبَابِ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَمْضِي إِلَى جَمَاعَةٍ وَيَنَالُهُ الْحَرُّ فِي طَرِيقِهِ گرمی
میں ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈے وقت پڑھو یعنی نماز ظہر کی اس لیے
کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً ترجمہ ابی سلمہ اور سعید بن مسیب
دونوں نے ابوہریرہ سے وہی حدیث سنی جو اوپر گذری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي
ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ بِنَحْوِ ذٰلِكَ ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اس لیے کہ شدت
گرمی کی جہنم کی بھاپ سے ہے عمرو نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے کہا انہوں نے ابن مسیب سے اور ابی سلمہ سے روایت
کی ابی ہریرہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مانند عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْحَرَّ
مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ دونوں کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ
أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ
فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ترجمہ ابوذر نے کہا اذان دی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی تو آپ نے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو ذرا ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا ذرا
انتظار کرو ذرا انتظار کرو اور فرمایا شدت گرمی کی جہنم کی بھاپ سے ہے پھر جب شدت سے گرمی ہو تو نماز کو
ٹھنڈے وقت ادا کرو ابوذر نے کہا یہاں تک انتظار ہوا کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے تک دیکھ لیے ف

(حاشیہ: ن بالصلوٰۃ)
(حاشیہ: ن عن الصلوٰۃ)

یعنے بہت دیر ہوئی اس لیے کہ ٹیلا زمین سے تہوڑا اٹھا ہوا ہوتا ہے اور چارون طرف سے دبا ہوا اوس کا سایہ نہین پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جاوے مگر اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑہی ہو کیونکہ اگر یہ ہوتا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ بیان تہا بخلاف ٹیلون کے سایے کے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ یَارَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکایت کی دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے آگے اور عرض کی کہ اے رب کہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اجازت دی اوسکو دو سانس کی ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس گرمی مین سو یہی وجہ ہے جو تم پاتے ہو شدت گرمی اور سردی کی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ وَذَکَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَکَتْ اِلٰی رَبِّهَا فَاَذِنَ لَهَا فِیْ کُلِّ عَامٍ بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ ترجمہ اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاْذَنْ لِیْ اَتَنَفَّسْ فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ اَوْ زَمْهَرِیْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ اَوْ حَرُوْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے رب میرے کہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو سو اجازت دی مجھے دو سانسون کی سو اجازت دی اوسے دو سانسون کی ایک سانس جاڑے مین ایک گرمی مین سو جو پاتے ہو تم سردی سو وہ جہنم کے سانس سے ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی سو وہ بھی جہنم کی سانس سے ہے **ف** نووی نے ذکر کیا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ اللہ تعالی نے دوزخ کو ادراک اور قوت تکلم دی ہے کہ اوس نے اپنے رب سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ دوزخ اور جنت دونو مخلوق اور موجود ہین اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محمول ہین ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراد مشروع ہے ظہر مین نہ عصر مین مگر نزدیک اشہب مالکی کے اور صلوة جمعہ مین ابراد جمہور کے نزدیک مشروع نہین مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِیْمِ الظُّهْرِ فِیْ اَوَّلِ الْوَقْتِ فِیْ غَیْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑہنے کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑہا کرتے تہے جب آفتاب ڈہل جاتا تہا **ف** اس حدیث سے ثابت
ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو اول وقت پڑہنا ظہر کا مستحب ہے **عن** خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا ترجمہ خباب نے کہا ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے نہایت دہوپ میں نماز پڑہنے کی (یعنی ظہر میں) تو ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا **ف** شاید
لوگ خواہاں ہوں گے کہ آخر وقت مستحب سے بہی زیادہ تاخیر فرماویں **عن** خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ أَفِي
الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ خباب نے کہا ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں اور شکایت کی آپ سے سخت دوپہر کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی زہیر نے کہا میں نے ابی اسحاق
سے پوچہا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تہی انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی انہوں نے
کہا ہاں **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ
فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ ترجمہ انس نے
کہا ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ گرمی کی شدت میں پہر جب کسی سے پیشانی
سجدہ میں زمین پر نہ رکہی جاتی تہی تو اپنا کپڑا بچہا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تہا

باب اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْعَصْرِ عصر اول وقت پڑہنے کا بیان

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي
فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تہے اور سورج بلند رہتا تہا اس میں گرمی ہوتی تہی اس جانے والا جاتا تہا اونچے
کناروں تک اور وہ وہاں پہونچ جاتا تہا اور آفتاب بلند رہتا تہا قتیبہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر
نہیں کیا **عن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً ترجمہ
مثل روایت بالا کے ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ
فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ترجمہ انس نے کہا ہم نماز عصر پڑہ کر قبا کو جاتے تہے اور وہاں پہونچ کر بہی آفتاب
بلند رہتا تہا **ف** بعض کنارے مدینہ کے آٹہہ میل تک تہے اور بعضے تین میل و دو میل تک اور قبا مدینہ سے
تین میل تہی **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

نِيَامٌ هُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ ترجمہ انس نے کہا ہم نماز پڑھ چکتے تھے پھر آدمی جاتا تھا بنی عمرو بن عوف کے محلہ
مین اور انکو نماز پڑھتے ہوئے پاتا ف نووی نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حضرت کی مسجد مین بہت اول وقت نماز عصر ہوتی تھی اور افضل یہی ہے عَنْ اَلْعَلَاءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ
الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهُ اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا
الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ
الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ
فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ علا سے روایت ہے کہ وہ انس بن مالک کے گھر گئے ظہر پڑھ کر اور انس کا گھر مسجد کے پاس تھا
پھر جب ہم لوگ گئے ان کے یہاں تو انہون نے کہا تم عصر پڑھ چکے ہمنے کہا ہم تو ابھی ظہر پڑھکر آئے ہین تو انہون
نے کہا عصر پڑھ لو پھر جب عصر پڑھ چکے تو انہون نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ دونون سینگون مین شیطان کے ہو جاتا ہے اوٹھکر
چار چونچین مارتا ہے خدا کو نہین یاد کرتا مگر تھوڑا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا
عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهُ ترجمہ ابی امامہ کہتے ہین کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر پڑھی پھر گئے انس بن
مالک کے پاس اور انکو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے ہین عصر کی تو مین نے کہا اے میرے چچا یہ کون سی نماز ہے انہون نے فرمایا
عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (یعنی وقت مسنون یہی ہے)
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ
رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ
نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ اَكَلْنَا
قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ ترجمہ انس نے کہا نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی پھر جب فارغ
ہو چکے بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہم چاہتے ہین کہ ایک اونٹ اپنا ذبح کرین اور
آرزو رکھتے ہین کہ آپ بھی تشریف لاوین آپنے فرمایا اچھا پھر آپ چلے اور ہم بھی گئے آپ کے ساتھ اور اونٹ

ابہی ذبح نہین ہوا تہا پہر وہ ذبح ہوا اور کاٹا گیا اور پکایا اور کہایا ہمنے اوسمین سے قبل غروب آفتاب کے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت اول وقت عصر کی نماز پڑہا کرتے تہے کہ یہ سب کام ایک پہر مین نہین ہو سکتے اور تمدد سے قبول کرنا دعوت کا ثابت ہوا خواہ اول روز مین ہو خواہ آخر روز مین **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ **ترجمہ** رافع کہتے تہے کہ ہم نماز عصر پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور پہر اونٹ ذبح ہوتا تھا اور اوسکے دس حصے تقسیم ہوتے تہے اور وہ پکایا جاتا تھا اور پختہ گوشت ہم کہا لیتے تہے قبل غروب آفتاب کے **عَنِ** الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهٗ **ترجمہ** اوزاعی نے اسی اسناد سے روایت کی فقط اتنا ہی کہ انہون نے کہا ہم ذبح کرتے تہے اونٹ کو زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عصر کے اور یہ نہین کہا کہ ہم نماز اونکے ساتھ پڑہتے تہے

بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَفْوِيْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ عصر کی نماز کے فوت ہونیکے تشدد کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جاوے گویا اوسکا اہل اور مال تلف ہو گیا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ الدَّلِيْلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ بیچ کی نماز عصر کی نماز ہے اوسکا بیان **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُوْنَا وَشَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** علی نے کہا احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ انکی قبرین اور گہر انکو آگ سے بہر دے جیسے انہون نے روکا اور مشغول کر دیا ہمکو نماز وسطی سے (یعنی نماز عصر سے) یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا **ف** نووی نے کہا ابن مسعود کی روایت مین تصریح آگئی ہے کہ نماز وسطی نماز عصر ہے اور صحابہ کا اختلاف تہا کہ نماز وسطی جو قرآن مین مذکور ہے کون سی نماز ہے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو ایوب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور ابی ہریرہؓ اور عبیدہ سلمانی اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور قتادہ اور ضحاک اور کلبی اور مقاتل اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر ہے اور ترمذی نے کہا یہی قول ہے اکثر علما صحابہ کا اور جو انکے بعد ہین اور ماوردی نے لکہا ہے یہی مذہب ہے امام شافعی کا اسلیے کہ احادیث اس بارہ مین صحت کے ساتھ وارد ہو چکی ہین اور شافعی نے نص کیا ہے کہ وہ صبح ہے اسلیے کہ اونکو احادیث عصر کی نہ پہونچی اور اگر پہونچتی تو وہ بہی اسی کے قائل ہوتے کہ وہ نماز عصر ہے اسلیے کہ اصل مذہب انکا اتباع احادیث ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ وہ نماز صبح ہے اور یہ منقول ہے عمر بن خطاب اور معاذ بن جبل اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطا اور عکرمہ

اور مجاہد اور ربیع بن انس اور مالک اور شافعی اور جمہور شافعیہ وغیرہم سے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ ظہر
ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن
شداد سے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبیصہ بن ذویب نے کہا وہ مغرب ہے اور کسی نے کہا
ان لوگوں کے سوا کہ وہ عشا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ سے کوئی نماز مبہم ہے کہ ہم کو اسکا علم نہیں اور بعضوں
نے کہا پانچوں نمازیں وسطیٰ میں نقل کیا یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہے اور صحیح ان سب
قولوں سے دو قول ہیں ایک صبح دوسری عصر اور صحیح تر عصر ہے بسبب ورود احادیث صحیحہ صریحہ کے اور جس نے جمعہ
کہا اسکا مذہب تو نہایت ضعیف ہے اور جس نے کہا پانچوں نمازیں ہیں اسکو تو ضعیف کیا اگرچہ غلط ہے عَنْ ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَتّٰی اٰبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰہُ
قُبُوْرَھُمْ نَارًا اَوْ بُیُوْتَھُمْ اَوْ بُطُوْنَھُمْ شَکَّ شُعْبَةُ فِی الْبُیُوْتِ وَالْبُطُوْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ قَتَادَةَ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ وَقَالَ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ وَلَمْ یَشُکَّ ترجمہ قتادہ کی روایت میں بیوت اور قبور کا لفظ
وارد ہوا ہے اور راوی کو شک نہیں ہے عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ
الْاَحْزَابِ وَھُوَ قَاعِدٌ عَلٰی فُرْضَةٍ مِّنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَرَبَتِ
الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ اَوْ قَالَ قُبُوْرَھُمْ وَبُطُوْنَھُمْ نَارًا ترجمہ علی سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن اور یہ غزوہ مشہور ہے ہجرت کے چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا
پانچویں سال ہوا ہے ایک رستہ پر خندق کے بیٹھے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے باز رکھا ہمکو
نماز وسطیٰ سے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اللہ انکی قبروں اور گھروں کو یا فرمایا قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے
عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ
الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاھَا بَیْنَ الْعِشَائَیْنِ بَیْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن باز رکھا
ان کافروں نے ہمکو نماز وسطیٰ سے نماز عصر سے اللہ تعالیٰ بھر دے انکے گھروں اور قبروں کو آگ سے پھر پڑھا آپ نے
نماز عصر کو مغرب اور عشا کے بیچ میں ف یہ تاخیر سہواً ہوئی اور نسیاناً یا بسبب اشتغال دشمن کے قبل صلوٰۃ
خوف کے باقی رہا اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوٰۃ خوف پڑھنا چاہیے اور تاخیر روا نہیں اور بخاری
میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی اور مؤطا

مین ہے کہ ظہر اور عصر دونون فوت ہوئی اور اور کتب مین ہے کہ چارون نمازین ہاتہ سے گئین ظہر و عصر و مغرب و عشا اور
تطبیق اسمین یون ہے کہ واقعہ احزاب کا کئی روز رہا تہا اوس مین کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہوگا
ایک بار ایسا ایکبار ویسا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَغَلُوْنَا عَنِ
الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ حَشَى اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ
نَارًا ترجمہ عبد اللہ نے کہا روک دیا مشرکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے یہانتک کہ سرخ
ہوگیا آفتاب یا زرد ہوگیا سو فرمایا آپنے کہ اُنہون نے روک دیا ہم کو نماز وسطی نماز عصر سے اللہ انکے پیٹون مین اور
قبرون مین آگ بہردے یا فرمایا حشی اللہ یعنی دونون کے ایک ہی معنی عَنْ اَبِیْ يُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَةَ اَنَّهٗ قَالَ
اَمَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّیْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى
وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ابی یونس جو مولے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یعنے غلام آزاد اُنہون نے کہا مجہہ سے فرمایا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک قرآن ہمین لکہدو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہونچو حافظوا علی الصلوات تو
مجہے خبر دیو پہر جب مین وہان تک پہونچا مین نے انکو خبر دی اُنہون نے مجہے بتلایا کہ یون لکہو حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطے وصلوة العصر وقوموا للّٰه قانتین یعنے حفاظت کرو نمازون کی اور نماز وسطی اور نماز
عصر کی اور کہڑے ہوا اللہ کے آگے ادب سے اور فرمایا کہ ایسا ہی سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَاْنَاهَا مَا
شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ
جَالِسًا عِنْدَ شَقِيْقٍ لَهٗ هِیَ اِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ اَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ
نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ براء بن عازب نے کہا اتری یہ آیت حافظوا علی الصلوات
وصلوة العصر (یعنی حفاظت کرو نمازون پر اور نماز عصر پر) اور پڑہتے رہے ہم اوسکو جب تک اللہ نے چاہا پہر یہ منسوخ
ہوگئی اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی یعنے حفاظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر تو ایک
شخص بیٹہا تہا شقیق کے پاس غرض اوس نے کہا کہ اب تو صلوة وسطی یہی نماز عصر ہے تو براء نے کہا مین تو تم کو

خبر دیچکا کہ یہ کیون کرا وتری اور کیون کرا اللہ تعالی نے اُسکو منسوخ کردیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے مسلم نے کہا روایت کی ہمسے اشجعی نے سفیان ثوری سے انہون نے اسود بن قیس سے انہون نے شقیق سے انہون نے براء بن عازب سے کہ کہا انہون نے پڑہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایک زمانہ تک مانند روایت فضیل بن مرزوق کے (یعنی جو اوپر گذری) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ یَسُبُّ کُفَّارَ قُرَیْشٍ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ مَا کِدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ الْعَصْرَ حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ اِنْ صَلَّیْتُھَا فَنَزَلْنَا اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَھَا الْمَغْرِبَ **ترجمہ** جابرؓ نے کہا کہ عمر بن خطاب خندق کے دن آئے اور قریش کے کافرون کو برا کہنے لگے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا کہ مین نے نماز پڑہی ہو عصر کی یہانتک کہ آفتاب قریب غروب کے ہوگیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی مین نے بہی نہین پڑہی پہر گئے ہم ایک زمین کنکریلی کی طرف اور وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم سب نے اور نماز پڑہی آپنے عصر کی بعد غروب آفتاب کے پہر نماز پڑہی بعد اسکے مغرب کی **عَنْ** یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ صَلٰوتَیِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَۃِ عَلَیْھِمَا نماز صبح و عصر کی فضیلت اور انکی محافظت کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے پیچھے آتے رہتے ہین تمہارے پاس فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے (یعنے حفاظت کے لیے) اور جمع ہوتے ہین نماز فجر اور نماز عصر مین پہر چڑہ جاتے ہین جو رات کو تمہارے پاس تہے اور پروردگار ان سے پوچہتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ کس حال مین چہوڑا تم نے میرے بندون کو وہ عرض کرتے ہین کہ چہوڑا ہم نے انکو جب بہی وہ نماز پڑہتے تہے (یعنی صبح کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تہے جب بہی نماز پڑہتے تہے **ف** اس حدیث سے نماز فجر اور عصر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ

ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا فرشتے آتے جاتے ہیں تمہارے پاس آخر
حدیث تک مثل روایت ابی الزناد کی (جو اوپر گذری) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا
جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ
سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا
عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ترجمہ جریر کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
تھے کہ آپ نے چودہویں رات کو چاند کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسے دیکھتے
ہو اس چاند کو ہرگز ایک دوسرے کی آڑ میں نہ ہوگے اوسکے دیکھنے میں پھر اگر تم سے ہو سکے تو نماز سورج نکلنے کے
قبل کے نماز میں اور سورج غروب ہونیکی نماز میں یعنے فجر اور عصر میں پھر پڑھی جریر نے یہ آیتہ فسبح یعنے پاکی بیان کر
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابوبکر
ابی شیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور وکیع سے اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے
فرمایا تم پیش کیے جاؤ گے اپنے پروردگار کے آگے پھر دیکھو گے اسکو جیسا دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر پڑھی
آیت اور جریر کا نام نہیں لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت باریتعالے کی جانب فوق میں ہوگی
اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہوگا اور یہ بغیر جانب فوق کے نہیں ہو سکتا پس رد ہوگیا اس میں قول
ناپاک کا جو منکران فوق ہیں اور نووی نے لکھا ہے کہ دیدار الٰہی خاص ہے ساتھ مومنوں کے غرض کفار
محروم رہینگے اور ایسے ہی منافقین بھی اس تعالے کو نہ دیکھیں گے اسی پر ہیں جمہور اہلسنت عَنْ عُمَارَةَ
بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ آأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا
مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي ترجمہ عمارہ نے کہا سنا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا کبھی وہ شخص دوزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع
کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنے فجر اور عصر کی سو ایک شخص نے بصرہ والوں میں سے کہا کہ تم نے سنا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی

اثبات دیدار خدا جانب فوق میں

ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکہا ہے میرے دل نے **عن**
عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْهُ **ترجمہ** عمارہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا داخل نہوگا دوزخ میں جس نے نماز پڑہی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور انکے پاس ایک
آدمی تہا بصرے والوں میں سے اوس نے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے
کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں اسپر کہ میں نے یہ آپ سے سنا ہے کہا اس بصری نے کہ میں بہی گواہی دیتا ہوں
کہ میں نے بہی سنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے ایسے مکان سے کہ میں سنتا تہا اس بات کو ان
سے **عن** أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ
الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابی بکر نے اپنے باپ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو دو ٹہنڈی
نمازیں ادا کرے داخل ہو جنت میں **ف** یعنی صبح اور عصر **عن** همّام بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ
وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اول وقت مغرب کا غروب شمس سے ہے اسکا بیان **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ **ترجمہ**
سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز مغرب پڑہا کرتے تہے جب آفتاب ڈوب جاتا تہا اور پردہ میں
چہپ جاتا **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ **ترجمہ** رافع کہتے تہے کہ ہم نماز پڑہکر مغرب کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہرتے اور ہر ایک ہم میں سے دیکہہ سکتا تہا اپنے تیر گرنے کی جگہہ کو یعنی اتنی
روشنی ہوتی تہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوراً بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہوجاتی تہی ۔
عن أَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **باب** وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيْرِهَا عشا کے وقت اور اسمیں تاخیر کرنے کا بیان **عن**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً
مِّنَ اللَّيَالِي بِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ وَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتّٰی قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْیَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَھْلِ
الْمَسْجِدِ حِیْنَ خَرَجَ عَلَیْھِمْ مَا یَنْتَظِرُھَا اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ غَیْرُکُمْ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یَّفْشُوَ
الْاِسْلَامُ فِی النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَۃُ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَذُکِرَ لِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تَنْزُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الصَّلٰوۃِ
وَذَالِکَ حِیْنَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ ایک رات دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا مین جسے لوگ عتمہ کہتے مین اور نہ نکلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ عرض کیا عمر بن خطاب نے کہ سوگئین عورتین اور لڑکے پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اور فرمایا آپ نے مسجد والون سے جب نکلے کہ نہین انتظار کرتا اس نماز کا زمین پر کوئی سوا تمہارے (یہ بشارت دی
کہ وہ لوگ خوش ہوجائین) اور یہ واقعہ اس سے پہلے تھا کہ اسلام لوگون مین پھیلے حرملہ نے اپنی روایت مین یہ
بات زیادہ کی کہ ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے یعنے راوی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون
کو یہ جائز نہین کہ اللہ کے رسول سے نماز کا تقاضا کرو اور یہ جب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تھا رضی اللہ عنہ عَنِ
ابْنِ شِھَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ الزُّھْرِیِّ وَذُکِرَ لِیْ وَمَا بَعْدَہٗ ترجمہ ابن شہاب
نے اسی اسناد سے مثل اسکی روایت کی اور اسمین زہری کا قول کہ ذکر کیا مجھ سے آخر تک مذکور نہین عَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ حَتّٰی ذَھَبَ عَامَّۃُ اللَّیْلِ وَحَتّٰی
نَامَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی فَقَالَ اِنَّہٗ لَوَقْتُھَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ
الرَّزَّاقِ لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات دیر
لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا مین یہانتک کہ بڑا حصہ رات کا گذر گیا اور مسجد مین جو لوگ تھے
سوگئے پھر آپ نکلے اور نماز پڑھی اور فرمایا یہی وقت ہے اسکا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ مشقت ڈالون مین اپنی امت
پر اور عبد الرزاق کی روایت مین ہے کہ اگر مشقت نہ ہوتی میری امت پر ف یہ جو فرمایا کہ یہی وقت ہے
اسکا اس سے یہ مراد نہین کہ بعد نصف لیل کے وقت ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ تاخیر کرنا نصف لیل تک مراد ہے
اور ثلث تک وقت مختار ہے چنانچہ اور روایتون مین اس کی تصریح آچکی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ مَکَثْنَا ذَاتَ لَیْلَۃٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ فَخَرَجَ
اِلَیْنَا حِیْنَ ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ اَوْ بَعْدَہٗ فَلَا نَدْرِیْ اَشَیْءٌ شَغَلَہٗ فِیْ اَھْلِہٖ اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ فَقَالَ

فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَّا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى **ترجمہ** عبداللہ نے کہا ٹھہرے رہے ہم ایک دن انتظار کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشا کیواسطے پہر نکلے آپ ہماری طرف جب گذر گئی تہائی رات یا بعد اوس کے پہر نہین جانتے ہم کہ آپکو کچہ کام ہو گیا تہا اپنے گہر مین یا کچہ اور تہا پہر فرمایا آپنے جب نکلے کہ تم انتظار کرتے تہے ایسی نماز کا کہ کوئی دین والا تمہارے سوا اسکا انتظار نہین کرتا تہا اور اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو مین ہمیشہ انکے ساتھ اسی وقت یہہ نماز پڑہا کرتا پہر حکم فرمایا موذن کو اور اقامت کہی اوسنے اور نماز پڑہی آپنے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن عشا کی نماز کی وقت کسی شغل مین مشغول ہو گئے اور اس مین دیر کی یہانتک کہ ہم سو گئے مسجد مین اور پہر جاگے پہر سو گئے اور پہر جاگے پہر نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کوئی زمین والون سے آج کی رات اس نماز کی انتظار مین نہین ہے سوا تمہارے **عَنْ** ثَابِتٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ اَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ مِنْ فِضَّةٍ وَّرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى بِالْخِنْصِرِ **ترجمہ** ثابت نے کہا لوگون نے انس سے پوچہا حال حضرت کی انگوٹہی کا تو انہون نے کہا ایکدات دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا مین نصف شب تک یا قریب تہا کہ نصف شب ہو جاوے پہر آئے آپ اور فرمایا لوگ نمازین پڑہ پڑہ کر سو رہے اور تم جبتک نماز کے منتظر ہو گویا نماز مین ہو (یعنے ثواب کی وجہ سے) پہر کہا انس نے گویا مین اب دیکہتا ہون آپ کی انگوٹہی کی چمک کو جو چاندی کی تہی اور انہون نے بائین ہاتہہ کی چہنگلیا سے اشارہ کیا (یعنے انگوٹہی اوسی انگلی مین تہی) **ف** اس حدیث سے چاندی کی انگوٹہی پہننا روا معلوم ہوا اور اسپر اجماع ہے سلمین کا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتّٰى كَانَ قَرِيْبٌ مِّنْ نِّصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ

ف باب منہ

قرینا

عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ **ترجمہ** انس نے کہا ہم نے انتظار
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شب یہانتک کہ آدھی رات کے قریب ہوگئی پھر آپ تشریف لائے
اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ مین اب نظر کر رہا ہون انکی انگوٹھی کی چمک کو اون کے ہاتھ
مین اور وہ چاندی کی تھی **عَنْ** قُرَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ
ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمین ہماری طرف متوجہ ہونیکا ذکر نہین **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ
كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ
مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي
أَمْرِهِ حَتَّى أَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ
فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أُعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوا أَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ
غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو موسی نے کہا کہ مین اور میرے رفیق جو آئے تھے کشتی مین سب اترے ہوئے
تھے کنکریلی زمین مین بقیع کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تھے اور ایک جماعت ہم مین کی باری
باری رات آتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عشا کے وقت سو ایک دن مین چند یار اون کے
ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرت کو کچھ کام تھا کہ اسمین مشغول تھے یہانتک کہ دیر ہوئی نماز مین اور رات
قریب نصف کی ہوگئی پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھی سب کے ساتھ پھر جب فارغ ہوئے تو حاضرین
سے فرمایا ذرا ٹھیرو مین تمکو خبر دیتا ہون اور بشارت ہو تمکو کہ اللہ کا احسان تمہارے اوپر یہ تھا کہ کوئی آدمی سوا
تمہارے نماز نہین پڑھتا تھا یا فرمایا نماز پڑھی اسوقت کسینے سوا تمہارے راوی کہتا مین نہین جانتا
کہ کون سی بات کہی ان دونو مین سے کہا ابو موسی نے کہ پھر پھرے ہم خوشی خوشی اس بات کے سننے کے سبب
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ
أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِمَامًا وَخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ أَعْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا

نسخہ الصلوۃ

نسخہ الناس

ورقدوا واستيقظوا فقام عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال الصلوة فقال عطاء قال ابن عباس رضي الله عنهما فخرج نبي الله صلى الله عليه وسلم كاني انظر اليه الان يقطر راسه ماء واضعا يده على شق راسه قال لولا ان يشق على امتي لامرتهم ان يصلوها كذلك قال فاستثبت عطاء كيف وضع النبي صلى الله عليه وسلم على راسه يده كما انباه ابن عباس رضي الله عنهما فبدد لي عطاء بين اصابعه شيئا من تبديد ثم وضع اطراف اصابعه على قرن الراس ثم صبها يمرها كذلك على الراس حتى مست ابهامه طرف الاذن مما يلي الوجه ثم على الصدغ وناحية اللحية لا يقصر ولا يبطش بشيء الا كذلك قلت لعطاء كم ذكر لك اخرها النبي صلى الله عليه وسلم ليلتئذ قال لا ادري قال عطاء احب الي ان اصليها اماما وخلوا مؤخرة كما صلاها النبي صلى الله عليه وسلم ليلتئذ فان شق عليك ذلك خلوا او على الناس في الجماعة وانت امامهم فصلها وسطا لا معجلة ولا مؤخرة

فقال

قلبها

ترجمہ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطا سے کہا کون سا وقت بہتر ہے تمہارے نزدیک کہ اوس وقت میں نماز پڑھا کروں عشا کی جسکو لوگ عتمہ کہتے ہیں خواہ امام ہو کر خواہ تنہا سو عطا نے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے دیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں یہانتک کہ لوگ سو گئے اور پھر جاگے اور پھر سو گئے اور پھر جاگے پھر عمر بن خطاب نے کہا کہ نماز (یعنی پکار اکہ نماز کا وقت ہو گیا) پھر عطا نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ میں انکو اب دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے انکے پانی ٹپک رہا تھا ہاتھ رکھے ہوئے تھے وہ اپنے سر کے اوپر اور فرمایا آپ نے کہ اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو میں انہیں حکم کرتا کہ اسی وقت پڑھا کرتے وہ اس نماز کو کہا ابن جریج نے کہ میں نے عطا سے کیفیت پوچھی کہ کیونکر رکھا تھا ہاتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر اور کس طرح بتایا تھا تمکو ابن عباس نے سو کھولی عطا نے اپنی انگلیاں تھوڑی سے پھر رکھی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر پھر جھکایا اونکو سر سے اور پھیرا یہانتک کہ پہنچا انگوٹھا آپ کا کان کے اس کنارے کیطرف جو کنارہ مونھ کیجانب ہے پھر پہنچا انگوٹھا انکا کنپٹی تک اور داڑھی کے کنارے تک نہ ٹھہراتا تھا ہاتھ کسی چیز پر اور نہ پکڑتا تھا کسی کو مگر ایسا ہی میں نے عطا سے کہا کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ کتنی دیر کی انہوں نے عشا میں اوس رات میں کہا میں نہیں جانتا پھر عطا نے کہا میں دوست رکھتا ہوں کہ اوسی وقت نماز پڑھوں امام ہو کر یا تنہا دیر کر کے جیسے ادا کیا

ہے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس استاین اور اگر تم پہ بار گذرے یا لوگون پر بار ہو اور تم انکے امام ہو تو
ادا کیا کرو اوسکو متوسط وقت مین نہ جلدی نہ دیر کرکے **ف** سر پر ہاتھ رکھنے کی ہیئت جواب ابن جریج
نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تہی اور اس امت کو خصائص اور فضائل مین یہ بات ہے کہ اپنے
نبی کے احوال کو ضبط رکھتی ہے **عن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يؤخر صلوة العشاء الآخرة ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر کیا کرتے تہے
نماز عشا مین **عن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوات
نحوا من صلوتكم وكان يؤخر العتمة بعد صلوتكم شيئا وكان يخف الصلوة وفي رواية
ابي كامل يخفف ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑہا کرتے تہے اور عشا
کی نماز مین تمہاری بہ نسبت ذرا دیر کیا کرتے تہے اور نماز ہلکی پڑہتے تہے اور ابو کامل کی روایت مین یخفف
کا لفظ ہے معنے اسکے بہی وہی ہین **عن** عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تغلبنكم الاعراب على اسم صلوتكم الا انها العشاء
وهم يعتمون بالابل ترجمہ عبد اللہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے غالب
نہون تمپر گنوار لوگ کہ مٹا دین تمہاری نماز عشا کے نام کو اس لیے کہ وہ دیر کیا کرتے ہین اونٹون کے دودہ
دوہنے مین یعنے اسیوجہ سے وہ عشا کو عتمہ کہتے ہین **عن** ابن عمر رضي الله عنهما قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تغلبنكم الاعراب على اسم صلوتكم العشاء فانها في
كتاب الله العشاء وانها تعتم بحلاب الابل ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فانها)
فرمایا غالب نہون تمپر گنوار لوگ عشا کی نماز کے نام پہ اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہے اسلیے کہ وہ دیر
کرتے ہین اونٹنیون کے دوہنے مین **ف** یعنی عشا کی نماز کو عشا ہی کہو عتمہ نہ کہو جیسے گنوار لوگ عتمہ کہتے
ہین اور اصل لغت مین عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہین چونکہ گنوار لوگ دودہ دوہنے مین اونٹنیون کے دیر کرتے تہے
اسلیے وہ عشا کی نماز کو عتمہ کہتے ہین **باب** استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها وهو التغليس
وبيان قدر القراءة فيها سویرے جانا صبح کی نماز کے لیے اور اسکی قرارت کا بیان ہین **عن** عائشة
رضي الله تعالى عنها ان نساء المؤمنات كن يصلين الصبح مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم
يرجعن متلفعات بمروطهن لا يعرفهن احد ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہی کہ عورتین مومنات نماز پڑہتی تہین صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر لوٹتی تہین
اپنی چادرون مین لپٹی ہوئین کہ نہ پہچانتا تہا اون کو کوئی (یعنے بعد نماز کی ایسا اندہیرا ہوتا تہا) ف
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندہیری مین پڑہنا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک
اور شافعی اور احمد اور جمہور کا اور اس حدیث سی حاضر ہونا عورتون کا بہی ثابت ہوا اگر کچہ خوف فتنہ کا نہ ہو
عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لقد كان نساء من المؤمنات يشهدن
الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم متلفعات بمروطهن ثم ينقلبن الى بيوتهن
النبي
وما يعرفن من تغليس رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلوة ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مومن بیبیان حاضر ہوتی تہین نماز فجر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اپنی
چادرون مین لپٹی ہوئین اور پہر لوٹ جاتی تہین اپنے گہرون کو اور نہ پہچان پڑتی تہین بسبب سویرے پڑہنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو عن عائشة رضي الله عنها قالت ان كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس و
قال الانصاري في روايته متلففات ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تہے اور عورتین اپنی چادرون مین لپٹی ہوئی جاتین تہین اور
اندہیرے مین پہچان نہ پڑتین تہین اور انصاری نے اپنی روایت مین متلففات کہا معنے اسکے بہی وہی ہین
لپٹی ہوئین عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يصلي الظهر بالهاجرة والعصر والشمس نقية والمغرب اذا وجبت والعشاء احيانا يؤخرها
واحيانا يعجل كان اذا راهم قد اجتمعوا عجل واذا راهم قد ابطأوا اخر والصبح
كانوا او قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصليها بغلس ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی مین (یعنے بعد زوال کے) پڑہا کرتے تہے
اور عصر ایسے وقت مین کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جبکہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشا مین کبہی تاخیر
کرتے اور کبہی اول وقت پڑہتے جب دیکہتے کہ لوگ جمع ہوگئے اول وقت پڑہ لیتے اور جب دیکہتے
کہ لوگ دیر مین آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز ادا کرتے تہے اندہیرے مین ف اس سے ثابت
ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہی اور مغرب بمجرد غروب آفتاب اور عشا مین جماعت کی حضور اور انکی

نہ ہو داری ضرورت ہے عن محمد بن عمرو بن الحسن بن علي قال كان الحجاج يؤخر الصلوات
فسألنا جابر بن عبد الله رضي الله عنهما بمثل حديث غندر ترجمہ محمد بن عمرو بن حسن
بن علی نے کہا کہ حجاج نماز دن میں دیر کرتا تھا تو ہم نے جابر سے پوچھا تو انہوں نے وہی روایت بیان کی
جو اوپر گزری جسکو غندر نے روایت کیا ہے عن سيار بن سلامة قال سمعت أبي يسأل
أبا برزة رضي الله عنه عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت أنت سمعته
قال فقال كأنما أسمعه الساعة قال سمعت أبي يسأله عن صلوة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال كان لا يبالي بعض تأخيرها قال يعني العشاء إلى نصف الليل ولا يحب النوم قبلها
ولا الحديث بعدها قال شعبة ثم لقيته بعد فسألته فقال كان يصلي الظهر حين تزول
الشمس والعصر يذهب الرجل إلى أقصى المدينة والشمس حية قال والمغرب لا أدري أي
حين ذكر قال ثم لقيته بعد فسألته فقال وكان يصلي الصبح فينصرف الرجل فينظر إلى
وجه جليسه الذي يعرف فيعرفه قال وكان يقرأ فيها بالستين إلى المائة ترجمہ سیار بن سلامہ
نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ پوچھتے تھے ابو برزہ سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا شعبہ نے
کہا کیا تم نے سنا ابو برزہ سے انہوں نے کہا میں گویا ابھی سن رہا ہوں (یعنے مجھے ایسا یاد ہے) پھر کہا
سیار نے کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو برزہ سے پوچھتے تھے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا
تو کہا انہوں نے کہ پرواہ نہ کرتے تھے آپ اگر عشا میں آدھی رات تک تاخیر ہو جاوے اور اسکے آگے
سونیکو اچھا نہ جانتے تھے اور نہ اسکے بعد باتیں کرنے کو شعبہ نے کہا کہ پھر میں ان سے (یعنے سیار سے ملا) اور
پوچھا تو کہا انہوں نے کہ ظہر پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر جب کہ جاتا آدمی (یعنے بعد نماز کے
کنارے تک مدینہ کے اور آفتاب میں گرمی ہوتی اور کہا کہ مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا ذکر کیا پھر ملاقات
کی میں نے ان سے اور پوچھا تو کہا انہوں نے کہ صبح ایسے وقت پڑھتے کہ بعد نماز کے آدمی اپنے ہمنشیں کو
دیکھتا جسکو پہچانتا تھا تو پہچان لیتا اور اسکو اور اسمیں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے تھے ف سونا
قبل عشا کے اسلیے مکروہ جانتے کہ اسمیں احتمال ہے نماز قضا ہونیکا یا وقت مختار و عمدہ کے نکل جانیکا اور اسکے بعد
باتوں کو اسلیے برا جانتے کہ احتمال ہے کہ زیادہ جاگے اور تہجد کو نہ اوٹھ سکے یا زیادہ جاگنے کے سبب دن کے
ضروری کاموں میں حرج ہو عن أبي برزة رضي الله عنه يقول كان رسول الله صلى

ن أسمعك

ن ولا

ن يعرف

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا **قَالَ** شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ **ترجمہ** ابی برزہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرواہ نہ کرتے اگر عشا مین آدھی رات تک تاخیر ہوتی اور اس کے قبل سونے کو اور اوس کے بعد باتون کو برا جانتے شعبہ نے کہا کہ مین اون سے پھر ملا تو انہون نے کہا تہائی رات تک **عَنْ** أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِّينَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ **ترجمہ** ابی برزہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کو پڑھتے تھے تہائی رات مین اور اوسکی آگے سونے کو اور اسکی بعد باتون کو برا جانتے اور نماز فجر مین سو آیتون سے ساٹھ تک پڑھتے اور فارغ ہوتے ایسے وقت کہ ایکدوسرے کا منہ پہچان لیتا

باب كَرَاهَةِ تَأْخِيرِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ

عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کرے تو لوگ کیا کرین اسکا بیان

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کیا کروگے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہونگے کہ نماز آخر وقت ادا کرینگے یا فرمایا نماز کو مار ڈالینگے اوس کے وقت سے مین نے عرض کیا کہ پھر آپ کیا حکم فرماتے ہین مجھکو آپنے فرمایا تم اپنے وقت پر ادا کر لینا پھر اگر اون کے ساتھ بھی اتفاق ہو تو پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہوجائینگے اور خلف جو راوی ہے اوس نے عن وقتھا کا لفظ روایت نہین کیا **ف** نووی نے کہا کہ تاخیر سے عمدہ وقت سے تاخیر کرنا مراد ہے یعنے جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کرین تو تم اکیلے پڑھ لو پھر اگر جماعت مین جانا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت مین پھوٹ نہ پڑے اور نوبت فتنہ کی نہ آوے اور فجر اور عصر کے بعد دوبارہ اعادہ نکرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے جو پہلے ادا کی **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا

ذر إنه سيكون بعدي أمراء يميتون الصلاة فصل الصلاة لوقتها فإن صليت لوقتها
كانت لك نافلة وإلا كنت قد أحرزت صلاتك **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر میرے بعد ایسے حاکم ہونگے کہ وہ نماز کو مار ڈالینگے یعنے
آخر وقت پڑھینگے تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر پڑھ لیا کرنا پھر اگر انہوں نے وقت پر پڑھی تو خیر نہیں تو
نماز جو ان کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہو گئی اور نہیں تو تم نے بچا لیا اپنی نماز کو **عن** ابی ذر
رضی اللہ عنہ قال إن خليلي أوصاني أن أسمع وأطيع وإن كان عبدا مجدع الأطراف
وأن أصلي الصلاة لوقتها فإن أدركت القوم وقد صلوا كنت قد أحرزت صلاتك وإلا
كانت لك نافلة **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ میرے دوست نے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو
وصیت کی کہ میں حاکم کی بات سنوں اور اس کا کہا مانوں اگرچہ ایک غلام ہاتھ پیر کٹا ہوا ہو اور یہ کہ نماز پڑھوں
میں اپنے وقت پر پھر اگر پاؤں میں لوگوں کو کہ وہ پڑھ چکے تو میں اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر چکا اور نہیں تو
وہ میرے لیے نفل ہو گی (یعنے جو دوبارہ ان کے ساتھ پڑھ لوں گا) **عن** ابی ذر رضی اللہ عنہ
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وضرب فخذي كيف أنت إذا بقيت في قوم يؤخرون
الصلاة عن وقتها قال قال ما تأمر قال صل الصلاة لوقتها ثم اذهب لحاجتك فإن أقيمت
الصلاة وأنت في المسجد فصل **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہاتھ مارا
میری ران پر کہ کیا کرے گا تو جب رہ جاوے گا ایسے لوگوں میں جو نماز میں دیر کرینگے اس کے وقت سے
تو انہوں نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا اور اپنے کام
کو چلے جانا پھر اگر تکبیر ہو اور تم مسجد میں ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لو **عن** ابی العالية البراء قال
أخر ابن زياد الصلاة فجاءني عبد الله بن الصامت فألقيت له كرسيا فجلس عليه فذكرت
له صنيع ابن زياد فعض على شفته وضرب فخذي وقال إني سألت أبا ذر كما سألتني فضرب فخذي كما
ضربت فخذك وقال إني سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما سألتني فضرب فخذي كما ضربت فخذك وقال صل الصلاة لوقتها فإن أدركتك
الصلاة معهم فصل ولا تقل إني قد صليت فلا أصلي **ترجمہ** ابی العالیہ نے کہا ابن زیاد
نے ایک دن نماز میں دیر کی اور عبداللہ بن صامت میرے پاس آئے اور میں نے ان کے لیے کرسی ڈال دی
وہ اس پر بیٹھے اور میں نے ان سے ابن زیاد کے کام کا ذکر کیا انہوں نے اپنے ہونٹ چبا کر (یعنے افسوس اور

تأمرني

على فخذي

مجھسے اور میری ران پر ہاتھ مارا پھر کہا کہ مین نے ابی ذر سے پوچھا جیسے تمنے مجھسے پوچھا سو انہون نے میری
ران پر ہاتھ مارا جیسے مین نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے جیسے تم نے مجھسے پوچھا تو آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے مین نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور
فرمایا کہ نماز پڑہ لیجیو اپنے وقت پر پہر اگر تجھکو ان کے ساتھ بہی نماز ملے تو پہر ان کے ساتھ پڑہ لے
اور یہ نکہہ کہ مین پڑہ چکا ہون اب نہین پڑہتا کہ اسمین جماعت مین پہوٹ پڑیگی **عَنْ** اَبِی
ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اَوْ قَالَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ
عَنْ وَقْتِھَا فَصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا ثُمَّ اِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ مَعَھُمْ فَاِنَّھَا زِیَادَۃُ خَیْرٍ ترجمہ
ابی ذر نے کہا کیا ہوگا جب باقی رہیگا تو ایسے لوگون مین جو دیر کرتے ہین نماز مین اپنے وقت سے
تو پڑہ لینا تم نماز کو اوس کے وقت پر پہر اگر تکبیر ہو تو لوگون کے ساتھ بہی پڑہ لے اسلیے کہ اسمین نیکی
کی زیادتی ہے **عَنْ** اَبِی الْعَالِیَۃِ الْبَرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نُصَلِّیْ
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ خَلْفَ اُمَرَاءَ فَیُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ ضَرْبَۃً اَوْجَعَنِیْ وَقَالَ سَاَلْتُ
اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِکَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ وَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ
صَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَھُمْ نَافِلَۃً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ نَبِیَّ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ اَبِیْ ذَرٍّ ترجمہ ابی العالیہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن صامت سے
کہا ہم جمعہ کے دن نماز پڑہتے ہین حاکمون کے پیچھے اور وہ نماز کو اخیر وقت ادا کرتے ہین اب ابی العالیہ نے
کہا کہ عبد اللہ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ مجھکو درد ہونے لگا اور کہا مین نے ابو ذر سے پوچھا اس بات
کو تو انہون نے بہی میری ران پر ایک ہاتھ مارا اور کہا کہ مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
بات کو تو آپ نے فرمایا نماز پڑہ لیا کرو تم اپنے وقت مسنون پر اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کرو یا کہ دو اور
پہر کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ ذکر کیا مجھسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ابو ذر کی ران پر ہاتھ مارا تہا

بَابُ فَضْلِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ وَبَیَانِ التَّشْدِیْدِ فِی التَّخَلُّفِ عَنْھَا وَاَنَّھَا فَرْضُ کِفَایَۃٍ

نماز جماعت کی فضیلت اور اسکی ترک کی مذمت اور اسکو فرض کفایہ کہنیکا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ
الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ اَحَدِکُمْ وَحْدَہٗ بِخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جماعت کی اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجہ بڑہکر ہے

ن قال
ن اُصَلِّی
ن اوجعنی

الصلوة الجميع خمسة في الجميع

عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تفضل صلوة الجميع على صلوة الرجل وحده خمسا وعشرين درجة قال وتجتمع ملائكة الليل وملائكة النهار في صلوة الفجر قال ابو هريرة رضي الله عنه اقرؤا ان شئتم وقران الفجر ان قران الفجر كان مشهودا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلے کی نماز پچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں ابوہریرہ نے کہا چاہو تم یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونیکا سبب ہے عن ابي هريرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول بمثل حديث عبد الاعلى عن معمر الا انه قال بخمسة وعشرين جزءا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مثل روایت عبد الاعلی کے معمر سے مگر اسمیں بخمسة وعشرين ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة تعدل خمسا وعشرين من الفذ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة مع الامام افضل من خمس وعشرين صلوة يصليها وحده ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز امام کے ساتھ اکیلے کی پچیس نمازوں سے افضل ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الجماعة افضل من صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة ترجمہ ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة الرجل في الجماعة تزيد على صلوته وحده سبعا وعشرين درجة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن نمير عن ابيه بضعا وعشرين وقال ابو بكر في روايته سبعا وعشرين درجة ترجمہ ابن نمیر نے اپنے باپ سے اسی روایت میں بیس پر کئی درجہ روایت کی اور ابوبکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجہ عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بضعا وعشرين ترجمہ ابن عمر نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے بیس پر کئی درجہ فرمائے عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ
أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَآمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوتَهُمْ وَلَوْ
عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی لوگوں کو کسی نماز میں نہ پایا تو فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حکم کروں
ایک شخص کو کہ امامت کرے نماز کی اور میں جاؤں انکی طرف جو نماز میں نہیں آئے اور حکم کروں کہ ایک
ڈھیر لکڑیوں کا لگا کر اون کے گھروں کو جلا دیں اور اگر کوئی شخص ایک ہڈی فربہ جانور کی پاوے تو ضرور
آوے مراد رکھتے تھے آپ نماز عشا کو (یعنے نماز کو نہیں آتے اور ہڈی سنکر دوڑتے ہیں) عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ
صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ
بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ
إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشا اور فجر منافقوں پر بہت بھاری ہے اور اگر اسکا
اجر جانتے تو گھٹنوں چل کر آتے اور میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں کہ قائم کیجاوے اور ایک شخص کو
کہوں کہ نماز پڑھاوے لوگوں کو پھر چند لوگوں کو ساتھ لیکر جاؤں کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لیکر جو لوگ نماز
میں نہیں آتے ہیں انکے گھر جلا دوں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ
آمُرَ فِتْيَانِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوتٌ
عَلَى مَنْ فِيهَا ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کیں اور یہ بھی
روایت کی کہ آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حکم کروں اپنے جوانوں کو کہ ایک ڈھیر لکڑیوں کا لگا دیں
اور حکم کروں میں ایک شخص کو جو نماز پڑھادے اور جلا دوں گھر لوگوں سمیت (یعنے جو نماز میں نہیں آتے
ہیں) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے مثل حدیث بالا کی روایت کی عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ

ن
يحرق بيوتا

ہے اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور اس حدیث سے مشقت اٹھا کر مسجد میں آنا ثابت ہوتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ سَرَّہُ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِهٖ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَّتَطَهَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ یَعْمِدُ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَهٗ بِکُلِّ خُطْوَةٍ یَّخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّیَرْفَعُهٗ بِهَا دَرَجَةً وَّیَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَیِّئَةً وَّلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِهٖ یُهَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ ترجمہ عبد اللہ نے کہا جسکو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان ہوکر تو ضرور ہے کہ حفاظت کرے ان نمازوں کی جہاں اذان ہوتی ہو اس لیے کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے نبی کے لیے طریقے ہدایت کے مقرر کر دیے اور یہ نمازیں بھی انہیں میں ہیں اور اگر تم پڑھو انکو گھروں میں جیسے پڑھتا جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بیشک چھوڑ دیا تمنے طریقہ اپنے نبی کا اور اگر چھوڑا تمنے طریقہ اپنے نبی کا تو بیشک تم گمراہ ہوگئے اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ طہارت کرے اور اچھی طرح طہارت کرے پھر ارادہ کرے کسی مسجد کا ان مسجدوں میں سے مگر اللہ تعالےٰ اوسکے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے اور ہم اپنے تئیں ایسا دیکھتے تھے کہ نہیں غیر حاضر ہوتا تھا جماعت سے مگر منافق جسکا نفاق کھلا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کے چلایا جاتا تھا یہانتک کہ کھڑا کر دیا جاتا تھا صف میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسقدر بیمار کو بھی جماعت میں آنا مستحب ہے عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا فِی الْمَسْجِدِ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ یَمْشِیْ فَاَتْبَعَهٗ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَصَرَهٗ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابی الشعثاء نے کہا ہم مسجد میں بیٹھے تھے ابو ہریرہ کے ساتھ کہ موذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ اسکو دیکھتے رہے یہانتک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابو ہریرہ نے کہا کہ اس شخص نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَاٰی رَجُلًا یَّجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا

اللّٰہ تعالیٰ

باب النهی عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن

فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ ترجمہ ابی الشعثاء نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اوسکو کہ جو مسجد سے باہر چلا گیا تھا بعد اذان کے **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا نہ چاہیے جب تک کہ فرض ادا نکر لے مگر اس شخص کو کہ عذر رکھتا ہو جیسے کسی دوسری مسجد کا امام ہو یا پیشاب پاخانے کو جاتا ہو کہ پھر آنے کی نیت رکھتا ہو **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَہٗ فَقَعَدْتُّ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْعِشَآءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا عثمان بن عفان مسجد میں آئے اور اکیلے بیٹھ گئے میں انکے پاس جا بیٹھا انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک نماز نفل پڑھتا رہا (یعنے ایسا ثواب پاویگا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ ساری رات نماز پڑھتا رہا **ف** اس سے دونو نمازوں کی جماعت سے ادا کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا گویا دونوں نمازیں جس نے بجماعت ادا کیں وہ آرام سے سویا بھی اور ڈیڑھ رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا سبحان اللہ سنت میں کیا مزا ہے کہ آرام بھی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بھی **عَنْ** اَبِیْ سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ ابی سہل نے بھی اس اسناد سے مثل اس روایت کے بیان کیا **عَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَیُدْرِکَہٗ فَیَکُبَّہٗ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ترجمہ جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی نماز صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے سو اللہ اپنی پناہ کا حق تم سے طلب نہ کریگا اوسکو نہ چھوڑیگا اور ڈالدیگا اوسکو جہنم میں (یعنی اگر اوسکو ستاؤگے جو صبح کی نماز پڑھ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ میں خلل ڈالا اور اسکا حق تلف کیا) **عَنْ** جُنْدُبٍ الْقَسْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَطْلُبْہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ یُدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبَّہٗ عَلٰی وَجْهِہٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنِ** الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْیَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَلَمْ یَذْکُرْ فَیَکُبَّہٗ فِیْ نَارِ

جہنم ترجمہ جس کی روایتین بھی وہی مضمون ہے مگر دوزخ مین ڈالنے کا ذکر نہین **باب**
الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر عذر کے سبب جماعت کا معاف ہونا **عن** عتبان
ابن مالك رضي الله عنه وهو من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا
من الانصار انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني قد انكرت
بصري وانا اصلي لقومي واذا كانت الامطار سال الوادي الذي بيني وبينهم ولم استطع ان آتي
مسجدهم فاصلي لهم ووددت انك يا رسول الله تأتي تصلي في مصلى اتخذه مصلى قال
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سافعل ان شاء الله قال عتبان فغدا رسول الله
صلى الله عليه وسلم وابو بكر الصديق رضي الله عنه حين ارتفع النهار فاستاذن
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذنت له فلم يجلس حتى دخل البيت ثم قال اين
تحب ان اصلي من بيتك قال فاشرت الى ناحية من البيت فقام رسول الله صلى الله
عليه وسلم فكبر فقمنا وراءه فصلى ركعتين ثم سلم قال وحبسناه على خزير صنعناه
له قال فثاب رجال من اهل الدار حولنا حتى اجتمع في البيت رجال ذوو عدد فقال قائل
منهم اين مالك بن الدخشن فقال بعضهم ذلك منافق لا يحب الله ورسوله فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقل له ذلك الا تراه قد قال لا اله الا الله يريد بذلك
وجه الله قال قالوا الله ورسوله اعلم قال فانا نرى وجهه ونصيحته للمنافقين قال
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فان الله قد حرم على النار من قال لا اله الا الله
يبتغي بذلك وجه الله قال ابن شهاب ثم سألت الحصين بن محمد الانصاري وهو
احد بني سالم وهو من سراتهم عن حديث محمود بن ربيع فصدقه بذلك ترجمہ
عتبان جو صحابی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بدر مین حاضر ہوئے ہین اور انصار مین ہین وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول میری نگاہین
جاتی رہین اور مین اپنی قوم کی امامت کرتا ہون اور جب مینہ برستا ہے نالہ آتا ہے جو میرے اور انکے
بیچ مین ہے تو مین انکے مسجد مین نہین جا سکتا کہ امامت کرون انکی اور آرزو رکھتا ہون اے اللہ کے
رسول کہ آپ تشریف لاوین اور ایک جگہ نماز پڑھین (یعنی میرے گھر مین) تاکہ مین اسے نماز کی جگہ

فاذا — فاتخذه — نسخہ خزيرة — الدار — الربيع

مقرر کر دو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا مین ایسا ہی کرونگا اگر اللہ نے چاہا
عتبان نے کہا پھر صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر بھی آپکے ساتھ تھے جب کچھ
دن چڑھا اور آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین نے آپکو بلایا اور آپ جب گھر
مین آئے تو بیٹھے نہین اور فرمایا تم کہان چاہتے ہو کہ مین نماز پڑھون تمہارے گھر مین کہا انہون نے کہ مین
نے ایک کونا بتایا اور آپ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا اور ہم سب آپکے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے دو رکعت
پڑھ کر سلام پھیرا اور ہم نے آپکو روک رکھا تھا گوشت کی گڑی کیواسطے جو آپ کے لیے پکائی تھی اور محلہ کے لوگ
بھی آ گئے یہانتک کہ کئی آدمی جمع ہو گئے گھر مین سو ایک شخص نے ان مین سے کہا کہ مالک بن دخشن کہان
ہے تو کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور رسول کو دوست نہین رکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ
نہ کہو اوسکو تم نہین دیکھتے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے چاہتا ہے اس کلمہ سے رضامندی اللہ کی لوگون نے کہا اللہ اور
رسول اسکا خوب جانتا ہے پھر کہا ایک شخص نے کہ ہم اوس کے توجہ اور خیر خواہی منافقون کے ساتھ دیکھتے ہین
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے حرام کیا ہے آگ پر اوسکو جو کہے لا الہ الا اللہ اور چاہتا
ہو اس کہنے سے رضامندی اللہ کی ابن شہاب نے کہا پھر مین نے حصین بن محمد انصاری سے پوچھا اس روایت
کو اور وہ بنی سالم مین کے سردار ہین جو یہہ روایت کی محمود بن ربیع نے سو تصدیق کی انہون نے ف
اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک یہہ کہ جب کسی کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہے دوسرے برکت ڈھونڈنا نیکون
کے ساتھ اور ان کی نشانیون اور مقامون سے تیسرے نماز ادا کرنا نیکون کے نماز کی جگہہ مین چوتھے
افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنے سے کم درجہ والے کے گھر جانا پانچوین معاف ہونا جماعت کا عذر
کے سبب سے چھٹے امام اور عالم کے ساتھ جانا اوسکے رفیق کا ساتوین اجازت چاہنا باہر سے آنیوالا
کو گھر والے سے آٹھوین یہ کہ پہلے عبادت اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی نوین
نفل کا جماعت سے ادا کرنا دسوین دن کے نماز بھی دو دو رکعت افضل ہونا مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ
کا یہی مذہب ہے اور جمہور کا گیارہوین مستحب ہونا اسکا کہ محلہ مین جب کوئی شخص نیک آدمی آوے تو اسکے ملنے کو
آوین اور اسکی زیارت سے مشرف ہون اور اسکی صحبت سے فیض اٹھاوین اور یہی حق ہے ہر عالم دیندار کا
تمام مسلمانون پر بارہوین گھر مین نماز کی جگہہ مقرر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے تیرہوین مہمان ذکر سے
کسی کے لوگون کو روک دینا چودہوین یہ کہ لا الہ الا اللہ کا قائل صدق دل سے دوزخ مین ہمیشہ نہ رہے گا سوا

اسکے اور بہی بہت سی فوائد مین جو بخوف طول بعرض تحریر مین نہ آسکے (نووی) **عن** محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث بمعنی حدیث یونس غیر انہ قال فقال رجل این مالک بن الدخشن او الدخیشن وزاد فی الحدیث قال محمود فحدثت بھذا الحدیث نفرا فیھم ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ فقال ما اظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما قلت قال فحلفت ان رجعت الی عتبان ان اسالہ قال فرجعت الیہ فوجدتہ شیخا کبیرا قد ذھب بصرہ وھو امام قومہ فجلست الی جنبہ فسالتہ عن ھذا الحدیث فحدثنیہ کما حدثنیہ اول مرۃ قال الزھری ثم نزلت بعد ذلک فرائض وامور نری ان الامر انتھی الیھا فمن استطاع ان لا یغتر فلا یغتر **ترجمہ** محمود نے عتبان سے روایت کی کہ انہون نے کہا آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کی روایت یونس کی ہم معنے رہینے جو اوپر مذکور ہو چکی مگر اتنی بات زیادہ تہی کہ ایک شخص نے کہا کہان ہین مالک بن دخشن یا کہا دخیشن اور یہ بہی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا بیان کی مین نے یہ روایت چند شخصون مین کہ ان مین ابو ایوب انصاری بہی تہے تو اونہون نے کہا مین نہین گمان کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو مین نے قسم کہائی کہ مین پہر جا کر عتبان سے پوچھون گا سو مین انکے پاس گیا اور انکو بہت بوڑہا پایا کہ انکہین جاتی رہی نہین اور وہ اپنی قوم کے امام تہے سو ہم اون کے بازو پر جا بیٹھے اور مین نے اون سے یہی حدیث پوچھی تو انہون نے ویسی ہی بیان کردی جیسے مجہہ سے پہلے بیان کی تہی زہری نے کہا کہ اوس کے بعد اور چیزین فرض ہوئین اور بہت سے احکام الٰہی اوترے کہ جنکو ہم جانتے ہین کہ کام اوپر ختم ہو گیا پہر جو بہہ جا کہ دہوکا نکہائے تو فریب نہ کہائے **ف** یعنی یہ نہ سمجہے کہ یہ کلمہ کفایت کرتا ہے بلکہ یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے اسکے بعد اور احکام الٰہی بہت سے آئے ہین **عن** محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ قال انی لاعقل مجۃ مجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دلو فی دارنا قال محمود فحدثنی عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ ان بصری قد ساء وساق الحدیث الی قولہ فصلی بنا رکعتین وحبسنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جشیشۃ صنعناھا لہ ولم یذکر ما بعدہ من زیادۃ یونس ومعمر **ترجمہ** محمود نے کہا مجہے یاد ہے ایک کلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمارے محلہ کی ڈول کی تہی اور محمود نے کہا روایت کی مجہسے عتبان نے کہ کہا انہون نے عرض کی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری بصارت کم ہوگئی ہے اور بیان کی حدیث یہانتک کہ کہا عتبان نے کہ دو رکعت پڑہی آپنے ہمارے ساتھہ اور روک رکھا ہم نے آپکو ایک کہانے کے لیے جسکو جشیشہ کہتے ہین کہ وہ ہم نے آپکے لیے پکایا تہا اور اسکے بعد کا ذکر نہین کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا ہے **ف** جشیشہ یہہ ہے کہ گیہون کا باریک آٹا لیا اور اسمین گوشت ڈال کر پکایا یا کہجور ڈالکر اور بخاری کی روایت مین مذکور ہے کہ محمود نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے موںہہ پر کلی کی اور اس روایت سے جواز نکلا ملاطفت اور مزاح کا لڑکون کے ساتہہ اون کے دل خوش کرنے کو اس لیے کہ بچون کا دل ایسی باتون سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپنے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب ہمارے فیض صحبت کو یاد رکہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا **بَابُ** جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى حَصِيْرٍ وَخُمْرَةٍ وَثَوْبٍ وَغَيْرِهَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ نفل مین جماعت اور بوریے وغیرہ پر پڑہنے کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ اون کی دادی نے جنکا نام ملیکہ تہا بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کہانے کے لیے جو اونہون نے پکایا تہا پہر حضرت نے اسمین سے کہایا اور فرمایا کہ کہڑے ہو مین تمہاری خیر و برکت کے لیے نماز پڑہون انس نے کہا کہ مین ایک بوریا کہ پڑا ہوا جو بہت بچہانے سے کالا ہوگیا (یعنے مستعمل تہا) اور اوسپر مین نے پانی چہڑکا اور آنحضرت اوسپر کہڑے ہوئے اور مین نے اور ایک یتیم نے آپکے پیچہے صف باندہی اور بوڑہی بہی ہمارے پیچہے کہڑی ہوئین پہر نماز پڑہائی آپنے دو رکعتین اور سلام پہیرا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا قبول کرنا دعوت کا اگرچہ ولیمہ نہ ہو اور جماعت مین نفل نماز پڑہنا اور جائز ہوا برکت لینا ساتہہ نماز نیکون کے اپنے گہر مین اور شاید آپکو انکی تعلیم بہی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتین مسجد مین آپکی ہیئت نماز کو بخوبی نہین دیکہہ سکتی تہین اس وجہ سے کہ پیچہے رہتی تہین اور ثابت ہوا نماز پڑہنا بوریون

باب الصلوٰة على الحصير

فلأصلي

وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کے ساتھ جب دو آدمی ہون تو صف امام کے پیچھے باندہ لین اور عورت پیچھے کہڑی رہے اگرچہ اکیلی ہو اور پانی چھڑکنا بوریے پر اوسکی نرم کرنے کے لیے تہا اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ نشک نجاست کے سبب سے پانی چھڑکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا فربما تحضر الصلوۃ وھو فی بیتنا قال فیامر بالبساط الذی تحتہ فیکنس ثم ینضح ثم یؤم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونقوم خلفہ فیصلی بنا قال وکان بساطھم من جرید النخل ترجمہ انس مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ اچہے تہے اخلاق مین اور کبھی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہماری گہر مین ہوتے تو حکم کرتے ہماری بچھونے کو جو آپکے نیچے ہوتا کہ اوسکو جہاڑ دیتی پہر پانی چھڑک دیتی پہر امامت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کہڑے ہوجاتے اور ہمارے ساتھ آپ نماز پڑہتے اور آپ کا بچھونا کہجور کے پتون کا تہا ف اس سے بے تکلفی انبیا کی ثابت ہوئی عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا وما ھو الا انا وامی وام حرام خالتی فقال قوموا فلاصلی بکم فی غیر وقت صلوۃ فصلی بنا فقال رجل لثابت این جعل انسا منہ قال جعلہ علی یمینہ ثم دعا لنا اھل البیت بکل خیر من خیر الدنیا والاخرۃ فقالت امی یا رسول اللہ خویدمک ادع اللہ لہ قال فدعا لی بکل خیر وکان فی اخر ما دعا لی بہ ان قال اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیہ ترجمہ انس نے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر اور گہر مین مین تہا اور میری مان اور میری خالہ اور آپ نے فرمایا کہڑے ہو مین تمہارے لیے نماز پڑہون اور اوسوقت کسی نماز فرض کا وقت نہ تہا پہر آپ نے نماز پڑہی اور ایک شخص نے ثابت سے پوچھا کہ حضرت نے انس کو کہان کہڑا کیا انہون نے کہا اپنے دہنی طرف پہر دعای خیر کی ہم سب گہر والون کے لیے سب بہتریون کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی سو عرض کی میری مان نے کہ اے اللہ کے رسول یہ آپکا چھوٹا خادم ہے (یعنی انس) اس کے لیے آپ دعا فرما دین سو آپ نے میرے لیے ہر چیز مانگی اور آخر مین اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اس کا مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پہر اس مین برکت عنایت فرما عن انس بن مالک رضی اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى به وبامه او خالته قال فاقامني عن يمينه واقام المرأة خلفنا ترجمه انس نے کہا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے مجھکو اور میری ماں یا خالہ کو نماز پڑھائے یعنی امامت کی اور مجھکو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے **عن** ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا حذاءه وربما اصابني ثوبه اذا سجد وكان يصلي على خمرة ترجمه میمونہ ام المومنین بیبی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے راوی ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپکے برابر حاضر تھی اور کبھی آپ کا کپڑا مجھکو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے آپ بوریے پر **عن** ابي سعيد الخدري انه دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجده يصلي على حصير يسجد عليه ترجمه ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہیں آپ بوریے پر اور اوسی پر سجدہ کرتے ہیں **باب** فضل الصلوة المكتوبة في جماعة نماز فرض بجماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان **عن** ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الرجل في جماعة تزيد على صلوته في بيته وصلوته في سوقه بضعا وعشرين درجة وذلك ان احدهم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى المسجد لا ينهزه الا الصلوة لا يريد الا الصلوة فلم يخط خطوة الا رفع له بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد فاذا دخل المسجد كان في الصلوة ما كانت الصلوة هي تحبسه والملائكة يصلون على احدكم ما دام في مجلسه الذي صلى فيه يقولون اللهم ارحمه اللهم اغفر له اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه ما لم يحدث فيه ترجمه ابوہریرہ نے کہا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی جماعت سے اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کئی درجہ افضل ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا کہ نہیں اوٹھایا اوسکو مگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا اوسکو مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں رکھتا ہے وہ مگر بلند کر دیتا ہے الله تعالے اوسکے عوض میں اسکا ایک درجہ اور گھٹا دیتا ہے ایک گناہ یہانتک کہ داخل ہوتا ہے وہ مسجد میں پھر جب مسجد میں آگیا تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جبتک نماز اوسکو روک رہی ہے اور فرشتے اوسکے لیے دعائے خیر کر رہے ہیں جبتک

رفع الله

کہ وہ اپنی جگہہ مین ہے جہان نماز پڑہی ہے اور کہتے ہین فرشتے کہ یا اللہ رحم کر اوسپر یا اللہ بخشدے اوسکو یا
اللہ توبہ قبول کر اوسکی جب تک کہ وہ ایذا نہین دیتا جبتک وہ حدث نہین کرتا یعنے تب تک فرشتے
یہی کہتے رہتے ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِهٖ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْهُ مَا لَمْ یُحْدِثْ وَاَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا کَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے دعائے خیر کرتے ہین تمہارے ہر ایک کے لیے جب تک وہ اپنی
نماز کی جگہہ بیٹہا رہتا ہے کہ یا اللہ بخشدے اوسکو یا اللہ رحم کر اوسپر جب تک کہ وہ گوز نہین کرتا اور ہر ایک
تمہارے مین کا نماز مین ہے جب تک نماز اوسکو روک رہی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلٰوةٍ مَا کَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَ
تَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ اَوْ یُحْدِثَ قُلْتُ مَا یُحْدِثُ
قَالَ یَفْسُوْ اَوْ یَضْرِطُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک آدمی منتظر
نماز کا اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹہا رہتا ہے تب تک وہ نماز ہی مین ہے اور فرشتے اوسکے لیے کہتے رہتے
ہین کہ یا اللہ بخش اوسکو اور رحم کر اوسپر یہانتک کہ وہ چلا جاوے یا حدث کرے راوی کہتا ہے کہ مین
نے پوچہا کہ حدث کیا ہے تو کہا ہوا کی چہوڑے یا گوز کرے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا یَمْنَعُهٗ اَنْ یَّنْقَلِبَ
اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز مین ہے
جب تک کہ نماز اوسکو روک رہی ہے نہین روکتی اسے گہر جانے سے مگر نماز **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَدُکُمْ مَا قَعَدَ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ
فِیْ صَلٰوةٍ مَا لَمْ یُحْدِثْ تَدْعُوْ لَهُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ **ترجمہ**
ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تم مین کا نماز مین ہے جب تک نماز کا
منتظر ہے جب تک اوس نے گوز نہین کیا فرشتے اوسکے لیے دعا کرتے ہین یا اللہ بخش اسکو یا اللہ رحم کر اسپر
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہی مضمون روایت کیا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الناس اجرا فی الصلوٰۃ ابعدہم الیہا ممشی فابعدہم
والذی ینتظر الصلوٰۃ حتی یصلیہا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلیہا ثم
ینام قال وفی روایۃ ابی کریب حتی یصلیہا مع الامام فی جماعۃ ترجمہ ابوموسی نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہو اوتنا ہی ثواب بہی اوسکا
زیادہ ہو اور جو نماز کا منتظر ہے کہ امام کے ساتھ پڑھیگا اوسکا ثواب بہی زیادہ ہے اوس شخص سے
کہ پڑھ لے اور سو رہے اور ابوکریب کی روایت مین یہ لفظ ہین حتی یصلیہا سے آخر تک اور مطلب دونو
کا ایک ہی ہے عن ابی بن کعب قال کان رجل لا اعلم رجلا ابعد من المسجد منہ
وکان لا تخطئہ صلوٰۃ قال فقیل لہ او قلت لہ لو اشتریت حمارا ترکبہ فی الظلماء
وفی الرمضاء قال ما یسرنی ان منزلی الی جنب المسجد انی ارید ان یکتب لی ممشای
الی المسجد ورجوعی اذا رجعت الی اہلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جمع اللہ
لک ذلک کلہ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ ایک شخص تہا کہ اوس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان
مسجد سے دور نہ تہا اور کبہی کوئی جماعت اوسکی نجاتی تو اس سے کہا گیا یا مین نے کہا کہ تم اگر ایک گدہا
خرید لو کہ اوس پر سوار ہو کر آیا کرو اندہیری اور دہوپ مین تو خوب ہو اس نے کہا کہ مین یہ نہین چاہتا
کہ میرا گھر مسجد کے بازو مین ہو اسلیے کہ مین چاہتا ہون کہ میرے قدم لکہے جاوین مسجد کیطرف اور میرا
لوٹنا بہی جب مین لوٹون گھر کو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس سب کا
ثواب تمہارے لیے اکہٹا کیا ہے عن ابی بن کعب قال کان رجل من الانصار بیتہ
اقصی بیت فی المدینۃ فکان لا تخطئہ الصلوٰۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال فتوجعنا لہ فقلت لہ یا فلان لو انک اشتریت حمارا یقیک من الرمضاء و
یقیک من ہوام الارض قال امر واللہ ما احب ان بیتی مطنب ببیت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم قال فحملت بہ حملا حتی اتیت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ
قال فدعاہ فقال لہ مثل ذلک وذکر لہ انہ یرجو فی اثرہ الاجر فقال لہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان لک ما احتسبت ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ انصار مین ایک شخص
تہے کہ گھر انکا سب گھرون مین مدینہ کے دور تہا مسجد سے اور کوئی جماعت انکی جاتے نپاتی

تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہم لوگوں کو ان پر ترس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک
گدھا خرید لو کہ تمھیں گرمی سے اور راہ کے کیڑے مکوڑوں سے بچاوے اونہوں نے کہا کہ سنو قسم ہے اللہ
کی کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر بندھا ہوا ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور یہ بات اسکی مجھ پر بہت بار
اور گراں گذری اور میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپ نے انکو بلایا اونہوں
نے حضرت سے بھی یہی کہا کہ جیسے کہا تھا اور ذکر کیا کہ میں اپنے قدموں کا اجر چاہتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تمکو اجر ہے
جسکو تم امید وار ہو عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ
فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً ترجمہ
ابو الزبیر نے جابر سے سنا کہ اُنہوں نے کہا ہمارے لوگوں کے گھر مسجد سے دور تھے تو ہم نے چاہا کہ بیچ
ڈالیں اور مسجد کے قریب آرہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو روکا اور فرمایا کہ تمھیں ہر قدم
پر ایک درجہ ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ
فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ
آثَارُكُمْ ترجمہ جابر نے کہا کچھ جگہیں خالی ہوئیں مسجد کے گرد تو بنو سلمہ کے قبیلہ والوں نے چاہا
کہ مسجد کے پاس اوٹھ آویں اور یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر مجھکو
پہونچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آرہو انہوں نے عرض کی کہ ہاں اے اللہ کے رسول ہم نے
چاہا تو ہے تب آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں یعنی
تاکہ انکا ثواب ملے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا
إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ
دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ فَقَالُوا مَا كَانَ يَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا ترجمہ جابر نے کہا بنو سلمہ
نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجاویں اور کچھ گھر خالی تھے تو یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اے
بنی سلمہ اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تو انہوں نے کہا اس فرمانے سے ہم ایسے خوش

ہو کہ وہان سی اٹھہ آنے سی اتنی خوشی نہ ہوئی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِیَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خَطْوَاتُهٗ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَّالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو طہارت کرے اپنے گہر میں پہر جاوے کسی اللہ کے گہر میں کہ ادا کرے کسی فرض کو اللہ کے فرضون میں سے تو اوسکے قدم ایسے ہون گے کہ ایک سے تو برائیان اوترین گی اور دوسرے سے درجے بڑہین گے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِیْ حَدِيْثِ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے بہلا دیکہو کہ اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو کہ وہ اس مین ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اوس کے بدن پر کچہ میل باقی رہیگا صحابہ نے عرض کی کہ نہین فرمایا یہی مثال ہے پانچ نمازون کی کہ اللہ تعالے اوس کی برکت سے گناہون کو صاف کر دیتا ہے عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يُبْقِیْ ذٰلِكَ مِنَ الدَّرَنِ **ترجمہ** جابر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازون کی مثال مانند بہتی گہری نہر کی ہے کہ کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس مین ہر روز پانچ بار نہاتا ہو حسن نے کہا کہ نہ باقی رہے گا اس پر کچہ میل عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو یا شام کو گیا مسجد مین اللہ تعالے نے اوسکی ضیافت طیار کی ہر صبح اور شام مین

باب فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِیْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہہ بیٹہنے اور مسجدون کی فضیلت کا بیان

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُّصَلَّاهُ الَّذِیْ يُصَلِّیْ فِيْهِ الصُّبْحَ اَوِ الْغَدَاةَ

حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ **ترجمہ** سماک بن حرب نے کہا کہ مین نے جابر سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہو انہون نے کہا کہ بہت پھر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹھے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پھر جب سورج نکلتا اوٹھہ کھڑے ہوتے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زمانہ کا اور ہنستے تھے اور آپ بھی مسکراتے رہتے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے اپنی جگہہ مین بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل آتا **عَنْ** سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُوْلَا حَسَنًا **ترجمہ** سماک سے بھی مروی ہے اسی اسناد سے مگر اوسمین حسنا کا لفظ نہین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَسْوَاقُهَا **ترجمہ** عبد الرحمن جو مولے ہین ابوہریرہ کے وہ ابوہریرہ سے راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہرون مین سے پیاری جگہہ اللہ کے نزدیک مسجدین ہین اور سب سے بری اللہ کے نزدیک بازارین ہین

ف بازارون مین شیطان کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے گالی گلوج ایک دوسرے کو دیتے ہین اور فسق و فجور کا زور رہتا ہے بخلاف اسکے مسجدون مین ذکر الٰہی نماز روزہ وزہد و عبادت خوف خدا کا چرچا رہتا ہے

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ امامت کا مستحق کون ہے اسکا بیان

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ **ترجمہ** ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہون تو ایک انمین امام ہو جاوے اور زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑھا ہو **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ

حسن | حسنا | تعالیٰ | سناً اسلاماً

قَالَ الْاَشَجُّ فِیْ رِوَایَتِہٖ مَکَانَ سِلْمًا سِنًّا ترجمہ ابو مسعود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر قرآن مین برابر ہون تو جو سنت
زیادہ جانتا ہو اگر سنت مین برابر ہون تو جس نے ہجرت پہلی کی ہو اگر ہجرت مین برابر ہون تو جو
اسلام پہلی لایا ہو اور کسی کے حکومت کی جگہہ مین جاکر اوسکی امامت نہ کرے اور نہ اوس کے گھر مین اوسکی
مسند پر بیٹھے مگر اوس کے حکم سے اشج نے اسلام کی جگہہ عمر کو ذکر کیا یعنی جسکی عمر زیادہ ہو عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُ
ھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ وَاَقْدَمُھُمْ قِرَاءَۃً فَاِنْ کَانَتْ قِرَاءَتُھُمْ سَوَاءً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَقْدَمُھُمْ
ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَکْبَرُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ الرَّجُلَ
فِیْ اَھْلِہٖ وَلَا فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَجْلِسْ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ لَکَ اَوْ بِاِذْنِہٖ ترجمہ
ابی مسعود کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا امامت کرے لوگون کی وہ جو قرآن زیادہ
جانتا ہو اور خوب قرآن پڑہتا ہو اگر قرأت مین برابر ہون تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت مین برابر ہون
تو جو سن مین بڑا ہو اور کسی کے امامت نہ کر اوس کے گھر مین اور نہ اوسکی حکومت کی جگہہ مین اور نہ بیٹھ
اوسکی مسند پر اوسکے گھر مین جبتک وہ تجھے اجازت نہ دے یا فرمایا اوسکی اجازت سے عَنْ مَالِکِ بْنِ
الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَۃٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا
عِنْدَہٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا فَظَنَّ اَنَّا
قَدِ اشْتَقْنَا اَھْلَنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَکْنَا مِنْ اَھْلِنَا فَاَخْبَرْنَاہُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰی اَھْلِیْکُمْ
فَاَقِیْمُوْا فِیْھِمْ وَعَلِّمُوْھُمْ وَمُرُوْھُمْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ
ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ ترجمہ مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور جوان جوان تھے ہم سن اور بیس دن آپ کی خدمت مین رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نہایت مہربان اور نرم دل تھے آپنے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشتاق ہوگئے تو پوچھا آپ نے
کہ کن کن لوگون کو تم اپنے وطن مین چھوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب مین سے اور خبر دی ہم نے آپ کو تب
فرمایا آپ نے لوٹ جاؤ تم اپنے وطن کو اور وہان رہو اور لوگون کو اسلام کی باتین سکھاؤ و بتاؤ پھر
جب نماز کا وقت آوے تو ایک شخص تم مین کا اذان دے اور امامت کرے جو تم مین بڑا ہو عمر مین

فَاِنْ کَانَ

وَلَا یُؤُمَّنَّ

وَلَا یَجْلِسْ

ف اس حدیث سے اذان اور جماعت اور امامت کا حکم ہوا اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے اس لئے یہی حکم دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ وَاقْتَصَّا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** مالک بن حویرث نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند لوگوں کے ساتھ جو ہم سن تھے اور بیان کیا حدیث کو آخر تک **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا **ترجمہ** مالک نے کہا کہ آیا میں اور ایک رفیق میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جب لوٹنا چاہا ہم نے انکے پاس سے تو فرمایا آپ نے کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور امامت کرے جو تم میں کا بڑا ہو **عَنْ** خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ **ترجمہ** خالد نے اسی اسناد سے یہی روایت کی اور اس میں اتنا زیادہ کیا کہ حذاء نے کہا کہ وہ دونو قرات میں برابر تھے

باب اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانِ أَنَّ مَحَلَّهُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِهِ قنوت نمازوں میں پڑھنا مستحب ہے جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو اور پناہ مانگتی ساتھ اللہ کے اور مستحب ہونا اسکا صبح کی نماز میں اور اسبات کا بیان کہ محل اسکا دوسری رکعت میں سر اٹھانے کے پیچھے ہے اور اونچی پڑھنا اسکا مستحب ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ اللَّهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قرارت سے فارغ ہو جاتے اور سر مبارک رکوع سے اٹھاتے (یعنے دوسری رکعت میں) کہتے سمع اللہ سے اخیر تک یعنے سنا اللہ نے جس نے اس کی حمد کی اے رب ہمارے تجہی کو ہے سب تعریف پھر کہتے کھڑے کھڑے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور سب مسلمان کفار کے ہاتھ مقید تھے

اور نجات دے ضعیف لوگوں کو مومنوں میں سے (یعنے جو مکہ والوں کے ہاتھ میں دبے پڑے ہیں) یا اللہ سخت کر اپنے روندن مضر پر اور ڈال دے اون پر قحط مثل زمانہ یوسف علیہ السلام کی (یعنے جیسے مصر میں سات برس واقع ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی) پھر ہم کو خبر پہونچی کہ آپنے یہ بددعا موقوف کی جب یہ آیۃ اتری لیس لک یعنے ای نبی تم کو اس کام کا کچھ اختیار نہیں اللہ چاہے اونکی توبہ قبول کرے چاہے اونہیں عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے استحباب قنوت کا دائما ثابت ہوا اور محل اسکا بعد رکوع رکعت اخیر کے معلوم ہوا اور استحباب جہر کا بھی ثابت ہوا جیسا کہ مذہب ہے شافعی کا اور قول امام شافعی کا یہی ہے کہ قنوت مسنون ہے نماز صبح میں علے الدوام باقی رہیں اور نمازیں اسمیں تین قول ہیں صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب کوئی بلاے عام نازل ہو جیسے غلبہ اعداے دین کا یا قحط و وبا تو تمام نمازوں میں امام قنوت پڑھے اور نہیں تو نہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونو حال میں قنوت پڑھے یعنی وبا وغیرہ ہو یا نہ ہو **تیسرا** قول یہ ہے کہ کسی حال میں نہ پڑھے مگر صحیح وہی قول اول ہے اور رفع یدین اس میں مستحب ہے اور منہہ پر بعد ختم قنوت کے ہاتھہ نہ پھیرے اور بعضوں نے ہاتھ پھیرنا بھی مستحب کہا ہے اور صدر پر ہاتھہ پھیرنے کو سبنے مکروہ کہا ہے اور ادعیات ماثورہ میں سے جو دعا جی چاہے پڑھے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی قولہ واجعلھا علیھم کسنی یوسف ولم یذکر ما بعدہ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان کی کسنی یوسف تک اور اسکے بعد کچھ ذکر نہیں کیا

عن ابی سلمۃ ان اباھریرۃ حدثھم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت بعد الرکعۃ فی صلوۃ شھرا اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ یقول فی قنوتہ اللھم نج الولید بن الولید اللھم نج سلمۃ بن ھشام اللھم نج عیاش بن ابی ربیعۃ اللھم نج المستضعفین من المؤمنین اللھم اشدد وطاتک علی مضر اللھم اجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف قال ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ ثم رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الدعاء بعد فقلت اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ترک الدعاء لھم قال فقیل وما تراھم قد قدموا **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے

اون سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہا بعد رکوع کے ایک مہینہ تک سمع اللہ لمن حمدہ
تو اپنی قنوت مین کہتے یا اللہ چہوڑ دے ولید بن ولید کو یا اللہ چہوڑ دے سلمہ بن ہشام کو یا اللہ چہوڑ دے عیاش
بن ابی ربیعہ کو یا اللہ چہوڑ دے ضعیف مومنون کو یا اللہ سخت کر اپنے روندن مضر پر یا اللہ ڈالدے اون
پر قحط مثل قحط یوسف علیہ السلام کے زمانے کی ابوہریرہ نے کہا پہر دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ آپ نے دعا چہوڑ دی اس کے بعد تو مین نے کہا کہ مین دیکہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ آپ نے دعا چہوڑ دی تو لوگون نے کہا کہ دیکہتے نہین ہو جنکے لیے دعا کرتے تہے وہ تو آگئے (یعنی
کافرون کے پاس سے چہوٹ آئے) عن ابی سلمۃ ان ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ اخبرہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ہو یصلی العشاء اذ قال سمع اللہ لمن حمدہ ثم
قال قبل ان یسجد اللہم نج عیاش بن ابی ربیعۃ ثم ذکر بمثل حدیث الاوزاعی
الی قولہ کسنی یوسف ولم یذکر ما بعدہ ترجمہ ابی سلمہ کی روایت سے مروی ہے
وہی مضمون جو اوپر گذرا مگر اسمین کسنی یوسف کے بعد کچہ مذکور نہین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
عنہ یقول واللہ لاقربن بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان ابوہریرۃ
رضی اللہ عنہ یقنت فی الظہر والعشاء الاخرۃ وصلوۃ الصبح ویدعو للمؤمنین ویلعن
الکفار ترجمہ ابوہریرہ کہتے تہے کہ وسمین ادا کرون تمہاری ساتہہ نماز جو قریب قریب ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے پہر ابوہریرہ قنوت پڑہتے تہے ظہر اور عشا اور صبح اور مومنون کے لیے دعا
کرتے اور کافرون پر لعنت کرتے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال دعا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی الذین قتلوا اصحاب بئر معونۃ ثلاثین صباحا یدعو علی
رعل وذکوان ولحیان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ قال انس انزل اللہ عزوجل فی
الذین قتلوا ببئر معونۃ قرانا قراناہ حتی نسخ بعد ان بلغوا قومنا ان قد لقینا
ربنا فرضی عنا ورضینا عنہ ترجمہ انس بن مالک نے کہا بددعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
لوگون پر جنہون نے قتل کیا تہا بیر معونہ کے لوگون کو تیس دن تک (یعنے بددعا کی تیس دن تک) بددعا
کرتے تہے آپ رعل اور ذکوان اور لحیان اور عصیہ پر کہ نافرمانی کی انہون نے اللہ کی اور اسکے رسول
کی انس نے کہا کہ اللہ تعالے نے اتارا ان مقتولون شہیدون کے حال مین جو بیر معونہ پر قتل ہوگئے

باب منہ
تعالیٰ

تھے اس آیت کو پھر پڑہا ہمنے اوسی قرآن کی طرح پھر منسوخ ہو گئی ان بلغوا سے آخر تک یعنی پہونچا دو بشارت ہماری طرف سے ہماری قوم کو کہ ہم ملے اپنے پروردگار سے الله وہ راضی ہوا ہم سے اور ہم راضی ہوئے اوس سے **ف** بیر معونہ ایک زمین کا نام ہے درمیان بنی عامر اور بنی سلیم کے وہان ستر قاری قرآن کے آپنے بھیجے تھے کافرون نے انکو قتل کر دیا قصہ اُن کا مفصل کتاب القراءۃ مین آویگا انشاء الله تعالے **عن** مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا **ترجمہ** محمد نے کہا مین انس سے کہا کہ کیا قنوت پڑہا ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے صبح کے نماز مین اُنہون نے کہا ہان بعد رکوع کے تہوڑی دیر **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا قنوت پڑہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے مہینہ تک بعد رکوع کے نماز صبح مین بد دعا کرتے تھے اوپر رعل اور ذکوان کے اور فرماتے تھے کہ عصیہ نے نافرمانی کی الله اور اسکے رسول کی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى بَنِيْ عُصَيَّةَ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے نماز فجر مین بعد رکوع کے ایک مہینہ تک پڑہا بد دعا کرتے تھے آپ بنی عصیہ کے قبیلہ پر **عن** عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ نَاسًا يَّزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلٰى اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ **ترجمہ** عاصم نے انس نے پوچہا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد تو انہون نے کہا پہلے مین نے کہا بعض لوگ دعوی کرتے ہین کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے قنوت پڑہا ہے رکوع کے بعد تو انہون نے کہا قنوت پڑہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک بد دعا کرتے تھے آپ ان لوگون پر جنہون نے چند اصحاب کو آپ کے قتل کر دیا تہا کہ انہین قاری کہتے تہے **عن** اَنَسٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ وَجَدَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مَّا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِيْنَ الَّذِيْنَ اُصِيْبُوْا يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ كَانُوْا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلٰى قَتَلَتِهِمْ

ترجمہ انس کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چہوٹے لشکر کے لیے اسقدر غصہ ہوتے کبہی
نہین دیکہا جسقدر ان ستر صحابیون کے لیے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ مین کام آگئے کہ انہین قاری
کہتے تہے اور آپ ایک ماہ تک برابر انکو قاتلون پر بد دعا کرتے رہے عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ یَ
یَزِیْدُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَہْرًا یَلْعَنُ رِعْلًا وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ عَصَوُا اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ ترجمہ انکا اوپر کئی بار گذر چکا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَہْرًا یَّدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ ترجمہ
انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑہا اور کئی گہرانون پر عرب کی بد دعا
کی پہر چہوڑ دیا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ
فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب مین قنوت پڑہتے
تہے عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْفَجْرِ
وَالْمَغْرِبِ ترجمہ اسکا اوپر ہو چکا عَنْ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءٍ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْلًا وَّذَکْوَانَ
وَعُصَیَّۃَ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ ترجمہ خفاف نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز مین یا اللہ لعنت کر بنی لحیان اور رعل اور ذکوان اور
عصیہ کو کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور بنی غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتون سے بچا دے۔
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ اِیْمَاءٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَکَعَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ
وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَکْوَانَ ثُمَّ
وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَۃُ الْکَفَرَۃِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ترجمہ حارث نے
کہا کہ خفاف نے کہا کہ رکوع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر سر اٹہایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے
اور اسلم کو بچاوے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل
اور ذکوان کو پہر سجدہ مین گئے خفاف نے کہا کہ اسی دعا کے سبب سے کفار ملعون ہو گئے عَنْ
خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءٍ بِمِثْلِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَۃُ الْکَفَرَۃِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ترجمہ

خفاف سے وہی روایت مذکور ہے مگر اسمین یہ فقرہ نہین کہ کفار اسی سے ملعون ہوئی **باب** قضاء
الصلوة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها نماز کی قضا کا بیان **عن** ابی هريرة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين قفل من غزوة خيبر سار ليلة حتى اذا ادركه الكرى
عرس وقال لبلال اكلأ لنا الليل فصلى بلال ما قدر له ونام رسول الله صلى الله عليه
وسلم واصحابه فلما تقارب الفجر استند بلال الى راحلته مواجه الفجر فغلبت بلالا
عيناه وهو مستند الى راحلته فلم يستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا بلال ولا
احد من اصحابه حتى ضربتهم الشمس فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اولهم استيقاظا
ففزع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اى بلال فقال بلال اخذ بنفسى الذى اخذ بابى
انت وامى يا رسول الله بنفسك فقال اقتادوا فاقتادوا رواحلهم شيئا ثم توضأ رسول الله
صلى الله عليه وسلم وامر بلالا فاقام الصلوة فصلى بهم الصبح فلما قضى الصلوة قال من
نسى الصلوة فليصلها اذا ذكرها فان الله تعالى قال اقم الصلوة لذكرى قال يونس
وكان ابن شهاب يقرأها للذكرى **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے
غزوہ خیبر سے چلے ایک رات کو یہانتک کہ جب آپ اونگھنے لگے آخر شب مین اتر پڑے اور بلال سے کہا کہ تم
ہمارا پہرا دو آج کی رات تو بلال نماز پڑھتے رہے جتنی انکی تقدیر مین تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سو گئے اور آپ کے اصحاب بہی پہر جب صبح قریب ہوئی بلال نے اپنی اونٹنی پر تکیہ لگایا مشرق کی
طرف منہ کرکے اور انکی آنکھ لگ گئی پہر نہ جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال نکوئی اور شخص
آپ کے اصحاب سے یہانتک کہ اونپر دہوپ پڑی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول جاگے اور گہبرے
اور فرمایا اے بلال تو بلال نے عرض کی کہ میری جان کو بہی اوسی نے پکڑ لیا جسنے آپکی جان کو پکڑا میرے
ماں باپ فدا ہون آپ پر اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا اونٹوں کو ہانکو پہر ہانکا تہوڑی دور اونٹوں کو
پہر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو اور تکبیر کہی نماز کی اور صبح کی نماز
ادا کی پہر جب نماز پڑہ چکے فرمایا جو بہول جاوے نماز کو پڑہ لیوے جب یاد آوے اس لیے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے قائم کر نماز میری یاد کے لیے یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یون پڑہتے اقم
الصلوة للذكرى یعنے قائم کر نماز کو یادداشت کے لیے **عن** ابی هريرة قال عرسنا

ابی
قال

مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا
ثُمَّ دَعَا بِالْمَآءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوْبُ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ترجمہ ابو ہریرہ
نے کہا ایک شب ہم آخر رات میں اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ جاگے یہاں تک کہ سورج نکل
آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اونٹ کی نکیل پکڑے کہ یہ مکان ہے شیطان کا پھر ہم نے
ایسا ہی کیا (یعنی اس میدان سے باہر ہو گئے) پھر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور
یعقوب نے سجدہ کی جگہ صلّی کہا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور صبح کی فرض نماز ادا کی **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ
وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ
فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ قَالَ فَنَعَسَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَتَيْتُهٗ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوْقِظَهٗ
حَتَّى اعْتَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ قَالَ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوْقِظَهٗ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلٰى
رَاحِلَتِهٖ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ اَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ حَتّٰى كَادَ يَنْجَفِلُ فَاَتَيْتُ فَدَعَمْتُهٗ
فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرَكَ مِنِّيْ قُلْتُ مَا زَالَ هٰذَا مَسِيْرِيْ مُنْذُ
اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَانَا نَخْفٰى عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرٰى
مِنْ اَحَدٍ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ اٰخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ
قَالَ فَمَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا
عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ
قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِيْنَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ بِمِيْضَاَةٍ
كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّآءٍ قَالَ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ
مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ قَالَ لِاَبِيْ قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاَتَكَ فَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ
بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ
كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبْنَا مَعَهٗ

قال فجعل بعضنا يهمس الى بعض ما كفارة ما صنعنا بتفريطنا في صلوتنا ثم قال اما لكم فيّ
اسوة ثم قال انه ليس في النوم تفريط انما التفريط على من لم يصل الصلوة حتى يجيء وقت
الصلوة الاخرى فمن فعل ذلك فليصلها حين ينتبه لها فاذا كان الغد فليصلها عند
وقتها ثم قال ما ترون الناس صنعوا قال ثم قال اصبح الناس فقدوا نبيهم فقال ابو بكر وعمر
رضي الله عنهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدكم لم يكن ليخلفكم وقال الناس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بين ايديكم فان يطيعوا ابا بكر وعمر رضي الله عنهما
يرشدوا قال فانتهينا الى الناس حين امتد النهار وحمي كل شيء وهم يقولون يا رسول
الله هلكنا عطشنا فقال لا هلك عليكم ثم قال اطلقوا لي غمري قال ودعا بالميضأة
فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب وابو قتادة يسقيهم فلم يعد ان رأى الناس
ماء في الميضأة تكابوا عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنوا الملأ كلكم
سيروى قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب واسقيهم حتى ما
بقي غيري وغير رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثم صب رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال لي اشرب فقلت لا اشرب حتى تشرب يا رسول الله قال ان ساقي القوم
آخرهم قال فشربت وشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاتى الناس الماء
جامين رواء قال فقال عبد الله بن رباح اني لاحدث هذا الحديث في مسجد الجامع
اذ قال عمران بن حصين انظر ايها الفتى كيف تحدث فاني احد الركب تلك الليلة
قال قلت فانت اعلم بالحديث قال ممن انت قلت من الانصار قال حدث فانتم
اعلم بحديثكم قال فحدثت القوم فقال عمران لقد شهدت تلك الليلة وما
شعرت ان احدا حفظه كما حفظته **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا خطبہ پڑھا ہمپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور فرمایا تم چلوگے آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات اور پہونچوگے پانی پر اگر خدا
نے چاہا تو کل صبح کو سو چلے لوگ اس طرح کہ کوئی کسی کیطرف متوجہ نہوتا تھا ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہانتک کہ آدھی رات ہوگئی اور میں آپکے بازو پر تھا اور آپ اونگھنے
لگے اور اپنی سواری پر سے جھکے (یعنے غلبہ خواب سے) اور میں نے آکر آپ کو ٹیکا دیا یعنے تاکہ نہ گر

نہ پڑین) بغیر اسکے کہ مین آپ کو جگاؤن یہانتک کہ آپ پہر سیدہے ہوکر بیٹھ گئے پہر چلے یہانتک کہ جب
بہت رات گذر گئی پہر آپ جہکے اور مین نے پہر ٹیک دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤن یہانتک کہ پہر آپ
سیدہے ہوکر بیٹھ گئے پہر چلے یہانتک کہ آخر وقت سحر ہوا پہر ایک بار بہت جہکے کہ اگلے دو بار سی بہی
زیادہ کہ قریب تہا کہ گر پڑین پہر مین آیا اور آپ کا ٹہکنا بن گیا پہر آپ نے سر اوٹہایا اور فرمایا کہ یہہ کون ہے
مین نے عرض کی ابو قتادہ آپ نے فرمایا کہ تم کب سی میری ساتہہ اسطرح چل رہے ہو مین نے عرض کی کہ
مین رات سی آپکے ساتہہ اسیطرح چل رہا ہون آپنے فرمایا اللہ تعالے تمہاری حفاظت کرے جیسے
تمنے اوس کے نبی کی حفاظت کی پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکہتے ہو ہم کو کہ ہم چہپے ہوئے ہین لوگون کی
نظرون سے پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکہتے ہو کسی کو مین نے کہا یہ ایک سوار ہے پہر کہا یہ ایک اور سوار
ہے یہانتک کہ ہم سات سوار جمع ہوگئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے ایک طرف الگ ہوئے
اور اپنا سر زمین پر رکہا (یعنے سو رہے) اور فرمایا خیال رکہنا تم لوگ ہماری نماز کا (یعنے نماز کیوقت جگا
دینا) پہر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ہی تہے اور آفتاب آپ کی پیٹھ پر آگیا پہر ہم لوگ گہبرا کر اوٹہے اور
آپ نے فرمایا سوار ہو پہر چلے یہانتک کہ جب دہوپ چڑہ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لوٹا منگوایا کہ
میرے پاس تہا اور اس مین تہوڑا سا پانی تہا پہر آپنے اس سے وضو کیا (جو اور وضوون سے کم تہا
یعنے بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس مین تہوڑا سا پانی باقی رہ گیا پہر ابی قتادہ سے فرمایا کہ
ہمارے لوٹے کو رکہہ چہوڑو کہ اوس کے ایک کیفیت عجیب ہوگی پہر اذان کہی بلال نے نماز کی اور نماز
پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پہر فرض نماز صبح کی ادا کی اور ویسی ہی ادا کی جیسے ہر
روز ادا کرتے ہین اور آپ بہی سوار ہوئے اور ہم بہی آپ کے ساتہہ پہر ایک ہم مین سے چپکے چپکے کہتا تہا
کہ آج ہماری اس قصور کا کیا اتارا ہوگا جو ہم نے نماز مین قصور کیا تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگون کا پیشوا
مین نہین ہون پہر فرمایا کہ سونے مین کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑہے یہان تک
کہ دوسرا وقت نماز کا آجاوے (یعنے جاگنے مین قضا کردے) پہر جو ایسا کرے (یعنے نماز اوسکی قضا
ہوجاوے) تو لازم ہے کہ جب ہشیار ہو ادا کرے پہر جب دوسرا دن آوے تو اپنے اوقات متعینہ پر نماز ادا کرے
(یعنے یہ نہین کہ ایک بار قضا ہوجانے سی نماز کا وقت ہی بدل جاوے) پہر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ
لوگون نے کیا کیا ہوگا پہر فرمایا کہ لوگون نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابو بکرؓ اور عمرؓ نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پیچھے ہونگے آپ ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جاوین اور لوگون نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمسے آگے ہین پہر وہ لوگ اگر ابوبکر اور عمر کی بات مانتے تو سیدہی راہ پاتے (یہہ
خبر آپنے معجزہ کے طور پر دیدی) راوی نے کہا کہ پہر ہم لوگون تک پہونچے یہانتک کہ دن چڑہ گیا اور ہر چیز
گرم ہوگئی اور لوگ کہنے لگے اے رسول اللہ کے ہم تو مر گئے اور پیاسے ہوگئے آپ نے فرمایا نہین تم نہین
مرے پہر فرمایا کہ ہمارا چہوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالنے لگے
اور ابو قتادہ لوگون کو پلانے لگے پہر جب ہی لوگون نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا ہی ہے پہرا تو لوگ گر پڑے پہر
(یعنے ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تہوڑا ہے کہین مین محروم نہ رہ جاؤن) تب آپنے فرمایا اچہی طرح آہستگی
سے لیتے رہو تم سب سیر ہو جاؤگے غرض پہر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پانی ڈالتے تہے اور مین پلاتا تہا یہانتک کہ کوئی نہ باقی رہا سیرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سوا کہا راوی نے کہ پہر ڈالا اور فرمایا مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیو مین نے عرض کی کہ مین
نہ پیونگا جب تک آپ نہ پین اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر مین پیتا
ہے پہر مین نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کہا راوی نے کہ پہر پہونچے لوگ پانی پر خوش خرم
اور آسودہ کہا راوی نے کہ کہا عبداللہ بن رباح نے کہ مین لوگون سے یہی حدیث روایت کرتا تہا جامع
مسجد مین کہ عمران بن حصین نے کہا کہ غور کرو اے جوان سمجہو کہ تم کیا کہتے ہو اسلیے کہ مین بہی اس رات
کا ایک سوار تہا تو مین نے کہا تم خوب واقف ہوگے اس بات سے انہون نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو
مین نے کہا مین انصار مین سے ہون انہون نے کہا تو تم خوب جانتے ہو اپنی حدیثون کو پہر مین نے بیان
کی پوری روایت لوگون سے تب عمران نے کہا مین بہی اوس رات حاضر تہا مگر مین نہین جانتا کہ جیسا
تمنے یاد رکہا ایسا اور کسی نے یاد رکہا ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث مین کئی معجزے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے **ایک** تو خبر دینا آپ کا کہ اس لوٹے سے عجیب کیفیت
ظاہر ہوگی اور ویسا ہی ہوا کہ سیکڑون آدمی اس سے سیراب ہوگئے **دوسری** تہوڑے پانی کا
بہت ہو جانا **تیسری** آپ کا یہ فرمانا کہ سب سیراب اور آسودہ ہو جاؤگے اور ویسا ہی ہوا **چوتہی**
آپ کا یہ خبر دینا کہ ابوبکر و عمر نے یون کہا اور اور لوگون نے یہ کہا اور ویسا ہی کہا تہا **پانچوین** آپنے
خبر دی کہ آج کی رات رات بہر چلوگے اور صبح کو پانی پر پہونچوگے اور ویسا ہی ہوا **چہٹی** عمران

ابن حصین رضی اللہ عنہ قال کنت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسیر لہ فادلجنا لیلتنا حتی اذا کان فی وجہ الصبح عرسنا فغلبتنا اعیننا حتی بزغت الشمس فکان اول من استیقظ منا ابو بکر وکنا لا نوقظ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منامہ اذا نام حتی یستیقظ ثم استیقظ عمر رضی اللہ عنہ فقام عند نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یکبر ویرفع صوتہ حتی استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع راسہ وراٰی الشمس قد بزغت فقال ارتحلوا فسار بنا حتی اذا ابیضت الشمس نزل فصلی بنا الغداۃ فاعتزل رجل من القوم لم یصل معنا فلما انصرف قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فلان ما منعک ان تصلی معنا قال یا نبی اللہ اصابتنی جنابۃ فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتیمم بالصعید فصلی ثم عجلنی فی رکب بین یدیہ نطلب الماء وقد عطشنا عطشا شدیدا فبینا نحن نسیر اذ نحن بامراۃ سادلۃ رجلیہا بین مزادتین فقلنا لہا این الماء قالت ایہات ایہات لا ماء لکم قلنا فکم بین اہلک وبین الماء قالت مسیرۃ یوم ولیلۃ قلنا انطلقی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت وما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نملکہا من امرہا شیئا حتی انطلقنا بہا فاستقبلنا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہا فاخبرتہ مثل الذی اخبرتنا واخبرتہ انہا موتمۃ لہا صبیان ایتام فامر براویتہا فانیخت فمج فی العزلاوین العلیاوین ثم بعث براویتہا فشربنا ونحن اربعون رجلا عطاش حتی روینا وملانا کل قربۃ معنا واداوۃ وغسلنا صاحبنا غیر انا لم نسق بعیرا وہی تکاد تنضرج من الماء یعنی المزادتین ثم قال ہاتوا ما کان عندکم فجمعنا لہا من کسر وتمر وصر لہا صرۃ فقال لہا اذہبی فاطعمی ہذا عیالک واعلمی انا لم نرزا من مائک شیئا فلما اتت اہلہا قالت لقد لقیت اسحر البشر او انہ لنبی کما زعم کان من امرہ ذیت وذیت فہدی اللہ ذلک الصرم بتلک المراۃ فاسلمت واسلموا **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کسی سفر میں سو ایک رات شب کو چلے ہم یہانتک کہ جب آخر رات ہوئی اوترے اور ہماری آنکھ لگ گئی یہانتک کہ دھوپ

اذا

عطاشا

ذاک

نکل آیا سو سب سے پہلے ابو بکر جاگے اور ہماری عادت تہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند سے نہین جگاتے تہے
(کہ شاید وحی نہ اوترتی ہو) جب تک کہ آپ خود نہ جاگین پہر حضرت عمر جاگے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
کہڑے ہوکر اللہ اکبر بلند آواز سے کہنے لگے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پہر جب آپ نے
سر اوٹہایا اور سورج کو دیکہا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتہہ آپ بہی چلے یہانتک کہ جب دہوپ
صاف ہوگئی نماز پڑہی ہمارے ساتہہ صبح کی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اسنے ہمارے ساتہہ
نماز نہین پڑہی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اسے فرمایا کہ تم کیون ہمارے ساتہہ نماز کے ادا کرنے
سے باز رہے اوس نے عرض کی کہ ای نبی اللہ کے مجہے جنابت ہوگئی ہے سو حکم دیا اوسکو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ اسنے تیمم کیا خاک پر اور نماز پڑہی پہر مجہے آگے دوڑایا آپنے چند سوارون کے ساتہہ کہ ہم
پانی ڈہونڈین اور ہم بہت پیاسے ہوگئے تہے پہر ہم چلے جاتے تہے کہ ایک عورت کو دیکہا کہ اپنے دونو
پیر لٹکائے دو پکہالون پر بیٹہی چلی جاتی ہے (یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اوس سے کہا کہ پانی کہان ہے کہا کہ
بہت دور ہے بہت دور ہے تم کو پانی نہین ملسکتا ہم نے کہا کہ تیرے گہر والون سے پانی کتنی دور ہے
اوس نے کہا ایک رات دن کا راستہ ہے پہر ہمنے کہا چل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس نے
کہا رسول اللہ کیا ہین غرض ہم اسے مجبور کرکے لے گئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ
نے اسکا حال پوچہا سو مین نے انکو خبر دی اوسکے حال سے جیسے اوسنے خبر دی تہی اور کہا مین نے کہ وہ
یتیمون والی ہے اور اسکو کئی بچے بن باپ کے ہین غرض آپنے فرمایا کہ اونٹ اوسکا بٹہایا جاوے سو
وہ بٹہایا گیا اور آپنے اس پکہالون کے اوپر کے دہانون مین کلی کی اور اونٹ کو پہر کہڑا کردیا پہر ہم سب نے
پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تہے بہت پیاسے یہانتک کہ ہم سب آسودہ ہوگئے اور اپنے ساتہہ
کی سب مشکین بہرلین اور چہاگلین اور جس رفیق کو جنابت تہی انکو بہی نہلوایا مگر کسی اونٹ کو پانی
نہین پلایا اور اسکی پکہالین ویسی ہی پانی سے پہٹی پڑتی تہین پہر فرمایا جسکے پاس تم مین سے کچہ ہو لاؤ
سو جمع کیا ہمنے بہت سے ٹکڑون اور کہجورون کو اور ایک پوٹلی اوسکی آپنے باندہی اور فرمایا اوس نیک
بخت سے کہ یہ لیجا اور اپنے بچون کو کہلا اور جان لے کہ ہمنے تیرا پانی کچہ نہین گہٹایا پہر جب وہ اپنے گہر
پہونچی کہنے لگی کہ آج مین اوس بڑے جادوگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعوی کرتا ہے
اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ یہہ یہہ گذرا سو اللہ تعالے نے اوس گانون پہر کو اوس عورت

ف اسحدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نرم دلی اور سخاوت آپ کی اور جواز تیمم کا وقت نہ ملنے پانی کے اور یہ بھی کہ جنب کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو **عن** عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فسرینا لیلۃ حتی اذا کان من آخر اللیل قبیل الصبح وقعنا تلک الوقعۃ التی لا وقعۃ عند المسافر احلی منہا فما ایقظنا الا حر الشمس وساق الحدیث بنحو حدیث سلم بن زریر وزاد ونقص وقال فی الحدیث فلما استیقظ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ورای ما اصاب الناس وکان اجوف جلیدا فکبر ورفع صوتہ بالتکبیر حتی استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشدۃ صوتہ فلما استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوا الیہ الذی اصابہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ضیر ارتحلوا واقتص الحدیث **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا کہ ہم ایک رات چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ جب اخیر رات ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو پڑ گئے اور اس پڑنے سے مسافر کو کوئی لیٹنا مزیدار نہیں پھر جگایا ہم کو مگر دھوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زریر کی (یعنے جو ابھی اوپر گذری) اور اسمین یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے غرض انہوں نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اونکے بلند آواز سے پھر جب آپ جاگے لوگوں نے اپنا حال عرض کیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آخر تک روایت بیان کی **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نسی صلوۃ فلیصلہا اذا ذکرہا لا کفارۃ لہا الا ذلک قال قتادۃ واقم الصلوۃ لذکری **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول جاوے تو ادا کرلے جب یاد آوے یہی اسکا کفارہ ہے قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میرے یاد کرنے کو۔ **عن** انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر لا کفارۃ لہا الا ذلک **ترجمہ** انس نے یہی روایت بیان کی مگر اس میں کفارہ کا ذکر نہیں کیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوۃ او نام عنہا

نکفارۃ لھا الا ان یصلیھا اذا ذکرھا ترجمہ ادسکا اور گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد احدکم عن الصلوۃ او غفل عنھا فلیصلھا اذا ذکرھا فان اللہ تعالی یقول اقم الصلوۃ لذکری ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سوجاوے یا غافل ہوجاوے نماز سے تو چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قائم کرو نماز کو میری یاد کے لیے

کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا

مسافر کی نماز کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنھا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت فرضت الصلوۃ رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوۃ السفر وزید فی صلوۃ الحضر ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا فرض ہوئی نماز دو دو رکعت حضر میں بھی اور سفر میں بھی پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑھا دی گئی **ف** نووی نے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر اور پورا پڑھنا نماز کا سفر میں دونو جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پورا پڑھنا افضل ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثروں کا مذہب یہ ہے کہ قصر واجب ہے اور پورا پڑھنا جائز ہی نہیں اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے یاروں کا یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور شافعیہ کے نزدیک وہ روایتیں دلیل ہیں جنمیں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے تھے ان میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا اور یہ روایتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہوچکی ہیں اور حضرت عثمان ہمیشہ پوری نماز پڑھا کرتے اور ایسے ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب مجتہدوں کی ان میں اور ظاہر معنے اللہ کے اس قول کی بھی یہی ہیں فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کی سفر میں قائل ہیں انہوں نے حضرت عائشہ کی اس روایت کا جواب یہ دیا ہے کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں یعنی جو ارادہ کرے کہ اقتصار انہی دو رکعت پر کرے اور ہم جواز اتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تطبیق ہوجاتی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت فرض اللہ الصلوۃ حین فرضھا رکعتین ثم اتمھا فی الحضر فاقرت صلوۃ السفر علی الفریضۃ

باب صلوۃ المسافرین و قصرھا

باب فرض الصلوۃ رکعتین رکعتین

الاُولیٰ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ نے فرض کی نماز دو رکعت پھر بڑہا دی حضر مین اور اتنی ہی رکھی سفر مین جتنے پہلے فرض ہو ئی تھی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الصَّلٰوةَ اَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنَّهَا تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا کہا زہری نے کہ مین نے عروہ سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر مین پوری نماز کیون پڑہتی نہین (یعنے انکے نزدیک تو دو ہی رکعت فرض تھی) تب انہون نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہی تاویل کی جو تاویل کی حضرت عثمان نے (یعنے وہ بھی پوری پڑہتے تھے جیسا ہم ابھی اوپر کہہ آئے ہین عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ ترجمہ یعلے بن امیہ نے کہا کہ مین نے حضرت عمر سے پوچھا کہ اللہ تعالی تو فرماتا ہے کہ کچہ مضائقہ نہین اگر قصر کرو تم نماز مین اگر خوف ہو تمکو کہ ستاوینگے کافر لوگ اور اب تو لوگ امن مین ہو گئے (یعنے اب قصر کیا ضرور ہے) تو انہون نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا جیسے تمکو تعجب ہوا تو پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو صدقہ دیا تو اسکا صدقہ قبول کرو (یعنے بغیر خوف کے بھی سفر مین قصر کرو **ف** یہ ادن لوگون کی دلیل ہے جو قصر کو افضل یا واجب کہتے ہین عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ اللہ تعالے نے تمہارے نبی کی زبان سے حضر مین چار رکعت فرض کر دی اور سفر مین دو اور خوف مین ایک **ف** نووی نے کہا کہ ایک گروہ نے سلف کے اسی قول پر عمل کیا ہے کہ خوف کیوقت ایک رکعت ادا کی ہے چنانچہ حسن اور ضحاک اور اسحق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صلوۃ خوف صلوۃ امن کے برابر ہے یعنی حضر مین چار اور سفر مین دو رکعات اور ایک رکعت ان لوگون کی نزدیک کسی حال مین

روا نہین اور انہون نے اس قول کا جواب یہہ دیا ہے کہ ایک رکعت سے مراد وہ رکعت ہے جو امام کے ساتھ
ادا ہوتی ہے اور دوسری الگ پڑھ لیجاتی ہے جیسا روایات صحیحہ مین نماز خوف کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے مروی ہے اور اس تاویل سے تطبیق ہو جاتی ہے اون حدیثون مین اور اس قول مین عن
ابن عباس قال ان اللہ تعالی فرض الصلوۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم
علی المسافر رکعتین وعلی المقیم اربعا وفی الخوف رکعۃ ترجمہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا
عن موسی بن سلمۃ الھذلی قال سالت ابن عباس کیف اصلی اذا کنت بمکۃ
اذا لم اصل مع الامام فقال رکعتین سنۃ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
موسی بن سلمہ سے مروی ہے کہ مین نے پوچھا ابن عباس سے کہ جب مین مکہ مین ہون (یعنے سفر مین)
اور امام کے ساتھہ نماز نہ ہو تو انہون نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنے سنت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ و
سلم کی (ابو القاسم کنیت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی) عن قتادۃ بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن حفص بن عاصم
قال صحبت ابن عمر فی طریق مکۃ قال فصلی لنا الظھر رکعتین ثم اقبل واقبلنا معہ حتی جاء
رحلہ وجلس وجلسنا معہ فحانت منہ التفاتۃ نحو حیث صلی فرای ناسا قیاما فقال
ما یصنع ھؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مسبحا اتممت صلوتی یا ابن اخی انی صحبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالی
وصحبت ابا بکر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالی وصحبت عمر فلم
یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ ثم صحبت عثمان فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ و
قد قال اللہ تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ حفص نے کہا کہ مین عبد اللہ ابن عمر کے
ساتھہ تھا مکہ کی راہ مین تو انہون نے ہمکو ظہر کی دو رکعت پڑہائی پھر آئے اور ہم بھی اونکے ساتھہ
آئے یہانتک کہ اپنے اوترنے کی جگہ پہونچے اور بیٹھہ گئے اور ہم بھی انکے ساتھہ بیٹھہ گئے تو انکی نگاہ
اسطرف پڑی جہان نماز پڑہی تہی تو کچھ لوگون کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہین مین نے کہا سنتیں
پڑہتے ہین انہون نے کہا مجھے سنت پڑہنا ہوتی تو مین نماز ہی نہ پوری پڑہتا (یعنے فرض
پوری کرتا) پھر کہا اے میرے بھتیجے مین صحبت مین رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین
تو انہون نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑہین یہانتک کہ اللہ تعالی نے انکو وفات دی اور ابو بکر

کے ساتھہ رہا تو دو رکعت سے زیادہ نہ پڑہی انہون نے یہانتک کہ اللہ نے انکو بہی وفات دی اور حضرت عمر کے ساتھہ رہا تو انہون نے بہی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑہی یہانتک کہ اللہ نے انکو بہی وفات دی اور ساتھہ رہا مین حضرت عثمان کے تو انہون نے دو سے زیادہ نہ پڑہین یہانتک کہ اللہ نے انکو بہی وفات دی اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی چال اچہی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتون کا پڑہنا سفر مین سنت نہین ہے بلکہ علما نے اسے مکروہ کہا ہے چنانچہ ابن عمر کا مذہب یہی ہے اور اور علماء کا اور امام شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ سفر مین سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمر نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمان نے آخر عمر تک دو رکعتون سے زیادہ نہین پڑہین حالانکہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ پوری نماز پڑہتے تھے سفر مین سو تفصیل اسکی یہ ہے کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ چہہ برس کے بعد اپنے خلافت کے وہ پورا پڑہنے لگے نماز کو اور ایک روایت مین آٹہہ برس مروی ہوئے ہین اور یہ پورا پڑہنا انکا منی مین تہا باقی غیر منے مین وہ بہی دو پڑہتے رہے پس عبد اللہ بن عمر نے شاید مراد لی کہ غیر منے مین وہی پڑہتے رہے **عن** حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَعُوْدُنِيْ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمہ** حفص نے کہا میں ایکبار بیمار ہوا اور ابن عمر میری بیمار پرسی کو آئے تو میں نے ان سے سنتون کا پڑہنا سفر مین پوچہا انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رہا سفر مین اور کبہی انکو سنت پڑہتے نہ دیکہا اور اگر مجہے سنت پڑہنا ہوتا تو مین فرض ہی پورے نہ کرتا اور اللہ تعالی فرماتا ہے تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال اچہی ہے **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین ظہر چار رکعت پڑہی اور ذو الحلیفہ مین عصر دو رکعت **ف** ذو الحلیفہ مدینہ سے چہہ میل ہے اور بعضون نے سات میل کہا ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خواہ چہوٹا ہو خواہ بڑا ہو قصر روا ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جب تک دو منزل کا نہ ہو قصر روا نہین اور ابو حنیفہ کا اور ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضرور ہے اور انہون

انس بن مالک

نے آثار صحابہ پر اعتماد کیا ہے اور جمہور وغیرہ نے اس حدیث کا جواب اہل ظاہر کو یون دیا ہے کہ ذوالحلیفہ مین جب آپ تشریف لائے تو حج کا ارادہ تہا غرض وہ منتہای سفر نہ تہا ارادہ آپ کا مکہ کا تہا اور قصر ہوتا ہے تب جبکہ مسافر اپنے شہر کے مکانون سے باہر ہو جاوے اور آبادی کی حد سے نکل جاوے یا اہل خیمہ اپنے خیمون سے باہر ہو جاوین مگر ایک ضعیف روایت مین امام مالک سے مروی ہے کہ جب تک تین میل نہ جاوے قصر روا نہین ہے اور عطا سے اور ایک جماعت صحابہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے نکلنے کے پیشتر ہی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جس دن نکلے اوس دن کی رات جب تک نہ آوے تب تک قصر روا نہین ہے مگر یہ سب روایتین اتفاق سلف و خلف کے خلاف ہین صحیح یہی ہے کہ بعد خروج قصر روا ہے اور کوئی حد سفر کی بروایت صحیح شارع سے مروی نہین ہے اور ظاہریہ کے مذہب کے موید بہت روایات معلوم ہوتی ہین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ مضمون اسکا بہی وہی ہے جو اوپر کی روایت مین گذرا عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيْدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** یحیی بن یزید نے کہا مین نے انس سے پوچہا نماز کے قصر کا حال تو انہون نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نکلتے تین میل یا تین فرسخ شعبہ کو اسمین شک ہے تو دو رکعت پڑہتے **ف** میل چار ہزار قدم مین ارض کی اور صاحب برہان نے لکہا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چہ مشت کا اور صاحب [illegible] نے لکہا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چوبیس انگل کا اور فرسخ تین میل کو کہتے ہین اور مراد انس کے یہ ہے کہ جب تین میل بستی سے دور ہو جاتے تب قصر کرتے مگر یہ روایت قرآن کے خلاف ہے اسلیے کہ منطوق قرآن یہ ہے جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی بستی سے باہر ہوا مسافر کہلایا خواہ ایک میل بہی نہ گیا ہو پس اسکو قصر روا ہو گیا ہے عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ اِلٰى قَرْيَةٍ عَلٰى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ اَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

ترجمہ جبیر نے کہا میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں کو گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں اور کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں نے انکو ٹوکا تو انہوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ وَلَمْ يُسَمِّ شُرَحْبِيْلَ وَقَالَ اِنَّهٗ اَتٰى اَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُوْمِيْنُ مِنْ حِمْصَ عَلٰى رَاْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی اور کہا کہ روایت ہے ابن سمط سے اور نام نہیں لیا شرحبیل کا اور کہا کہ وہ گئے ایک زمین میں اور اسے دومین کہتے ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل ہے اور مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا **ترجمہ** انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکہ کو اور آپ دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے میں نے کہا مکہ میں کب تک رہے کہا دس روز **ف** اس حدیث میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے اور آپ چوتھی تاریخ داخل مکہ ہوئے اور پانچویں چھٹی ساتویں کو وہاں رہے اور آٹھویں کو منیٰ کو روانہ ہوئے اور نویں کو عرفات پہونچے اور دسویں کو پھر منیٰ میں لوٹ کر آئے اور گیارہویں بارہویں کو وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ کو گئے اور چودہویں کو مدینہ روانہ ہوئے غرض مکہ اور اسکے گرداگرد میں سب دس روز قیام ہوا اور خاص مکہ میں تین روز اس سے ثابت ہوا کہ جب چار دن سے کم مسافر کہیں قیام کرے تو قصر ہی پڑھتا رہے اسلیے کہ جب نکلنے اور داخل ہونے کا دن نکلو تو مدت اقامت مکہ تین ہی دن ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا نکلے ہم مدینہ سے طرف حج کی پھر بیان کیا جیسے اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمیں حج کا ذکر نہیں

باب قصر الصلوة بمنى

عن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى وَغَيْرِهٖ رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا **ترجمہ** سالم بن عبداللہ اپنے باپ عبداللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسافر کی پڑھی منیٰ وغیرہ میں دو رکعت اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے سب نے دو رکعتیں اور لیکن عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں دو ہی رکعتیں پڑھیں پھر پوری پڑھنے لگے چار رکعت **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بِمِنًى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهٖ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس میں منیٰ کے غیر کا ذکر نہیں **عن** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَ

ابو بکر بعدہ و عمر بعد ابی بکر و عثمان صدرا من خلافتہ ثم ان عثمان صلی بعد اربعا فکان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا صلی مع الامام صلی اربعا و اذا صلاھا وحدہ صلی رکعتین **ترجمہ** نافع نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں اور ابوبکر نے آپ کے بعد اور عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں پھر عثمان چار رکعت پڑھنے لگے تو ابن عمر جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے عن عبداللہ بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عمر قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی صلوۃ المسافر و ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ثمانی سنین او قال ست سنین قال حفص و کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یصلی بمنی رکعتین ثم یاتی فراشہ فقلت ای عم لو صلیت بعدھا رکعتین قال لو فعلت لاتممت الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز مسافر کی پڑھی اور ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان نے بھی آٹھ برس تک یا کہا کہ چھ برس تک حفص نے کہا کہ ابن عمر منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بچھونے پر آجاتے تو میں نے کہا اے میرے چچا کاش کہ آپ کے بعد فرض کے دو رکعت اور پڑھتے رہتے (یعنی سنت کی) انہوں نے فرمایا اگر مجھے ایسا کرنا ہوتا تو میں اپنے فرض ہی پورے کرتا **عن** شعبۃ بھذا الاسناد و لم یقولا فی الحدیث بمنی و لکن قال صلی فی السفر **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی انہوں نے منیٰ کا لفظ نہیں کہا و لیکن یہ کہا کہ نماز پڑھی سفر میں **عن** عبدالرحمن بن یزید یقول صلی بنا عثمان رضی اللہ عنہ بمنی اربع رکعات فقیل ذلک لعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فاسترجع ثم قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین و صلیت مع ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بمنی رکعتین و صلیت مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بمنی رکعتین فلیت حظی من اربع رکعات رکعتان متقبلتان **ترجمہ** عبدالرحمن نے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ عثمان نے منیٰ میں چار رکعت اور کسی نے اس کا ذکر عبداللہ بن مسعود سے کیا تو انہوں نے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھی اور ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں منیٰ میں اور پڑھی میں نے عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سے دو ہی رکعتیں مقبول پڑھی ہوتیں تو بہتر تھا **ف** نووی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود کو یہ مخالفت حضرت

عثمان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری معلوم ہوئی باوجود اسکے کہ عبداللہ بن مسعود کے نزدیک پوری پڑہنا روا ہے مگر مخالفت آنحضرت کی اور ابوبکر وعمر کی انکو پسند نہین آئی **مترجم** اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہین سمجہتے تہے ورنہ خلفاء کے فعل پر اعتراض نہوتے حالانکہ بکثرت صحابہ سے ایسے امور مذکور ہین اور یہی امر صحیح ہے اسلیے کہ مسنون ہونا افعال کا یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ جو حدیث مین مذکور ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الرشدین یہان سنت خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ جسطرح خلفاء اوس کے پابند رہے ہین اور رہینگے اسی طرح تم بہی پابند رہو نہ یہ کہ اون کا فعل بہی سنت ہوجاوے ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفاء راشدین سے ہوئے ہین کچہ معنی نرکہتا تہا **عن** الاعمش بہذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** حارثۃ بن وہب رضی اللہ تعالی عنہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی اٰمن ما کان الناس واکثرہ رکعتین **ترجمہ** حارثہ بن وہب نے کہا پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ منی مین دو رکعتین حالانکہ لوگ اطمینان سے تہے اور کثرت سے (یعنے کچہ خوف نہ تہا) **عن** حارثۃ بن وہب الخزاعی رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی والناس اکثر ما کانوا فصلی رکعتین فی حجۃ الوداع. **قال** مسلم حارثۃ بن وہب الخزاعی ہو اخو عبید اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لامہ **ترجمہ** حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے منی مین دو رکعت اور لوگ آپ کے ساتہہ بہت تہے پہر آپنے حجۃ الوداع مین دو ہی رکعتین پڑہی مسلم نے کہا کہ حارثہ بن وہب خزاعی بہائی ہین عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اور عبید اللہ اور حارثہ کی مان ایک ہے **باب** الصلوۃ فی الرحال فی المطر مینہ مین گہرون مین نماز پڑہنے کا بیان **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذن بالصلوۃ فی لیلۃ ذات برد وریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال **ترجمہ** نافع نے کہا کہ ابن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات مین کہ سردی اور آندہی کی رات تہی تو کہا کہ نماز پڑہ لو اپنے اپنے گہرون مین پہر کہا کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تہے موذن کو کہ جب رات سردی کی اور مینہ کی ہو تو بعد اذان کے کہہ دیا کرو

فساد فی نفسہ افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

پکار کر کہ اپنے گہرون مین نماز پڑہو **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک اسکا جائز نہین **عن** ابن عمر انه نادی بالصلوٰة فی لیلة ذات برد و ریح و مطر فقال فی آخر ندائه الا صلوا فی رحالکم الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یأمر المؤذن اذا کانت لیلة باردة او ذات مطر فی السفر ان یقول الا صلوا فی رحالکم **ترجمہ** عبد اللہ نے اذان دی نماز کی ایسی رات مین کہ اسمین سردی اور ٹہنڈی ہوا تہی اور مینہ تہا پہر اذان کے آخر مین کہدیا کہ اپنے گہرون مین نماز پڑہ لو اپنے گہرون مین نماز پڑہ لو پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ موذن کو حکم دیتے تہے جب سردی کی اور مینہ کی رات ہوتی سفر مین کہ پکار دیوے لوگو اپنے خیمون مین نماز پڑہ لو **عن** نافع عن ابن عمر انه نادی بالصلوٰة بضجنان ثم ذکر مثله وقال الا صلوا فی رحالکم ولم یعد ثانیة الا صلوا فی الرحال من قول ابن عمر **ترجمہ** ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پہر بیان کیا جیسے اوپر گذرا مگر اسمین الا صلوا فی رحالکم صرف ہے دوسرا جملہ نہین **عن** جابر قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فمطرنا فقال لیصل من شاء منکم فی رحله **ترجمہ** جابر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے سفر مین اور مینہ برسا تو آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے اپنے بستر پر نماز پڑہ لے **عن** عبد الله بن عباس انه قال لمؤذنه فی یوم مطیر اذا قلت اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله فلا تقل حی علی الصلوٰة قل صلوا فی بیوتکم قال فکان الناس استنکروا ذلك فقال اتعجبون من ذا قد فعل ذا من هو خیر منی ان الجمعة عزمة وانی کرهت ان اخرجکم فتمشوا فی الطین والدحض **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے اپنے موذن سے کہا جبکہ مینہ تہا کہ جب تم شہادتین کہہ چکو تو حی علی الصلوٰة نکہو بلکہ یہ کہو نماز پڑہ لو اپنے گہرون مین تو لوگون کو یہہ نئی بات معلوم ہوئی انہون نے کہا کہ تمکو اس سے تعجب ہوا یہہ تو اس نے کیا ہے جو مجہہ سے بہتر تہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجہے برا معلوم ہوا کہ مین تمہین تکلیف دون اور تم کیچڑ اور پہسلن مین چلو **عن** عبد الله بن الحارث قال خطبنا عبد الله بن عباس رضی الله عنهما فی یوم ذی ردغ فساق الحدیث بمعنی حدیث ابن علیة ولم یذکر الجمعة وقال قد فعله من هو خیر منی یعنی النبی صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ خطبہ پڑہا ہمیں عبد اللہ بن عباس نے کیچڑ پانی کے دن اور حدیث بیان کی مثل حدیث ابن علیہ کی (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی) اور جمعہ کا ذکر نہین کیا اور یہ کہا کہ یہ کام تو کیا ہے انہون نے

ردغ

جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ وَكَرِهْتُ اَنْ تَمْشُوا فِي الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ ترجمہ عبداللہ بن حارث نے کہا اذان دی موذن نے ابن عباس کے جمعہ کے دن جس دن مینہ تھا پھر ذکر کی حدیث مانند ابن علیہ کی اور کہا ابن عباس نے کہ مجھ کو پسند نہ آیا کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن حارث نے کہا کہ ابن عباس نے اپنے موذن کو حکم دیا جیسا حدیث معمر میں آیا ہے جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کی اور ذکر کیا معمر کی روایت میں کہ ابن عباس نے کہا کیا ہے یہ انہوں نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اور بیان کی یہ حدیث ہم سے عبد بن حمید نے اون سے احمد بن اسحق نے اون سے وہیب نے اون سے ایوب نے اون سے عبداللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا حکم کیا ابن عباس نے اپنے موذن کو جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کے یعنی جنکی روایتیں اوپر گذریں **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب مینہ کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور فقہا کا

باب جَوَازِ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ نَاقَتُهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے اونٹنی پر وہ جدہر منہ کرے **ف** اس روایت سے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نوافل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا ٹٹو گدہا سب پر روا ہے سفر میں اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور صحیح یہ ہے کہ خواہ سفر طویل ہو یا تھوڑا سب جگہہ نفل سواری پر روا ہے یہی مذہب ہے جمہور کا اور شافعیہ کا اور ایک قول غریب امام شافعی کا یہی ہے کہ جس سفر میں قصر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں اور ابو سعید اصطخری کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی سواری پر نفل روا ہے اور یہی انس بن مالک سے اور ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ سے مروی ہے غرض ان سب اقوال کا مآل یہ ہے کہ فرض سواری پر روا نہیں ہیں جب تک

کہ سواری سے نہ اوتری اور قبلہ کیطرف نماز ادا کرے یہہ ایک اچھی بات ہی مگر شدت خوف کے وقت اگر
قبلہ کیطرف مونہہ کرنا اور قیام اور رکوع و سجود ایسے سواری پر ہو کہ جسپر یہ کھڑا ہو سکے تو فرض بہی روا
ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اوسپر ہودج ہو اور یہہ صحیح مذہب ہی شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری روان ہو
تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اوسپر روا نہیں اور ایک قول یہہ بھی ہے کہ روا ہی جیسے کشتی پر
نماز روا ہے بالاتفاق کہ اوسپر اتفاق کیا ہی تمام فقہا نے اور نووی نے کہا ہی کہ اگر ایسی سوارون کے
ساتھ ہی کہ اوتری تو اون کے ساتھ ہی چھوٹ جاوے اور اوسکو ضرر پہونچی تو ہماری اصحاب نے کہا ہے کہ فرض
سواری پر پڑھ لے بحسب امکان اپنے جسطرح ممکن ہو اور اعادہ اوسکا لازم ہے اسلیے کہ یہہ عذر نادر ہے
مترجم کہتا ہی کہ ریل بہی ظاہر میں کشتی کی مانند ہی اور چونکہ اب ہمارے زمانہ مین بہت رائج ہو گئی ہے
اور اوترکر نماز ادا کرنے مین بہت بڑے بڑے ضرر واقع ہوتے ہین پس اگر اوسپر فرض ادا کرین
تو یقین ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ بہی اگر ممکن ہو تو نماز کے ابتدا کیوقت ادہر مونہہ کر لین اور
چونکہ اب یہ عذر نادر نہین رہا بلکہ اکثر مسافرون کو اوس کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اوسکا اعادہ بہی ضرور
نہین اسلیے کہ ہماری دین مین حرج نہین اور جہان پانی میسر نہو وہان تیمم سے ادا کرین اور ہرگز قضا نہ کرین
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ
تَوَجَّهَتْ بِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اپنی سواری
پر جدہر وہ منہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ
قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تہے جدہر اوسکا مونہہ ہوتا ابن عمر نے کہا کہ اسی مقدمہ
مین اتری ہی یہ آیۃ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جدہر تم منہ کرو ادہر مونہہ ہی اللہ کا ف یعنی اس آیۃ
سے بہی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیۃ سے بعضے جاہلان جہمیہ استدلال کرتے
ہین اس امر پر کہ ہر جگہہ اللہ تعالے ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ انکی سفاہت ہی اسلیے کہ پوری آیۃ
یون ہے وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدہر تم منہ
کرو ادہر اسکا مونہہ ہے پس اس آیۃ مین مشرق اور مغرب وہ جہتین جو نماز کو ہو سکتی ہین اور آسمان

ہی پر ہیں نہ زمین پر اس سے یہ سمجھنا کہ اللہ زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان
یا آسمان کو زمین جاننا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ آپ نماز پڑھتے تھے گدھے پر اور منہہ آپکا خیبر کی طرف تھا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ
قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ
نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهُ خَشِيتُ الْفَجْرَ
فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ
فَقُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ ترجمہ
سعید بن یسار کے بیٹے نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکہ کی راہ میں جاتا تھا پھر جب صبح ہو جانے
کا خیال ہوا تو میں نے اوتر کر وتر پڑھی اور ان سے جا ملا تب ابن عمر نے کہا کہ تم کہاں گئے تھے میں
نے کہا کہ صبح کے خیال سے اوتر کر وتر پڑھی مجھ سے عبداللہ نے کہا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے چال کیا اچھی نہیں میں نے کہا کیوں نہیں قسم اللہ کی تب انہوں نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے ف اس سے معلوم ہوا کہ جیسے اور نوافل کا حکم ہے
ویسے ہی وتر کا بھی حکم ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے
اپنی سواری پر جدھر اسکا منہہ ہو عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ
ترجمہ عبداللہ عمر کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھا کرتے تھے اپنی سواری پر عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى
الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ ترجمہ
عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھا کرتے تھے سواری پر جدھر وہ منہہ کرتی اور اسی
پر وتر پڑھتے تھے مگر فرض اوس پر نہ پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ ترجمہ عبداللہ کو اون کے باپ نے خبر دی کہ انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رات کو نفل پڑہتے تہے اپنی سواری پر جدہر اُسکا مونہہ ہو عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذَاكَ الْجَانِبَ وَأَوْمٰى هَمَّامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ ترجمہ انس سیرین کے بیٹے نے کہا ہم ملے انس مالک کے بیٹے سے جب وہ شام سے آئے تو ملاقات کی ہم نے عین التمر مین (کہ ایک مقام کا نام ہے) اور دیکھا انکو کہ نماز پڑہتے تہے اپنے گدہے پر اور مونہہ اُنکا اس طرف تہا اور اشارہ کیا ہمام نے قبلہ کی بائین طرف تب مین نے اُن سے کہا کہ تم قبلہ کے سوا اور طرف نماز پڑہتے ہو انہون نے کہا کہ مین اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکہتا تو کبہی ایسا نہ کرتا **بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ** باب سفر مین نمازون کے جمع کرنے کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے **ف** نووی نے کہا کہ امام شافعی اور اکثر کا قول ہے کہ سفر مین ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کے وقت مین جمع کرے چاہے عصر کے وقت مین اور اسی طرح مغرب اور عشا کا جمع کرنا روا ہے اور چہوٹے سفر مین شافعی کے دو قول ہین اور جو ابہی اپنے فرودگاہ مین ہے اوسکو افضل ہے کہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت ادا کرکے چلنے لگے اور جو راہ مین ہو اور ایک وقت آجاوے تو دوسرے وقت تک چلا جاوے اور دوسرے وقت مین دونون نمازون کو جمع کرے مثلا مغرب کو عشا کے ساتہہ پڑہ لے اور یہ جمع تاخیر ہے اور بارش مین جمع تقدیم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مین اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشا مین جمع روا ہے اور مریض کے لیے امام احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے جمع کرنا درست ہے اور یہی مذہب قوی ہے اور حنفیہ کے نزدیک عرفات کے سوا کہین جمع درست نہین اور مذہب انکا خلاف احادیث صحیحہ ہے اور صحیحین

اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتین انہین حجت ہین اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق التفات نہین عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپکو جلدی چلنا ہوتا سفر مین تو مغرب مین دیر کرکے عشا کے ساتھ پڑھتے ف یہ جمع تاخیر ہوئی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو ظہر مین دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر اوتر کر دونو کو ملا کر پڑھتے اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ترجمہ انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب ارادہ کرتے نمازون کے اکٹھا کرنیکا سفر مین ظہر مین دیر کرتے کہ اول وقت عصر کا آجاتا پھر دونو ملا لیتے عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ

يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيبُ الشَّفَقُ ترجمہ انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ظہر میں دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پہر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے کہ جمع کرتے اسکو عشا کے ساتھ جب شفق ڈوب جاتی ف شفق وہ سرخی ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اسکے ڈوب جانے کیوقت عشا کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت تمام ہوجاتا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑہی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی بغیر خوف اور بغیر سفر کے ف اسکا بیان مفصل آخر میں باب کے آویگا انشاء اللہ تعالی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی ملا کر مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ابو الزبیر نے کہا کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس سے بہی پوچھا جیسا تم نے مجہہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا حضرت نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ فِي سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ ترجمہ سعید جبیر کے فرزند نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں کو ایک سفر میں جمع کیا جس میں آپ غزوہ تبوک کو گئے تہے غرض ملا کر پڑہی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا کہ امت کو تکلیف نہ ہو

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ترجمہ معاذ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غز

ظہر اور عصر ملاتے اور مغرب اور عشا ملاتے۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ
مَا حَمَلَهُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ ترجمہ معاذ نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو میں نے کہا (یہہ قول ہے عامر بن
واثلہ کا) کیوں کیا آپ نے ایسا معاذ نے کہا ارادہ کیا آپ نے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (فی)
لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا مَا أَرَادَ إِلَى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو مدینہ میں بغیر خوف اور مینہ کے وکیع کی روایت
میں ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا انہوں نے کہا تاکہ آپکی امت کو حرج نہ ہو اور ابی معاویہ
کی روایت میں ہے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کہ کس ارادے سے آپ نے یہ کیا انہوں نے کہا چاہا کہ تکلیف نہ
ہو آپ کی امت پر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا
وَسَبْعًا جَمِيعًا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَ
عَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ ترجمہ ابن عباس نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (ذلک)
ساتھ آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اکٹھا (یعنی مغرب اور عشا ملا کر) میں
نے کہا اے ابو الشعثاء میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھا اور مغرب میں
تاخیر کی اور عشا اول وقت پڑھے انہوں نے کہا میں بھی یہی گمان کرتا ہوں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت
ملا کر اور آٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشا ملا کر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ
قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ
النُّجُومُ وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا يَفْتُرُ وَلَا

ولا يثنني الصلوة الصلوة فقال ابن عباس اتعلمني بالسنة لا ام لك ثم قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء قال عبد الله
ابن شقيق فحاك في صدري من ذلك شيء فاتيت ابا هريرة رضي الله عنه فسألته فصدق
مقالته ترجمہ عبداللہ شقیق کے بیٹے نے کہا وعظ کہا ہم میں ایک دن ابن عباس نے عصر کے
بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز پھر ایک شخص قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ
نہ دم لیتا تھا نہ باز رہتا تھا بار بار کہے جاتا تھا نماز نماز تب ابن عباس نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے
تیری ماں مرے پھر کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا آپ نے ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل میں خلش ہی تو میں ابوہریرہ کے پاس گیا اور ان
سے پوچھا انہوں نے کہا کہ قول ابن عباس کا سچا ہے عن عبد الله بن شقيق العقيلي قال
قال رجل لابن عباس رضي الله عنهما الصلوة فسكت ثم قال الصلوة فسكت
ثم قال الصلوة فسكت ثم قال لا ام لك اتعلمنا بالصلوة كنا نجمع بين الصلوتين
على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ ابن عباس کے پاس ایک
شخص نے کہا نماز پھر آپ چپ رہے پھر اس نے کہا نماز پھر آپ چپ رہے پھر اس نے کہا نماز پھر آپ چپ
ہو گئے پھر کہا اسے ابن عباس نے تیری ماں مرے ہم کو تو نماز سکھاتا ہے ہم جمع کیا کرتے تھے دو
نمازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ف نووی نے کہا یہ سب روایتیں صحیح
ہیں اور مسلم میں آچکی ہیں اور علما کی اس میں کئی تاویلیں اور کئی مذہب ہیں اور ترمذی نے اپنی کتاب
کے آخر میں کہا کہ میری اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں جسکو ساری امت نے چھوڑ دیا ہو مگر حدیث
ابن عباس کی مدینہ میں دو نمازیں جمع کرنے کی بغیر خوف اور مینہ اور حدیث قتل شارب خمر کی جو چوتھی
بار شراب پیئے اور ترمذی کا یہ قول جو شارب خمر کے باب میں ہے بہت ٹھیک ہے کہ اجماع کے رو سے
وہ منسوخ ہو چکی ہے رہی یہ حدیث ابن عباس کے اسکی عمل ترک کرنے پر اجماع نہیں ہوا ف
مترجم کہتا ہے حقیقت میں جب ابن عباس سے یہ مروی ہوا عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ ہم جمع کیا
کرتے تھے دو نمازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے
عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز کہ آپ کے زمانہ بابرکت میں صحابہ کی معمول بہا ہو اسکو سارا

زمانہ ملکر کیونکر چہوڑ سکتا ہے **ف** بلکہ کسینے یہ تاویل کی کہ آپنے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل
بڑے بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے اسلیے کہ اوپر کی روایتون مین بغیر خوف اور
مینہ کے ذکر آچکا ہے اور کسینے یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی مین ہوا کہ آپنے ظہر پڑہی پہر جب بدلی کہل
گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بہی پڑہ لی اور یہ بہی باطل ہے اگرچہ احتمال ہوسکتا ہے کہ یہہ
امر ظہر اور عصر مین ہو مگر مغرب اور عشا مین نہین ہوسکتا **ف** اسکی بطلان کی اور بہی ایک وجہ یہہ ہے
کہ ابن عباس نے جب وعظ کی دن مغرب مین دیر کی جب بدلی کہان تہی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کو
متقاضی تہے انکو وقت کیونکر معلوم ہوتا دوسری اسمین صاف مذکور ہے کہ تارے نکل آئے **ف** اور کسی
نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسی آخر وقت اٹہا کہ جب اس سے فارغ ہوئے دوسری نماز کا وقت آگیا اور یہہ
دونو نماز بظاہر مین جمع معلوم ہوئین حقیقت مین دونون ایک وقت مین نہ تہین **ف** جیسے ہمارے
حنفی بہائی جو مذاق حدیث سے واقف نہین ایسی ہی تاویل کرتے ہین **ف** اور یہ تاویل بہی ضعیف
بلکہ باطل ہے اسلیے کہ یہہ مخالف ظاہر ہے اور ایسی مخالفت رکہتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹہیک ہونا خیال
مین نہین آتا اسلیے کہ صاف فعل ابن عباس کا وعظ کے دن اور دلیل لینا انکا حدیث سے اپنے
فعل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابوہریرہ کا انکو اور انکار نہ کرنا دسیر ابوہریرہ کا اس تاویل کی جڑ سے اڑاتا
ہے **ف** اور کسینے یہ تاویل کی کہ یہ فعل آپکا مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تہا جو عذر اور ضرورت
مرض کی مانند ہو اور یہہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پسند کیا اسکو خطابی
نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ہے ظاہر حدیث کی رو سے اور
ابن عباس کے تاخیر کرنے کے رو سے اور ابوہریرہ کی موافقت کے لحاظ سے اور اس وجہ سے بہی کہ مرض مین یا
بعض ضرورتون مین جو مثل مرض کے ہون **ف** یعنے جسمین آدمی مجبور ہو جاوے جیسے بعض نوکریان
یا بعض خانگی امور کہ اسمین اختیار نہین **ف** مینہ سے زیادہ مشقت ہے اور ایک جماعت اامون
کی اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر مین کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب اسکی عادت نہ کرے اور یہی
قول ہے ابن سیرین اور اشہب کا اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی نے قفال اور شاشی کبیر سے جو اصحاب
شافعیہ مین سے ہین ابی اسحق مروزی سے انہون نقل کیا ہے ایک جماعت اصحاب حدیث کی
اور پسند کیا اسکو ابن منذر نے اور موید ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے چاہا کہ اپنی امت کو تکلیف نہ ہو غرض ابن عباس نے کسی مرض وغیرہ کو اسکی علت نہیں ٹہیرایا **ف** یعنی معلوم ہوا کہ محض واسطے آسانی امت کو یہہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہو یا کوئی اور ضرورت ہو یا نہ ہو اور جو آسانی ہمارے نبی نے ہمارے لیے چاہی وہ امت کے لوگ کیونکر رد کر سکتے ہیں مگر جیسے یہہ آسانی ان روایتوں سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیثوں سے ثابت ہوئی کہ پانچوں نمازوں کو ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتے تہے اور جمع کی عادت نہ رکہتے تہے پس متبع سنت کو دونو بات کا لحاظ ضرور ہے

باب جَوَازِ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ نماز پڑہ کے داہنے اور بائیں دونو طرف پہرنا روا ہے اسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهٖ جُزْءًا لَا يَرٰى اِلَّا اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهٖ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ کوئی اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دیوے یہہ نہ سمجہے کہ مجہپر واجب ہے داہنی ہی طرف پہرنا نماز کے بعد اکثر میں نے دیکہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف بہی پہرتے تہے **ف** جب ایسا تعین اپنی جانب سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تیجے دسویں یا چہلم پیچہے جلد یا بسم اللہ کے تعین اپنی جانب سے قرار دیتے ہیں وہ تو پوری شیطان کے حصہ میں آگئے نعوذ باللہ منہا **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** اعمش سے بہی مروی ہے اسی سند سے **عَنِ** السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ كَيْفَ اَنْصَرِفُ اِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ اَوْ عَنْ يَّسَارِيْ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ **ترجمہ** سدی نے کہا میں نے انس سے پوچہا کہ میں نماز پڑہ کر کدہر پہرا کروں داہنی طرف یا بائیں طرف انہوں نے کہا کہ میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پہرتے دیکہا ہے **عَنِ** السُّدِّيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ **ترجمہ** سدی نے انس سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف پہرا کرتے تہے

باب اسْتِحْبَابِ يَمِيْنِ الْاِمَامِ امام کے داہنی طرف کہڑا ہونا مستحب ہے اسکا بیان **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ **ترجمہ**

باب الانصراف من الصلوٰۃ عن الیمین والشمال

باب استحباب یمین الامام

براسی مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے دوست رکہتی تہے کہ داہنی طرف کہڑے ہوں (یعنے نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف موہنہ کرکے بیٹہیں اور میں نے سنا کہ وہ کہتی تہے رب سی آخر تک یعنے اے رب بچا مجہے اپنے عذاب سی جسدن اٹہاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو اپنے بندوں کو **ف** ان روایتوں سی معلوم ہوا کہ کبہی حضرت داہنی طرف پہر کر بیٹہتے کبہی بائیں طرف اور جس راوی نے جو دیکہا بیان کر دیا **عَنْ** مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ **ترجمہ** مسعر نے اسی اسناد سی یہی روایت کی اور موہنہ پہیر کر ہماری طرف بیٹہنی کا ذکر نہیں کیا **ف** اکثر روایتوں سے داہنی طرف پہر کر بیٹہنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اسکو واجب جاننا یہی شیطان کا حصہ ہے **بَابُ** كَرَاهَةِ الشُّرُوْعِ فِيْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فرض شروع ہونے بعد نفل مکروہ ہونیکا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو نماز فرض کی تو کوئی نماز نہ پڑہنا چاہیے سوا فرض کے **عَنْ** زَكَرِيَّا ابْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** زکریا نے یہی اسی اسناد سی یہی مضمون روایت کیا **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ وَلَمْ يَرْفَعْهُ **ترجمہ** عطاء بن یسار نے ابوہریرہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا حماد نے کہا کہ پہر میں عمر سے ملا تو انہوں نے یہی روایت کی مگر حضرت تک نہیں پہونچائی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّيْ وَقَدْ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهٗ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا اَحَطْنَا نَقُوْلُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ يُوْشِكُ اَنْ يُّصَلِّيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ اَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ وَقَوْلُهٗ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَطَاءٌ **ترجمہ** عبد اللہ مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب تکبیر ہو چکی تہی صبح کی نماز کی اور کچہ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا پہر جب ہم نماز سی فارغ ہوئے اسکو گہیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ

احطنا به

ابو الحسین مسلم

نے اوس نے کہا کہ آپنے فرمایا کہ اب تم مین کوئی چار رکعت پڑہنے لگے گا صبح کی قعنبی نے کہا عبد اللہ بن مالک
بن بحینہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے ابو الحسین مسلم نے کہا انکا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہین انکے باپ
سے یہ چوک ہے عن عبد اللہ ابن بُحَینَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُقِیْمَتْ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ فَرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّیْ وَالْمُؤَذِّنُ یُقِیْمُ فَقَالَ اَتُصَلِّی الصُّبْحَ اَرْبَعًا **ترجمہ** ابن بحینہ نے
کہا تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی اور دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا ہے اور موذن
تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑہتے ہو **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ
جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اعْتَدَدْتَّ اَبِصَلٰوتِکَ وَحْدَکَ اَمْ بِصَلٰوتِکَ
مَعَنَا **ترجمہ** عبد اللہ سرجس کے بیٹے نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صبح کے فرض پڑہتے تہے تو اوس نے دو رکعت سنت پڑہی مسجد کے کنارے پہر شریک ہو گیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر جب آپنے سلام پہیرا فرمایا اے فلانے تم نے فرض نماز کس کو گنا
آیا وہ جو اکیلے پڑہی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑہی **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ فرض ہوتے
وقت سنتون کا پڑہنا مکروہ ہے نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے کہ بعد اقامت کے
نفل یعنے سنت وغیرہ نہ پڑہے اگرچہ اوسکو یقین ہی ہو کہ مجہے امام کے ساتھ نماز ملجاوے گی اور اس
روایت سے اسکا قول رد ہو گیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑہنا اوسے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کے ساتھ
ملجاوے گی یا یہ خیال ہووے کہ دوسری رکعت ضرور ملجاوے گی **مترجم** کہتا ہے جیسے بعضے حنفیون کا
قول ہے جنکو مذاق حدیث نہین **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ مسجد مین جانے کی
دعاؤن کا بیان **عن** اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ
وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ **ترجمہ** ابی حمید یا ابی اسید نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد مین آوے تو کہے یا اللہ کہولدے میرے لیے دروازے اپنی
رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ مین مانگتا ہون تیرا فضل یعنے رزق اور دنیا کی نعمتین **مسلم**

(حاشیہ) باب کراہیۃ الشروع فی نافلۃ

(حاشیہ) باب ما یقول اذا دخل المسجد

نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے کہ کہتے تھے لکھی ہیں میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انہوں نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ یحییٰ حمانی کہتے تھے روایت ہے ابو اسید کہا مسلم نے روایت کی ہم سے حامد بن بکراوی نے اون سے بشر نے اون سے عمارہ نے اون سے ربیعہ نے اون سے عبد الملک نے ان سے ابی حمید نے یا ابی اسید نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَحِیَّۃِ الْمَسْجِدِ بِرَکْعَتَیْنِ تحیۃ المسجد کا بیان

عَنْ ... وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو دو رکعت نماز بیٹھنے سے پہلے ادا کرلے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَیْنَ ظَہْرَانَیِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُکَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ قَالَ فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** قتادہ نے کہا جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کس نے روکا تمکو دو رکعت پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بھی بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ وَدَخَلْتُ عَلَیْہِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِیْ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** جابر نے کہا میرا کچھ قرض تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں انکے پاس مسجد میں گیا تو مجھ سے فرمایا دو رکعت پڑھ لو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ اشْتَرٰی مِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ میں آئے تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو

ف ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہو مستحب ہے کہ دو رکعت ادا کرکے بیٹھے بعض نادان پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا کرتے یہ محض

نادانی ہے **باب** استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اول قدومہ
مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت مستحب ہیں اسکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہما قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فابطأ بی جملی و
اعیا ثم قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلی وقدمت بالغداۃ فجئت
المسجد فوجدتہ علی باب المسجد قال الآن حین قدمت قلت نعم قال فدع
جملک وادخل فصل رکعتین قال فدخلت فصلیت ثم رجعت **ترجمہ** جابر نے
کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی
اور تھک گیا پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے اور میں دوسرے دن مسجد پر پہنچا
اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا آپ نے فرمایا تم ابھی آئے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اونٹ
کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر میں گیا اور دو رکعت پڑھ کر پھرا **عن** کعب
ابن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر
الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ **ترجمہ**
کعب مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہر
دن چڑھے داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے مسجد میں **باب**
استحباب صلوۃ الضحی نماز چاشت کا بیان **عن** عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ
رضی اللہ عنہا ھل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجیء من
مغیبہ **ترجمہ** عبد اللہ نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آتے **عن** عبد اللہ
بن شقیق قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا
ان یجیء من مغیبہ **ترجمہ** اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ما
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحہا وان کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ
الناس فیفرض علیہم **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ میں نے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی چاشت پڑھتے نہیں دیکھا اور میں پڑھا کرتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضے کام کو دوست رکھتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں گے تو کہیں فرض نہ ہو جاوے عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَاءَ ترجمہ معاذہ نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعت نماز چاشت پڑھا کرتے تھے انہوں نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے عَنْ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ يَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ترجمہ یزید نے بھی اسی سند سے یہی مضمون بیان کیا مگر یہ کہا زیادہ کرتے جو جتنا اللہ چاہتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اَرْبَعًا وَّيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ترجمہ مضمون اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ قتادہ سے بھی یہی مضمون اسی سند سے مروی ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَوْلَهٗ قَطُّ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا مجھے خبر نہ دی کسی نے کہ دیکھا اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے مگر ام ہانی نے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے میرے گھر جس دن مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھیں کہ میں نے کبھی انکو ایسی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا فقط اتنی بات تھی کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے (اور قرات بہت کم پڑھتے تھے) اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں کہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُّحَدِّثُنِيْ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا اَدْرِيْ اَقِيَامُهٗ فِيْهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوْعُهٗ اَمْ سُجُوْدُهٗ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ

باب صلوۃ الضحی اربع رکعات

جما شاء اللہ

باب صلوۃ الضحی ثمانی رکعات

ثمانی

ثمانی

عنہ

قَالَتْ فَلَمْ اَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ عَنْ یُوْنُسَ وَلَمْ یَقُلْ اَخْبَرَنِیْ **ترجمہ**
عبداللہ نے کہا مین آرزو رکہتا اور پوچہتا پہرا کہ کوئی مجہے بتادے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز چاشت پڑہی ہے تو مین نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام ہانی کے جو بیٹی ہین ابی طالب
کی کہ انہون نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا دن چڑہے آئے اور ایک
کپڑا لاکر پردہ ڈالکر نہائے پہر کہڑے ہوکر آٹہہ رکعت نماز پڑہی مین نجانتی تہی کہ انکا قیام لنبا ہتا یا
رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تہے اور مین نے اس کے پہلے اور پیچہے کبہی انکو چاشت پڑہتے نہین
دیکہا راوی نے کہا روایت ہے یونس سے اور یہہ نہین کہا کہ مجہہ خبر دی **عن** اُمِّ ھَانِیءٍ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ
فَوَجَدْتُهُ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ ھٰذِهِ فَقُلْتُ
اُمُّ ھَانِیءٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ ھَانِیءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ
مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ
قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانَ ابْنَ ھُبَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ ھَانِیءٍ قَالَتْ اُمُّ ھَانِیءٍ وَذٰلِكَ ضُحًی **ترجمہ** ام ہانی ابو طالب کی
بیٹی کہتی تہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ کو نہاتے
پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آڑ کیے ہوئی تہین پہر مین نے سلام
کیا آپ نے فرمایا کون ہین نے عرض کی ام ہانی ابو طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا واہ واہ ام ہانی ہین پہر نہا چکے
تو کہڑے ہوکر آٹہہ رکعت پڑہی ایک کپڑے مین لپٹے ہوئے پہر جب پڑہ چکے مین نے عرض کی یا رسول
اللہ میری ماں کے بیٹے علی بن ابیطالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہین جسکو مین نے امان دی ہے
ہے فلانا ہبیرہ کا بیٹا آپ نے فرمایا جسکو ام ہانی تم نے امان دی اوسکو ہم نے امان دی اے ام ہانی ام ہانی
نے کہا یہہ نماز چاشت کی تہی **عن** اُمِّ ھَانِیءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِیْ ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ **ترجمہ** ام ہانی
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گہر مین جس سال مکہ فتح ہوا آٹہہ رکعت نماز پڑہی ایک
کپڑا اوڑہکر کہ اوسکے داہنے کنارے کو بائین طرف اور بائین کو داہنی طرف ڈالدیا تہا **ف**

مستحبہ

تغتسل و

ثمانی

خالف
ذ
توشح

نودی نے کہا حاصل ان سب روایتون کا یہ ہی کہ چاشت کی نماز سنت موکدہ ہی اور کم سے کم اوسکی
دو رکعات ہین اور پوری آٹھہ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھہ رکعات اور چونکہ حضرت کبہی
پڑھی اور کبہی نہ پڑھی اسلیے جنہون نے نہ دیکھا انہون نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کا بہی فرمانا ایسا ہی ہے اور ابن عمر سے جو مروی ہوا ہے کہ انہون نے بدعت کہا مراد اس
سے یہہ ہی کہ مسجدون مین دکہا دکہا کے پڑہنا بدعت ہی جیسا لوگ کرنے لگے تہے اسلیے کہ اصل نفل کا
پڑہنا گہر مین ہے یا مواظبت اور ہمیشگی اوسپر بدعت ہی اس لیے کہ حضرت نے اوسپر مداومت نہین
کی اور ہمیشگی نہ کرنا آپکا اس عذر سے تہا کہ خوف تہا فرض ہوجانیکا اور اب یہ خوف نہین اور
اور مستحب ہونا ہمیشگی کا ہمارے حق مین ثابت ہوچکا ہے ابی درداء اور ابہریرہ کی روایت سے
جو آگے آتی ہین اسی باب مین اور ابن عمر کو شاید آپ کا فعل نہین پہونچا اور آپ کے حکم کرنے
کی خبر نہین ہوی اور جمہور علما اوس کے مستحب ہونے کے قائل ہین اور ابن مسعود اور ابن عمر سے
توقف بہی مذکور ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُصْبِحُ الرَّجُلُ
عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ
وَّکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنِ
الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَّیُجْزِیْٔ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی **ترجمہ** ابوذر نے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب
ہوتا ہے پہر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ
الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ
ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہی اور ان سب کا کافی ہوجاتی ہین دو رکعتین چاشت کی جس
کو وہ پڑہ لیتا ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلَاثٍ بِصِیَامِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِّنْ
کُلِّ شَھْرٍ وَّرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ میرے دوست
نے مجہے وصیت کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین چیزون کی تین روزے کی ہر مہینہ
مین اور دو رکعت چاشت کی اور وتر پڑہ لینے کی قبل سونے کے **ف** جسکو تہجد کے وقت اٹہنے
کا یقین نہ ہو اوس کو اول ہی وقت وتر پڑہنا اولے ہی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری سند سے وہی مضمون
مروی ہوا عن ابی رافع الصائغ قال سمعت اباہریرۃ قال اوصانی خلیلی ابو القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث فذکر مثل حدیث ابی عثمان عن ابی ہریرۃ ترجمہ ابو رافع
نے وہی مضمون ابوہریرہ سے روایت کیا عن ابی مرۃ مولی ام ہانی عن ابی الدرداء رضی
اللہ عنہ قال اوصانی حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لن ادعهن ما عشت
بصیام ثلاثۃ ایام من کل شہر وصلوۃ الضحی وبان لا انام حتی اوتر ترجمہ
ابی الدرداء نے روایت کی کہ انہوں نے کہا وصیت کی مجھکو میرے پیارے نے تین چیزون
کی کہ نہ چھوڑونگا میں انکو جب تک جیونگا تین روزے ہر مہینہ میں اور نماز چاشت کی اور نہ
سونا بغیر وتر پڑھے

باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر والحث علیہما سنت فجر کی فضیلت وغیرہ کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان حفصۃ ام المؤمنین رضی
اللہ عنہا اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سکت المؤذن من
الاذان لصلوۃ الصبح وبدا الصبح رکع رکعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ
ترجمہ عبداللہ عمر بن خطاب کے صاحبزادے نے کہا کہ خبر دی انکو مسلمانون کی ماں حفصہ رضی
اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب موذن صبح کی اذان دیکر چپ ہو
جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی دو رکعتین ہلکی پڑھتے تکبیر فرض کے پہلے عن نافع بہذا
الاسناد کما قال مالک ترجمہ نافع سے مثل روایت مالک کی اسی اسناد سے مروی ہوا یعنی
جو روایت اوپر گذر چکی عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع
الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین ترجمہ حفصہ رضی اللہ عنہا مسلمانون کی ماں نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر نکل آتی تو نہ پڑھتے مگر دو رکعت ہلکی عن شعبۃ بہذا الاسناد
مثلہ ترجمہ شعبہ سے بھی اسی سند سے یہ مضمون مروی ہوا عن سالم عن ابیہ قال اخبرتنی
حفصۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اضاء لہ الفجر صلی رکعتین
ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب صبح چمک جاتی دو رکعت ادا کرتے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَیُخَفِّفُھُمَا ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سنت فجر پڑہا کرتے تہے جب اذان سن چکتے اور ہلکی پڑہتے انکو عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑہتے تہے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَانَتْ تَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ یُخَفِّفُ حَتّٰی اِنِّی اَقُوْلُ ھَلْ قَرَأَ فِیْھِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعت اسقدر پڑہتے تہے کہ مین کہتی آپ نے ان مین فاتحہ بہی پڑہی کہ نہین عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَقُوْلُ ھَلْ یَقْرَاُ فِیْھِمَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر ہوتی دو رکعت پڑہتے کہ مین کہتی کہ سورہ فاتحہ بہی آپ نے ان دونون مین پڑہی کہ نہین (یعنے ایسی ہلکی پڑہتے) عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ عَلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاھَدَۃً مِّنْہُ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان سے اسران سے راضی ہو فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اتنا خیال نہین رکہتے تہے جتنا دو رکعتون کا قبل صبح کے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَسْرَعَ مِنْہُ اِلَی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہین دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نفل کے لیے جلدی کرتے ہوے جیسا دیکہا رکعتون کے لیے قبل فجر کے عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دو رکعتین فجر کی دنیا سے اور جو کچہ اوسمین ہے بہتر ہین عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ شَانِ الرَّکْعَتَیْنِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَھُمَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ترجمہ حضرت عائشہ

لکم

وفی الحاشیۃ علی رکعتی الفجر

باب استحباب ركعتي سنة الفجر

مسلمؒ کی ایک روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں کو فرمایا کہ مجھ پر ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد پڑھی ہے عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دونوں سنتوں میں سے پہلی رکعت میں قولوا امنا باللہ سے آخر تک پڑھتے تھے جو آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسری میں امنا باللہ سے آخر تک (اور دوسرا اس آیت کا یہ ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الآیۃ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْاٰيَةَ ترجمہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مسلم نے کہا روایت کی ہم سے علی بن خشرم نے ان سے عیسی بن یونس نے ان سے عثمان بن حکیم نے اسی اسناد سے مثل حدیث مروان الفزاری کے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی

بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ وَبَيَانِ عَدَدِهِنَّ

سنتوں کی فضیلت اور ان کی گنتی کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِحَدِيْثٍ يَتَسَارُّ اِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ ترجمہ عمرو بن اوس نے کہا روایت کی مجھ سے عنبسہ نے اوس بیماری میں جس میں وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی

باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن

ہوتی ہے عنبسہ نے کہا سنا مین نے ام حبیبہ سے کہ فرماتی تہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تہے جس نے پڑہی بارہ رکعت رات اور دن مین بنایا جائیگا اوس کے لیے ایک گہر جنت
مین ام حبیبہ نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون رکعتون کو نہین چہوڑا
عنبسہ نے کہا جب سے مین نے سنا یہ ام حبیبہ سے ان رکعتون کو نہین چہوڑا عمرو بن اوس نے کہا جب سے مین
نے یہ سنا عنبسہ سے مین نے انکو نہین چہوڑا نعمان بن سالم نے کہا جب سے مین نے یہ سنا عمرو بن اوس
سے اون رکعتون کو نہین چہوڑا **عن** النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** نعمان بن سالم سے اسی سند سے مروی ہے
کہ جس نے ہر دن مین بارہ رکعت پڑہی سنت کی اوس کے لیے ایک گہر بنایا جاتا ہے جنت مین **عن**
اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ
لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ
وَقَالَ عَنْبَسَةُ مَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو مَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ
النُّعْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانوں کی مان نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اللہ کے واسطے ہر دن مین بارہ رکعتین
پڑہی خوشی سے سوا فرض کے مگر بناتا ہے اللہ تعالے اوسکے واسطے ایک گہر جنت مین یا فرمایا بنایا جاتا ہے
اوس کے لیے ایک گہر جنت مین ام حبیبہ نے فرمایا مین اوس دن سے ہمیشہ پڑہتی ہون ...... پہر عنبسہ نے
کہا مین بہی اس دن سے ہمیشہ پڑہتا ہون اور عمرو اور نعمان نے بہی ایسا ہی کہا **عن** اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ام حبیبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اس نے وضو پورا کیا اور پہر اللہ کے لیے ہر دن مین
اور پہر مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ
وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ

باب فضل السنن قبل الصلوٰۃ وبعدها

فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ پڑہین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ظہر کے قبل دو رکعتین اور ظہر کے بعد دو رکعتین اور مغرب کے بعد دو رکعتین اور عشا کے بعد دو رکعتین اور جمعہ کے بعد دو رکعتین مگر مغرب اور عشا اور جمعہ کے دو رکعتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آپکے گھر مین پڑہین **ف** اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتون کا گھر مین پڑہنا افضل ہے اور امام مالک اور ثوری نے کہا ہے دن کے نفل مسجد مین اور رات کے گھر مین افضل ہین مگر ایک جماعت نے سلف کے کہا ہے کہ سب نفل گھر ہی مین افضل ہین اور ان روایتون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنت صبح اور جمعہ گھر مین پڑہتے تھے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا گھر مین نماز افضل ہے سوا فرض کے اور یہ ارشاد آپ کا عام ہے پس سنت بھی ہے کہ سنت گھر مین پڑہے اور ہمیشہ مساجد مین پڑہنا بدعت سے خالی نہین علی الخصوص فرض ہوتے ہوئے سنتون مین مشغول رہنا کراہت سے خالی نہین مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہین۔

بَابٌ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَّبَعْضِهَا قَاعِدًا نفل کھڑے بیٹھے اور ایک رکعت مین کچھ کھڑے کچھ بیٹھے جائز ہونے کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ اِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق نے کہا مین نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال تو انہون نے فرمایا نماز پڑہتے تھے آپ میرے گھر مین قبل ظہر کے چار رکعت پھر نکلتے اور لوگون کے ساتھہ فرض نماز پڑہتے پھر گھر مین آکر دو رکعت اور عشا لوگون کے ساتھہ پڑہکر گھر مین آتے اور دو رکعت پڑہتے اور رات کو نو رکعت پڑہتے کہ اسی مین وتر ہوتا اور بڑی رات تک کھڑے پڑہتے اور بڑی رات تک بیٹھے اور کھڑے ہوکر قرارت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہوکر کرتے اور جب قرارت بیٹھ کر پڑہتے

بیتہ / بیتی

تسعا / تسع

قائما / قائم

بیٹھنا اگر دو رکعت پڑہتے

تو سجدہ اور رکوع سے بہی بیٹھے ہوئے کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑہتے عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
لَيْلًا طَوِيْلًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی راتن
تک نماز پڑہتے پہر جب کہڑے ہوکر پڑہتے تو رکوع ہی کہڑے کہڑے کرتے اور جب بیٹھہ
کر پڑہتے تو رکوع ہی بیٹھہ کر کرتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ
شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ اُصَلِّيْ قَاعِدًا فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا
قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے کہا مین فارس مین
بیمار ہوا تہا اور بیٹھہ کر نماز پڑہا کرتا تہا (پہر جب مدینہ مین آیا) حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچہا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بڑی رات تک نماز بیٹھہ کر پڑہتے اور آخر تک حدیث ذکر کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی) ۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا
قَرَاَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا ۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ قَائِمًا
وَقَاعِدًا فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا **ترجمہ**
عبد اللہ نے کہا ہم نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تو انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کہڑے ہی نماز پڑہتے تہے اور اکثر بیٹہے ہی پہر
جب شروع کرتے کہڑے تو رکوع بہی کرتے کہڑے ہوئے اور جب شروع کرتے بیٹہے ہوئے
تو رکوع بہی کرتے بیٹہے ہوئے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى اِذَا كَبِرَ قَرَاَ جَالِسًا حَتّٰى

سألنا

حَتّٰی اِذَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنَ السُّوْرَۃِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَاَھُنَّ ثُمَّ رَکَعَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرارت کرتے ہون نماز مین بیٹھکر پھر جب بوڑھے ہو گئے بیٹھے بیٹھے قرارت کرتے یہانتک کہ جب رہ جاتی سورہ مین سے تیس یا چالیس آیتین کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت مین کچھ بیٹھ کر پڑھتے کچھ کھڑے ہو کر **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَائَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلَاثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَاَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے اور قرارت کرتے بیٹھے بیٹھے پھر جب بارہ جاتین تیس یا چالیس آیتین کھڑے ہو کر قرارت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے **ف** دونون روایتون سے ایک رکعت مین کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھنا ثابت ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اور عامہ علماء کے آگے کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اسکو منع کیا ہے مگر منع کرنا انکا غلط ہے اور قاضی نے ابو یوسف اور امام محمد شاگردان ابو حنیفہ سے اور اور دوسرے فقہا سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی کھڑے ہو کر تو پھر بیٹھ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے جائز کہتے ہین اور اشہب منع کرتے ہین **مترجم** کہتا ہے بیٹھکر اوٹھنا اور اوٹھکر بیٹھنا دونون احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے پھر منع کرنا کسی ایک کا سراپا خلاف ہے اور قابل التفات نہین اسلیے کہ شرع وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ رائے اور قیاس کسیکا علی الخصوص جب مخالف نبی ہو اگرچہ سارا جہان اسکا قائل کیون نہ ہو **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اِنْسَانٌ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے قرارت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اوس مین چالیس

بیان خلاف علماء در جواز و عدم جواز قیام و قعود در یک رکعت

لانسان

آیتین پڑہے لینے پہر رکوع کرتے عن علقمة بن وقاص قال قلت لعائشة كيف
كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الركعتين وهو جالس قالت كان يقرأ
فيهما فاذا اراد ان يركع قام فركع ترجمہ علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (شب) سے سوال کیا تو انہون نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑہتے پہر جب ارادہ

باب منه

ہوتا کہ رکوع کرین کھڑے ہوجاتے پہر رکوع کرتے عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة
رضي الله عنها هل كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وهو قاعد قالت نعم بعد ما
حطمه الناس ترجمہ عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کبہی بیٹھکر نماز پڑہتے تہے انہون نے فرمایا کہ ہان جب لوگون نے آپ کو بوڑہا کر دیا
(یعنی انکے فکرون نے) عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة فذكر عن النبي
صلى الله عليه وسلم بمثله ترجمہ نقل اوپر کی روایت کی ہے عن عائشة رضي الله

رسول الله

عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يمت حتى كان كثيرا من صلوته وهو جالس
ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہین ہوا جبتک اکثر آپ بیٹھکر نماز

بدن

نہ پڑہنے لگے عن عائشة قالت لما بدن رسول الله صلى الله عليه وسلم وثقل كان
اكثر صلوته جالسا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

باب منه

وسلم فربہ ہوگئے اور بہاری ہوگئے تو اکثر بیٹھکر نماز پڑہتے عن حفصة رضي الله عنها
قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في سبحته قاعدا حتى كان
قبل وفاته بعام فكان يصلي في سبحته قاعدا وكان يقرأ بالسورة فيرتلها حتى
تكون اطول من اطول منها ترجمہ حضرت حفصہ نے فرمایا کہ مین نے نہین دیکہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر نفل پڑہا ہو یہانتک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو
آپ بیٹھکر نفل پڑہنے لگے اور سورت کو پڑہتے اور یہان تک ٹھہر ٹھہر کر پڑہتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو
جاتی مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو الطاہر اور حرملہ نے ان دونون سے ابن وہب نے ان سے
یونس نے اور روایت کی ہم سے اسحق نے اور عبد بن حمید نے دونون سے عبد الرزاق نے ان سے
معمر نے ان سب سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کی مگر ان دونون نے کہا کہ جب آپ کی وفات

برس ایک یا دو سال رہ گئی **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یمت حتی صلی قاعدا ۔ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہین ہوا جبتک آپ نے بیٹھکر نماز نہ پڑہ لی **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الرجل قاعدا نصف الصلوۃ قال فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسہ فقال مالک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلوۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا مجھسے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز آدہی نماز کے برابر ہے تو مین آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے نماز پڑہ رہے ہین اور مین نے آپ کے سر پہ ہاتھہ رکھا آپ نے فرمایا کیا ہے اے عبد اللہ مین نے کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ آپ فرماتے ہین اے رسول اللہ کے کہ بیٹھہ کر نماز پڑہنا آدہی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھہ کر نماز پڑہتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان سچ ہے مگر مین تم لوگون کے برابر نہین ہون **فائدہ** یعنے آپکو بیٹھکر نماز کے ادا کرنے میں بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسی کہڑے ہو کر نفل ادا کرنے مین اور یہ آپ کے خصائص مین ہے یا کوئی عذر کے سبب سے اگر آپ بیٹھے تو معذور کو پورا ثواب ہے مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ دال ہے واللہ اعلم بالصواب

باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل وان الوتر رکعۃ

نماز شب اور وتر کے ایک رکعت ہونیکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی باللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ منہا اضطجع علی شقہ الایمن حتی یاتیہ المؤذن فیصلی رکعتین خفیفتین **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کو گیارہ رکعت پڑہتے اور ایک رکعت اسمین سے وتر کی ہوتی تہی پہر جب پڑہ چکتے داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہانتک کہ موذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑہتے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوۃ العشاء وہی التی یدعو الناس العتمۃ الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین

كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ
قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت
پڑھتے سلام پھیرتے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے پھر جب موذن فجر کی اذان دے چکتا اور
ظاہر ہو جاتی اون پر صبح اور موذن آتا کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر دہنی کروٹ لیٹ جاتے
یہانتک کہ موذن تکبیر کہنے کو آتا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيثَ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ
وَسَائِرُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو سَوَاءً ترجمہ ابن شہاب زہری نے اسی اسناد سے روایت
کی اور حرملہ نے حدیث روایت کی مثل حدیث اوپر کی اور اسمیں صبح کے ظاہر ہو جانے کا ذکر نہیں کیا
اور نہ موذن کے آنیکا نہ تکبیر کا اور ساری حدیث عمرو کی روایت کے مطابق بیان کی عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ اون میں سے وتر ہوتیں کہ
کہ نہ بیٹھتے مگر اون کے آخر میں ف وتر ایک رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک
مسنون اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام دیا جائے اور حالانکہ سب رکعتوں
کے اخیر میں ایک سلام دینا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام کہا مسلم نے روایت
کی ہم سے ابو بکر نے اون سے عبدہ نے اور روایت کی ہم سے ابو کریب نے دونوں نے کہا روایت کی
ہمسے وکیع نے اور ابو اسامہ نے سب نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع دو رکعت سنت فجر کے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى

ف ایک رکعت وتر پڑھنے کا بیان

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي **ترجمہ** ابی سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کو تو انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سو زیادہ نہ پڑھتے تھے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ انکا حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر چار ایسی ایسی پڑھتے تھے کہ انکا بھی حسن اور طول کچھ نہ پوچھ پھر تین رکعت پڑھتے تھے کہتی تھی پھر کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہین وتر سے پہلے آپ نے فرمایا ای عائشہ میری آنکھین سوتی ہین اور دل نہین سوتا **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اسپر کہ لنبا کرنا قرارت کا افضل ہے بہت رکوع اور سجود کرنے سے اور یہ خصائص انبیا سے ہے کہ سونے سے وضو نجاوے اور بعضون اعتراض کیا ہے کہ وادی مین آپ سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تھی پھر یہہ کیونکر ہو سکتا ہے اور جواب اس کا یون دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا آنکھون سے متعلق ہے بخلاف حدث کے کہ وہ قلب سی متعلق ہے **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ **ترجمہ** ابی سلمہ نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو انہون نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑھتے آٹھ رکعت کے بعد وتر پڑھتے پھر دو رکعت پڑھتے بیٹھکر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے دو رکعت پڑھتے صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ مین **ف** اس حدیث کے ظاہر سے تمسک کیا ہے اوزاعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی نے ان دونون سے نقل کیا ہے کہ انہون نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑھنے کو مباح کہا ہے اور امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ مین اسکو نہ پڑھتا ہون نہ منع کرتا ہون اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ دو رکعتین آپ نے پڑھی ہین بعد وتر کے بیٹھکر تا معلوم ہو جاوے کہ بعد وتر کے نماز جائز ہے مگر اسپر آپ نے ہمیشگی نہین کی کبھی کیا اور کبھی نہ کیا اور کوئی شخص کان کے لفظ سی دوام نہ خیال کرے اس لیے

ثمانی

(لفظ کان)

کہیہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی مین واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت
مین حضرت عائشہ فرماتی ہین كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ قَبْلَ
اَنْ يَّطُوْفَ یعنی مین خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کہولنے کے وقت قبل
طواف افاضہ کے حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایکہی بار حج کیا یعنی
حجۃ الوداع اور بہت روایتون مین وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات مین وتر ہوتا پس یقین ہوا
کہ یہہ دو رکعات کبہی پڑہی ہمیشہ نہین عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ
يُوْتِرُ مِنْهُنَّ بِوَاحِدَةٍ ترجمہ ابو سلمہ نے مثل روایت اوپر کی بیان کیا مگر اسمین آتا ہے کہ نو
رکعت پڑہے کہ وتر اسی مین تہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ
اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ اَيْ اُمَّهْ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ ترجمہ عبد اللہ بن ابی لبید نے سنا ابو سلمہ سے کہ وہ گئے حضرت ام
المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین اور عرض کی کہ اے میری ماں خبر دیجیے مجہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور فرمایا انہون نے کہ نماز رمضان وغیرہ مین تیرہ رکعت تہی
رات کو کہ اوسی مین دو رکعتین صبح کی سنت بہی تہی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ
عَشَرَ رَكَعَاتٍ وَّيُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ وَّيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
ترجمہ قاسم بن محمد نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں سے کہ فرماتی تہین کہ نماز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو دس رکعت تہی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتین فجر کی سنت
یہ سب تیرہ رکعتین ہوئین عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ
اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِذَا
كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا

نسخہ: فیہن

باب منہ

نسخہ: رکعتی الفجر

باب منہ

وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى الرَّكْعَتَيْنِ ترجمہ ابی اسحاق نے کہا پوچھا مین نے اسود بن یزید سے ان حدیثون کو جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہون نے سنی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مقدمہ مین تو انہون نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ سو رہتے اول رات مین اور جاگتے آخر رات مین پہر اگر آپ کو حاجت ہوتی اپنی بی بیون سے تو حاجت روا کرتے پہر سو رہتے پہر جب پہلی اذان ہوتی (یعنے صبح کے وقت کی اذان) تو جہپٹ اور چہل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انہون نے یہ نہین کہا کہ کہڑے ہوتے پہر نہاتے اپنے اوپر پانی اور قسم ہے اللہ کی یہ نہین کہا کہ نہاتے (یعنے جو لفظ انہون نے فرمایا وہی مجہے یاد ہے) اور مین خوب جانتا ہون جو آپ کی مراد ہے (یہ اسلیے کہا کہ شرم کی بات ہے) اور اگر جنب نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہین پہر دو رکعت پڑہتے (یعنے سنت صبح) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ صَلٰوتِهِ الْوِتْرَ ترجمہ ابی اسحاق اسود سے راوی ہین وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے یہانتک کہ آخر مین وتر ہوتا ف اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹہے کر ہمیشہ نہین پڑہتے تہے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئین ہین عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ اَيَّ حِيْنٍ كَانَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ كَانَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى ترجمہ مسروق نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو آپ نے فرمایا کہ دوست رکہتے تہے وہ ہمیشہ کی عمل کو پہر مین نے کہا کب نماز پڑہتے تہے کہا جب سنتے مرغ کی آواز کہڑے ہو کر نماز پڑہتے ف مرغ اکثر آدہی رات کے بعد بولنا شروع کرتے ہین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ لَيُلْفِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ الْاَعْلٰى فِيْ بَيْتِيْ اَوْ عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین نے فرمایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے گہر مین یا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا یعنے بعد تہجد سو جاتے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب منہ

باب ما جاء فی صلوۃ الضحیٰ

فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین سے مروی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنت فجر کی پڑھ چکتے تو مین اگر جاگتی ہوتی مجھہ سے باتین کرتے نہین تو سو
جاتے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ
ابی سلمہ نے بہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت کی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ قُومِي فَأَوْتِرِي
يَا عَائِشَةُ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رضی اللہ عنہا فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم جب نماز تہجد پڑہ لیتے اور وتر بہی پڑہ چکتے تو مجھہ سے فرماتے اٹھو وتر پڑہ لو اے عائشہ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَوتَهُ بِاللَّيْلِ
وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے اور وہ سامنے آڑی لیٹی رہتین پہر جب
وتر رہجاتے حضرت انکو جگادیتے وہ وتر پڑہ لیتین ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ وتر آخر
شب مین پڑہنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑہے یا نہ پڑہے مگر یقین رکہتا ہو کہ مین آخر شب مین ضرور اٹہونگا
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری
رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے یہانتک کہ آخر مین پہونچ گیا سحر کے وقت پر عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ
وَآخِرِهِ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اول شب مین اور بیچ مین اور آخر مین سب وقت وتر ادا کیے ہین یہانتک کہ چہوٹ
حصہ آخر کے رات مین بہی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ اسکا جاوپر گذرا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
زُرَارَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ
فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذَلِكَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا

باب صلوٰۃ الوتر

باب وتر پڑہنے کے وقت

باب صلوٰۃ اللیل و من نام عنہ او مرض

ستة أرادوا ذلك في حياة نبي الله صلى الله عليه وسلم فنهاهم نبي الله صلعم وقال أليس لكم في أسوة فلما
حدثوه بذلك راجع امرأته وقد كان طلقها وأشهد على رجعتها فأتى ابن عباس
رضي الله عنهما فسأله عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابن عباس ألا
أدلك على أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال عائشة
رضي الله عنها فأتها فسلها ثم ائتني فأخبرني بردها عليك فانطلقت إليها فأتيت
على حكيم بن أفلح فاستلحقته إليها فقال ما أنا بقاربها لأني نهيتها أن تقول في
هاتين الشيعتين شيئا فأبت فيهما إلا مضيا قال فأقسمت عليه فجاء فانطلقنا إلى
عائشة رضي الله عنها فاستأذنا عليها فأذنت لنا فدخلنا عليها فقالت أحكيم فعرفته
فقال نعم فقالت من معك قال سعد بن هشام قالت من هشام قال ابن عامر
فترحمت عليه وقالت خيرا قال قتادة وكان أصيب يوم أحد فقلت يا أم المؤمنين
أنبئيني عن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ألست تقرأ القرآن قلت
بلى قالت فإن خلق نبي الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن قال فهممت أن أقوم
ولا أسأل أحدا عن شيء حتى أموت ثم بدا لي فقلت أنبئيني عن قيام رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقالت ألست تقرأ يا أيها المزمل قلت بلى قالت فإن الله
عز وجل افترض قيام الليل في أول هذه السورة فقام نبي الله صلى الله عليه و
سلم وأصحابه حولا وأمسك الله تعالى خاتمتها اثني عشر شهرا في السماء حتى أنزل الله
عز وجل في آخر هذه السورة التخفيف فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال
قلت يا أم المؤمنين أنبئيني عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنا نعد
له سواكه وطهوره فيبعثه الله عز وجل ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضأ
ويصلي تسع ركعات لا يجلس فيها إلا في الثامنة فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم
ينهض ولا يسلم ثم يقوم فيصلي التاسعة ثم يقعد فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين بعد
ما يسلم وهو قاعد فتلك إحدى عشرة ركعة يا بني فلما أسن نبي الله صلى الله عليه وسلم وأخذه اللحم
أوتر بسبع وصنع في الركعتين مثل صنيعه الأول فتلك تسع يا بني وكان نبي الله صلى الله عليه وسلم

أسوة حسنة

فسأله

قال فأتها

فأسألها

إذا صلى صلاة أحب أن يداوم عليها وكان إذا غلبه نوم أو وجع عن قيام الليل صلى
من النهار ثنتي عشرة ركعة ولا أعلم نبي الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله
في ليلة ولا صلى ليلة إلى الصبح ولا صام شهرا كاملا غير رمضان قال فانطلقت إلى ابن عباس
فحدثته بحديثها فقال صدقت لو كنت أقربها أو أدخل عليها لأتيتها حتى تشافهني
به قال قلت لو علمت أنك لا تدخل عليها ما حدثتك حديثها **ترجمہ** قتادہ سے روایت
ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ مین جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا
کہ اپنے باغ و زمین وغیرہ بیچڈالین اور اوس سے ہتیار اور گہوڑے خریدین اور نصاری سے لڑین
مرنے کے وقت تک پہر جب مدینہ مین آئے اور مدینہ والون سے ملا انہون نے انکو منع کیا (یعنی بالکل
کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چہوڑ کر ایسا نکرنا چاہیے) اور خبر دی کہ چہہ آدمیون نے اسکا
ارادہ کیا تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین تو آپ نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے
لیے میری راہ اچہی نہین پہر جب لوگون نے اون سے یہ کہا تو انہون نے اپنی بیوی سے رجعت
کی (یعنے جسکو طلاق دیدیا تہا) اور انکو طلاق دیدیا تہا اور ان کی رجعت پر گواہ کر لیا لوگون کو پہر
وہ ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال پوچہا انہون نے
کہا مین تمکو ایسے شخص کو بتادون کہ جو ساری زمین کے لوگون سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا
ہے انہون نے کہا وہ کون ہے ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو تم ان کے پاس
جاؤ اور ان سے پوچہو پہر میرے پاس آؤ اور انکے جواب سے خبر دو پہر مین انکے پاس چلا اور حکیم بن افلح
کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجہے حضرت عائشہ کے پاس لے چلین انہون نے کہا مین انکے
پاس نہین جاتا اس لیے کہ مین نے انکو روکا تہا کہ وہ ان دونون گروہون کے بیچ مین کچہ نہ بولین
(یعنے صحابہ کی آپس کی لڑائیون مین) مگر انہون نے نمانا اور چلی گئین زرارہ نے کہا کہ مین نے
حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیطرف چلے اور ان سے اطلاع
کی انہون نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت مین حاضر ہوئے تب انہون نے فرمایا کیا یہ حکیم
ہین انہون نے کہا ہان غرض حضرت عائشہ نے انکو پہچان لیا (یعنے آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ
سے پہر انہون نے فرمایا کہ تمہارے ساتہہ کون ہے حکیم نے کہا میرے ساتہہ سعد بن ہشام ہین

انہون نے فرمایا ہشام کون سے حکیم نے کہا عامر کے بیٹے تب اوپر بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا
وہ جنگ احد مین شہید ہوگئے تہے پہر مین نے عرض کی کہ اے مسلمانون کی مان مجہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اخلاق سے خبر دیجیے انہون نے فرمایا تم نے قرآن نہین پڑہا مین نے کہا کیون نہین انہون
نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تہا جسکا قرآن مین حکم ہے انہون نے کہا پہر مین نے چلنے کا ارادہ کیا اور
چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچہون - پہر مجہے خیال آیا تو مین نے عرض کی کہ خبر دیجیے
مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کی اٹہنے سے پہر انہون نے فرمایا کیا تم نے یٰاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ نہین پڑی
مین نے کہا کیون نہین فرمایا کہ اللہ تعالے نے فرض کیا رات کو کہڑے ہوکر نماز پڑہنے کو اس سورہ کے
اول مین پہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار سب رات کو نماز پڑہتے رہے اور اللہ تعالی نے اس سورۃ
کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک رکہا یہانتک کہ اللہ تعالے نے اس سورۃ کا آخر اتارا اور اس مین
تخفیف فرمائی (یعنے تہجد کی فرضیت معاف کردی مسنون ہونا باقی رہا) پہر ہوگیا رات کا نماز پڑہنا
خوشی کا سودا بعد اسکے کہ فرض تہا پہر مین نے عرض کی اے مسلمانون کی مان خبر دیجیے مجہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی تب انہون نے فرمایا کہ ہم آپکے لیے مسواک اور وضو کا پانی طیار رکہتی تہی
اور اللہ تعالی آپ کو جب چاہتا تہا اٹہا دیتا تہا رات کو پہر آپ مسواک کرتے تہے اور وضو پہر نو رکعت
پڑہتے تہے نہ بیٹہتے اوس مین مگر آٹہوین رکعت کے بعد اور یاد کرتے اللہ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا
کرتے (یعنی تشہد پڑہتے) پہر کہڑے ہوجاتے اور سلام نہ پہیرتے اور نوین رکعت پڑہتے پہر بیٹہتے
اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پہیرتے کہ ہم کو
سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹہین) پہر دو رکعت پڑہتے اوسکے بعد بیٹہے بیٹہے بعد سلام کے غرض
یہ گیارہ رکعات ہوئی اے میرے بیٹے پہر جب آپکا سن زیادہ ہوگیا اور بدن مین گوشت آگیا سات
رکعت وتر پڑہنے لگے اور دو رکعتین ویسی ہی پڑہتے جیسے اوپر ہم نے بیان کین غرض یہ سب نو
رکعتین ہوئین اے میرے بیٹے (یعنے سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تہی
کہ جب کوئی نماز پڑہتے اوسپر ہمیشگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹہ
سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے (یعنے وتر نہ پڑہتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہین)
اور مین نہین جانتی کہ کبہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات مین پڑہ لیا ہو -

(اس سے یکشبہ قرآن کا بدعت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ نے نماز پڑھی صبح تک (یعنے ذرا بہی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے پہر میں ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہ نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر میں اون کے پاس جاتا ہوتا تو یہ سب سو بہ درو بہ سنتا زرارہ نے کہا اگر مجہے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبہی ان کی بات آپ کو نہ کہتا مسلم نے کہا روایت کی مجہ سے محمد بن مثنی نے اون سے معاذ اون سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہیں اُن سے قتادہ نے اون سے زرارہ نے اون سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دیا اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پہر یہی مضمون بیان کیا اور مسلم نے کہا روایت کی مجہسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے محمد بن بشر نے اون سے سعید بن ابی عروبہ نے اون سے قتادہ نے اون سے زرارہ بن اوفے نے اون سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ میں عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے وتر کو پوچہا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا اور اسی میں یہ بہی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون سی انہوں نے کہا عامر کے بیٹے انہوں نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تہے اور عامر شہید ہوئے تہے جنگ احد میں **ف** اس حدیث میں بہت فواید ہیں اول یہ کہ ابن عباس نے جو حضرت عائشہ کو بتایا کہ اون سے وتر کا حال پوچہو اس سے معلوم ہو کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب کوئی شخص اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو سائل کو اوس کیطرف رجوع کردے اس میں دین کی خیر خواہی اور سائل کی بہتری ہے **دوسری** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب دیا کہ خلق حضرت کا قرآن تہا اس سے علو شان اور وفور علم اور کثرت فہم اور ذکا اور اک حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوزہ میں کردیا اور ایسی جامع اور مانع تعریف آپکے خلق کی کردی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ میں سوال نہ کرے سبحان اللہ کیوں نہوں آخر محبوبہ محبوب خدا ہیں رضی اللہ عنہا وعن اتباعہا وخدامہا **تیسری** یہ جو فرمایا کہ تہجد فرض تہا پہر خوشی کا سودا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور امت پر سب پر نفل ہو گیا مگر امت پر نفل ہونے میں تو اجماع ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی **چوتہی** جب تہجد قضا ہوتا صبح کو ادا فرماتے

اس سے ثابت ہوا کہ اوراد اور وظائف کی احتیاط ضرور ہے اولیٰ یا نچویں ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہ پڑہتے ر

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَّهٗ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَ اقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سَعِيْدٍ وَّفِيْهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ اُصِيْبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّفِيْهِ فَقَالَ حَكِيْمُ بْنُ اَفْلَحَ اَمَا اِنِّيْ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا اَنْبَاْتُكَ بِحَدِيْثِهَا **ترجمہ** زرارہ بن اوفے سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام اون کے ہمسایہ تہے پس انہون نے خبر دی کہ طلاق دیا انہون نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسے سعید کی روایت ہے اور اسمین یہ بہی ہے کہ حضرت عائشہ نے پوچہا کہ کون سے ہشام انہون نے کہا عامر کے بیٹے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہان وہ کیا خوب آدمی تہے شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ احد کے دن اور اس مین یہہ بہی ہے کہ حکیم بن افلح نے کہا کہ اگر مین جانتا کہ تم انکے پاس نہین جاتے تو مین انکی حدیث سے تم کو خبر نہ دیتا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَّجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی تہجد جب قضا ہو جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑہ لیتے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ مَرِضَ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑہ لیتے اور مین نے نہین دیکہا کہ کبہی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہون اور کبہی ایک ماہ برابر روزے رکہے مگر رمضان مین

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ **ترجمہ** عمر بن خطاب کہتے تہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب اذا فاتته صلوٰة الليل صلى (يعنى بالنهار) ٦١

نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو چہوڑ کر اور پڑہ لیا اوس کو فجر اور ظہر کے بیچ مین تو لکہتا ہے اسکو اللہ ایسا کہ گویا پڑہ لیا اوس نے رات کو

باب صلوۃ الاوابین

عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ ترجمہ قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم نے لوگون کو نماز چاشت پڑہتے ہوئے دیکہا (یعنی ابہی دن خوب نہین چڑہا تہا) تو انہون نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہین کہ نماز اس کے سوا اور گہڑی مین افضل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنے والے بندون کی جب ہے کہ اونٹ کے بچون کے پیر گرم ہو جاوین ف اس سے معلوم ہوا کہ چاشت دن چڑہے پڑہنا افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دہوپ سے ریت گرم ہو جاوے اور اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین اور اسی کو صلوۃ الاوابین بہی کہتے ہین عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ ترجمہ زید ارقم کے بیٹے نے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا والون کیطرف اور دیکہا کہ وہ لوگ نماز پڑہتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین

باب صلوۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ من آخر اللیل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پہر جب خیال ہو کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑہ لے کہ وہ طاق کر دے گی ساری نماز کو جو اوس نے پڑہی عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ ترجمہ سالم اپنے باپ سے راوی ہین کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا دو دو رکعت پڑہ پہر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رضی اللہ عنہما انہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ کیف صلوۃ اللیل قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ نماز شب کیونکر ہے آگے مضمون وہی
ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا بینہ وبین
السائل فقال یا رسول اللہ کیف صلوۃ اللیل قال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فصل
رکعۃ واجعل اخر صلوتک وترا ثم سالہ رجل علی راس الحول وانا بذلک المکان
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادری ہو ذلک الرجل او رجل اخر فقال لہ
مثل ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور میں اسکے
اور حضرت کے بیچ میں تھا اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کی رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے
فرمایا دو دو رکعت پھر جب تجھے ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور اخیر نماز کے وتر ادا کر پھر پوچھا
ایک سال کے بعد اور میں حضرت کے پاس اوسی طرح تھا (یعنے دونوں کے بیچ میں) اسی شخص نے
یا اور کسی نے پھر بھی آپ نے مثل اوسی کے فرمایا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سال
رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ ولیس فی حدیثہما ثم سالہ رجل علی
راس الحول وما بعدہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور ذکر کی حدیث دونوں راویوں نے مثل اوپر کی حدیث کی مگر اون کی روایت میں سال بھر کے
بعد پھر پوچھنے کا ذکر اور اس کے بعد کا نہیں ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللہ
عنہما قال من صلی من اللیل فلیجعل اخر صلوتہ وترا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یامر بذلک **ترجمہ** نافع نے کہا کہ ابن عمر نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو
سب کے آخر میں ادا کرے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی حکم فرماتے تھے **عن** ابن عمر
رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا **ترجمہ**
عبداللہ نے وہی مضمون حضرت سے روایت کیا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

اھو

فذکرا

كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ ابی مجلز نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے پوچھا وتر کو .... تو انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ
رَجُلًا نَادٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ
اُوْتِرُ صَلٰوةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فَلْيُصَلِّ مَثْنٰى مَثْنٰى
فَاِنْ اَحَسَّ اَنْ يُّصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً فَاَوْتَرَتْ لَهٗ مَا صَلّٰى ترجمہ عبداللہ بن عمر نے لوگوں سے بیان
کیا کہ ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ مسجد میں تھے اور عرض کی کہ اے
رسول اللہ کے کیوں کر طاق کروں میں اپنی رات کی نماز کو آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت
پڑھتا رہے پھر جب صبح کی بھنک پاوے ایک رکعت پڑھ لیوے کہ وہ سب کو طاق کر دیگی ف
ان حدیثوں سے ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا جیسا مذہب شافعیہ کا اور اکثر محدثین کا اور یہہ
حدیثیں حجت ہیں حنفیہ پر اور ثابت ہوا کہ آخر شب میں وتر پڑھنا مستحب ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ
سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ
الْغَدَاةِ اُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ قَالَ اِنَّكَ
لَضَخْمٌ اَلَا تَدَعُنِيْ اَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيْثَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَاَنَّ الْاَذَانَ
بِاُذُنَيْهِ قَالَ خَلَفٌ اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةً ترجمہ انس بن
سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے پوچھا مجھے خبر دیجیے دو رکعتوں سے جو صبح کی نماز سے پہلے ہے
اوس میں قرارت طویل پڑھتا ہوں عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات

باب [illegible]

اُطِيْلُ

بِرَكْعَةٍ

کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں
پوچھتا عبداللہ نے کہا تم موٹے آدمی ہو یعنی موٹے عقل والے کہ بیچ میں بول اٹھے مجھے فرصت
نہ دی کہ میں پوری حدیث تم سے بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑھتے
تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت قبل فرض صبح کے ایسے وقت پڑھتے کہ تکبیر ان
کے کان میں ہوتی یعنے قریب تکبیر پڑھتے اور ظاہر ہے کہ اسوقت نماز جو ہوگی نہایت خفیف
ہوگی اور خلف نے اپنی روایت میں ارأیت کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا **عن** انس بن سیرین
قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِي
فِيهِ فَقَالَ بَهْ بَهْ إِنَّكَ لَضَخْمٌ **ترجمہ** انس بن سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے
پوچھا اور مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑھی آخر شب
میں اور اسمیں یہ بھی ہے کہ ٹھیرو ٹھیرو تم موٹے آدمی ہو **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا رَأَيْتَ
أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا مَثْنٰى مَثْنٰى
قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب تجھے معلوم ہو کہ صبح آن پہنچی تو ایک رکعت وتر
پڑھ لے پھر ابن عمر سے پوچھا کہ دو دو رکعت کے کیا معنے انہوں نے کہا ہر دو رکعت کے بعد سلام
پھیرتا جاوے **عن** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وتر پڑھو صبح سے پہلے **عن** أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے جب آپ سے وتر کو پوچھا کہ وتر پڑھ لیا کرو صبح سے پہلے **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ
أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ
وَذٰلِكَ أَفْضَلُ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةٌ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول

قیل

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوف ہو کہ آخر شب میں نہ اٹھیگا تو وتر پڑھ لے اول شب میں یعنی بعد عشا کے اور جسکو آرزو ہو کہ اٹھیگا آخر شب میں تو چاہیے کہ وتر پڑھے آخر شب میں اسلیے کہ نماز آخر شب کی ایسی ہے کہ اسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور وہ افضل ہے اور ابو معویہ نے محضورہ کہا معنی دونوں کے ایک ہین عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَيُّكُمْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُومَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَاِنَّ قِرَاءَةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ **ترجمہ** جابر نے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ اوٹھہ نہ سکیگا آخر رات مین تو چاہیے کہ وتر پڑھ لے پھر سو جاوے اور جسکو یقین ہو رات کو اٹھنے کا وہ وتر پڑھے آخر مین اس لیے کہ قرارت آخر رات کی ایسی ہے کہ اسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور یہ افضل ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُولُ الْقُنُوتِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازون مین بہتر وہ ہے جسمین دیر تک کھڑا رہنا ہو عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے کہا جسمین دیر تک کھڑا رہنا ہو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات مین ایک گھڑی ایسی ہے کہ اسوقت مسلمان آدمی جو اللہ تعالے سے دنیا اور آخرت کی خیر مانگے اللہ تعالے اوسے عطا کرے اور یہ ہر رات مین ہوتی ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات مین ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اسوقت بندہ مسلمان اللہ تعالے سے جو مانگے وہ اسے دیوے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهٗ وَمَنْ يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهٗ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے پروردگار ہمارا برکت والا بلند ذات والا ہر رات دنیا کے آسمان پر جب رہ جاتی ہے اخیر کی تہائی رات اور فرماتا ہے کون ہے کہ مجھ سے دعا کرے میں قبول کروں کون ہے کہ مجھسے مانگے میں اوسکو دوں کون ہے کہ مجھسے بخشش چاہے میں اسے بخشوں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا كُلَّ لَیْلَةٍ حِیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا یَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰی یُضِیْٓءَ الْفَجْرُ

ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالے آسمان دنیا کیطرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گذر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھسے دعا کرے کہ میں قبول کروں کون ہے کہ مجھسے مانگے کہ میں اسے دوں کون ہے کہ مجھسے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخشوں غرض ایسا ہی فرماتا رہتا ہے کہ صبح روشن ہو جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ یُّعْطٰی هَلْ مِنْ دَاعٍ یُّسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ یُّغْفَرُ لَهٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آدھی رات یا دو تہائی گذر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات دنیا کے آسمان کیطرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ تعالے اوسے دیوے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اوسکی دعا قبول کیجاوے کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جاوے یہانتک کہ صبح ہو جاتی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی السَّمَآءِ الدُّنْیَا لِشَطْرِ اللَّیْلِ اَوْ لِثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ اَوْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدِیْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالی برکت والا آسمان دنیا کیطرف آدھی رات کو یا پچھلی

باب مِنْهُ

تہائی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھسے دعا کرتا ہے کہ مین قبول کردن اور کون مجھسے سوال کرتا ہے کہ مین اسے دون پہر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اوسکو جو کبہی فقیر نہ ہوگا نہ کسیپر ظلم کرے گا

عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر کچہ زیادتی ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ نَزَلَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ **ترجمہ** ابوسعید اور ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی مہلت دیتا ہے یہانتک کہ جب تہائی رات کی گزرجاتی ہے اترتا ہے دنیا کے آسمانپر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے کون ہے جو توبہ کرے کون ہے جو کچہ مانگے کون ہے جو دعا کرے یہی فرماتا رہتا ہے یہانتک کہ فجر ہوجاتی ہے

ف ان سب احادیث صحیحہ سے اترنا پروردگار کا ہر شب جو ایک صفت فعلی ہے اس تعالے شانہ کی ثابت ہوئی اور اس کے ظاہر معنے پر بلا کیف ایمان لانا سلف کا عقیدہ ہے اور یہ تاویل کہ اسکی رحمت اترتی ہے یا اوس کے فرشتے یہہ تاویلات باطلہ دور از کار ہیں اسلیے کہ کوئی فرشتہ وغیرہ یہہ نہیں کہہ سکتا کہ مجہسے جو مانگو سو دون جو دعا کرے قبول کرون یہ خاص اوس تعالے کی ذات مقدس کو لائق ہے نہ اوس کے کسی صفت سے یہہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات مین جیسے اترنا چڑہنا آنا ہنسنا تعجب کرنا استوا غصہ کرنا رحم کرنا جو احادیث صحیحہ مین یا آیات قرآنیہ مین وارد ہوے ہین یہی مذہب ہے کہ اوس کے ظاہر معنے پر ایمان لانا اور کیفیت اسکی اسکو سونپنا اور قرض دینے سے مراد صدقہ ہے کہ اسکو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثون سے بڑی فضیلت آخر شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور مسئول کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خروش اور الطاف کا زور اور رحمتون کا شور ثابت ہوتا ہے **عَنْ** اَبِيْ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ **ترجمہ** ابی اسحاق نے بہی یہ روایت کی ہے اسی اسناد سے مگر حدیث منصور کی پوری اور بڑی ہے

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ **تراویح کا بیان**

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑہے ایمان اور ثواب کی راہ سے اوس کے گناہ بخشی جاوین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین تراویح پڑہنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے کہ تاکید سے حکم کرین یارون کو اور فرماتے جو نماز پڑہے رمضان مین ایمان کو درست کرنے کو اور ثواب کو حاصل کرنے کو بخشی جاوینگے اوس کے اگلے گناہ پہر انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی طریقہ رہا پہر ابوبکر کی خلافت مین بہی یہی طریقہ رہا پہر حضرت عمر کی شروع خلافت مین بہی یہی طریقہ رہا یعنی جس کا جی چاہتا راتوں کو نماز پڑہتا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ نے لوگون سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکہا ایمان اور ثواب کی نظر سے بخشی جاوینگے اوسکے اگلے گناہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا اُرَاهُ قَالَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شبقدر مین جاگتا عبادت کرتا رہے اور رجان لے یہ کہ شبقدر ہے گمان کرتا ہون مین کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جاویگا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ ترجمہ

ترغیب قیام رمضان

باب فضیلة قیام رمضان

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی
مسجد مین ایک رات اور آپ کے ساتھ چند لوگ تھے پہر دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پہر تیسری یا
چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیطرف نہ نکلے پہر جب صبح ہوئی
آپنے فرمایا مین تمہارا حال دیکہتا تہا اور مین نہ نکلا مگر اسوجہ سے کہ مجہے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح کہین)
تم پر فرض نہ ہو جاوے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهِ
فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذٰلِكَ فَكَثُرَ
أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ
الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رِجَالٌ
مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ
لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ
يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا
عَنْهَا ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نکلے رات کو اور مسجد مین نماز پڑہی اور چند لوگون نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی پہر صبح کو لوگ اسکا
ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی نکلے
اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اسکا ذکر کرنے لگے صبح کو پہر تیسری رات مین مسجد والے لوگ بہت
ہو گئے اور حضرت نکلے اور آپ کے ساتھ لوگون نے نماز ادا کی پہر جب چوتھی رات ہوئی مسجد لوگون سے بہر
گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے پہر لوگ پکارنے لگے نماز نماز اور آپ نہ نکلے یہانتک کہ صبح
کی نماز کو آئے پہر جب نماز پڑہ چکے لوگون کیطرف مونہہ کیا اور تشہد پڑہا اور کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے
معلوم ہو کہ تمہارا حال مجہپر کچہ پوشیدہ نہ تہا آج کی رات مگر مین نے خوف کیا کہ تمپر فرض نہو جاوے
نماز رات کی اور تم اس کے ادا سے عاجز ہو جاؤ **ف** ان سب حدیثون سے فضیلت
رمضان مین رات کی نماز کی ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی تین روز

تراویح جماعت سے پڑہی جماعت بہی سنت ہوئی اور عدد رکعات کا بہی معلوم ہوا
ہین جو حضرت عائشہ سے مروی ہین کہ آٹھہ رکعت سے رمضان وغیرہ مین زیادہ نہ پڑہتے تہے اور اگر اس سے
زیادہ پڑہے تو مباح ہے اور سوا اس کے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز ہین بلکہ عید کسوف استسقا
مین جماعت اولی ہے اور جماعت کے سوا مسجد مین بہی نوافل کا روا ہونا ثابت ہوا اور یہہ بہی ثابت
ہوا کہ اقتدا اوسکی روا ہے جسکی امامت کی امام نے نیت نہ کی ہو اور یہی صحیح ہے اور یہہ بہی معلوم
ہوا کہ جب کسی کام مین مصلحت اور مفسدہ دونون جمع ہون تو اسکا ترک اولی ہے جیسے آپنے تراویح
بخوف فرض ہو جانے کے ترک کر دی اور پہر آپ نے اپنی ترک کی وجہ بہی بیان کر دی کہ یارون کا
دل خوش ہو جاوے اور خطبہ مین تشہد اور اما بعد کا لفظ کہا کہ یہہ دونون مسنون ہین

باب النَّدْبِ الْاَكِيْدِ اِلٰى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَدَلِيْلِ مَنْ قَالَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ شب
قدر مین نماز اور ستائیسوین کو شبقدر ہونے کا بیان **عَنْ** زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ وَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَنْ قَامَ
السَّنَةَ اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ اُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ يَحْلِفُ
مَا يَسْتَثْنِيْ وَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيْحَةِ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَاَمَارَتُهَا اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِيْ صَبِيْحَةِ
يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا **ترجمہ** زر سے روایت ہے کہ سنا مین نے ابی بن کعب سے اور ان سے
کہا گیا کہ عبداللہ بن مسعود کہتے ہین کہ جو سال بہر تک جاگے اسکو شبقدر ملے ابی نے کہا قسم ہے
اللہ کی کہ اسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ بیشک شب قدر رمضان مین ہے اور وہ قسم کہاتے تہے
اور انشاء اللہ تعالی نہین کہتے تہے (مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تہا کہ سچی ہے) اور کہتے تہے
قسم ہے اللہ کی مین خوب جانتا ہون کہ وہ کون سی رات ہے وہ وہی رات ہے جس مین حکم کیا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا وہ وہ رات ہے جسکی صبحکو ستائیسوین تاریخ ہوتی ہے اور نشانی
شبقدر کی یہہ ہے کہ اوسکی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اسمین شعاع نہین ہوتی **عَنْ** اُبَيٍّ
قَالَ قَالَ اُبَيٌّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهَا وَاَكْثَرُ عِلْمِيْ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَاِنَّمَا شَكَّ شعبة

فِي هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ بِهَا صَاحِبٌ لِّيْ عَنْهُ **ترجمہ** ابی نے کہا واللہ مین لیلۃ القدر کو جانتا ہون کہ وہ اسی رات مین ہے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین رات ہے اور شعبہ کو اس بات مین شک ہے کہ کہا ابی نے حکم کیا جس رات ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا شعبہ نے کہ یہہ بات مجھسے ایک میرے رفیق نے بیان کی عبدہ کیطرف سے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھہ سے عبید اللہ بن معاذ نے ان سے انکے باپ نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور نہین ذکر کیا شعبہ کے شک کرنیکا اور اس کے بعد کا **ف** بیان شب قدر کا آگے مفصل آویگا انشاء اللہ تعالی

بَابُ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَائِهِ بِاللَّيْلِ باب نماز اور دعاے شب کا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرٰى أَنِّيْ كُنْتُ أَنْتَبِهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّأَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ وَّسَبْعًا فِي التَّابُوْتِ فَلَقِيْتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک رات مین اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا (اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد دیکھین) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے رات کو اور اپنی قضاء حاجت کو گئے پھر منہہ اور ہاتہہ دہویا پھر سو رہے پھر اوٹھے اور مشک کے پاس آئے اور اسکا بند ہن کھولا پھر وضو کیا دو وضوؤن کے بیچ یعنی نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت

باب صلوۃ النبی صلعم باللیل ودعائہ

ہلکا) اور زیادہ پانی نہین گرایا اور بہر وضو کیا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہی اور مین بہی اٹہا اور انگڑائی
لی کہ کہین حضرت یہہ نہ جانین کہ یہہ ہمارے حال دیکہنے کے لیے ہوشیار تہا (اس سی معلوم ہوا کہ انکی
کو حضرت کے ساتہہ علم غیب کا عقیدہ نہ تہا جیسے اب جاہلون کو انبیا اولیا کے ساتہہ ہی) اور مین نے وضو کیا
اور آپ کی بائین طرف کہڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتہہ پکڑ کر گہما کر اپنی داہنی طرف کہڑا کر لیا (اس سے
معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو داہنی طرف امام کے کہڑا ہو) غرض پوری ہوئی نماز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رات کو تیرہ رکعت پہر آپ لیٹ رہی اور سو گئے یہانتک کہ خرانٹے لینے لگے اور آپ کی
عادت تہی کہ جب سو جاتے تہے خرانٹے لیتے تہے پہر بلال آئے اور آپکو نماز صبح کے لیے آگاہ کیا
اور آپ اٹہے اور نماز صبح ادا کی اور وضو نہین کیا اور آپ کی دعا مین یہ لفظ تہے اللہم سے عظم لی
نورا تک یعنی یا اللہ کر دے میرے دل مین نور اور آنکہہ مین نور اور کان مین نور اور داہنے میرے نور
اور بائین میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچہے میرے نور اور
بڑہا دے میرے لیے نور کریب نے اور راوی حدیث مین) کہا ہی کہ سات لفظ اور فرمائے تہے کہ وہ
میرے دل مین ہین (یعنے موہنہ پر نہین آتے اس لیے کہ مین بہول گیا) پہر ملاقات کی مین نے بعض
اولاد عباس سے اور انہون نے مجہسے بیان کیا کہ وہ یہ لفظ ہین اور ذکر کیا کہ میرا پٹہا اور میرا گوشت
اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کہال اور دو چیزین اور ذکر کین (یعنے ان سب مین حضرت نے
نور مانگا۔ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ
لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ
الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ
الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ
ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ **ترجمہ** کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہین انکو ابن عباس نے خبر دی کہ وہ ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہو جو مسلمانون کے ماں اور ان کے خالہ ہین ابن عباس نے کہا کہ مین تکیے کے چوڑان مین لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی صاحبہ اس کے لنبان پر سر رکھہ کر لیٹے اور حضرت سوتے رہے یہانتک کہ آدہی رات ہوگئی یا اس سے کچہ پہلے جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نیند کا اثر اپنے ہاتہون سے پونچہنے لگے اپنے موہنہ پر (اسکا استحباب ثابت ہوا) پہر پڑہی دس آیتین سورہ آل عمران کی آخر کی (ان آیتون کا پڑہنا بہی مستحب ہوا اسوقت پر) پہر گئے ایک پرانی مشک کے پاس اور اس سے وضو کیا اور خوب وضو کیا پہر نماز پڑہنے کہڑے ہوئے ابن عباس نے کہا پہر مین بہی اٹہا اور ویسا ہی کیا جیسا آپ نے کیا تہا (یعنے آیتون کا پڑہنا وضو کرنا نیند کا اثر منہ سے پونچہنا) پہر گیا مین اور آپ کے بازو پر کہڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سیدہا ہاتہہ میرے سر پر رکہا اور میرا داہنا کان پکڑا اسکو مروڑتے تہے (تاکہ مجہے کو نیند نہ آجاوے) پہر دو رکعت پڑہی پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر وتر پڑہے پہر لیٹ رہے یہانتک کہ موذن آیا اور آپ اٹہے اور ہلکی دو رکعتین پڑہین پہر نکلکر صبح کے فرض ادا کیے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو دو رکعت پر سلام دینا افضل ہے اور وتر مین بہی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑہنا اور بیچ مین سلام دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جواز موذن کے امام کے پاس آنیکا تاکہ نماز سے آگاہ کرے اور ہلکا پڑہنا سنت صبح کا اور تہجد مع وتر تیرہ رکعت ادا کرنا اور اس مین اختلاف ہے فقہا کا بعض نے کہا ہے کہ کامل وتر تیرہ رکعت ہے اور بعضون نے گیارہ رکعت کہا **عَنْ** مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى شَجْبٍ مِنْ مَاءٍ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيْلًا ثُمَّ حَرَّكَنِيْ فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيْثِ نَحْوُ حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** مخرمہ بن سلیمان نے بہی اسی اسناد سے یہ روایت کی ہے اسمین اتنا مضمون زیادہ ہے کہ پہر ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانی مشک کیطرف اور مسواک کی اور وضو کیا اور پورا وضو کیا مگر پانی

بہت کم گرا یا پھر مجھے ہلایا تو میں اٹھا اور باقی روایت مثل روایت مالک کے ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَٰلِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ میں ایک دن میمونہ ام المومنین جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکے گھر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں آپکی بائیں طرف کھڑا ہوا سو مجھے پکڑ کر داہنی طرف کر لیا اور اس رات تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت تھی جب سوتے خراٹے لیتے پھر آپ کے پاس موذن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا کریب نے بھی مجھ سے بیان کی ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْقِظِينِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا میں ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں تو مجھے جگا دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور میں آپکی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور جب میں ذرا اونگھ جاتا تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھی پھر آپ لپٹ رہے یہاں تک کہ میں آپ کے خراٹے سونے کی سنتا تھا پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے

باب تخفیف الوضوء

دو رکعت ہلکی پڑہی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ بات عند خالتہ میمونۃ رضی اللہ عنہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فتوضأ من شن معلق وضوءا خفیفا قال وصف وضوءہ وجعل یخففہ ویقللہ قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جئت فقمت عن یسارہ فاخلفنی فجعلنی عن یمینہ فصلی ثم اضطجع فنام حتی نفخ ثم اتاہ بلال رضی اللہ عنہ فاذنہ بالصلوۃ فخرج فصلی الصبح ولم یتوضأ قال سفین وھذا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ لانہ بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنام عیناہ ولا ینام قلبہ

ترجمہ عبداللہ بن عباس ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات سے اوٹھے اور وضو کیا ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو پھر بیان کیا ان سے وضو کا کہ وہ بہت ہلکا تہا اور تہوڑے سے پانی سے کیا تہا ابن عباس نے کہا میں کہڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نماز پڑہی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پھر بلال آئے اور آپکو نماز کے لیے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑہی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا کہ یہہ (یعنے سونے سے وضو نہ ٹوٹنا) خاصہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے کہ ہم کو پہونچا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہیں سو جاتی تہیں اور دل نہ سوتا تہا

باب الدعاء

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بت فی بیت خالتی میمونۃ فبقیت کیف یصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقام فبال ثم غسل وجہہ وکفیہ ثم نام ثم قام الی القربۃ فاطلق شناقہا ثم صب فی الجفنۃ او القصعۃ فاکبہ بیدہ علیہا ثم توضأ وضوءا حسنا بین الوضوئین ثم قام یصلی فجئت فقمت الی جنبہ فقمت عن یسارہ قال فاخذنی فاقامنی عن یمینہ فتتامت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث عشرۃ رکعۃ ثم نام حتی نفخ وکنا نعرفہ اذا نام بنفخہ ثم خرج الی الصلوۃ فصلی فجعل یقول فی صلوتہ او فی سجودہ اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وامامی نورا وخلفی نورا وفوقی نورا وتحتی نورا واجعل لی نورا او قال اجعلنی نورا

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا میں ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ کے گھر اور خیال رکھتا تھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اوٹھے اور پیشاب کیا اور مونہہ دھویا اور دونوں
ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اوٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اسکا بند کھولا اور کٹھرے یا بڑے
پیالے میں پانی ڈالا اور اسکو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا بہت اچھا دو وضوؤں کے بیچ کا
(یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا) پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیا (یعنی وضو کر کا)
اور ان کے بازو بائیں طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑا اور داہنی طرف کھڑا کیا پھر پوری نماز آپ
کی تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خراٹے
ہی سے پہچانتے تھے پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز میں یا سجدے میں کہتے تھے یا اللہ
کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے آنکھ میں نور اور میرے داہنے
نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے
نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کہتے مجھے نور کر دے **عن** ابن عباس قال كنت
عند خالتي ميمونة رضي الله عنها فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر
بمثل حديث غندر وقال واجعلني نورا ولم يشك **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ
مروی ہے جیسا غندر سے ابھی اوپر مروی ہوا مگر اسمیں ہے یا اللہ مجھے نور کر دے اور اسمیں
راوی نے شک نہیں کیا **عن** ابن عباس رضي الله عنهما قال بت عند خالتي ميمونة
واقتص الحديث ولم يذكر غسل الوجه والكفين غير انه قال ثم اتى القربة
فحل شناقها فتوضا وضوءا بين الوضوءين ثم اتى فراشه فنام ثم قام قومة اخرى
فاتى القربة فحل شناقها ثم توضا وضوءا هو الوضوء وقال اعظم لي نورا ولم يذكر
واجعلني نورا **ترجمہ** ابن عباس نے وہی مضمون جو اوپر گذرا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونیکا
ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اسکا بند کھولا پھر درمیان دونوں
وضوؤں کے وضو کیا پھر اپنے خواب گاہ پر آئے اور سو رہے پھر کھڑے ہوئے دوسری دفعہ اور مشک
کے پاس آئے اور اسکا بند کھولا اور وضو ایسا کیا کہ وضو وہی تھا اور دعا میں یہ کہا یا اللہ بڑا کر دے
مجھے نور اور وجعلني نورا کا لفظ نہیں کہا **عن** كريب حدثه ان ابن عباس

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بَاتَ لَیْلَۃً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْقِرْبَۃِ فَسَکَبَ مِنْھَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ یُکْثِرْ مِنَ الْمَآءِ وَلَمْ یُقَصِّرْ فِی الْوُضُوْءِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ قَالَ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً قَالَ سَلَمَۃُ حَدَّثَنِیْھَا کُرَیْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْھَا ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً قَالَ سَلَمَۃُ حَدَّثَنِیْھَا کُرَیْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْھَا ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ وَنَسِیْتُ مَا بَقِیَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّمِنْ بَیْنِ یَدَیَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا **ترجمہ** کریب نے روایت کی کہ ابن عباس ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اسکو جھکایا اور اس سے وضو کیا اور پانی بہت نہیں بہایا اور وضو میں کچھ کمی بھی نہ کی اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا کہ دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات انیس کلموں سے سلمہ نے کہا کہ مجھ سے کریب نے بیان کیے تھے مگر مجھے اس میں سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ کردے میرے دل میں نور اور میری زبان اور کان اور آنکھ میں اور اوپر اور نیچے اور داہنی اور بائیں اور آگے اور پیچھے نور اور کردے میری ذات میں نور اور بڑا دے مجھے نور **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ رَقَدْتُّ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ لَیْلَۃً کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا لِاَنْظُرَ کَیْفَ صَلٰوۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَھْلِہٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں سویا میمونہ کے گھر جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے کہ دیکھوں آپ کی رات کی نماز پھر باتیں کیں آپ نے تھوڑی دیر اپنی بی بی صاحبہ سے پھر سو رہے اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر اوٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَیْقَظَ

فتسوك وتوضأ وهو يقول ان في خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار
لآيات لاولي الالباب فقرأ هؤلاء الآيات حتى ختم السورة ثم قام فصلى ركعتين
فاطال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ ثم فعل ذلك
ثلاث مرات بست ركعات كل ذلك يستاك ويتوضأ ويقرأ هؤلاء الآيات — في بيت
ثم اوتر بثلاث فاذن المؤذن فخرج الى الصلوة وهو يقول اللهم اجعل في قلبي
نورا وفي لساني نورا واجعل في سمعي نورا واجعل في بصري نورا واجعل من
خلفي نورا ومن امامي نورا واجعل من فوقي نورا ومن تحتي نورا اللهم اعطني نورا

ترجمہ عبداللہ بن عباس ایک رات سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جب آپ جاگے
مسواک کی اور وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات سے آخر سورۃ تک پھر
کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھی اور اس مین قیام بہت لمبا کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سو
رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھہ رکعت پڑھی ہر بار مسواک
کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتون کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور موذن نے اذان دی
اور پھر آپ نماز کو نکلے اور یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یا اللہ دے میرے دل مین نور اور میری
زبان مین نور اور کردے میرے کان مین اور میری آنکھہ مین نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے
نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور **عن** ابن عباس رضي الله عنهما
قال بت ذات ليلة عند خالتي ميمونة فقام النبي صلى الله عليه وسلم يصلي
متطوعا من الليل فقام النبي صلى الله عليه وسلم الى القربة فتوضأ فقام فصلى
فقمت لما رأيته صنع ذلك فتوضأت من القربة ثم قمت الى شقه الايسر
فاخذ بيدي من وراء ظهره يعدلني كذلك من وراء ظهره الى الشق الايمن
قلت أفي التطوع كان ذلك قال نعم **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر کی روایتون مین
کئی بار گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ راوی نے پوچھا ابن عباس سے کہ یہہ (یعنی ہاتھہ پکڑ کے بائیں
سے داہنے کر لینا) نفل مین تہا انہون نے کہا ہان **عن** ابن عباس رضي الله عنهما قال
بعثني العباس الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو في بيت خالتي ميمونة فبت

مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ
فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ ترجمہ مضمون اسکا بھی وہی ہے جو اوپر کے تراجم مین گذرا صرف اتنی بات
زیادہ ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ مجھے عباس نے بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ
میری خالہ کے گھر تھے پھر مین رات کو وہان رہا باقی وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتون مین
گذرا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ
ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا مین رات کو اپنی خالہ کے گھر رہا باقی مضمون
وہی ہے جو ابن جریج اور قیس کی روایت سے اوپر گذرا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ترجمہ عباس کہتے تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلَّى
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ترجمہ زید کہا مین نے کہا آج دیکھون گا نماز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑھی (تحیۃ الوضو تھا) پھر دو رکعت
پڑھین لمبی سے لمبی اور لمبی سی لمبی پھر دو رکعت اور کہ وہ ان سے کم تھی پھر دو اور کہ وہ ان سے بھی کم تھی پھر دو اور کہ وہ
ان سے بھی کم تھی پھر دو اور کہ وہ ان سے بھی کم تھی پھر وتر پڑھی (یعنی ایک رکعت) یہ سب تیرہ رکعات ہوئیں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى
مَشْرَعَةٍ فَقَالَ أَلَا تُشْرِعُ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ
ترجمہ جابر نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک سفر مین اور ہم ایک گھاٹ پر
پہونچے تو آپ نے فرمایا تم پار ہوتے ہو اے جابر مین نے کہا ہان پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پار اترے
اور مین بھی پھر آپ پاخانے گئے اور مین نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا اور آپ نے آکر وضو کیا

پہر کہڑے ہوگئے اور ایک کپڑا اوڑہے نماز پڑہتے رہے جسکو داہنے کنارے کو بائین طرف اور بائین کو داہنی طرف ڈالدیا تہا اور مین آپ کے پیچہے کہڑا ہوا آپ نے میرا کان پکڑکے داہنی طرف کرلیا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو رکعت ہلکی پڑہ لیتے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی کہڑا ہو تو اپنی نماز ہلکی دو رکعتوں سے شروع کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کو اٹہتے تو اللہم سے آخر تک کہتے یعنی یا اللہ سب حمد بیان تیرے ہی لیے ہین تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تعریف تجہی کو ہے تو آسمان و زمین کا تہامنے والا ہے تجہہ ہی کو تعریف ہے تو آسمان و زمین اور جو ان مین ہین سب کا پالنے والا ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے تیری ملاقات سچی ہے جنت سچ ہے دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ مین تیری بات مانتا ہون تجہپر ایمان لاتا ہون تجہہ پر بہروسا کرتا ہون تیری طرف جہکتا ہون تیرے ساتہہ ہوکر اورون سے جہگڑتا ہون اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہون سو بخشدے تو میرے اگلے پچہلے چہپے کہلے گناہون کو یا اللہ تو ہی میرا معبود ہے سوا تیرے کوئی معبود نہین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَخْتَلِفَا اِلَّا فِيْ حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قَيَّامُ قَيِّمُ وَقَالَ وَمَا اَسْرَرْتُ وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيْهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَيُخَالِفُ مَالِكًا وَابْنَ جُرَيْجٍ فِيْ اَحْرُفٍ **ترجمہ** ابن عباس سے یہی روایت کئی شخصون نے کی چنانچہ ابن جریج اور مالک کی روایت متفق ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ابن جریج نے قیام کی جگہہ قیم کا لفظ کہا اور کہا ما اسررت رہی حدیث ابن عیینہ کی اوس مین بعض باتین زیادہ ہین اور مالک اور ابن جریج سے بعض باتون مین مخالف ہو کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے شیبان نے اون سے مہدی نے کہ میمون کے فرزند ہین اون سے عمران قصیر نے اون سے قیس نے ان سے طاوس نے اون سے ابن عباس نے ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث اور لفظ ان راویون کے قریب قریب ہین

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَفْتَتَحَ صَلٰوتَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ **ترجمہ** ابی سلمہ نے عالی جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھتے تو اپنی نماز کے شروع مین کیا پڑہتے انہون نے فرمایا اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ پالنے والے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے (جبرئیل اور میکائیل دو بزرگ فرشتے رحمت کے ہین اور اسرافیل انکے اور خدا کے بیچ مین رسول ہین) پیدا کرنے والے آسمانون کے اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کہلی کے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندون مین جسمین وہ اختلاف کرتے ہین سیدہی راہ بتا جس مین لوگ اختلاف کرتے ہین اپنے حکم سے بیشک تو ہی جسے چاہتا ہے سیدہی راہ بتاتا ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ

باب ترجمہ

باب مثل

لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا
عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّآ اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَآ اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا
یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَآ اِلَّآ اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ
اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاِذَا رَکَعَ قَالَ
اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَ
عَصَبِیْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمِلْءَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُّ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ
سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ
ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ **ترجمہ** حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے وجہت سے واتوب الیک تک پڑھتے یعنی مین نے اپنا مونہہ کیا اس
کیطرف جس نے آسمان وزمین بنایا ایک طرف کا ہوکر اور مین مشرکون مین نہین ہون اور مسلمانون
مین ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہین مگر تو تو میرا پالنے والا ہے اور مین تیرا غلام ہون
مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کیا سو میرے سب گناہون کو بخشدے اس لیے
کہ گناہون کو کوئی نہین بخشتا مگر تو اور سکھادے مجھکو اچھی عادتین کہ نہین سکھاتا انکو مگر تو اور
دور رکھہ مجھسے بری عادتین کہ دور نہین کرسکتا انکو مگر تو حاضر ہون مین تیری خدمت کے لیے اور
فرمانبردار ہون تیرا اور ساری خوبی تیرے ہاتھون مین ہے اور شر سے نزدیکی حاصل نہین ہو سکتی
طرف تیری (یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہین ہوتا مثلا نہین کہا جاتا یا خالق القردۃ والخنازیر)
یا نہین کہا جاتا یا رب الشر یا شر تیری طرف چڑھتا نہین جیسے کلمہ طیب اور عمل صالح چڑھتے مین یا
تیرے واسطے کوئی مخلوق شر نہین اگرچہ ہمارے لیے شر ہو کیونکہ ہم لبشر بین اسلیے کہ تونے ہر چیز کو حکمت کے
ساتھہ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے تو بڑی برکت والا ہے

تو اور بلند ذات والا ہے تو مین تجہہ سے مغفرت مانگتا ہون اور تیری طرف جہکتا ہون اور جب رکوع کرتے
اللہم سے وعصبی تک پڑہتے یعنے یا اللہ تیرے لیے جہکا ہون مین اور تجہپر یقین رکہتا ہون اور تیرا فرمان
بردار ہون جہک گئی تیرے لیے کان میرے اور آنکہین میری اور مغز میرا اور ہڈیان میری اور پٹہے
میرے اور جب سر اٹہاتے اللہم سے من شئے بعد تک پڑہتے یعنے یا اللہ اے پروردگار ہمارے تجہکو حمد ہے
آسمانون بہر اور زمین بہر اور ان کے درمیان بہر اور اسکے بعد جتنی تو چاہے اوس بہر اور جب سجدہ کرتے
اللہم سے خالقین تک کہتے یعنے اے اللہ تیرے لیے مین نے کیا اور تجہپر یقین لایا اور تیرا فرمانبردار ہون
سجدہ کیا میرے مونہہ نے اس کے لیے جس نے اوسے بنایا ہے اور تصویر کہینچی ہے اور اسکے کان اور
آنکہون کو چیرا بڑی برکت والا ہے اللہ سب بنانے والون سے اچہا پہر آخر مین تشہد اور سلام کے بیچ مین کہتے
اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجہکو جو مین نے آگے کیا اور جو پیچہے کیا اور جو چہپایا اور جو کہولا اور جو
حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجہسے بڑہکر تو سب سے آگے تہا اور سب کے بعد رہیگا کوئی معبود نہین ہے
مگر تو عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَقَالَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ
وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَقَالَ وَصَوَّرَهُ
فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَقَالَ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ
بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ ترجمہ اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجہت وجہی پڑہتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر اٹہاتے
رکوع سے تو کہتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے جس نے اوسکی تعریف کی اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے ہے سب
تعریف اور کہا وصورہ فاحسن صورتہ اور جب سلام کہتے کہتے اللہم اغفرلی ما قدمت آخر حدیث
تک اور تشہد اور سلام کا ذکر نہین کیا **باب** اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ
تہجد مین لمبی قرارت کا مستحب ہونا عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي
رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا
يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ

باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلوۃ اللیل و تطویل

ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ترجمہ حذیفہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ایک رات اور آپ نے سورہ بقر شروع کی اور دل میں کہا کہ آپ سو آیتوں پر شاید رکوع کریں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دوگانہ میں پوری سورہ پڑھیں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے میں نے خیال کیا آپ پوری سورہ پر رکوع کریں گے پھر آپ نے سورہ نسا شروع کر دی اور اسکو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور جب گذرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت پر گذرتے سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گذرتے پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے سبحان ربی العظیم یعنے پاک ہے پروردگار میرا بڑائی والا اور رکوع بھی آپ کا قیام کے برابر برابر تھا پھر کہا سنا اللہ نے جس نے اوسکی تعریف کی پھر دیر تک کھڑے رہے قریب رکوع کے پھر سجدہ کیا پھر کہا پاک ہے رب میرا بلند ذات والا اور سجدہ بھی آپکا قریب قیام کے تھا اور جریر کی روایت میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اے رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ ترجمہ ابی وائل نے کہا کہ عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے قرارت یہانتک لنبی کی کہ میں نے ارادہ کیا ایک بری بات کا کسی نے پوچھا کہ تم نے کیا ارادہ کیا انہوں نے کہا میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں **عَنِ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ اعمش نے بھی اسی سند سے وہی مضمون روایت کیا

بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ تہجد کی ترغیب اگرچہ تھوڑا ہی ہو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہین اٹھتا) آپ نے فرمایا اوسکے کان مین
یا دونون کان مین شیطان مُت جاتا ہے **ف** یا تو یہہ استعارہ ہے یعنے وہ شیطان کا فرمانبردار
یا شیطان نے اُسکو خراب کر رکہا ہے یا ذلیل وحقیر کرتا ہے یا حقیقت ہی کہ جس سی شارع نے خبر دی

باب من

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ فَقَالَ اَلَا تُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰہِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُلْتُ لَہٗ ذٰلِکَ ثُمَّ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ مُدْبِرٌ یَضْرِبُ فَخِذَہٗ وَیَقُوْلُ وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لائے اونکے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکہنے کو اور فرمایا کہ تم لوگ نماز نہین پڑہتے (یعنے تہجد) کی تو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہماری جانین اللہ کے ہاتہہ مین ہین وہ جب چاہتا ہے ہمین چہوڑتا ہے تو لوٹ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مین نے یہ کہا اور مین نے سنا کہ آپ فرماتے تہے اور اپنی ران پر ہاتہہ مارتے تہے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کیوقت) اور فرماتے تہے کہ انسان سب چیزون سے زیادہ جہگڑالو ہے **ف** آپکو اون کا یہ جواب پسند نہین آیا اس جگہہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر ود کار تہا اسی لیے آپنے یہ آیت پڑہی اس حدیث سے ترغیب تہجد ثابت ہوئی اور حکم کرنا آدمی کا اپنے متعلق کو اور خبرگیری امام کی اپنے لوگون کے لیے اور رعایت کرنا مصالح دین و دنیا مین اور معلوم ہوا کہ جب ناصح کی نصیحت کوئی قبول نہ کرے تو اوسپر عتاب نہ کرے اور کنارہ کرے مگر یہ کہ عتاب مین کوئی اور مصلحت دیکہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ اِذَا نَامَ بِکُلِّ عُقْدَۃٍ یَضْرِبُ عَلَیْکَ لَیْلًا طَوِیْلًا فَاِذَا اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ وَاِذَا تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عَنْہُ عُقْدَتَانِ فَاِذَا صَلّٰی انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ **ترجمہ** ابو ہریرہ اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تہے اور آپ نے فرمایا شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہین لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گرہ پر پہونک دیتا ہے کہ ابہی رات بہت ہی پہر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کہل گئی اور جب وضو کیا

لیل طویل

باب ما جاء فی عقد الشیطان

ایک اور گرہ کھل گئی کہ دو ہو گئیں اور جب نماز پڑہی سب گرہیں کھل گئیں پہر وہ صبح کو اوٹھتا ہے بشاش خوش مزاج اور نہیں تو گندہ دل سست **ف** تہجد گذار اکثر خوش مزاج پاک طینت صاف طبیعت نیک نیت چالاک ہوتے ہیں گویا یہ بہی ایک عمدہ ریاضت ہے کہ بدن کو پہرتیلا کرتی ہے اور اس حدیث میں کئی فائدے ہیں اول جاگنے کے وقت یاد الٰہی کرنا چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں اور امام نووی نے کتاب الاذکار میں انکو جمع کیا ہے دوسرے جاگنے کیوقت وضو کرنا اور نماز پڑہنا اگرچہ قلیل ہو تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے چوتہے معلوم ہوا کہ دفعیہ شیطان کا ذکر الٰہی اور وضو اور نماز ہے **باب** استحباب صلٰوۃ النافلۃ فی بیتہٖ نفل نماز کا گہر میں مستحب ہونا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا من صلٰوتکم فی بیوتکم ولا تتخذوھا قبورا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں سے کچہ گہر میں ادا کیا کرو اور گہر کو قبرستان نہ بناؤ **ف** جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے ہیں اور مردے قبروں میں پڑے ہوتے ہیں ویسے ہی گہروں کو نماز سے خالی مت کرو اور مراد اس سے نماز نفل ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کبہی کبہی فرض بہی گہر میں پڑہا کرو کہ عورتیں تمہاری اقتدا کریں یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گہر میں برکت ہو **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوھا قبورا **ترجمہ** مضمون اسکا بہی وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی احدکم الصلٰوۃ فی مسجدہٖ فلیجعل لبیتہٖ نصیبا من صلٰوتہٖ فان اللہ تعالٰی جاعل فی بیتہٖ من صلٰوتہٖ خیرا **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز اپنی مسجد میں پڑہے تو تہوڑی سی اپنی گہر کے لیے اوٹہا رکہے اسلیے اللہ تعالیٰ اوسکی نماز سے اوسکی گہر میں بہتری کرے گا **عن** ابی موسٰی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحی والمیت **ترجمہ** ابی موسے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گہر میں اسکی یاد ہوتی ہے اور جس میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردے کی ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی

اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی تقرأ فیہ سورۃ البقرۃ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گہرون کو قبرستان نہ بناؤ اسلیے کہ شیطان اوس گہر سے بہاگ جاتا ہے جس مین سورہ بقرہ پڑہی جاتی ہے عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قال احتجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجیرۃ بخصفۃ او حصیر فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیہا قال فتتبع الیہ رجال وجاؤا یصلون بصلوتہ قال ثم جاؤا لیلۃ فحضروا فابطأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہم قال فلم یخرج الیہم فرفعوا اصواتہم وحصبوا الباب فخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زال بکم صنیعکم حتی ظننت انہ سیکتب علیکم فعلیکم بالصلوۃ فی بیوتکم فان خیر صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ ترجمہ زید بن ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا کہجور کے پتون وغیرہ کا یا بوریے کا اور نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس مین نماز پڑہنے لگے پہر آپکے پیچہے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے اور آپ کے ساتہہ نماز پڑہنے لگے پہر ایک رات لوگ سب آئے اور آپ نے دیر کی اور نہ نکلے اون کیطرف اور لوگون نے اپنی آوازین بلند کین اور دروازے پہ کنکریان مارین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف نکلے غصہ سے اور فرمایا تم اپنے گہرون مین نماز پڑہو اس لیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو گہر مین ہو اگر چہ رہا سہے دور عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد من حصیر فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا لیالی حتی اجتمع الیہ ناس فذکر نحوہ وزاد فیہ ولو کتب علیکم ما قمتم بہ ترجمہ زید بن ثابت نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا مسجد مین بوریے سے اور نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسمین کئی رات یہانتک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث مانند سابق کی اور اسمین یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جاتی تمپر یہ نماز تو تم اسکو ادا نہ کر سکتے باب فضیلۃ العمل الدائم ہمیشہ کے عمل کی فضیلت عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حصیر وکان یحجرہ من اللیل فیصلی فیہ

باب استحباب صلوۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازہا فی المسجد

باب فضیلۃ العمل الدائم

فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ يَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ فَثَابُوْا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ مَادُوْوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ وَكَانَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلُوْا عَمَلًا اَثْبَتُوْا

ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بوریا تہا کہ آپ اسکو گہیر لیا کرتے تہے رات کو اُس مین نماز پڑہا کرتے تہے اور لوگ بہی آپکے ساتہہ نماز پڑہنے لگے اور دن کو اسکو بچہا لیتے تہی پہر لوگون نے ایک دن ہجوم کیا آپ نے فرمایا اے لوگو اتنا عمل کرو جتنے کی تمکو سہار ہو اسلیے کہ اللہ تو اپنی دینے سے نہین تہکتا تم عمل سے تہک جاؤگے اور بہت پیارا اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کرین اگرچہ تہوڑا ہو اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی قاعدہ تہا کہ جب کوئی کام کرین اوسکو ہمیشہ کیا کرین

باب احب العمل الى الله تعالى ادومه وان قل

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچہا کہ کون سا عمل بہت پیارا ہی اللہ کو آپنے فرمایا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تہوڑا ہو عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ قُلْتُ يَاۤ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهٗ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيْعُ ترجمہ علقمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تہا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تہے کسی عبادت کے لیے انہون نے فرمایا کہ نہین انکی عبادت ہمیشہ کی تہی اور تم مین سے کون انکی سی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کے آگے وہ ہی جو ہمیشہ ہو اگرچہ تہوڑا ہو راوی نے کہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تہی کہ جب کوئی عبادت

کرتین ہمیشہ اسکو لازم کر لیتیں عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَیْنَ سَارِیَتَیْنِ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا لِزَیْنَبَ تُصَلِّیْ
فَاِذَا کَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَکَتْ بِہٖ فَقَالَ حُلُّوْہُ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسِلَ
اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَفِیْ حَدِیْثِ زُھَیْرٍ فَلْیَقْعُدْ **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد
میں آئے اور ایک رسی دو کھنبوں کے بیچ میں لٹکتی دیکھی کہا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کی یہ رسی
زینب کی ہے اور وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں پھر جب سست ہوجاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں اسکو پکڑ لیتی
ہیں آپ نے اسکو کھول ڈالو چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑھے پھر جب سست
ہو جاوے یا تھک جاوے بیٹھ رہے اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹھ رہے مسلم نے کہا
اور بیان کی ہمسے یہ روایت شیبان بن فروخ نے ان سے عبد الوارث ان سے عبد العزیز نے ان سے
انس نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَیْتِ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ اَسَدِ
بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی مَرَّتْ بِھَا وَعِنْدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ھٰذِہِ الْحَوْلَاءُ
بِنْتُ تُوَیْتٍ وَزَعَمُوْا اَنَّھَا لَا تَنَامُ اللَّیْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ
اللَّیْلَ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْاَمُ اللّٰہُ حَتّٰی تَسْاَمُوْا **ترجمہ** عروہ کو حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولاء بنت تویت انکے پاس سے گذری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکے نزدیک تشریف رکھتے تھے تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہ حولاء بنت تویت
ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات بھر سوتی نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سوتی
نہیں رات کو پھر فرمایا اختیار کرو عمل سے جسقدر کی تمہیں طاقت ہو اور قسم ہے اللہ کی تم تھک جاؤگے
اور اللہ نہیں تھکیگا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ امْرَاَۃٌ فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ فَقُلْتُ امْرَاَۃٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّیْ قَالَ
عَلَیْکُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْہِ
مَا دَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ اَنَّھَا امْرَاَۃٌ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے

لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر فلیقعد

باب خذوا من العمل ما تطیقون

پاس ایک عورت بیٹھی تھی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے کہا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز پڑھتی رہتی ہے آپ نے فرمایا عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا اور تم تھک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو اور ابواسامہ کی روایت میں یہ ہے کہ یہ ایک عورت ہے بنی اسد کے قبیلہ کی ۔ **بَابُ** اَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ اَوِ الذِّکْرُ بِاَنْ یَّرْقُدَ اَوْ یَقْعُدَ حَتّٰی یَذْہَبَ عَنْہُ ذٰلِکَ اونگھ کے وقت نماز تمام کر کے سو رہنے کا بیان ۔ **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْہَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَہُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّہٗ یَذْہَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک کو تم میں سے اونگھ آجاوے نماز میں تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ نیند اوسکی جاتی رہے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے **عَنْ** ہَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ہٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْہَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ نے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اونمیں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں کا رات کو نماز پڑھتا ہو اور قرآن میں اٹکنے لگے زبان اس کی کہ (نیند کے غلبہ سے) نجانتا ہو کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے ۔ **بَابُ** الْاَمْرِ بِتَعَہُّدِ الْقُرْاٰنِ قرآن کی نگہبانی کرنے کا باب **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَّقْرَاُ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَۃً کُنْتُ اَسْقَطْتُہَا مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَکَذَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا سنتے تھے رات میں تب انہوں نے فرمایا اللہ اوس پر رحمت کرے مجھے اس نے فلانی آیتیں یاد دلادی جنکو میں فلانی سورت سے چھوڑ دیتا تھا **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَمِعُ قِرَاءَۃَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ اٰیَۃً کُنْتُ اُنْسِیْتُہَا **ترجمہ**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اوس پر رحمت کرے مجہہ اس نے ایک آیت یاد دلا دی جو مین بہلا دیا گیا تہا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنیوالے کی مثال ایسی ہے جیسے اوس اونٹ کی جسکا ایک پیر بندہا ہو کہ اگر اسکے مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر چہوڑ دیا تو چلدیا۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ فَقَرَاَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَاِنْ لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک کی روایت کیا اور اس مین موسی بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے والا جب اوٹہکر رات کو اور دن کو پڑہتا رہتا ہے یاد رکہتا ہے اور اگر نہ پڑہتا رہا تو بہول گیا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت برا ہے کہ کوئی تم مین کا یہ کہے کہ مین فلان فلان آیت بہول گیا بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بہلا دیا گیا اور قرآن کا خیال اور یاد داشت رکھو کہ وہ لوگون کے سینون سے ان چار پایون سے زیادہ بہاگنے والا ہے جنکی ایک ٹانگ بندہی ہو۔ **فائدہ** اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنے زانو باندہتے ہین اور وہ تین پیر سے بہی چلسکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہین اور بہول گیا کے کہنے کو آپ نے مکروہ جانا کہ اسمین کہنے والے کی بے پروا ہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالی کا فرمان کے واسطے فرمانا اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنے تیرے پاس ہماری آیتین آئین اور تو اسکو بہول گیا اسیطرح آج بہلا یا جاوے گا اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تَعَاهَدُوْا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ

احدکم نسیت اٰیۃ کیت وکیت بل ھو نُسّی ترجمہ شقیق نے کہا عبد اللہ نے کہا قرآن کا خیال
رکھو اسلیے کہ وہ سینوں سے اون چارپایوں سے جلد بھاگنے والا ہے جنکا ایک زانو بندھا ہو اور کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ فلان فلان آیت میں بھول گیا بلکہ
یوں کہے بھلا دیا گیا **عن** شقیق بن سلمۃ قال سمعت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس ما للرجل ان یقول نسیت سورۃ کیت
وکیت او نسیت اٰیۃ کیت وکیت بل ھو نُسّی ترجمہ شقیق نے کہا میں نے ابن مسعود سے سنا
کہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے آدمی کو یہ کہنا کہ میں فلان فلان
آیت بھول گیا بہت برا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا **عن** ابی موسٰی عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال تعاھدوا القرآن فوالذی نفس محمد بیدہ لھو اشد تفلتا من الابل
فی عقلھا ترجمہ ابی موسی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیال رکھو اس قرآن کا اس لیے
کہ جان محمد کی جس کے ہاتھ میں ہے اوسکی قسم ہے کہ وہ اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے اپنے بندھن سے

باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا
بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اذن
اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن ترجمہ ابوہریرہ اسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تک پہونچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالے ایسی محبت سے کسی چیز کو نہیں سنتا جیسی خوش
آواز کو جو خوش آوازی سے قرآن پڑھے **ف** اذن اور سماع دونوں کے معنے لغت میں
سننے کے ہیں اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالی کی کہ مومن کو اسپر بلا کیفیت مثل اور صفات
کی ایمان لانا ضرور ہے **عن** ابن شھاب بھذا الاسناد قال کما یاذن لنبی یتغنی
بالقرآن ترجمہ ابن شہاب نے بھی یہی روایت اسی اسناد سے ذکر کی مگر اس میں یہ لفظ میں جو
مذکور ہوئے مضمون دونوں کا ایک ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی
بالقرآن یجھر بہ ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالے اس طرح
کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح خوش آواز نبی کی آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھتا ہو پکار کر

تعاہد القرآن

باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن

عَنْ ابنِ الهادِ بِهذا الاِسْنادِ مِثْلَهُ سَواءً وَقالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ ترجمہ ابن ہاد نے اسی سند سے مثل اسی کی روایت کیا اور سمع کا لفظ نہین کہا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ كَاَذَنِهِ لِنَبِیٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهِ ترجمہ اسکا وہی ہے اور گذرا مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یحیی بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سب نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسمعیل نے اون سے محمد بن عمرو نے اون سے ابی سلمہ نے اون سے ابو ہریرہ نے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یحیی بن کثیر کی روایت کی مثل مگر یحیی نے اپنی روایت مین کاذنہ کہا عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَوِ الْاَشْعَرِیَّ اُعْطِیَ مِزْمارًا مِّنْ مَّزامِیْرِ اٰلِ داوٗدَ ترجمہ بریدہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن قیس یا فرمایا اشعری کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازون مین سے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ مُوْسٰى لَوْ رَاَيْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ الْبارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمارًا مِّنْ مَّزامِیْرِ اٰلِ داوٗدَ ترجمہ ابو موسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو موسے سے اگر تم مجھے دیکھتے جب مین تمہاری قراءت سن رہا تھا کل کی رات کو تو بہت خوش ہوتے البتہ تمکو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازون مین سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِیِّ يَقُوْلُ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عامَ الْفَتْحِ فِیْ مَسِيْرٍ لَّهُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ عَلٰى راحِلَتِهِ فَرَجَّعَ فِیْ قِرَاءَتِهِ قالَ مُعاوِيَةُ لَوْلَا اَنِّیْ اَخافُ اَنْ يَّجْتَمِعَ عَلَیَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنے راہ مین سورہ فتح پڑھی (یعنے انا فتحنا) اپنی سواری پر اور آواز دوہراتے گئے اپنی قراءت مین معویہ نے کہا اگر مجھے اسکا خوف نہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لین گے تو مین انکی قراءت تمکو سناتا ف ترجیع کہتے ہین آواز کے لرزنے اور کانپنے کو کہ وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن مین ہونا باعث ہے دل پر اس کے زیادہ اثر کرنیکا اسی لیے مستحب ہے کہ نہایت آواز خوش سے ادا کرین مگر گویون اور

لقراءتک

باب ذکر ... الترجیع فی القراءۃ ... القرآن

عشاق ونساق کے آواز سے پڑھنا بے ادبی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ وَرَجَّعَ فَقَالَ مُعٰوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَاَخَذْتُ لَكُمْ بِذٰلِكَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن مغفل نے کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن ان کی اونٹنی پر آپ سورہ فتح پڑہتے تھے اور ابن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ نے پڑہا اور آواز کو دوہرایا معویہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو مین بہی ویسی ہی قراءت شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے ذکر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسِيْرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ ترجمہ شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہوا اور خالد بن حارث کی روایت مین یہ ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار تہے اور سورہ فتح پڑہتے جاتے تھے

بَابُ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ

قراءت قرآن کی برکت سے تسکین کا اترنا عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْاٰنِ ترجمہ براء نے کہا ایک شخص سورہ کہف پڑہتا تہا اور اس کے پاس ایک گہوڑا بندہا تہا دو لمبی رسیون مین سو اوس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گہومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اسکا گہوڑا اوسکو دیکہہ کر بہاگنے لگا پہر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسکا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا یہ تسکین تہی کہ اوترتی ہے قرآن کی برکت سے ف سکینہ کے کئی معنے مین مختار اور عمدہ اس مین یہ ہے کہ وہ ایک شی ہے اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی کہ اسمین اطمینان اور رحمت ہی اور اس کے ساتہہ فرشتے مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت مین کا ایک آدہ آدمی فرشتون کو دیکہہ سکتا ہے اور فضیلت قراءت کی اور سبب نزول رحمت ہونا اوس کا اور حضور ملئکہ کا وقت قراءت کے ثابت ہوا عَنِ الْبَرَاءِ يَقُوْلُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَاِذَا ضَبَابَةٌ اَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ فلان فانها السکینة تنزلت عند القرآن او تنزلت
للقرآن ترجمہ برا کہتے ہین کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑہی اور گہر مین ایک جانور بندہا
تہا سو وہ بہاگنے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکہا کہ ایک بدلی ہے کہ اوس نے اسکو ڈہانک لیا ہے پہر اوسنے
ذکر کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا پڑہی جا ای فلان سکینہ یہ تسکین ہے کہ اتری تہی
قرآن کی قرارت کے وقت ۔ عن ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ
عنہ یقول فذکر نحوہ غیر انہما قالا تنفر ترجمہ ابی اسحاق نے کہا سنا مین نے براء
سے کہ وہ کہتے تہے پہر ذکر کی حدیث مانند اس کی مگر اتنا ہے کہ انہون نے تنفر کا لفظ کہا ۔ عن
اسید بن حضیر بینما هو لیلة یقرأ فی مربده اذ جالت فرسه فقرأ ثم جالت
اخری فقرأ ثم جالت ایضا قال اسید فخشیت ان تطأ یحیی فقمت الیها فاذا مثل الظلة
فوق رأسی فیها امثال السرج عرجت فی الجو حتی ما اراها قال فغدوت علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ بینما انا البارحة من جوف اللیل اقرأ فی مربدی
اذ جالت فرسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ ابن حضیر قال فقرأت
ثم جالت ایضا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ ابن حضیر قال فقرأت
ثم جالت ایضا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ ابن حضیر قال فانصرفت
وکان یحیی قریبا خشیت ان تطأه فرأیت مثل الظلة فیها امثال السرج عرجت
فی الجو حتی ما اراها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الملائکة کانت
تستمع لک ولو قرأت لاصبحت یراها الناس ما تستتر منهم ترجمہ اسید بن حضیر
اپنی کہجور کی کہریان مین ایک شب قرآن پڑہتے تہے کہ ان کا گہوڑا کودنے لگا اور وہ پڑہتے
جاتے تہے اور وہ پہر کودتا تہا پہر وہ پڑہنے لگے پہر وہ کودنے لگا تو انہون نے کہا مین ڈرا کہ کہین یحیی
کو کچل نہ ڈالے سو مین اسکے پاس جا کہڑا ہوا اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک سائبان سا میرے سر پر
ہے کہ اوس مین چراغ سے روشن ہے اور وہ اوپر کو چڑہ چلا یہانتک کہ مین نے اس کو پہر نہ دیکہا پہر مین
صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ شب کو اپنی
کہریان مین قرآن پڑہتا تہا کہ یکبارگی میرا گہوڑا کودنے لگا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پڑہی جا ای ابن حضیر انہون نے عرض کی کہ مین پڑہ ہی گیا پہر وہ کودنے لگا پہر فرمایا آپ نے کہ پڑہی جا
ای ابن حضیر انہون نے کہا پہر مین پڑہ ہی گیا پہر وہ ایسا ہی کودنے لگا پہر آپ نے فرمایا پڑہی جا ای
ابن حضیر انہون نے کہا جب مین فارغ ہوا اور یحیی گہوڑے کے پاس تہا تب مجہے خوف ہوا کہ کہین
یحیی کو کچل نڈالے اور مین نے دیکہا ایک سائبان سا کہ اس مین چراغ سے روشن تہی اور وہ اوپر کو
چڑہ گیا یہانتک کہ مین اسے ندیکہتا تہا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تہے کہ
تمہاری قرأت سنتے تہے اور تم پڑہ ہی جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ انکو دیکہتے اور وہ انکی نظر
سے پوشیدہ نرہتے **ف** معلوم ہوا کہ فرشتون کو دیکہنا محال نہین **عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُہَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُہَا طَیِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ
التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَہَا وَطَعْمُہَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ
رِیْحُہَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُہَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ
لَیْسَ لَہَا رِیْحٌ وَّطَعْمُہَا مُرٌّ ترجمہ ابی موسی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاوت
اس مومن کی جو قرآن پڑہتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اسکی عمدہ اور مزا اوسکا اچہا ہے اور کہاوت
اوس مومن کی جو قرآن نہین پڑہتا کہجور کی سی ہے کہ اوس مین بو نہین مگر مزا میٹہا ہے اور کہاوت
اس منافق کی جو قرآن پڑہتا ہے مانند پہول کی ہے کہ بو اوس کی اچہی ہے اور مزا اسکا کڑوا ہے اور
کہاوت اوس منافق کی جو قرآن نہین پڑہتا ہی اندراین کی سی ہے کہ اوس مین خوشبو بہی نہین اور
مزا کڑوا ہے **عَنْ** قَتَادَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ ہَمَّامٍ بَدَلَ
الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ ترجمہ قتادہ سے بہی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہوئی مگر ہمام کی روایت
مین منافق کے بدلے فاجر ہے **بَاب** فَضِیْلَۃِ حَافِظِ الْقُرْاٰنِ حافظ کی فضیلت کا بیان
عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَاہِرُ بِالْقُرْاٰنِ
مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَہُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ
لَہٗ اَجْرَانِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا مشاق (اوس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) اون بزرگ فرشتون کے ساتھ

ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور اسکو محنت ہوتی ہے اوسکو دونا ثواب ہو **ف** اس سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ اٹکنے والے کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑھکر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اوسکو ایک اجر قرات کا ہے ایک محنت کا **مسلم** نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے سعید اور کہا مسلم نے روایت ہم سے ابو بکر نے اون سے وکیع نے اون سے ہشام نے دونوں نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت میں یہ لفظ ہیں وَالَّذِیْ یَقْرَأُہٗ وَہُوَ یَشْتَدُّ عَلَیْہِ لَہٗ اَجْرَانِ یعنی جو پڑھتا ہے اور اسپر سختی ہوتی ہے اوس کے لیے دو ثواب ہیں **باب** اِسْتِحْبَابِ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی اَھْلِ الْفَضْلِ وَاِنْ کَانَ الْقَارِیُ اَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوْءِ عَلَیْہِ **ترجمہ** افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّاکَ لِیْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَیٌّ یَبْکِیْ **ترجمہ** انس بن مالک نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب سے (یہ سردار ہیں سب قاریوں کے) کہ اللہ عزت والے بزرگی والے نے مجھے حکم کیا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا آپ نے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالی نے تمہارا نام میرے آگے لیا تو ابی بن کعب رونے لگے **ف** یہ رونا شکر اور بشاشت کا تھا کہ زہے نصیب مجھ مشت خاک کے کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا نتیجہ تھا قرآن سے الفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کا اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افضل بھی اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ والے کو سناوے تو مستحب ہے۔ اور حکمت اسمیں یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے میں کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ علماء و فضلا بھی اپنے شاگردوں کو سناتے رہیں اور اس سے جلالت شان حضرت ابی بن کعب کی معلوم ہوتی ہے اور اہلیت انکی تحمل قرآن کے باب میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قاریوں کے اور تابعیوں کے مقتدا ہوئے حضرت عمر نے بھی اپنے زمان خلافت میں جب تراویح کی جماعت قائم کی تو انہی کو امام قرار دیا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَکٰی **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمیں لم یکن

حاشیہ: باب استحباب قراءة القرآن على اهل الفضل — رب الارباب عز وجل — النبي صلى الله عليه وسلم — القرآن على عبدہ

کفروا من اهل الكتب

الذین کفروا کے سنانیکا ذکر ہے **ف** یہ سورۃ چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور مہمات
امور اور تطہیر صدور اور اخلاص کے نور سے بھری ہے اسلیے اسی کے سنانیکا حکم ہوا اور شاید انکو کسی
طرح کا شبہ آیا ہو کہ اس میں اسکا جواب مذکور ہے **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** قتادہ سے بھی وہی مضمون مروی ہوا **بَابُ**
فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلْاِسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدَبُّرِ
قرآن سننے اور حافظ سے اسکی فرمایش کرنے اور رونا اور غور کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ
النِّسَاءَ حَتّٰى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ
شَهِيدًا رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ
ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو میں نے
عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں آپکے آگے پڑھوں اور آپ ہی پر اترا ہے آپنے فرمایا میرا جی
چاہتا ہے کہ میں اور سے سنوں پھر میں نے سورہ نساء پڑھی یہانتک کہ جب میں اس آیت پر پہونچا فکیف
اذا جئنا تو میں نے سر اٹھایا یا مجھے کسی نے چٹکی لی تو میں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپکی آنسو بہہ رہے ہیں
ف اس آیت کو سنکر یہ رونا کہ کیا ہوگا جب ہم بلاینگے ہر امت میں سے ایک حال بتانیوالا اور تجھکو بلائینگے ان سب کا حال بتانیکو اور اس آیت
سے بڑی عالیشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ آپ تمامی امتوں پر گواہی دینگے
اور ہر نبی کی تصدیق کرینگے اور یہ رونا اس وجہ حالی کی خوشی اور مبارکبادی اور احوال قیامت
کی یاد سے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اسکی فرمایش کرنا مستحب ہے اور قرآن سنکر رونا
اور اس میں غور کرنا اور فکر کرنا دین کے عمدہ کاموں میں سے ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى
الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَيَّ **ترجمہ** اعمش سے بھی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر اسمیں اتنی زیادہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ قرآن پڑھو میرے آگے اور آپ منبر پر تھے
فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر نیچے ہو اور سامع بلند جگہ میں تو یہ بے ادبی نہیں ہے

بِمِثْلِهِ

بَابُ اسْتِمَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ

عَنْ ابراھیم رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہما اقرأ علیّ قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری قال فقرأ علیہ من اول سورۃ النساء الی قولہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا فبکی قال مسعر فحدثنی معن عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم شہیدا علیہم ما دمت فیہم او ما کنت فیہم شک مسعر ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود سے کہا میرے آگے تم قرآن پڑہو انہوں نے عرض کی کہ میں آپ کے آگے پڑہوں اور آپ پر اوپر اترا ہے آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اوسکو دوسرے سے سنوں غرض عبداللہ نے سورہ نسا کے شروع سے پڑہا اس آیت تک فکیف اور آپ روئے مسعر نے کہا روایت کی مجہہ سے معن نے اون سے جعفر نے اون سے ان کے باپ نے اون سے ابن مسعود نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی شہیدا علیہم الآیۃ یعنی میں امت کے حال سے واقف تہا جب تک اون میں تہا یعنے زندہ تہا مسعر کو شک ہے کہ کنت کہا یا دمت یعنی دونوں کے ایک ہیں **ف** حضرت نے یہ آیت سورہ نسا کی جب سنی تو گویا اوس کے جواب میں حضرت عیسی علیہ السلام کا قول یاد کیا کہ وہ بارگاہ الٰہی میں عرض کرینگے کہ جب تک میں زندہ تہا اپنی امت کی حال سے واقف تہا پہر جب تو نے مجہے اٹہا لیا پہر انکا حال تو ہی جانتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کو علم غیب نہیں اور جو لوگ انکو یا اولیا اون کو دور دور سے پکارتے ہیں اور ان سے مدد چاہتے ہیں سخت نادان اور مشرک ہیں اللہ تعالے شرک سے بچاوے آمین عَنْ عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قال کنت بحمص فقال لی بعض القوم اقرأ علینا فقرأت علیہم سورۃ یوسف قال فقال رجل من القوم واللّٰہ ما ھکذا انزلت قال قلت ویحک واللّٰہ لقد قرأتہا علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال لی احسنت فبینما انا اکلمہ اذ وجدت منہ ریح الخمر قال قلت اتشرب الخمر وتکذب بالکتاب لا تبرح حتی اجلدک قال فجلدتہ الحد ترجمہ عبداللہ نے کہا میں حمص میں تہا مجہہ سے لوگوں نے کہا ہم کو قرآن سناؤ میں نے اونپر سورہ یوسف پڑہی سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم ایسا

نہین اور تما مین نے کہا تیری خرابی ہو اسکی قسم مین نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑہی ہے اوس نے کہا خیر غرض مین اوس سے بات کرہی رہا تہا کہ شراب کی بو اوس کیطرف سے آئی تو مین نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو جانے نپایے گا جب تک مین تجھے حد نہ مار لون گا پہر مین نے اوسکو کوڑے مارے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِيْ اَحْسَنْتَ ترجمہ اعمش سے اسی سند سے یہ روایت مروی ہوئی اور ابو معاویہ کی روایت مین احسنت کا ذکر نہین ہے باب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ وَتَعَلُّمِهٖ نماز مین قرآن پڑہنے اور اسکی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آوے تو تین اونٹنیان حاملہ پاوے کہ نہایت فربہ ہون بڑی بڑی ہمنے کہا بیشک آپ نے فرمایا پس تین آیتین کہ انکو آدمی نماز مین پڑہتا ہے بہتر ہے اسکی لیے تین اونٹنیون سے جو بڑی اور موٹی ہون ف یہ تشبیہ صرف دنیا کے لوگون کی فہمایش کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتین آخرت کی عمدہ نعمتین ابد الآباد رہنے والی ہین رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی مین درجات عالیات بڑہانے والین جنت کی بلند درجون پر چڑہانے والین بخلاف دنیا کی نعمتون کے کہ وہ سریع الزوال فنا ہوجانے والی ہین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ ترجمہ عقبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم لوگ دیوان خانہ مین تہے تو آپ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بطحان یا عقیق کو

فيعلم

جاوی (یہ دونون بازارین تہین مدینہ مین) اور وہان سو دو اونٹنیان ٹری ٹری کوہان کے لادے بغیر کسی گناہ کے اور بغیر اسکے کہ کسی ناتہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب اسکو چاہتے ہین اور آپنے فرمایا پہر کیون نہین جاتا ہے تم مین سے ہر ایک مسجد کو اور کیون نہین سکہاتا یا نہین پڑہتا دو آیتین اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہون اوس کے لیے دو اونٹنیون سے اور تین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار چار سے اور اسیطرح جتنی آیتین ہون اوتنی اونٹنیون سے بہتر ہین

باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ قرارت قرآن اور سورہ بقر کی فضیلت کا بیان **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرؤا القرآن فانہ یاتی یوم القیمۃ شفیعا لاصحابہ اقرؤا الزھراوین البقرۃ وسورۃ ال عمران فانھما تاتیان یوم القیمۃ کانھما غمامتان او کانھما غیایتان او کانھما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابھما اقرؤا سورۃ البقرۃ فان اخذھا برکۃ وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ قال معاویۃ بلغنی ان البطلۃ السحرۃ **ترجمہ** ابی امامہ باہلی نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے قرآن پڑہو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑہنے والون کا سفارشی ہوکر آوے گا اور دو سورتین چمکتی پڑہو سورہ بقر اور سورہ آل عمران اس لیے کہ وہ میدان قیامت مین آوین گے گویا دو بادل ہین یا دو سایبان ہین یا دو ٹکڑیان ہین اوڑتے جانورون کی حجت کرتی ہوئی آوین گی اپنے لوگون کیطرف سے اور سورہ بقر پڑہو کہ لینا اسکا برکت ہے اور چہوڑنا اسکا حسرت ہے اور اسکا مقابلہ نہین کر سکتے جادوگر لوگ **عن** معاویۃ بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال وکانھما قال فی کلیھما ولم یذکر قول معاویۃ بلغنی **ترجمہ** معاویہ نے بہی اس سند سے مثل اسکی روایت کی صرف اتنا ہے کہ انہون نے دونو جگہہ وکانہما کہا یعنی او کی جگہہ صرف وا کہا اور قول معویہ کا نہین ذکر کیا **عن** النواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤتی بالقرآن یوم القیمۃ واھلہ الذین کانوا یعملون بہ تقدمہ سورۃ البقرۃ وال عمران وضرب لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ امثال ما نسیتھن بعد قال کانھما غمامتان او ظلتان سوداوان بینھما شرق او کانھما فرقان من طیر صواف تحاجان عن صاحبھما

باب فی قرأۃ القرآن وسورۃ البقرۃ حرمتی او ال عمران

باب ۱۵ باب ۱۶

صواف

ترجمہ نواس سمعان کے بیٹے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کو قیامت کے دن لاویں گے اور انکو بھی جو اوسپر عمل کرتے تھے اور سورہ بقر اور آل عمران آگے آگے ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تین مثالیں دیں کہ میں انکو آجتک نہیں بھولا اول یہ کہ وہ ایسی ہیں جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسی ہیں جیسے دو سائبان کالے کالے کہ اون میں روشنی چمکتی ہو یا ایسی ہیں جیسے دو ٹکڑیاں چڑیوں کے قطار باندھی ہوئی اور حجت کرتی ہونگی وہ دونو اپنے صاحب کیطرف سے **ف** ان حدیثوں سے فضیلت سورہ بقر ...... اور آل عمران کی معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھکر کوئی شفیع نہیں جسکو اسکی شفاعت منظور ہو اسپر عمل کرے اور عمل بغیر معنی معلوم ہوئے نہیں ہو سکتا پس عوام کو ضرور ہے کہ ترجمہ پڑھا کریں

باب فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْآيَتَيْنِ

سورہ فاتحہ اور خاتمہ سورہ بقر اور آخر کی دو آیتوں سورہ بقر کا ثواب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ

بینما

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا ایک دن جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز سی زور کی سنی دروازہ کھلنے کی اور اپنا سر اٹھایا اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کھلا ہے اور کبھی نہیں کھلا تھا مگر آج کے دن پھر اس سے ایک فرشتہ اوترا اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اوترا ہے کبھی نہیں اوترا سوا آج کے اور اس نے سلام کیا اور کہا خوشخبری ہے آپکو دو نوروں کی کہ آپکو عنایت ہوئے ہیں اور کسی کو نبیوں میں سے نہیں ملے سوا آپکے ایک سورہ فاتحہ ہے اور دوسرے خاتمہ سورہ بقر کا کوئی حرف اس میں سے تم نہ پڑھوگے کہ اوسکی مانگی ہوئی چیز تمہیں نہ ملے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ

مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا مین
ابو مسعود سے کعبہ شریفہ کے پاس ملا اور مین نے کہا مجھ کو ایک حدیث تمہاری زبانی پہونچی ہے سورہ
بقر کی دو آیتون کی فضیلت مین انہون نے کہا کہ ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
سورہ بقر کی دو آیتین جو رات کو پڑھے اسکو کافی ہین ف اسکو کافی ہین یعنے تہجد کے
بدلے یا شیطان سے بچنے کو کافی ہین یا اور آفتون سے بچنے کو عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ
اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ
اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِیْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ یَطُوْفُ
بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُهٗ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو مسعود نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو آیتین آخر سورہ بقر کی پڑھے اسکو رات بھر کفایت کرین گی
عبد الرحمن نے کہا کہ پھر مین ابو مسعود سے ملا اور وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے سو مین نے اون سے
پوچھا اور انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے وہی بیان کیا ف پہلے عبد الرحمن کو
یہہ حدیث ابو مسعود سے بواسطہ کسی راوی کے پہونچی تھی اس لیے انہون نے چاہا کہ بلا واسطہ
بھی اون سے سن لین تا کہ سند اپنی عالی ہو جاوے محدثین کے یہان اسناد عالی کا بڑا خیال
ہوتا ہے اور یہہ ایک بڑی نعمت ہے اس امت مین کہ کسی امت کو نصیب نہین ہوئی عَنْ
اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم سے مثل اوس روایت کے بیان کیا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ عبد الرحمن نے ابی مسعود سے وہی روایت بیان کی

(حاشیہ: مثلہ)

بَابُ فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَاٰیَةِ الْكُرْسِیِّ سورہ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ
مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ ترجمہ ابی الدرداء نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو یاد کرے دس آیتین اول کی سورہ کہف کی وہ بچگیا فتنہ دجال سے ف
ان دنون مین ان آیتون کو یاد کرنا اور غور کرنا ضرور ہے اس لیے کہ نیچری لوگ ملحد مزاج کہ بیشتر
خمیر دجال ہین اور ہین انکا اس زمانہ مین بڑا غلبا ہے اور انکے خیالات فاسدہ اکثر لوگون مین پھیل

(حاشیہ: من آخرہ)

تعدل قل ہو اللہ احد جزء من اجزاء القرآن ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہ روایت
مذکور ہوئی اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مروی ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کے تین ٹکڑے
کیے یعنی قصص اور احکام اور صفات اللہ اور قل ہو اللہ کو ایک ٹکڑا کیا قرآن کا یعنی عمدہ صفات
الہیہ سے بھری ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احشدوا
فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن فحشد من حشد ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ
قل ہو اللہ احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض انی اری ہذا خبر جاءہ من السماء فذاک
الذی ادخلہ ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قلت لکم ساقرأ علیکم
ثلث القرآن الا انہا تعدل ثلث القرآن ترجمہ ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم لوگ کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑہوں غرض جمع ہو گئے جنکو جمع
ہونا تہا پہر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے قل ہو اللہ پڑہی پہر اندر چلے گئے تو ہم ایکدوسرے
سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لیے آپ اندر گئے ہیں پہر نکلے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تہا کہ تہائی کلام اللہ تمہارے آگے پڑہوں گا سو یہ سورت
تہائی کلام اللہ کے برابر ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال خرج الینا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ علیکم ثلث القرآن فقرأ قل ہو اللہ احد اللہ
الصمد حتی ختمہا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے
اور فرمایا میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑہتا ہوں پہر آپ نے قل ہو اللہ احد پڑہی یہانتک کہ
اس سورت کو ختم کیا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا علی
سریۃ وکان یقرأ لاصحابہ فی صلوتہم فیختم بقل ہو اللہ احد فلما رجعوا
ذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سلوہ لای شیء یصنع ذلک
فسالوہ فقال لانہا صفۃ الرحمن فانا احب ان اقرأ بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اخبروہ ان اللہ یحبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر پر سردار کرکے بہیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں
قرآن پڑہتے اور قراءت کو قل ہو اللہ پر ختم کرتے پہر جب وہ لشکر لوٹ کر آیا لوگوں نے اسکا ذکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپنے فرمایا کہ ان سے پوچھو۔ وہ کیون ایسا کرتے ہین پوچھا تو انہون
نے کہا یہ صفت ہے رحمن کی اور مین اسکو دوست رکہتا ہون آپ نے فرمایا ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالی
تمکو دوست رکھتا ہے **ف** اس سورہ مبارک مین اللہ پاک کا ایک ہونا بے پرواہی معبود ہونا اولاد
سے پاک ہونا کسی سے پیدا نہونا یعنے قدیم ہونا اوس کی ذات کا ہمسر کوئی نہ ہونا یعنے بیمثل ہونا مذکور
ہے اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس سورہ مبارک مین مذکور ہین پھر
کیونکر مومن کو اس سے محبت نہو اور اللہ کا دوست رکہنا بندہ کو یہ ہے کہ اوس کے گناہ بخشے دونو جہان
مین عافیت عنایت کرے اپنی طاعت کی توفیق دے بندہ کا دوست رکہنا خدا کو یہ ہے کہ اسکی
عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجالاوے اوسکو دل سے یاد کرے اسکی محبت
کو ساری جہان سے مقدم سمجھے **باب** فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ معوذتین کی فضیلت کا
بیان **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ
اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ **ترجمہ**
عقبہ عامر کے بیٹے نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہین دیکہتے کہ آج کی رات ایسی آیتین
اوتری ہین کہ انکے مثل کبہی نہین دیکہین اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین
ف اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ یہہ دونو سورتین قرآن مین داخل ہین اور رد ہوگیا وہ
مضمون جو عبد اللہ بن مسعود کیطرف منسوب ہے کہ یہہ قرآن مین داخل نہین اور امت کا اجماع
اس بات پر منعقد ہوگیا ہے کہ وہ قرآن مین ہین اور وہ روایت ابن مسعود کی شاذ ہے اور یہہ بہی
معلوم ہوا کہ لفظ قل بہی قرآن مین داخل ہے اسپر بہی اجماع ہے (نووی) **عن** عُقْبَةَ
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ اَوْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ
مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر ہوا **باب** فَضْلِ مَنْ يَّقُوْمُ
بِالْقُرْاٰنِ وَيُعَلِّمُهٗ قرآن پر عمل کرنے والے کی اور اسکی سکہانیوالے کی فضیلت کا بیان **عن**
سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ
اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ
اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ **ترجمہ** سالم اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ

اثنین

کہ آپنے فرمایا رشک کسی اوپر روا نہین مگر دو شخصون پر ایک وہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن عنایت کیا
ہو اور وہ اسکو رات کو پڑہتا ہو دن کو اوسپر عمل کرتا ہو دوسرے وہ کہ اللہ تعالی نے اوسکو مال دیا
ہو کہ وہ رات کو بہی خرچ کرتا ہو دن کو بہی **ف** رشک دو قسم ہے ایک یہہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے
کی نعمت زائل ہوجاوے اور مجہی ملجاوے اور یہہ باجماع امت حرام ہے دوسری یہ کہ آدمی صاحب نعمت
کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالی مجہے بہی نصیب کرے اور
اسکو عربی مین غبطہ کہتے ہین اور یہ شریعت مین محمود ہے اور انبیا اور صلحا مین بہی ہوتا ہے یہان بہی
رشک سے یہی مراد ہے نہ معنی اول **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ ھٰذَا الْکِتَابَ
فَقَامَ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ
النَّھَارِ **ترجمہ** اسکا بہی جو اوپر ہوچکا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی
الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَۃً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود کہتے تہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد روا نہین ہے مگر دو شخصون پر ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسکے
خرچ کرنے پر راہ حق کی توفیق دی دوسرے وہ کہ اوسے حکمت دی کہ موافق حکم کرتا ہے اور سکہلاتا ہے
(حکمت سے مراد علم حدیث ہے) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَاثِلَۃَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِیَ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِعُسْفَانَ وَکَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَسْتَعْمِلُہٗ عَلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ مَنِ
اسْتَعْمَلْتَ عَلٰی اَھْلِ الْوَادِیْ فَقَالَ ابْنُ اَبْزٰی قَالَ وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰی قَالَ مَوْلًی مِنْ مَوَالِیْنَا قَالَ
فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَیْھِمْ مَوْلًی قَالَ اِنَّہٗ قَارِیٌٔ لِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِنَّہٗ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ
عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَا اِنَّ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَرْفَعُ
بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے روایت ہو کہ نافع بن عبد الحارث
نے ملاقات کی حضرت عمر سے عسفان مین اور حضرت عمر نے اوسکو کہا تہا کہ مکہ پر کسیکو تحصیلدار بنادیا
غرض حضرت عمر نے پوچہا کہ تم نے جنگل والون پر کس کو تحصیلدار بنایا انہون نے کہا ابن ابزی کو حضرت عمر نے کہا ابن ابزی کون ہے
انہون نے کہا ایک غلام آزاد ہمارے مین حضرت عمر نے کہا تم نے غلام کو اون پر تحصیلدار کیا انہون نے

نسخہ اثنتین

نسخہ اثنین

نا فع بن عبد الحارث ... [illegible]

فقال

نسخہ عزوجل

کہا کہ وہ قاری ہیں کتاب اللہ کے اور ترکہ کو بانٹنا خوب جانتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ سنو تمہارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ
لوگوں کو گرا دیگا **ف** یعنی جو اوس کے تابع ہونگے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پاوینگے
اور جو منکر ہونگے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت اٹھاوینگے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ
اللَّيْثِيِّ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے وہی مضمون
جو اوپر گذری مروی ہوئی جیسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اوپر روایت کی **بَابُ**
بَيَانِ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهُ قرآن کا سات حرفوں میں ہونا اور
اس کے مطلب کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى
غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ
عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا
اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ
سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ
اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا
مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ **ترجمہ** عبد الرحمن عبد القاری کے فرزند نے کہا سنا میں نے حضرت عمرؓ سے کہ کہتے تھے
ایک دن میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور
یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ انکو جلد پکڑ لوں مگر میں نے
انہیں مہلت دی یہانتک کہ پڑھ چکے پھر میں نے ان کی چادر اُن کے گلے میں ڈالکر کھینچی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لایا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں نے ان سے سورہ فرقان
سُنی خلاف اس کے جیسے آپ نے مجھے پڑھائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو
چھوڑ تو دو اور ان سے کہا پڑھو پھر انہوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے اون سے پہلے سنا تھا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی اتری ہے پھر مجھ سے کہا پڑھو مین نے بھی پڑھی (یعنے جیسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی) تب بھی آپ نے فرمایا کہ ایسے ہی اتری ہے اور فرمایا کہ بات
یہہ ہے کہ قرآن سات حرفون مین اترا ہے اس مین سے جو تمکو آسان ہو اس طرح پڑھو ف نووی نے
کہا سات حرفون مین اترنا قرآن کا محض آسانی اور سہولت امت کے لیے تھا جیسے اور روایتون مین
بتصریح آچکا ہے کہ آپ نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی کہ میری امت پر آسانی ہو اور سہہ سات حرفون
تک اجازت ملی اور علمار کا اختلاف ہے کہ سات عددون سے مراد کیا ہے بعضون نے کہا سات کا
عدد صرف سہولت کے لیے ہے حصر کے لیے نہین مگر اکثر کا قول یہ ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنے سات سے
آٹھہ نہین ہو سکتے اب اسکے مطلب مین بھی کئی قول ہین ایک یہ کہ مراد اس سے سات مضمون
ہین جو خلاصہ مطالب قرآن ہین جیسے وعد وعید محکم متشابہ حلال حرام قصص اور مثال اور
بعضون نے کہا مراد اس سے کیفیت قرارت کی اور ہر ہے کے کلمات نکالنے کی ہے جیسے ادغام اظہار تفخیم
ترقیق امالہ مد قصر مین اسلیے کہ عرب کے قبائل آپس مین ان قاعدون مین اختلاف رکھتے تھے پس اللہ
تعالی نے امت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ مین جسے ادغام یعنے تشدید پڑھنا آسان ہو وہ ادغام کرے
جسے مشکل ہو وہ نہ کرے اسیطرح اظہار وغیرہ کا حال ہے اور بعضون نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ
اور حروف مراد ہین اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہان روایت کی اون سے مسلم نے
اپنی کتاب مین پھر ان لوگون نے اسمین بھی اختلاف کیا ہے بعضون نے کہا مراد اس سے سات قراتین
اور وجوہ ہین اور کسی نے کہا سات لغات عرب کے مراد ہین جیسے یمن اور معد اور یہ فصیح لغات ہین
اور کسی نے کہا سات زبانین قبیلہ مضر کی اور یہ سب لغات قرآن مین جا بجا وارد ہوئی ہین نہ یہ کہ ایک
جگہہ ہون یا ایک کلمہ مین ہون اور بعضون نے کہا کہ بعض کلمات مین سب لغت جمع ہین جیسے
وعبد الطاغوت ونرتع ونلعب وباعد بین اسفارنا وغیرہ مین اور قاضی ابوبکر باقلانی نے
کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ ساتون طرح کے قرات مروی ہو چکی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
امت نے اسکو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ایک جماعت نے اسکو اکھٹا کر لیا ہے مصحف مین
اور خبر دی ہے اسکی صحت کی اور جو متواتر ثابت نہ ہوا اسکو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کے معانی
کبھی مختلف ہوتے ہین مگر آپس مین ضد اور منافات نہین رکھتے کہ ایک معنی دوسرے کا مکذب ہو

اور طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ ان سات حرفون مین قرارت کی ضرورت اول اسلام مین تہی کہ اسوقت تک لوگون کو قرآن مین مشق خوب نہ تہی پہر جب بہت لوگ اسلام مین داخل ہوگئے اور وحی کا لکہنا بہی جابجا ہوا اب ضرورت باقی نہین رہی اور داودی نے کہا یہ سات قراتین جو آج کے دن پڑہی جاتی ہین ہر حرف اور ہر لفظ مین نہین ہین بلکہ جابجا متفرق ہین اور ابو عبید اللہ نے کہا یہ ساتون قراتین ایک حرف سے نکلی ہین جو حدیث مین مذکور ہین اور اسیکو جمع کیا ہے حضرت عثمان نے اپنے مصحف مین اور نحاس وغیرہ نے بہی یہی کہا ہے اور اور علما نے کہا ہے کہ ہر رمضان مین قرآن کا دور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل مین ہوتا تہا تو سات حرف کی اجازت ایک ہی دور مین نہین ہوئی اور یہ بہی نہین معلوم کہ ان سات قراتون مین جو مروج ہین اخیر دورہ مین کون سی پڑہی گئی اور یہہ ساتون قراتین مشہور ہین اور بشہرت مروی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تہے سنا مین نے ہشام بن حکیم سے کہ وہ سورہ فرقان پڑہتے پہر حدیث بیان کی اول کی مثل اور اسمین یہ زیادہ کیا کہ قریب تہا کہ مین انکو قید کر لون نماز مین مگر مین نے صبر کیا یہانتک کہ انہون نے سلام پہیرا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہمسے یہی حدیث اسحاق بن ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے عبد الرزاق نے اون سے معمر نے اون سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسی اسناد سے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهُ فَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ الَّذِيْ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ ترجمہ ابن عباس نے عبید اللہ بن عتبہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑہایا اور مین اون سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتے رہے یہانتک کہ سات حرف تک نوبت پہونچی ابن شہاب نے کہا کہ مجہے خبر پہونچی ہے کہ وہ سات حرف کا مال اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے کسی حلال و حرام مین اون سے اختلاف نہین پڑتا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہی روایت بیان

کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے عن
اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى
قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ
فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا
فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَرَقًا
فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ يُهَوِّنَ عَلَى أُمَّتِي
فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ يُهَوِّنَ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ
اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِأُمَّتِي فَأَخَّرْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
حَتَّى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۔ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا میں مسجد میں تھا اور ایک شخص
آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک قرارت ایسی پڑھی کہ میں اوسے نہ جانتا تھا پھر دوسرا آیا اور اس نے اور ایک
قرارت پڑھی اوس کے سوا پھر جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے سب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
عرض کی میں نے کہ اس شخص نے ایک ایسی قرارت پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے
تو اس نے اور ایک قرارت پڑھی سوا اس کے پھر حکم کیا اون دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور انہوں نے پڑھی اور روا رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو مختلف قرارتوں کو اور میرے دل
میں ایک تکذیب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تھی پھر خیال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور مجھے گویا اللہ تعالیٰ
نظر آنے لگا خوف کی مارے تب مجھ سے فرمایا اے ابی پہلے مجھ کو حکم بھیجا گیا کہ قرآن ایک حرف میں پڑھوں
سو میں نے عرض کی بارگاہ الٰہی میں کہ آسانی فرما میری امت پر پھر دوبارہ مجھے حکم ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھوں
پھر میں نے دوسری بار عرض کی کہ آسانی فرما میری امت پر پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات
حرفوں پر پڑھوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار آسانی امت کے لیے عرض کی ہر بار کے عوض ایک

نفضت
هوّن
هوّن
فلك
رددتكها
رددتكها

دعا مقبول ہے تم مجھ سے مانگ لو میں نے عرض کی یا اللہ بخش دے میری امت کو یا اللہ بخش دے میری امت کو اور
دو سوال میں نے اوٹھا رکھی ہے اوس دن کے لیے جس دن سب خلق میری طرف رغبت کریگی
یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی کہا مسلم علیہ الرحمہ نے روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان
سے محمد بن بشر نے اون سے اسمعیل بن ابی خالد نے اون سے عبد اللہ بن عیسی نے اون سے عبد الرحمن بن
ابی لیلی نے انہوں نے کہا خبر دی مجھے ابی بن کعب نے کہ وہ مسجد کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک
شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور ایک قرارت پڑھی باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن نمیر کی روایت
ہے اور گذرا عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَرَأَ قِرَاءَۃً وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ
بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَ اَضَاۃِ بَنِیْ
غِفَارٍ قَالَ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ اَنْ تَقْرَأَ اُمَّتُکَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰہَ مُعَافَاتَہٗ
وَمَغْفِرَتَہٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ اَنْ تَقْرَأَ اُمَّتُکَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی
حَرْفَیْنِ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰہَ مُعَافَاتَہٗ وَمَغْفِرَتَہٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ ثُمَّ جَاءَہُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ
اَنْ تَقْرَأَ اُمَّتُکَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَحْرُفٍ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰہَ مُعَافَاتَہٗ وَمَغْفِرَتَہٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ ثُمَّ
جَاءَہُ الرَّابِعَۃَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَاْمُرُکَ اَنْ تَقْرَأَ اُمَّتُکَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاَیُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَیْہِ
فَقَدْ اَصَابُوْا ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تھے کہ ان کے
پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالی آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک
حرف پر قرآن پڑھاؤ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالی سے اوس کی معافی اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت
اوسکی طاقت نہ رکھے گی پھر دوبارہ انکے پاس آئے اور کہا کہ بیشک اللہ تعالی حکم فرماتا ہے کہ آپ اپنی امت
کو دو حرفوں پر قرآن شریف پڑھاویں آپ نے عرض کی کہ میں اللہ تعالے سے عفو اور بخشش اوسکی چاہتا ہوں
اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا پھر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالے آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی
امت کو تین حرفوں میں قرآن پڑھاؤ آپ نے عرض کی کہ میں اللہ تعالی سے اسکا عفو اور اسکی
بخشش چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے پھر آئے وہ چوتھی بار اور کہا کہ بیشک اللہ حکم فرماتا کہ اپنی
امت کو قرآن سات حرفوں پر پڑھاؤ اور جس حرف پر پڑھینگے ان حرفوں میں سے وہ ٹھیک ہوگا کہا مسلم نے
اور بیان کی یہ روایت ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے اون سے انکے باپ نے اون سے شعبہ نے

فاتاه جبریل
فاتاه

اسی اسناد سے مثل اس روایت کی **باب** ترتیل القراءۃ واجتناب الھذ واباحۃ سورتین فاکثر فی رکعۃ قرآن ٹہیر ٹہیر کر پڑہنے اور دو سورت یا زیادہ ایک رکعت مین پڑہنے کا بیان **عن** ابی وائل قال جاء رجل یقال لہ نھیک بن سنان الی عبد اللہ فقال یا ابا عبد الرحمن کیف تقرء ھذا الحرف الفا تجدہ ام یاء من ماء غیر اسن او من ماء غیر یاسن قال فقال عبد اللہ رضی اللہ عنہ وکل القرآن قد احصیت غیر ھذا قال انی لاقرء المفصل فی رکعۃ فقال عبد اللہ ھذا کھذ الشعر ان اقواما یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم ولکن اذا وقع فی القلب فرسخ فیہ نفع ان افضل الصلوۃ الرکوع والسجود وانی لاعلم النظائر التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینھن سورتین فی کل رکعۃ ثم قام عبد اللہ فدخل علقمۃ فی اثرہ ثم خرج فقال قد اخبرنی بھا قال ابن نمیر فی روایتہ جاء رجل من بنی بجیلۃ الی عبد اللہ ولم یقل نھیک بن سنان **ترجمہ** ابی وائل نے کہا ایک آدمی آیا جسکو نہیک بن سنان کہتے تہے عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور کہا کہ ای ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف پڑہتے ہین یا یا من ماء غیر اسن ہی یا من ماء غیر یاسن عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین نے ساری قرآن مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کے اوس نے پہر کہا کہ مین مفصل کے تمام سورتین ایک رکعت مین پڑہتا ہون عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہانکتا ہے جیسے شعرین جلدی جلدی ہانکی جاتی ہین بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑہتے ہین کہ اون کی ہنسلی سے نیچے نہین اوترتا مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل مین اتر جاتا ہے اور جمتا ہے تب نفع دیتا ہے نماز مین افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور مین اون ایک سی دو دو سورتوں کو پہچانتا ہون جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک رکعت مین دو دو ملا کر پڑہا کرتے تہے پہر عبد اللہ کہڑے ہوگئے اور علقمہ انکے پیچہے داخل ہوگئے اور کہا کہ مجہے خبر دی اوس کی ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی بجیلہ کا آیا عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور نہیک بن سنان نام نہین لیا **ف** نووی نے کہا عبد اللہ نے یہ جو کہا کہ مین نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اسلیے کہ معلوم کیا کہ اسکو سوال کرنے سے کچہ بہتری مقصود نتھی اور شعر کا پڑہنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا اور ترنم کہ وہ ٹہیر ٹہیر کر ہوتا ہے اور رکوع وسجود کا

باب ترتیل القراءۃ واجتناب الھذ... (حاشیہ: سورتین فی رکعۃ)

افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہے ورنہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افضل نماز وہی ہے جس مین قیام لمبا ہو اور جو سورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر ایک ایک رکعت
پڑہا کرتے تہے وہ ابوداؤد کی روایت مین یون وارد ہوئی ہین کہ سورہ رحمٰن اور والنجم ایک رکعت
مین اور اقتربت اور الحاقہ ایک مین اور طور اور ذاریات ایک مین اور واقعہ اور نون ایک مین اور
سال سائل اور والنازعات ایک مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک مین اور مدثر اور مزمل ایک
مین اور ہل اتے اور لا اقسم ایک مین اور عم اور مرسلات ایک مین اور دخان اور اذا الشمس کورت
ایک مین اور انکو مفصل اسلیے کہتے ہین کہ جدا جدا ہین اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سبع طوال
یعنے سات سورتین لمبی ہین پہر ذوات المائین اور وہ وہ سورتین ہین جسمین ایک سو آیت کے قریب
ہین پہر مثانی ہین پہر مفصل اور مفصل کی ابتدا مین اختلاف ہے بعضون نے کہا قتال سے آخر تک
مفصل ہے بعضون نے کہا حجرات سے کسی نے کہا ق سے **عن** ابی وائل قال جاء رجل الی
عبد اللہ یقال لہ نہیک بن سنان بمثل حدیث وکیع غیر انہ قال فجاء علقمۃ
لیدخل علیہ فقلنا لہ سلہ عن النظائر التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ بہا فی رکعۃ فدخل علیہ فسألہ ثم خرج علینا فقال عشرون سورۃ فی
عشر رکعات من المفصل فی تالیف عبد اللہ **ترجمہ** ابو وائل نے کہا کہ ایک مرد آیا عبد اللہ
بن مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام پہر حدیث بیان کی وکیع کی روایت کی مثل (یعنے جیسی اوپر گذری)
مگر اتنا فرق ہے پہر علقمہ آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے اون سے کہا کہ آپ اون سورتون
کو پوچہہ لو جو ایک رکعت مین دو دو پڑہی جاتی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑہتے
تہے سو وہ گئے اور ان سے پوچہا اور پہر ہمارے پاس آکر کہا وہ بیس سورتین ہین کہ دس رکعات مین پڑہی
جاتی تہین مفصل مین سے عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف مین **کہا** مسلم نے اور بیان کی ہم
سے یہی روایت اسحق بن ابراہیم نے اون سے عیسی بن یونس نے اون سے اعمش نے اسی اسناد سے
مثل روایت اون دونون راویون کی (یعنے جنکی روایتین اوپر گذرین) اور اس مین یہ ہے کہ عبد اللہ
نے کہا مین ان نظائر کو پہچانتا ہون جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملا کر ایک ایک رکعت مین
پڑہا کرتے تہے اور وہ بیس سورتین ہین کہ دس رکعتون مین پڑہتے تہے **عن** ابی وائل قال

ف مفصل یون ہوئی ہین کہ وہ دو سورتین ... ہین
ف ترک

غدونا على عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يوما بعد ما صلينا الغداة فسلمنا بالباب فاذن لنا قال فمكثنا بالباب هنية قال فخرجت الجارية فقالت الا تدخلون فدخلنا فاذا هو جالس يسبح فقال ما منعكم ان تدخلوا وقد اذن لكم فقلنا لا الا انا ظننا ان بعض اهل البيت نائم قال ظننتم بآل ابن ام عبد غفلة قال ثم اقبل يسبح حتى ظن ان الشمس قد طلعت فقال يا جارية انظري هل طلعت قال فنظرت فاذا هي لم تطلع فاقبل يسبح حتى اذا ظن ان الشمس قد طلعت قال يا جارية انظري هل طلعت فنظرت فاذا هي قد طلعت فقال الحمد لله الذي اقالنا يومنا هذا فقال مهدي واحسبه قال ولم يهلكنا بذنوبنا قال فقال رجل من القوم قرأت المفصل البارحة كله قال فقال عبد الله هذا كهذ الشعر انا لقد سمعنا القرائن واني لاحفظ القرائن التي كان يقرأهن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر من المفصل وسورتين من آل حم

هنيئة — ب: هنيهة

فقال — ن: فقال

ثمان عشرة — ب: ثمان عشرة

ترجمہ ابی وائل نے کہا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور دروازہ پر ہم نے سلام کہا انہون نے اجازت دی مگر ہم دروازہ پر ذرا ٹھیر گئے تب ایک لونڈی نکلی اور اوس نے کہا تم آتے نہین غرض ہم اندر گئے اور انکو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے تسبیح کر رہے ہین انہون نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیون نہین آئے ہم نے کہا کچھ اور سبب نہ تھا صرف یہ خیال ہوا کہ گھر والون مین سے کوئی سوتا ہو عبد اللہ صاحب نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ نام ہے انکی والدہ کا) کے بیٹے کے گھر والون کے ساتھہ غفلت کا گمان کیا (سبحان اللہ یہ گمان کرنا انکو برا معلوم ہوا اور یہان ہزارون کا یہ حال ہے کہ پہر دن چڑہے تک خواب خرگوش ہین ہین) غرض پہر وہ تسبیح کرنے لگے یہانتک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا تب انہون نے لونڈی سے فرمایا کہ دیکھ تو سہی کیا سورج نکلا اوس نے دیکھہ کر کہا کہ ابہی نہین پہر وہ تسبیح کرنے لگے (اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر عورت کی بہی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے اگرچہ حصول یقین کا ممکن ہو اس لیے کہ عبد اللہ نے اس کے قول پر عمل کیا اگرچہ ممکن تہا کہ خود اوٹہکر سورج کو دیکھہ لیتین) یہانتک کہ پہر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا پہر کہا کہ اے چہوکری دیکھہ سورج نکلا پہر اوس نے دیکھا تو نکل چکا تہا تب عبد اللہ نے کہا سب خوبیان اوس اللہ تعالے کے واسطے ہین کہ جس نے ہمکو آج کے دن معاف کر دیا اور مہدی (جو راوی ہین اس اثر کے

کہا مین خیال کرتا ہون کہ ست یدیہی کہا اور ہلاک کیا اس اللہ تعالی نے ہمکو بسبب ہمارے گناہون کے
اور ہم لوگون مین سے ایک نے کہا کہ مین نے ساری مفصل کی سورتین پڑہین آج کی شب کو اور عبد اللہ
نے کہا تم نے پڑہا ایسا جیسا کوئی شعرون کو پڑہتا ہے ہمنے بیشک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہین وہ
جوڑی لگی ہوئین سورتین جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تھے اور وہ اٹھارہ سورتین مین
مفصل کی اور دو سورتین ہین جن کے سرے پر حم کا لفظ ہے **عَنْ** شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ
بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ
عَبْدُ اللهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ **ترجمہ** شقیق نے کہا ایک شخص بنی بجیلہ کا جسکو
نہیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مین مفصل سب سورتین ایک رکعت
مین پڑہتا ہون پہر عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہی پڑہتا ہے جیسے پڑہتے ہو شعرون کو مین جانتا ہون ان دو
دو سورتون کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایک ایک رکعت مین پڑہا کرتے تھے **عَنْ** أَبِي
وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ
كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ
سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات
زیادہ ہے کہ پہر عبد اللہ نے ذکر کیا ان بیس سورتون کا مفصل سے جو ایک ایک رکعت مین دو دو آپ
پڑہتے تھے **بَابُ** مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ قراءتون کا بیان **عَنْ** أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ
رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ
هَذِهِ الْآيَةَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُدَّكِرٍ دَالًا
ترجمہ ابی اسحاق نے کہا مین نے دیکہا ایک شخص نے اسود بن یزید سے پوچہا اور وہ مسجد مین قرآن
پڑہاتے تھے کہ تم مدکر مین دال پڑہتے ہو یا ذال انہون نے کہا دال سنی ہے مین نے عبد اللہ بن مسعود
سے اور وہ بل من مدکر مین کہتے تھے کہ دال سنی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

نوکل

فی کل

فی کل

ہل

بل من مدکر

عن عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہل من مدکر پڑہتے تہے یعنی دال کے ساتہہ **عن** عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ فِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ وَاَنَا وَاللهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ اَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ

ترجمہ علقمہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابو الدردا ہمارے پاس آئے اور کہا تم مین کوئی عبداللہ کی قرارت پڑہنے والا ہے مین نے کہا ہان مین ہی ہون انہون نے کہا کیونکر سنا تم نے اس آیت کو عبداللہ کو پڑہتے ہوئے واللیل اذا یغشے مین نے کہا عبداللہ پڑہتے تہے واللیل اذا یغشے والذکر والانثی انہون نے کہا اللہ کی قسم مین نے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یون ہی پڑہتے سنا ہے اور یہان کے لوگ چاہتے ہین کہ مین پڑہون وما خلق الذکر والانثی تو مین انکی نہین مانتا **ف** نووی نے کہا کہ مازری نے کہا ہے ایسی روایتون مین یون سمجہنا چاہیے کہ یہ قرائتین اول مین تہین پہر منسوخ ہو گئین اور جن لوگون کو اس کے نسخ کی خبر نہین پہونچی وہ معذور ہین جو پہلی طرح پڑہتے رہے اور ظہور مصحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پہر جب مصحف عثمانی کہ باتفاق صحابہ وبحذف قرارت منسوخہ شائع ہو گیا پہر کسی نے اسکا خلاف نہین کیا اور ابن مسعود سے بعض روایات اسی طرح کی ثابت ہوئی لیکن وہ اہل نقل کے نزدیک صحت کو نہین پہونچی اور جو ثابت ہو مخالف ہمارے قول کے وہ محمول ہے اسپر کہ عبداللہ کی عادت تہی کہ وہ اپنے مصحف مین بعض احکام اور تفسیر بہی لکہہ لیا کرتے تہے جبکہ وہ خود بہی جانتے تہے کہ یہ قرآن نہین ہے اور اسباب کا اعتقاد رکہتے تہے کہ قرآن کے ساتہہ اور چیز لکہنا حرام ہے گویا صحیفہ ان کا یادداشت کی جامع تہی کہ جو چاہتے تہے لکہہ لیتے تہے اور حضرت عثمان اور تمام صحابہ قرآن کے ساتہہ کسی اور چیز کو لکہنا حرام جانتے تہے کہ ایسا نہ ہو بعد ایک مدت کو لوگ سب کو قرآن جاننے لگین غرض اس مسئلہ فقہیہ مین عبداللہ کا اور تمام صحابہ کا اختلاف تہا کہ کچہ تفسیر وغیرہ اثنائے قرآن مین جائز ہے یا نہین یہ جو مردی ہے کہ عبداللہ کے مصحف مین معوذتین نہ

واللیل اذا یغشی والذکر والانثی

اتنی وجہ اوسکی یہ ہو سکتی ہے کہ بسبب کمال شہرت کی اوسکو چھوڑ دیا ہو اور ساری قرآن کی کتابت
کا التزام نہ کیا ہو یا اپنے حافظہ کے اعتماد سے اوسکی لکھنے کی حاجت نہ سمجھی ہو **عن** ابراہیم قال
اتی علقمۃ الشام فدخل مسجدا فصلی فیہ ثم قام الی حلقۃ فجلس فیھا قال فجاء رجل
فعرفت فیہ تحوش القوم وھیئتھم قال فجلس الی جنبی ثم قال اتحفظ کما کان
عبد اللہ یقرأ فذکر بمثلہ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا علقمہ شام میں آئے اور مسجد میں گئے
اور وہاں نماز پڑھی اور ایک حلقہ پر لوگوں کے گذرے اور ان میں بیٹھ گئے پھر ایک شخص آیا اور
لوگوں کے خفگی اور وحشت اسکی طرف سے معلوم ہوتی تھی پھر وہ میرے بازو پر بیٹھ گیا اور اس نے کہا
کہ آپ کو یاد ہے جیسے عبد اللہ پڑہا کرتے تھے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مثل اوپر کی روایت کی **عن**
علقمۃ قال لقیت ابا الدرداء رضی اللہ عنہ فقال لی ممن انت قلت من اھل
العراق قال من ایھم قلت من اھل الکوفۃ قال ھل تقرأ علی قراءۃ عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قلت نعم قال فاقرأ واللیل اذا یغشی قال فقرأت
واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی قال فضحک ثم قال ھکذا
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرؤھا **ترجمہ** علقمہ نے کہا میں ابو الدرداء سے ملا انہوں
نے کہا تم کہاں کے ہو میں نے کہا عراق کے اونہوں نے کہا کس شہر کے میں نے کہا کوفہ کے انہوں
نے کہا تم عبد اللہ بن مسعود کی قراءت پڑہتے ہو میں نے کہا ہاں کہا واللیل تو پڑہو میں نے واللیل اذا
یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی پڑہا تو وہ ہنسدیے اور کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے ایسا ہی سنا ہے پڑہتے ہوئے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے عبد الاعلی
نے اون سے داؤد نے اون سے عامر نے ان سے علقمہ نے کہ آیا میں شام کو اور ملا ابو الدرداء سے اور ذکر
کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کی **باب** الاوقات التی نھی عن الصلوٰۃ فیھا جن وقتوں
میں نماز منع ہے اون کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نھی عن الصلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلوٰۃ بعد الصبح
حتی تطلع الشمس **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا
جبتک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جبتک آفتاب نہ نکلے **عن** ابن عباس قال

سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے
کہا کہ سنا مین نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان مین عمر بن خطاب بھی تھے اور
وہ ان سب سے زیادہ میرے پیارے ہین کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز فجر کے جب
تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد نماز عصر کے کہ جبتلک آفتاب نہ ڈوبے **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت
کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون سے یحییٰ نے اون سے شعبہ نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ
سے ابوغسان مسمعی نے اون سے عبدالاعلیٰ نے اون سے سعید نے **اور** کہا مسلم نے روایت کی ہم سے
اسحاق نے اون سے معاذ نے اون سے ان کے باپ نے **ان** سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد
سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے یون روایت کیا بعد الصبح حتٰے تشرق الشمس **عَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ
بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ
غُرُوْبِهَا **نافع** نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کیوقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ
طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر ہوا اتنا زیادہ
ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سینگون کے بیچ مین سے نکلتا ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا
الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکل آوے کنارہ سورج کا تو نماز
مین تاخیر کر دیا تک کہ خوب صاف ہو جاوے اور جب غائب ہو جاوے کنارہ آفتاب کا نماز مین

دیکھو دیہاتنک کہ پورا آفتاب غائب ہوجاوے **عَنْ** اَبِیْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَھَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاھِدُ وَالشَّاھِدُ النَّجْمُ **ترجمہ** ابی بصرہ غفاری نے کہا کہ نماز پڑہی ہمارے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی مخمص میں (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہہ نماز تم سے اگلوں کے پیش کی گئی اور انہوں نے اسکو ضائع کیا پہر جو اس کی حفاظت کرے اسکو دونا ثواب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے

ف اس حدیث سے بڑی فضیلت نماز عصر کی ثابت ہوئی اور حفاظت اوسکی یہ ہے کہ اول وقت ادا کریں اور وقت مکروہ نہ آنے دیں اور شیطان کے سینگوں سے بعضوں نے کہا کہ اسکا گروہ اور لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور انتشار فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا سینگوں سے دونوں کنارے سر کے مراد ہے اور یہہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے اور وہ اپنا سر اسواسطے قریب سورج کے لاتا ہے کہ جو لوگ اسکو سجدہ کریں وہ شیطان کو پوجیں اور آپ مسجود بنا ہوا بن بیٹھے اور سورج کے پوجنے والے اسیوقت اسکو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں اس لیے نماز اسوقت مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا انکار کرتے ہیں وہ اپنے عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجہتے ہیں پہر اس سے بڑہ کر دنیا میں کوئی بے عقل نہیں **کھ** مسلم نے روایت کی مجہ سے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے انکے باپ نے اون سے ابن اسحاق نے اسے یزید بن ابی حبیب نے ان سے خیر بن نعیم حضرمی نے انسے عبداللہ بن ہبیرہ نے اور وہ ثقہ ہیں اون سے ابی تمیم نے اون سے ابی بصرہ غفاری نے کہا ابو بصرہ نے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور بیان کی روایت مثل روایت بالا کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ھُبَیْرَۃَ السَّبَائِیِّ وَکَانَ ثِقَۃً عَنْ اَبِیْ تَمِیْمِ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **عَنْ** مُوْسَی بْنِ عُلَیٍّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَۃَ ابْنَ عَامِرٍ الْجُہَنِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

(حاشیہ: مَنْ کَانَ)

(حاشیہ: باب ان ساعات کا جن میں نماز پڑہنا منع ہے)

الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او ان نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس
بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس
للغروب حتى تغرب ترجمہ موسیٰ بن علی نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے
عقبہ بن عامر جہنی سے کہ کہتے تھے تین گھڑیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز سے روکتے تھے
اور مردوں کے دفن سے ایک تو جب سورج نکلے جب تک کہ بلند نہ ہو جاوے دوسرے جس وقت ٹھیک
دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جاوے تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب جاوے
عن عكرمة بن عمار قال حدثنا شداد بن عبد الله ابو عمار ويحيى بن ابي كثير
عن ابي امامة قال عكرمة ولقي شداد ابا امامة وواثلة وصحب انسا الى الشام واثنى عليه فضلا وخيرا عن ابي امامة قال
قال عمرو بن عبسة السلمي رضي الله عنه كنت وانا في الجاهلية اظن ان
الناس على ضلالة وانهم ليسوا على شيء وهم يعبدون الاوثان قال فسمعت برجل
بمكة يخبر اخبارا فقعدت على راحلتي فقدمت عليه فاذا رسول الله صلى الله
عليه وسلم مستخفيا جرآء عليه قومه فتلطفت حتى دخلت عليه بمكة فقلت
له ما انت قال انا نبي فقلت وما نبي قال ارسلني الله فقلت وباي شيء ارسلك قال ارسلني
بصلة الارحام وكسر الاوثان وان يوحد الله لا يشرك به شيئا قلت له فمن
معك على هذا قال حر وعبد قال ومعه يومئذ ابو بكر وبلال رضي الله عنهما ممن
امن به فقلت اني متبعك قال انك لا تستطيع ذلك يومك هذا الا ترى حالي وحال
الناس ولكن ارجع الى اهلك فاذا سمعت بي قد ظهرت فاتني قال فذهبت الى اهلي
وقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وكنت في اهلي فجعلت اتخبر الاخبار
واسال الناس حين قدم المدينة حتى قدم علي نفر من اهل يثرب من اهل المدينة
فقلت ما فعل هذا الرجل الذي قدم المدينة فقالوا الناس اليه سراع وقد اراد
قومه قتله فلم يستطيعوا ذلك فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت يا رسول
الله اتعرفني قال نعم انت الذي لقيتني بمكة قال فقلت بلى فقلت يا نبي الله
اخبرني عما علمك الله واجهله اخبرني عن الصلوة قال صل صلوة الصبح ثم اقصر

باب النهي عن الصلوة بعد الصبح وبعد العصر وعند الزوال

حِينَ عَنِ الصَّلوٰةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَ
حِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلوٰةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ
ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلوٰةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلوٰةَ مَشْهُوْدَةٌ
مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلوٰةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ
قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ
قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ
مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ
مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ
الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ
هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ
اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ اَبَا اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ
اُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطٰى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا
اَبَا اُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ وَاقْتَرَبَ اَجَلِيْ وَمَا بِيْ حَاجَةٌ اَنْ اَكْذِبَ
عَلَى اللّٰهِ وَلَا عَلٰى رَسُوْلِهٖ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ
اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهٖ اَبَدًا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبداللہ ابو عمار اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی ہیں ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انہوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں سمجھا کرتا تہا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب تہانوں کو پوجتے تہے (یعنے چبوتروں کو یا مقاموں کو جیسے یہاں امام وغیرہ کے نام کے امام باڑہ چبوترہ مشرک لوگ بنا لیتے ہیں) غرض انہوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے اور میں اپنی سواری پر بیٹہا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از

دونون چھپے ہوئی تھی اور تمام انکی قوم انکی اوپر غالب اور مسلط تھی پھر مین نے نرمی کی (یعنے حیلہ وغیرہ)
اور داخل ہوا مین مکہ مین اور آپ سے عرض کی کہ آپ کون ہین فرمایا مین نبی ہون مین نے عرض کی نبی
کسے کہتے ہین فرمایا مجھے اللہ نے پیغام بھیجا ہے مین نے کہا کیا پیغام دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا پیغام
دیاہے مجھے ناتے دارون سے نیکی کرنے کا اور بتون کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا
اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا مین نے عرض کی پھر آپ کے ساتھ کون ہین اس دین پر آپ
نے فرمایا آزاد اور غلام راوی نے کہا اور ان دنون مین آپ کے ساتھ ابوبکر اور بلال تھے جو آپ پر ایمان
لاچکے تھے پھر مین نے عرض کی کہ مین آپ کا ساتھ دیا چاہتا ہون آپ نے فرمایا ان دنون تم سے نہ
ہوسکے گا تم میرا اور لوگون کا حال نہین دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ پھر جب سنو کہ مین ظاہر ہوگیا
تو میرے پاس آنا انہون نے کہا کہ مین اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آگئے
اور مین اپنے گھر مین لوگون سے خبر لگاتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا جب آپ مدینہ آگئے تھے یہان
تک کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور مین نے پوچھا کہ کیون جی ان صاحب نے کیا کیا جو مدینہ مین آئے
ہین انہون نے کہا کہ لوگ ان کیطرف دوڑ رہے ہین اور ان کی قوم نے انکا مار ڈالنا چاہا تھا مگر
کچھ نہ کرسکی پھر مین مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور مین نے کہا اے رسول اللہ کے آپ مجھے پہچانتے ہین
آپ نے فرمایا ہان تم وہی ہو جو مجھسے مکہ مین ملے تھے مین نے کہا جی ہان پھر مین نے عرض کی کہ اللہ
کے نبی مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور مین نہین جانتا اور مجھے نماز
سے خبر دو تب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھ ہو پھر نماز سے بچے رہو یہانتک کہ آفتاب نکل کر بلند ہوجاوے
اس لیے کہ وہ شیطان کے دونون سینگون کے درمیان نکلتا ہے اور اسوقت کافر لوگ اس کو سجدہ
کرتے ہین (پھر اگر تم بھی نماز پڑھوگے تو ان سے مشابہت ہوگی) پھر جب آفتاب بلند ہوگیا نماز پڑھو
کہ اسوقت کی نماز کی کراما کاتبین گواہی دینگے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنی مقبول ہوگی) یہانتک
کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پہ آجاوے (یعنے ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اسوقت
جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سایہ آجاوے (یعنے سورج ڈھلے) پھر نماز پڑھو اسلیے کہ اسوقت کی
نماز مین فرشتے گواہی دینگے اور حاضر ہونگے یہانتک کہ پڑھو تم عصر کو پھر رکے رہو نماز سے یہانتک
کہ آفتاب غروب ہوجاوے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونون سینگون کے بیچ مین

اور اوسوقت بہی کافر اوسی سجدہ کرتے ہین پہر مین نے عرض کی اے اللہ کے نبی اب وضو ہی فرمایئے
آپ نے فرمایا کوئی تم سے ایسا نہین ہے کہ وضو کا پانی لیکر کلی کرے اور ناک مین ڈالے اور ناک جہاڑے
مگر گر جاتے ہین اوسکے چہرہ اور سونہہ اور نتہنون کے سب گناہ پہر جب وہ سونہہ دہوتا ہے جیسا اللہ نے
حکم کیا ہے تو گر جاتے ہین اوس کے چہرہ کے گناہ اوس کی داڑہی کے کنارون سے پانی کے ساتھ پہر وہ اپنے
ہاتھ دہوتا ہے کہنیون تک تو گر جاتے ہین دونو ہاتہون کے گناہ اوس کی انگلیون کے پورون سے
پانی کے ساتھ پہر سر کا مسح کرتا ہے تو گر جاتے ہین اوس کے سر کے گناہ اوس کے بالون کے نوکون
سے پانی کے ساتھ پہر اپنے دونون پیر دہوتا ہے ٹخنون تک تو گر جاتے ہین گناہ دونون پیرون کے
اونگلیون کے پورون سے پانی کے ساتھ پہر اگر وہ کہڑا ہوا اور اس نے نماز پڑہی اور اللہ کی تعریف
کی اور خوبیان بیان کین اور بڑائی کی جیسے اوسکی شان کو لائق ہے اور اپنے دلکو خاص اسی کے
لیے اسکے غیر سے خالی کیا تو وہ بیشک اپنے گناہون سے ایسا صاف ہوگیا گویا اسکی مان نے
آج ہی جنا ہے پہر یہ حدیث عمرو بن عبسہ نے ابو امامہ سے بیان کی جو صحابی تہے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے تو ابو امامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکہو تم کیا کہتے ہو کہین ایک جگہہ مین آدمی کو
اتنا ثواب ملسکتا ہے (یعنی تمہارے بیان مین کچہہ فرق ... سہے) تب عمرو بن عبسہ نے کہا اے
ابو امامہ مین بوڑہا ہوا اور میری ہڈیان گل گئین اور موت کے کنارے ہو چکا پہر مجہے کیا ضرورت
ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر جہوٹ باندہون اگر مین اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایک دو تین بار سات بار تک سنتا تو بہی کبہی نہ بیان کرتا مگر مین نے اس سے بہی زیادہ بار سنا ہے
(میرے بیان کی غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکہتا ہون نہ یہ کہ سات بار سے کم اگر سنتے تو روایت روا
نہین) **عن** عائشة رضي الله عنها انها قالت وهم عمر رضي الله عنه انما نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان يتحرى طلوع الشمس وغروبها **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
مسلمانون کی مان فرماتی ہین کہ حضرت عمر کو وہم ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے منع کیا ہے
کہ کوئی طلوع شمس اور غروب کی نماز پڑہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ نے
یہ اسواسطے فرمایا کہ انہون نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت بعد عصر ادا
کرتے تہے اور جو روایت کی عمر نے یعنی بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑہنا اوسکو

(۱) باب لا تتحروا بصلاتكم طلوع الشمس ولا غروبها

ابوسعید اور ابوہریرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اوسکی خبر کئی راویون نے دی ہے اور ان دونون روایتونا
مین تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطلب یہ ہو کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ
ایسے وقت نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اوسی وقت ادا کرے اور اسیطرح عصر کی عادت غروب آفتاب
کے وقت نہ کرے اور جن روایتون مین نہی وارد ہوئی ہے اون سے وہ نمازین مراد ہین جو بلا سبب پڑھی
جاتی ہین یعنے نوافل وغیرہ **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَدَعْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَتُصَلُّوْا عِنْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمانون کی مان سے روی ہے کہ آپ نے فرمایا نہین چھوڑین کبھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خاص کر اپنے نماز ون کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسیوقت ادا
کیا کرو **عن** كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ
وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا
أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ
كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ
فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا
ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا أَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ
حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهٖ فَقُوْلِيْ لَهٗ
تَقُوْلُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَسْمَعُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا
فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَأْخَرَتْ
عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِيْ

فتصلوا

عنہما

ثم کریب

عنہا

سمعتک

أَنَا عَنْهُمَا أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ **ترجمہ** کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہین وہ کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ان سب نے مجھے حضرت عائشہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت مین سلام عرض کرو اور ان دو رکعتون کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑہی جاتی ہین اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہونچی ہے کہ آپ پڑہتے ہین اور یہ بھی خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے ابن عباس نے کہا کہ مین تو حضرت عمر کے ساتھ ہوکر لوگون کو اس کے پڑہنے پر مارتا تھا (اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو ضرور ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتون اور بدعتون سے روکے اور باز رکھے) کریب نے کہا کہ مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور وہ بات پوچھی آپ نے فرمایا کہ ام سلمہ سے پوچھو (اس سے معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو سائل کو اس کے پاس بھیجدے اور اسمین حسد نہ کرے) پھر مین ان لوگون کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کی انکو خبر دی (اس سے پیغام لے جانیوالے کا ادب معلوم ہوا کہ انہون نے اپنی رائے سے تصرف نہین کیا کہ ام سلمہ کے پاس جاوین بلکہ جنہون نے بھیجا تھا انکو اطلاع دیدی) پھر ان لوگون نے مجھے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دیکر جو حضرت عائشہ کے پاس مین لے گیا تھا تب ام سلمہ نے فرمایا سنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ان سے منع کرتے تھے پھر مین نے آپ کو پڑہتے دیکھا اب سنو کہ جب مین نے آپ کو پڑہتے دیکھا اور آپ عصر پڑہ چکے تھے اور میرے گھر مین آئے اور میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار مین کی چند عورتین بیٹھی تھین سو مین نے آپ کے پاس ایک لڑکی کو بھیجا اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کھڑے رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہ گذارش کرتے ہین کہ اے رسول اللہ کے مین سنتی تھی کہ آپ ان دو رکعتون سے منع فرماتے تھے اور پھر مین آپ کو پڑہتے دیکھتی ہون (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا سے کوئی بات خلاف دیکھے تو سوال کرے اب سے اگر وہ بھول گیا ہوگا تو اس سے باز آئیگا ورنہ اس کی حکمت بیان کریگا) پھر اگر آپ تمہاری طرف اشارہ کرین ہاتھ سے تو پیچھے کھڑے رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہین جاتی) ام سلمہ فرماتی ہین کہ پھر اس لڑکی نے ویسا ہی کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہٹ

گئی پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ ای بیٹی ابی امیہ کی تم نے اون رکعتوں کا حکم پوچھا جو عصر کے بعد میں نے پڑہیں اوسکا سبب تھا کہ میرے پاس قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم کا پیغام تو ہیں ان میں مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا سو وہ یہی تھیں **ف** اس حدیث سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسری جب سنت روزمرہ کی قضا ہو تو اوس کے ادا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب صحیح ہے شافعیہ کے نزدیک اور ثابت ہوا کہ جو نماز کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہہ میں بھی جائز ہے بخلاف اوسکے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوٰۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہے اور یہی مذہب جمہور کا ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اوسکو اختیار کریں جیسے آپ نے سنت ظہر کو چھوڑ دیا اور قوم کی ہدایت اور ارشاد کو مقدم رکھا اس لیے کہ اسلام کسی قوم کا ایک شخص کے سنت سے اولی ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهٗ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَثْبَتَهَا **ترجمہ** ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اون دو رکعتوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ عصر کے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر ایکبار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اسکو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اسکو بھی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کی قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ اسکو سنت ظہر سمجھنا چاہیے تاکہ سب روایتوں میں تطبیق ہو جاوے اور سنت ظہر کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے قبل پڑھی جاتی ہیں پس یہ فرمانا بھی حضرت عائشہ کا بہت صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس تو عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ قَطُّ سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَيْنِ

بابٌ مِّنْهُ

قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ دو نمازین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر مین کبھی ترک نہین کین نہ چھپی نہ کھلے دو رکعتین فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد **ف** یعنی عصر کی جب سے بھول گئی اور بعد عصر کے ایکبار پڑہی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑہتی ہی تہے **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِیْ كَانَ يَكُوْنُ عِنْدِیْ اِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ تَعْنِیْ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** ابو اسحق نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ دونون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جسدن میرے گھر مین ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑہتے یعنی عصر کے بعد کی

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قبل نماز مغرب کے دو رکعت کا بیان

عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْاَيْدِیَ عَلٰی صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّیْ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا **ترجمہ** مختار بن فلفل نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا ان نفلون کو جو بعد عصر کے پڑہتے ہین انہون نے کہا حضرت عمر ہاتھ مارتے تہے اوپر نماز کے جو لوگ بعد عصر کے پڑہتے تہے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دو رکعت پڑہتے تہے بعد غروب آفتاب کی قبل نماز مغرب کے سو مین نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ دو رکعتین پڑہا کرتے تہے انہون نے کہا ہم کو پڑہتے ہوئے دیکھتے تہے اور نہ اسکا حکم کرتے تہے (یعنی بطریق وجوب کے) اور نہ اس منع فرماتے تہے **ف** اس روایت سے مستحب ہونا دو رکعتون کا مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ مین ثابت ہوا اور صحیح یہی ہے کہ یہ مستحب مین اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمد اور اسحاق کے اسکو مستحب کہا ہے اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی اور دوسرے صحابہ اس کو مستحب جانتے تہے اور اسی طرح مالک اور اکثر فقہا اور نخعی نے انکو بدعت کہا ہے مگر یہ روایتین ان سب پر حجت ہین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ

حاشیہ: ... رسول اللہ ... المغرب ... (بعض الکلمات غیر واضحة)

نیز گھون برکعتین

المغرب ابتدروا السواری فرکعوا رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیہما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مدینہ مین ہم لوگون کی عادت تہی کہ جب موذن مغرب کی اذان دیتا تہا سب لوگ کہنبون کی آڑ مین دوڑ کر دو رکعت پڑہتے تہے یہانتک کہ نیا آدمی اگر مسجد مین آتا تہا جانتا تہا کہ نماز ہو چکی غرض اس کثرت سے لوگ ان رکعتون کو پڑہتے تہے عن عبد اللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ قالہا ثلاثا قال فی الثالثۃ لمن شاء ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے بیچ مین دو رکعت نماز ہے تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جسکا جی چاہے پڑہے (یعنے موکدہ نہین) مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبد الاعلی نے ان سے جریری نے ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے ان سے عبد اللہ بن مغفل نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی مگر انہون نے تیسرے بار کی جگہہ چوتہی بار روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے

باب صلوۃ الخوف نماز خوف کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف باحدی الطائفتین رکعۃ والطائفۃ الاخری مواجھۃ العدو ثم انصرفوا وقاموا فی مقام اصحابہم مقبلین علی العدو وجاء اولئک ثم صلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قضی ھؤلاء رکعۃ وھؤلاء رکعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتہہ ایک رکعت اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تہا پہر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے آگے گروہ اول کی جگہہ کہڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے ساتہہ بہی ایک رکعت ادا کی پہر حضرت نے سلام پہیرا اور پہر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی الگ الگ ادا کرلی ف نماز خوف کے باب مین روایتین بہت ہین اور سب صورتین روا ہین اور افضلیت اور اولویت مین ہر ایک نے ایک صورت پسند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اوزاعی اور اشہب مالکی نے اختیار کیا ہے اور شافعی کے نزدیک جائز ہے اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ اون دونون گروہون نے ایک ایک رکعت ملکر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی عن سالم بن عبد اللہ بن عمر

عن ابیہ رضی اللہ عنہما انہ کان یحدث عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخوف
ویقول صلیتھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے
راوی ہیں کہ وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے جیسے اوپر مذکور ہوئی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال
صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فی بعض ایامہ فقامت طائفۃ معہ
وطائفۃ بازاء العدو فصلی بالذین معہ رکعۃ ثم ذھبوا وجاء الآخرون فصلی بھم
رکعۃ ثم قضت الطائفتان رکعۃ رکعۃ قال وقال ابن عمر رضی اللہ عنہما فاذا کان خوف
اکثر من ذلک فصل راکبا او قائما تومی ایماء ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپکے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور
آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کیطرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتھ
بھی ایک رکعت پڑھی پھر دونوں گروہوں نے اپنی اپنی رکعت دوسری ادا کر لی اور ابن عمر نے کہا جب
خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے پڑھو اشارہ سے عن جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہما قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فصففنا
صفین صف خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعدو بیننا وبین القبلۃ فکبر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکبرنا جمیعا ثم رکع ورکعنا جمیعا ثم رفع راسہ من الرکوع
ورفعنا جمیعا ثم انحدر بالسجود والصف الذی یلیہ وقام الصف المؤخر فی نحر العدو
فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم السجود وقام الصف الذی یلیہ انحدر الصف المؤخر
بالسجود وقاموا ثم تقدم الصف المؤخر وتاخر الصف المقدم ثم رکع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ورکعنا جمیعا ثم رفع راسہ من الرکوع ورفعنا جمیعا ثم انحدر بالسجود
والصف الذی یلیہ الذی کان مؤخرا فی الرکعۃ الاولی وقام الصف المؤخر فی نحر
العدو فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم السجود والصف الذی یلیہ انحدر الصف
المؤخر بالسجود فسجدوا ثم سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسلمنا جمیعا قال جابر رضی
اللہ عنہ کما کان یصنع حرسکم ھؤلاء بامرائھم ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے

فصففنا

سجود

کہا ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا نماز خوف مین پہر ہم سب نے دو صفین کین حضرت کے پیچہے اور
دشمن اسوقت ہمارے اور قبلہ کے بیچ مین تہا اور حضرت نے تکبیر اولی کہی اور ہم سب نے بہی اور حضرت نے
رکوع کیا اور ہم سب نے بہی پہر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹھایا پہر سجدہ
کو جہکے آپ بہی اور وہ صف بہی جو آپکے قریب تہی اور دوسری صف دشمن کے آگے کہڑی رہی پہر جب
حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپکے قریب تہی کہڑی ہو گئی پیچہے کی صف والے سجدہ مین گئے اور جب کہڑے
ہوئے پیچہے کی صف آگے ہو گئی اور آگے کی پیچہے ہو گئی اور رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے آپ کے
ساتہہ رکوع کیا (یعنے دونون صفون نے) پہر سر اٹھایا آپ نے اور ہم سب نے پہر آپ سجدہ مین گئے اور
اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تہے کہ وہ پہلی رکعت مین پیچہے تہے سب سجدہ مین گئے اور پچہلی صف دشمن
کے روبرو کہڑی رہی (یعنے جو پہلی رکعت مین آگے تہی) پہر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور
وہ صف جو آپ کے پاس تہی تب پچہلی صف جہکی سجدہ مین اور انہون نے سجدہ کیا پہر سلام پہیر دیا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے کہا جابر نے جیسے آجکل تمہارے چوکیدار تمہارے سردارون کے
ساتہہ کرتے ہین **ف** اس حدیث کے ساتہہ تمسک کیا ہے امام شافعی اور ابن ابی لیلی اور ابی یوسف
نے کہ جب دشمن قبلہ کیطرف ہو اسی طرح ادا کرین اور شافعی کے نزدیک آگے کی صف کا پیچہے ہو
جانا اور پیچہے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت مین آچکا اور اگر اپنی جگہہ مین رہین اور آگے پیچہے
نہ ہون جب بہی روا ہے جیسا ابن عباس کی روایت مین وارد ہوا ہے **عن جابر رضی اللہ عنہ**
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِّنْ جُھَیْنَۃَ فَقَاتَلُوْنَا قِتَالًا شَدِیْدًا
فَلَمَّا صَلَّیْنَا الظُّھْرَ قَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لَوْ مِلْنَا عَلَیْھِمْ مَیْلَۃً لَاقْتَطَعْنَاھُمْ فَاَخْبَرَ جِبْرِیْلُ
عَلَیْہِ السَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوْا اِنَّہٗ سَتَاْتِیْھِمْ صَلٰوۃٌ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیْھِمْ مِنَ الْاَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ
الْعَصْرُ قَالَ صَفَّنَا صَفَّیْنِ وَالْمُشْرِکُوْنَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ قَالَ فَکَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَبَّرْنَا وَرَکَعَ فَرَکَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَہُ الصَّفُّ الْاَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوْا
سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِیْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِیْ فَقَامُوْا مَقَامَ الْاَوَّلِ فَکَبَّرَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَبَّرْنَا وَرَکَعَ فَرَکَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَہُ الصَّفُّ

الاول وقام الثاني فلما سجد سجد الصف الثاني ثم جلسوا جميعا ثم سلم عليهم رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ابو الزبير ثم خص جابر ان قال كما يصلي امراؤكم هؤلاء

ترجمہ جابر نے کہا جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ جہینہ کے
اور وہ بہت لڑے پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم ان پر ایک بارگی حملہ کرتے تو انکو کاٹ
ڈالتے اور جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے
ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ انکی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ اولاد سے بھی زیادہ انکو عزیز ہے پھر جب
عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفیں باندھ لیں (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبلہ کیطرف تھے اور تکبیر اولی
کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا ہم سب نے اور (یعنی دونوں صفیں رکوع تک شریک
رہیں) اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئے دوسری صف نے
سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور پچھلی آگے ہو گئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے
اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ویسی
ہی کھڑی رہی پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابو الزبیر نے کہا کہ جابر نے ایک بات اور بھی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں عن
سهل بن ابي حثمة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى باصحابه
في الخوف فصفهم خلفه صفين فصلى بالذين يلونه ركعة ثم قام فلم يزل قائما
حتى صلى الذين خلفهم ركعة ثم تقدموا وتاخر الذين كانوا قدامهم فصلى
بهم ركعة ثم قعد حتى صلى الذين تخلفوا ركعة ثم سلم ترجمہ سہل بن ابی حثمہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کے ساتھ نماز خوف یوں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو
صفیں کیں اور اگلی صف جو آپ سے قریب تھی اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہانتک
کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہوں نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے
آگے ہو گئے پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہانتک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انہوں
نے ایک رکعت باقی ادا کر لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا **ف** اس حدیث کو مالک اور شافعی اور ابو ثور
وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جائز سب صورتیں ہیں جتنی مروی ہوئیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

يلونهم

وسلم عن صالح بن خوات رضی اللہ عنہ عن من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم ذات الرقاع صلوۃ الخوف ان طائفۃ صفت وصلت معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالذین
معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت
الطائفۃ الاخری فصلی بہم الرکعۃ التی بقیت ثم ثبت جالسا واتموا لانفسہم ثم سلم بہم
ترجمہ صالح بن خوات نے ایسے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑہی تہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ ذات الرقاع کے دن (نام ہے ایک غزوہ کا کہ صحابہ نے اوسمین پیرمین جہتڑی باندہ
تہی) کہ ایک گروہ نے صف باندہی اور حضرت کے ساتہہ ایک رکعت پڑہی اور ایک گروہ غنیم کے
آگے رہا پہر آپ نے اپنے ساتہہ کی صف کے ساتہہ ایک رکعت پڑہی پہر آپ کہڑے رہے اور اس صف والو
نے اپنی نماز پوری پڑہ لی پہر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پرا باندہ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ
نے ان کے ساتہہ ایک رکعت باقی ادا کی پہر آپ بیٹہے رہے اور ان لوگون نے اپنی نماز پوری کر لی پہر
آپ نے سلام کہا اون سب پر عن جابر رضی اللہ عنہ قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حتی اذا کنا بذات الرقاع قال کنا اذا اتینا علی شجرۃ ظلیلۃ ترکناھا
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجاء رجل من المشرکین وسیف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلق بشجرۃ فاخذ سیف نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاخترطہ فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخافنی قال لا قال
فمن یمنعک منی قال اللہ یمنعنی منک قال فتھددہ اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغمد السیف وعلقہ قال فنودی بالصلوۃ فصلی
بطائفۃ رکعتین ثم تاخروا فصلی بالطائفۃ الاخری رکعتین
قال فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم
رکعتان ترجمہ جابر نے کہا کہ ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ یہانتک کہ پہنچے ہم ذات الرقاع
تک (رقاع ایک پہاڑ کا بہی نام ہے) تو ہماری یہہ چال تہی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہونچتے
تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چہوڑ دیتے پہر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت مین لٹکی ہوئی تہی اسنے تلوار لیکر میان سے نکال لی اور آپ سے کہا کیون

تم مجھ سے ڈرتے ہو آپ نے فرمایا نہیں اوس نے کہا کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ مجھے
بچا سکتا ہے تیرے ہاتھ سے پھر صحابہ نے اسکو دھمکایا اور اس نے تلوار میان میں کر لی اتنے میں اذان ہوئی
نماز کی تو آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو
رکعت پڑھی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدا درست ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی
دو رکعتوں میں متنفل تھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصری سے
اور طحاوی حنفی نے جو دعوی کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے انکا دعوے مقبول نہیں اسلیے کہ نسخ کی
کوئی دلیل نہیں **عن** أبي سلمة بن عبد الرحمن أن جابرا أخبره أنه صلى مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بإحدى الطائفتين
ركعتين ثم صلى بالطائفة الأخرى ركعتين فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع ركعات
وصلى بكل طائفة ركعتين **ترجمہ** ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی جابر سے کہ انہوں نے
پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر پڑھی دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت تو آپ نے چار رکعت پڑھی ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت
ف اس سے بھی یہی مسئلہ ثابت ہوا کہ متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ
خلاف جو کرتے ہیں محض بے دلیل ہے **كتاب الجمعة**
یہ کتاب ہے جمعہ کی بیان میں **ف** جمعہ بضم میم اور بسکون اور بفتح میم سب جائز ہے چنانچہ فراء سے
یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت میں جمعہ کے دن
کو یوم العروبہ کہتے تھے **عن** عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
إذا أراد أحدكم أن يأتي الجمعة فليغتسل **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب ارادہ کرے کوئی تم میں کا کہ جمعہ کی نماز کو آوے تو غسل کر لیوے
ف جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب
ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی منقول ہے اور جمہور
سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہیں اور جمہور نے بھی کئی روایتوں سے تمسک

کیا ہے چنانچہ ایک روایت مرفوع میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو
کیا تو خیر وہ بھی سہی اور جو نہایا تو نہانا افضل ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ قَآئِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَآءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے کہ جو تم میں
سے جمعہ کی نماز کو آوے تو نہا لیوے مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے عبدالرزاق
نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم نے اور عبداللہ نے کہ دونوں صاحبزادے ہیں
عبداللہ بن عمر کے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت
کی اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرملہ بن یحیی نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس
نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ نے کہ سنا انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مثل اسکی جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَآءَ
فَلَمْ اَزِدْ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ عمر بن خطاب خطبہ
پڑھتے تھے جمعہ کے دن کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے (اور روایتوں سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمان تھے) اور حضرت عمر نے انکو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا
(یعنی پہلے سے آنا تھا) تو انہوں نے کہا مجھے آج کام ہو گیا اور میں گھر بھی نہیں گیا تھا کہ اذان
سنی تو مجھ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا حضرت عمر نے کہا کہ وضو ہی سہی مگر تمکو معلوم نہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
فَعَرَّضَ بِهٖ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَّتَاَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَآءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَا زِدْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَآءَ اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَيْضًا
اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ

تَلِيْغْتَسِل ترجمہ ابوہریرہ نے کہا حضرت عمر ایکدن جمعہ کا خطبہ لوگون مین پڑہتے تہے کہ عثمان بن عفان
آئے اور حضرت عمر نے کہا کیا حال ہوگا ان لوگون کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہین تو حضرت عثمان
نے کہا اے امیر المؤمنین جب مین نے اذان سنی تو اور کچہ نہین کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور آیا حضرت
عمر نے کہا خیر وضو ہی سہی اور تم نے نہین سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جب کوئی
جمعہ کو آوے تو ضرور نہاوے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ابوسعید خدری نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَۃَ مِنْ مَّنَازِلِھِمْ وَمِنَ الْعَوَالِیْ فَیَاْتُوْنَ
فِی الْعَبَاءِ وَیُصِیْبُھُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْھُمُ الرِّیْحُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ
مِّنْھُمْ وَھُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَطَھَّرْتُمْ لِیَوْمِکُمْ ھٰذَا
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تہے اپنے گہرون سے اور مدینہ کی
بلند محلون سے اور عبائین پہنتی تہی (اونٹون کے بالون کی) اور ان پر غبار پڑتا تہا اور بدبو نکلتی تہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس آئے ان مین سے اور فرمایا اگر تم نہایا کرو آج کے دن تو خوب ہو
اور وہ شخص میرے ہی پاس تہا **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ اَھْلَ عَمَلٍ وَّلَمْ تَکُنْ
لَّھُمْ کُفَاۃٌ فَکَانُوْا یَکُوْنُ لَھُمْ تَفَلٌ فَقِیْلَ لَھُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ترجمہ حضرت عائشہ
نے فرمایا لوگ محنتی تہے اور انکے پاس نوکر چاکر تو تہے ہی نہین اس لیے ان مین بدبو آنے لگی تو انکو
حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّسِوَاکٌ وَّیَمَسُّ
مِنَ الطِّیْبِ مَا قَدَرَ عَلَیْہِ اِلَّا اَنَّ بُکَیْرًا لَّمْ یَذْکُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِی الطِّیْبِ وَلَوْ مِنْ
طِیْبِ الْمَرْاَۃِ ترجمہ ابوسعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جوان کو
جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہو اور تہوڑی خوشبو لگالی جتنی ہو سکے مگر بکیر نے عبدالرحمن کا ذکر نہین
کیا اور خوشبو مین کہا اگرچہ خوشبو عورت کی ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ ذَکَرَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَالَ طَاؤُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَیَمَسُّ

طِيبًا اَوْدُهْنًا اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ قَالَ لَا اَعْلَمُهٗ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا قول کہ غسل جمعہ کے باب مین تہا تو طاؤس نے کہا ابن عباس سے کہ لگا دے خوشبو یا تیل اگر اس کی
گھروالی کی پاس ہو تو ابن عباس نے کہا یہ مین نہین جانتا کہا مسلم نے روایت کی ہم سے اسحق بن ابراہیم
نے ادن سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ہرون نے ادن سے ضحاک نے دونون نے
ابن جریج سے اسی اسناد سے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ
فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ مین ایکبار نہاوے اور اپنا سر بدن دہووے
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ
ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً
وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا
قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ
حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو نہاوے جمعہ کے دن جنابت سے اس مین صاف اشارہ ہی کہ اپنی بی بی سے صحبت بہی کرے
پہر جاوے یعنی اول گہڑی مین تو اوس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت مین گیا
اوس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتہی ساعت
مین گیا اوس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچوین ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک انڈا قربان کیا پہر جب
امام نکل آیا (یعنے خطبہ پڑہنے لگا) تو فرشتے (یعنے حاضری نویس مسجد کے دروازے پہ حاضری لکہتے تہے)
وہ مسجد مین حاضر ہوگئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اسوقت جو آیا اوسکی حاضری نہین لکہی گئی اور وہ آنے کی
کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پاوے ف اس مین اختلاف ہی کہ یہ گہڑیون کا حساب دن کے
شروع سے ہے یا زوال کے بعد سے مذہب امام مالک کا اور ان کے اکثر یارون اور قاضی حسین کا اور
امام الحرمین کا تو یہ ہے کہ ان گہڑیون سے مراد زوال کے بعد کے چند لحظے ہین اور ان کے نزدیک زوال
کے بعد جانا چاہیے اور ان لوگون نے دعوے کیا ہے کہ یہی معنی لغوی ہین اور مذہب امام شافعی اور جمہور اصحا

ان کے کا یہی ہے کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور ان کھڑیوں کا حساب انکے نزدیک شروع سے دن کے ہے اور
یہی مذہب ہے حبیب مالکی اور اکثر علماء کا اور نسائی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے فرشتے
صحیفے کو لپیٹ دیتے ہیں اور پھر کسی کی حاضری نہیں لکھتے غرض دلائل سے قوی یہی مذہب ہے کہ قبل زوال
مسجد میں جانا چاہیے اور آنحضرت کی عادت بھی یہی تھی **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ **ترجمہ** سعید بن مسیب کو ابوہریرہ نے خبر دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو چپ رہو جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو
تم نے بھی ایک لغو بات کہی (یعنی اشارے سے چپ کرانا ضرور ہے اتنی بات بھی منع ہے۔ کہا مسلم نے اور
روایت کی مجھ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے انکے دادا نے انسے عقیل بن
خالد نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عمر بن عبدالعزیز نے ان سے عبداللہ بن ابراہیم نے اور
ابن مسیب نے دونوں سے روایت کی ابی ہریرہ نے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کی جو ابھی گذری اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھسے محمد بن حاتم نے ان
سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں سے یہی حدیث
مثل اسکی مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ
فَقَدْ لَغِيْتَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اِنَّمَا هُوَ فَقَدْ
لَغَوْتَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے
کہے چپ رہو جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغو بات کی ابوالزناد نے کہا لغیت ابوہریرہ
کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل میں لغوت ہے **ف** قرآن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغو میں واو ہے
یا نہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالْغَوْا فِيْهِ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات
نہ کرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ بھی کرے تو اشارے سے غرض کلام کو بعض علما نے حرام کہا ہے اور شافعی
کے اس میں دو قول ہیں اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی اور عام

علمار کا مذہب ہی کہ اسوقت چپ رہنا واجب ہے خطبہ سننے کے لیے اور نخعی اور شعبی اور بعض سلف سی منقول
ہے کہ یہ واجب نہین مگر جبکہ خطبہ مین قرآن پڑہا جاوے اُس مین بہی اختلاف ہی کہ جب امام سے دور ہو
اور خطبہ نہ سنتا ہو تب بہی چپ رہنا واجب ہی سو جمہور کا تو یہی قول ہی کہ چپ رہنا واجب ہے اور نخعی اور
احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْهِ سَاعَةٌ لَّا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ
وَّهُوَ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ زَادَ قُتَیْبَةُ فِیْ رِوَایَتِهٖ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اسمین
ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اسوقت نماز پڑہتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو بیشک اللہ
تعالے اسکو دیوے قتیبہ نے اپنی روایت مین ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گہڑی بہت تہوڑی ہے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا یُوَافِقُهَا
مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَقَالَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا وَیُزَهِّدُهَا ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہی
کہ جو مسلمان اسوقت کہڑا نماز پڑہتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالے بیشک اسکو عطا کرے اور
اپنے ہاتھ سے آپنے اشارہ کیا کہ وہ بہت تہوڑی ہے اور اوس کی رغبت دلاتے تہے اور کہا
مسلم نے روایت کی ہم سے ابن مثنی نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے ان
سے محمد نے اون سے ابوہریرہ نے کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت
کی مجہہ سی حمید بن مسعدة الباہلی نے اون سے بشر نے اون سے سلمہ نے ان سے محمد نے اون سے ابوہریرہ نے
کہا ابوہریرہ نے کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکی عَنْ اَبِیْ
هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ یَّسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهَا خَیْرًا
اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ وَهِیَ سَاعَةٌ خَفِیْفَةٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے کہ نہین مانگتا اوس مین کوئی مسلمان کسی خیر
کو مگر اللہ تعالی ضرور اسکو دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تہوڑی ہے اور کہا مسلم نے روایت کی مجہہ سے ابو طاہر نے

ادن سے عبدالرزاق نے ادن سے معمر نے ادن سے ہمام بن منبہ نے ادن سے ابوہریرہؓ نے انہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے اور اسمین یہ نہین کہا کہ وہ ساعت بہت تہوڑی ہے **ف** اگلے لوگون کا اختلاف ہے
کہ وہ ساعت کب ہی اور اس کے کیا معنے کہ وہ دعا مانگنے والا کہڑا نماز پڑہتا ہو غرض بعضون نے کہا کہ وہ
عصر سے مغرب تک ہی اور مراد کہڑے رہنے سے یعنی نماز سے دعا ہے اسلیے کہ صلوۃ کے معنی دعا بہی آئے ہین اور کہڑے
ہونیسے مراد یہہ ہے کہ دعا کے ساتہہ قیام کرتا ہو یعنے دعا مین مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب سے امام نکلتا ہے
اسوقت سے نماز سے فارغ ہونے تک ہی اور کسینے کہا وہ نماز کے شروع سے اسکے ختم تک ہی اور انکے نزدیک
صلوۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضون نے کہا وہ جب سے ہے کہ امام منبر پر بیٹہتا ہے نماز سے فارغ ہونے تک
اور بعضون نے کہا وہ اخیر گہڑی ہے جمعہ کے دن کی قاضی نے کہا اور ان سب اقوال کے مقدمہ مین آثار مروی
ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعضون نے کہا وہ زوال کے قریب ہی اور بعضون نے
کہا زوال سے اسوقت تک ہی کہ سایہ ایک ہاتھ ہو جاوے اور بعضون نے کہا وہ سارے دن مین چہپی ہوئی ہے
جیسے لیلۃ القدر چہپی ہوئی ہے اور بعضون نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہی اور قاضی نے کہا
یہ مراد نہین ہے کہ وہ ان سب وقتون مین ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے
کہ ان سب وقتون مین سے کسی وقت مین ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہی ہے جو روایت کیا مسلم نے ابو بردہ
کی روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسوقت سے ہے کہ امام بیٹہتا ہے یعنے منبر پر نماز تمام ہونے
تک **عَنْ** اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْنِ
سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
هِیَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ **ترجمہ** ابو بردہ نے کہا کہ مجہسے عبداللہ بن عمر نے کہا کیا تم نے
اپنے باپ سے جمعہ کی ساعت کے باب مین کچہہ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ بیان کرتے ہون مین نے کہا کہ ہان مین نے انسے سنا ہے
کہ وہ کہتے تہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے وہ گہڑی اسوقت سے ہے کہ امام بیٹہے (یعنے منبر پر) نماز کے ختم ہونے تک
پس یہ قول اس بارہ مین صحیح ہے اسلیے کہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے اور باقی اقوال ظن مین ان الظن
لا یغنی من الحق شیئا یعنے حق کے سامنے ظن کیا کام آتا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ

باب فضیلت یوم الجمعہ

خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی
مین آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی مین جنت گئے اور اسی مین وہان سے نکلے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ
اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ان دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن
ہے کہ اسی مین آدم پیدا ہوئے اوسی مین جنت گئے اوسی مین وہان سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر
اسی دن ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوا اور ہون گے خواہ
وہ فضیلت کی ہون یا نہ ہون اور یہ سب اسلیے بیان فرمائے کہ آدمی اسمین نیکی کے لیے طیار ہون اور اللہ
کی رحمت کا امیدوار رہین اور ابو بکر بن عربی نے کتاب احوذی شرح ترمذی مین کہا ہے کہ خروج
آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہوسکتی ہے کہ یہ نکلنا سبب ہوا انکی اولاد کے پیدا ہونے کا اور
انبیا اور رسل کے ظاہر ہونیکا اور قیامت کا ہونا سبب ہے دوستان خدا کے بامراد جنت مین جانے
کا اور دشمنان خدا کے نامراد دوزخ مین داخل ہونے کا غرض اس حدیث سے فضیلت جمعہ کی تمام
دنون پر ثابت ہوئی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّ كُلَّ اُمَّةٍ اُوْتِيَتِ
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْنَا هَدَانَا
اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پچھلے لوگ ہین اور آگے بڑھ جانے والے ہین قیامت کے دن فقط
اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہمکو انکے بعد پھر یہ دن جو ہمپر اللہ نے فرض کیا
اسکی ہمکو راہ بتادی اور لوگ سب ہمارے پیچھے ہین کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے
اور نصاری کی تیسرے دن (یعنے ہفتہ اور اتوار کو) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمِثْلِهِ ترجمہ اسکا مثل
اوپر کی روایت کی مروی ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ
أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
مِنَ الْحَقِّ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ هَدَانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمُ
لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سب کے پیچھے ہین اور سب کے آگے ہوجانے والے ہین قیامت کے دن اور ہم سب کے پہلے داخل ہونگے
جنت مین مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگون کو کتاب ہم سے پہلی ملی ہے اور ہمکو ان کے بعد اور انہون
نے اختلاف کیا سچی بات مین سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جسمین اختلاف کیا اور اللہ نے ہمکو راہ بتادی
پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لیے ہی اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا نصاری کا (یعنی اتوار)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا
فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَالْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ **ترجمہ**

وَهٰذَا

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا مین سب امتون سے پیچھے ہین اور قیامت
مین سب سے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگون کو کتاب ہم سے پہلی ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن
ہے (یعنی جمعہ) جو ان پر فرض کیا تھا اور اسمین انہون نے اختلاف کیا سو اللہ نے ہم کو راہ بتادی سو
وہ لوگ ہمارے پیچھے ہین (یعنی انکی عید ہماری پیچھے ہے) سو یہود کی عید کل ہے نصاری کی پرسون -

عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللّٰهُ
عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْأَحَدِ
فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ
تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ
لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاصِلٍ الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** ربعی اور حذیفہ دونون نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے بھولادیا جمعہ کو ان لوگون کے لیے جو ہم سے پہلے
تھے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاری کی یکشنبہ کو ہوئی اور اللہ ہمارے ساتھ آیا اور ہم کو راہ بتائی

جمعہ کے دن کی غرض جمعہ اور ہفتہ اور اتوار عیدون کی یہ ترتیب کہی اور وہ ایسے ہی لوگ ہمارے پیچھے رہین گے قیامت کے دن ہم دنیا مین سب سے پیچھے آئے اور قیامت میں سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور ایک روایت مین یہ لفظ ہے المقضی بینہم کہا مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہ روایت کی ہم سے ابوکریب نے اون سے ابن ابی زائدہ نے اون سے سعد نے اون کو ربعی بن خراش نے اون سے حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو راہ بتائی گئی جمعہ کی اور راہ لوگون کو بہلا دیا جو ہم سے پہلے تہے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کی بیان کی یعنے جو اوپر گذری)

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازون میں سے فرشتے لکہتے ہین کہ فلانا سب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اوسکے بعد وہ پہر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے سب فرشتے نامہ اعمال لپیٹ دیتے ہین اور خطبہ آنکر سننے لگتے ہین اور جو اول آیا اوس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اوسکے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے اوس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک مینڈھا کرے اوسکے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے اسکے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسا کوئی ایک انڈا خدا کی راہ مین دیوے کہا مسلم نے روایت کی ہم سے یحیی بن یحیی اور عمرو ناقد نے سفیان سے انہون نے زہری سے انہون نے سعید سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُورَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتَّى صَغَّرَ إِلَى مَثَلِ الْبَيْضَةِ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دروازے پر مسجد کے ایک فرشتہ ہوتا
ہے کون سب سے پہلے جو آتا ہے اسکو ایسا لکھتا ہے جیسے کسی نے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے آتے
جاتے ہیں انکو گھٹاتا جاتا ہے یہانتک کہ اسکی مثل لکھتا ہے جس نے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا پھر جب
امام منبر پر بیٹھا نامہ اعمال لپیٹ دیا اور ہر دروازے کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگے عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا
قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ
الْاُخْرٰى وَفَضْلَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جس نے غسل
کیا اور جمعہ میں آیا اور جتنی تقدیر میں تھی نماز پڑھی اور چپ رہا خطبہ سے فارغ ہونے تک پھر امام کے ساتھ
نماز ادا کی اوس کی گناہ بخش گئے اس جمعہ سے جمعہ گذشتہ تک اور تین دن کے اور زیادہ ف
اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندھنے کے ضروری بات کرنا روا ہے اور قبل خطبہ کے نوافل
مستحب ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور فضیلت غسل
کی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ
وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ میں آوے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اوس کے
اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہ بخش جاوینگے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریوں سے کھیلے
اوس نے بیفائدہ کام کیا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ
زَوَالُ الشَّمْسِ ترجمہ جابر عبد اللہ کے فرزند نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ (یعنے جمعہ کی) پھر لوٹ کر آرام دیتے تھے اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کو حسن نے کہا جعفر سے
کہ اوسوقت کیا وقت ہوتا تھا انہوں نے کہا آفتاب ڈھلنے کا وقت عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ نَذْهَبُ اِلٰى جِمَالِنَا فَنُرِيْحُهَا زَادَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ حِيْنَ

تزول الشمس یعنی النواضح ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی انہون نے کہا جب وہ نماز پڑھ چکتے تھے تب ہم جاتے
تھے اور اپنے اونٹون کو آرام دیتے تھے عبد اللہ نے اپنی روایت مین یہ بات زیادہ کی کہ آرام پاتے ہین
جب آفتاب ڈھل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ قال ما کنا
نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ زاد ابن حجر فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ سہل نے کہا ہم دوپہر کا سونا اور پہر دن چڑہے کا کہانا نسوتے اور نہ کہاتے تہے مگر بعد نماز جمعہ کے
ابن حجر نے اپنی روایت مین یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین عن ایاس بن
سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال کنا نجمع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا زالت الشمس ثم نرجع نتتبع الفیء ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے
روایت کی کہ انہون نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ جب سورج
جاتا تہا پھر لوٹتے تھے سایہ ڈھونڈہتے ہوئے یعنی دیوارون کا سایہ نہ ہوتا تہا عن ایاس بن سلمۃ
ابن الاکوع عن ابیہ قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم نرجع وما
نجد للحیطان فیأ نستظل بہ ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے
کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور جب لوٹتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو
دیوارون کا سایہ نہ پاتے تہے کہ جس کی آڑ مین آوین ف ان سب روایتون سے جمعہ کا جلدی پڑہنا
ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جماہیر علما کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ جمعہ
نہین روا ہے مگر بعد زوال کے اور انکا خلاف کسی نے نہین کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونو
کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نووی نے اس مقام مین تائید شافعیہ وغیرہ کی کی ہے مگر امام احمد کا
مذہب بہی دلائل صحیحہ سے خالی نہین اگرچہ جمہور سب کی تاویل کرتے ہین اور جلدی کے مبالغہ پر ان روایتون
کو اتارتے ہین اور کہتے ہین کہ صحابہ صبح کا کہانا اور دوپہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تہے اور واسطے ان دونو
مین دیر کرنے کی یہ تہی کہ وہ اول وقت آتے تہے لہذا ان کامون مین دیر کرتے کہ شاید تکبیر اولی یا خطبہ نہ جاتا رہے اور یہ جو مروی ہے کہ ہم سایہ
ڈھونڈہتے تہے اور نہ پاتے اسکی تاویل مین کہتے ہین کہ جمعہ اول وقت ہوتا تہا اور دیوارین گھرون کی چہوٹی تہین اسلیے سایہ
نہ ملتا تہا اور شاید سایہ تہوڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد چہپانے کو کفایت نہ کرتا ہو اور اونٹون کو آرام

دینے سے مراد یہ ہے کہ انکو کام سے چھوڑ دیتے اور دانہ چارہ دیتے یا چراگی پر چھوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے راحت پاوین عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ قائما ثم یجلس ثم یقوم قال کما تفعلون الیوم ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے جمعہ کے دن کہڑے ہوکر پہر بیٹہہ جاتے پہر کہڑے ہوجاتے جیسے تم لوگ آجکل کرتے ہو عن جابر بن سمرۃ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرء القرآن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو خطبہ پڑہا کرتے تہے اور انکے بیچ مین بیٹہتے تہے اور خطبون مین قرآن شریف پڑہتے اور لوگون کو نصیحت کرتے عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما یوم الجمعۃ ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن نبأک انہ کان یخطب جالسا فقد کذب فقد واللہ صلیت معہ اکثر من الفی صلوۃ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کہڑے ہوکر پڑہتے پہر بیٹہہ جاتے پہر کہڑے ہوتے اور کہڑے کہڑے پڑہتے اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹہہ کر پڑہتے اس نے خدا کی قسم جہوٹ کہا مین نے ان کے ساتہہ دو ہزار سے زیادہ نماز پڑہی ہے عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما یوم الجمعۃ فجاءت عیر من الشام فانفتل الناس الیہا حتی لم یبق الا اثنا عشر رجلا فانزلت ھذہ الآیۃ التی فی الجمعۃ واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیہا وترکوک قائما ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوکر خطبہ پڑہتے تہے جمعہ کے دن سو ایک بار ایک ٹانڈا آیا ملک شام سے (غلہ لیکر) اور لوگ اسکی پاس دوڑ گئے صرف بارہ آدمی آپ کے ساتہہ رہ گئے او سپر یہ آیت اتری جمعہ کو کہ جب دیکہتے ہین تجارت یا کوئی کہیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہین اسطرف اور چہوڑ جاتے ہین تجہکو کہڑا ہوا عن حصین بھذا الاسناد وقال ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب ولم یقل قائما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس نے قائما کا لفظ نہین کہا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقدمت سویقۃ قال فخرج الناس الیہا فلم یبق الا اثنا عشر رجلا انا فیہم قال فانزل اللہ تعالی واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیہا وترکوک قائما الی آخر الآیۃ

جابر نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جمعہ کے دن سو ایک ناقہ آیا اور لوگ صحابہ سے نکل گئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا سو اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری اور جب دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل اوسکی طرف دوڑ جاتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ ابو بکر اور عمر مسجد سے نہیں گئے بلکہ ان بارہ آدمی میں تھے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے اور بیچ میں بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبہ ضرور ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے بھی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے ابو حنیفہ رح نے کہا کہ بیٹھکر پڑھنا بھی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور کے نزدیک بیٹھنا دو خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کے طحاوی نے کہا یہ امر سوای شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ یوں ہی ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے فرمایا نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے (نووی) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ترجمہ کعب بن عجرہ داخل ہوئے مسجد میں اور عبد الرحمن ام حکم کا بیٹا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انہوں نے کہا دیکھو اس خبیث کو کہ خطبہ پڑھتا ہے بیٹھے ہوئے اور اللہ تعالے فرماتا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کھیل کو تو دوڑ جاتے ہیں اس کی طرف اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا ہوا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ

ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ ترجمہ حکم بن میناء سے عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اپنی منبر کی لکڑیون پر کہ لوگ باز آوین جمعہ کے چھوڑ دینے سے نہین تو اللہ تعالے انکے دلون پر مہر کر دیگا کہ وہ غافلون مین ہو جاوین گے ف یعنی از سے لطف و رحمت کو دور کر لیگا اور اسباب خیر کو باز رکھیگا یہی قول ہے اکثر متکلمین کا عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی تو آپ کی نماز خطبہ بیچ بیچ کا تھا یعنے نہ بہت لنبا نہ چھوٹا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلعم الصَّلَوٰتِ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے آپ کی آنکھین سرخ ہو جاتین اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرانیوالے تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ مین اور قیامت یون بھیجا گیا ہون اور اپنے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے اور سب کامون سے بری نئے کام ہین اور ہر نیا کام گمراہی ہے پھر فرماتے کہ مین ہر مومن کا دوست ہون اسکی جان سے زیادہ پھر جو مومن مر کر مال چھوڑ جاوے وہ اس کے گھر والون کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے انکی پرورش میری طرف ہے اور انکا خرچ مجھپر ہے ف اس حدیث مین کئی فائدے ہین اول اداب خطبہ پڑہنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈراوے۔ دوسرے قرب قیامت تیسرے اما بعد کا لفظ کہ یہہ خطبون مین کہنا مسنون ہے چوتھے بدعت کی برائی پانچوین تقسیم بدعت کا باطل ہونا چھٹے محدثات یعنے نئے کامون کو مراد عبادات مین ہون یا عادات مین ساتوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت مومنون پر جو ہزار درجہ ماں باپ سے بڑہکر ہے آٹھوین

یہہ کہ ابتدا ئی اسلام مین آپکی عادت تہی کہ جو مرے اور قرض چہوڑ جاوے اور کچہ مال اسکی موافق نہ چہوڑے
اسپر آپ نماز جنازہ نہ پڑہتے تہے پہر جب ملک فتح ہوئے تب آپ نے یہ حکم دیا جو حدیث مین مذکور ہوا عن
جعفر بھذا الاسناد نحوہ وفی حدیث عبد العزیز ثم یقرن بین اصبعیہ وفی حدیث ابن
میمون ثم قرن بین اصبعیہ الوسطی والتی تلی الابھام ترجمہ جعفر نے اسی اسناد سے روایت کی اور
عبد العزیز نے اپنی روایت مین کہا پہر ملاتے دو انگلیان اپنی اور ابن میمون نے کہا اپنی بیچکی اور انگوٹہے کی انگلی ملاتے عن جعفر بن محمد
عن ابیہ قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما یقول کانت خطبۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یوم الجمعۃ یحمد اللہ ویثنی علیہ ثم یقول علی اثر ذلک وقد علا صوتہ ثم
ساق الحدیث بمثلہ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن یہہ تہا کہ اللہ تعالے کی حمد وثنا کی اور پہر اوس کے بعد آواز بلند سے یہ فرمایا اور
بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یخطب الناس یحمد اللہ ویثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم یقول من یھدہ اللہ
فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ وخیر الحدیث کتاب اللہ ثم ساق الحدیث بمثل
حدیث الثقفی ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے لوگون پر اور اللہ کی حمد
وثنا کرتے تہے ان لفظون سے جو اسکی درگاہ کے لائق ہین پہر فرماتے تہے جسکو اللہ راہ بتاوے اسکو
کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکو کوئی راہ بتانے والا نہین اور سب باتون سے
بہتر اللہ کی کتاب ہے پہر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقفی کی یعنے جو اوپر گذری عن ابن عباس
رضی اللہ عنہ ان ضمادا قدم مکۃ وکان من ازد شنوءۃ وکان یرقی من ھذہ
الریح فسمع سفھاء من اھل مکۃ یقولون ان محمدا مجنون فقال لو انی رایت ھذا
الرجل لعل اللہ یشفیہ علی یدی قال فلقیہ فقال یا محمد انی ارقی من ھذہ الریح و
ان اللہ یشفی علی یدی من شاء فھل لک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحمد
للہ نحمدہ ونستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد قال فقال اعد
علی کلماتک ھؤلاء فاعادھن علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث مرات

پسا ساوے

قال فقال لقد سمعت قول الکهنة وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت مثل کلمات هؤلاء ولقد بلغن ناعوس البحر قال فقال هات یدک ابایعک علی الاسلام قال فبایعه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی قومک قال وعلی قومی قال فبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم سریة فمروا بقومه فقال صاحب السریة للجیش هل اصبتم من هؤلاء شیئا فقال رجل من القوم اصبت منهم مطهرة فقال ردوها فان هؤلاء قوم ضماد ترجمہ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ضماد مکہ میں آیا (ایک شخص کا نام ہے) اور قبیلہ ازد شنوءہ سے تہا اور جنون اور آسیب وغیرہ کو جہاڑتا تہا تو مکہ کے نادانون سے سُنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہین (پناہ اللہ صاحب کی) تو اس نے کہا ذرا مین انکو دیکہون شاید اللہ میرے ہاتہ سے انہے چنگا کردے غرض آپ سے ملا اور کہا کہ اے محمد مین جنون وغیرہ کو جہاڑتا ہون اور اللہ میرے ہاتہ سے جسکو چاہتا ہے شفا دیتا ہے پہر انکو خواہش ہے تو آپ نے فرمایا ان الحمد للہ سے اما بعد تک یعنی سب خوبیان اللہ ہی مین مین اسکی خوبیان کرتا ہون اور اس سے مدد چاہتا ہون جسکو اللہ راہ بتاوے اسکون بہکادے اور جسے وہ بہکادے اسکون راہ بتاوے اور گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی نہین شریک اسکا اور محمد بندہ اور بہیجا ہوا اسکا ہے اب بعد حمد کے جو کہو کہون ضماد نے کہا پہر تو کہو ان کلمات کو (الحمد للہ کہ ضماد پر ایمان کا لپٹ چڑہ گیا) غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تین بار پڑہا پہر ضماد نے کہا ہمی مین نے تو کاہنون کی باتین سنین جادوگرون کے اقوال سُنے شاعرون کے شعرین سنین مگر ان کلمات کے برابر مین نے کسی کو نہین سُنا اور یہ تو دریای بلاغت کی تہ تک پہونچ گئی ہین پہر ضماد نے کہا اپنا ہاتہ لائیے کہ مین اسلام کی بیعت کرون غرض انہون نے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیعت لیتا ہون مین تم سے اور تمہاری قوم سے انہون نے عرض کی کہ ہان مین اپنی قوم کیطرف سے بہی بیعت کرتا ہون آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور وہ اون کی قوم پر گذرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچہ نہین لوٹا تب ایک شخص نے کہا کہ ہان مین نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے انہون نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پہیر دو اس لیے کہ یہ قوم ضماد ہے (اور وہ ضماد کی بیعت کے سبب امان مین آچکے ہین) عن واصل بن حیان قال قال ابو وائل خطبنا عمار فاوجز وابلغ فلما نزل قلنا یا ابا الیقظان لقد ابلغت واوجزت فلو کنت تنفست

ناموس ؟ قاموس

ناعوس

قاموس

فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِہٖ مَئِنَّۃٌ مِنْ فِقْھِہٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَۃَ وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا ترجمہ واصل بن حیان نے کہا کہ ابو وائل نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمار نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلیغ پھر جب وہ اترے منبر سے تو ہم نے کہا اے ابو الیقظان تمنے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا اور اگر میں ہوتا تو ذرا اس خطبہ کو طویل کرتا تب عمار نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آدمی کو نماز کا لنبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا نشانی ہے اسکی سمجھدار ہونے کی سو تم نماز کو لنبا کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا اور بعضا بیان جادو ہوتا ہے (یعنے تاثیر رکھتا ہے) عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَدْ غَوٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ فَقَدْ غَوِیَ عدی بن حاتم نے کہا کہ ایک شخص نے خطبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَدْ غَوٰی یعنے جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا برا ہے تو خطیب یوں کہہ ومن یعص اللہ ورسولہ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فَقَدْ غَوِیَ ف ومن یعصہما کے لفظ کو آپ نے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں ضمیر جو ہی تو اللہ او رسول کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہے فوت ہوتا ہے اور ومن یعص اللہ ورسولہ کو اسی لیے پسند کیا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا یَامَالِکُ ترجمہ صفوان بن یعلے نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے وَنَادَوْا یَامَالِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ ف اس حدیث سے قرآن پڑھنا خطبہ میں ثابت ہوا اور اس کے مشروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف ہے اور شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ ایک ہی آیت ہو عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَھُوَ یَقْرَأُ بِھَا عَلَی الْمِنْبَرِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ ترجمہ عمرہ کی بہن نے کہا کہ میں نے سورہ ق والقرآن المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک

سے سنکر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ مین منبر پر پڑہا کرتے تہے **عن** عمرۃ عن اُختٍ لعمرۃ
رضی اللہ عنہا بنت عبد الرحمن کانت اکبر منہا بمثل حدیث سلیمان بن بلال **ترجمہ**
عمرہ جو عمرہ کی بہن ہین کہ وہ بڑی تہین اون سے بہی یہی روایت مروی ہوئی مثل روایت سلیمان بن بلال
کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی **عن** بنت لحارثۃ بن النعمان قالت ما حفظت ق الا من
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بہا کل جمعۃ قالت وکان تنورنا وتنور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحدًا **ترجمہ** حارثہ کی بیٹی نے کہا کہ نہین یاد کی مین نے سورہ
ق مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ مبارک سے سنکر کہ آپ اسکو ہر جمعہ مین پڑہا کرتے تہے اور رہا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تہا یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سبحان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تہے کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا **عن** امّ ہشام بنت حارثۃ
ابن النعمان رضی اللہ عنہا قالت لقد کان تنورنا وتنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واحدًا سنتین او سنۃ او بعض سنۃ وما اخذت ق والقرآن المجید الا عن لسان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرءھا کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب الناس **ترجمہ** ام ہشام
بنت حارثہ نے کہا کہ تنور ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی تہا دو برس یا ایک برس اور
کچہ ماہ تک اور نہین سیکہا مین نے سورہ ق کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ
اسکو ہر جمعہ مین منبر پر پڑہتے تہے جب لوگون پر خطبہ پڑہتے **عن** عمارۃ بن رؤیبۃ قال
رای بشر بن مروان علی المنبر رافعًا یدیہ فقال قبح اللہ ہاتین الیدین لقد رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزید علی ان یقول بیدہ ہکذا واشار باصبعہ المسبحۃ **ترجمہ**
عمارہ بن رویبہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکہا کہ منبر پر ہاتہ اوٹہائے ہے (یعنے دعا کے لیے) تو کہا
کہ اللہ خراب کرے ان دونون ہاتہون کو مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہی کہ اس سے زیادہ
نہ کرتے تہے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی اونگلی سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتہ اوٹہانا خطبہ
مین دعا کے لیے بدعت ہے اور روا نہین ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور اور فقہا کا
عن حصین بن عبد الرحمن قال رایت بشر بن مروان یوم جمعۃ یرفع یدیہ فقال
عمارۃ بن رؤیبۃ فذکر نحوہ **ترجمہ** حصین نے بشر کو جمعہ کے دن ہاتہ اوٹہاتے دیکہا (یعنی خطبہ مین)

اور عمارہ نے وہی کہا جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ
يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کا پڑھتے تھے کہ ایک شخص
آیا آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھ لو یعنی سنت
ف یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آوے
اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور بعد اس کے خطبہ سننے لگے اور
اس کے بغیر بیٹھنا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اٹھکر ادا کرتے ہیں اور بعض
جہال خطبہ اول سنکر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں یہ خدا جانے کس نے انکو سکھایا ہے
اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ خطبہ کیوقت نہ پڑھے اور یہ حدیثیں انپر حجت ہیں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا روایت کی مجھسے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے ایوب سے اس نے عمرو
سے اس نے جابر سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے حماد نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں کیا
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ وَفِيْ
رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** جابر نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو اور دو رکعت
پڑھو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ ارْكَعْ **ترجمہ**
اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ
رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آوے اور امام خطبہ
پڑھنے کو صف سے نکل چکا ہو دو رکعت پڑھ لیوے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ
سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ

صَلِّ

فَقَالَ

قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا ترجمہ جابر نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیک بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی آپ نے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اوٹھو اور ان کو پڑھ لو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ترجمہ جابر نے کہا سلیک آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور وہ آکر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک اوٹھو اور دو رکعت پڑھ لو اور مختصر پڑھو پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضرور ہے کہ دو رکعت مختصر ادا کرے ف اس حدیث کے حکم عام نے مذہب حنفیہ کو پاش پاش کر دیا معلوم ہوا کہ انکو یعنی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں پہونچی عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيْدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَتٰى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا ترجمہ حمید نے کہا ابو رفاعہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ایک مرد غریب (مسافر) آیا ہے اپنا دین دریافت کرنے کو نہیں جانتا کہ اسکا دین کیا ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آگئے اور ایک کرسی لائے میں جانتا ہوں کہ اوسکی پائے لوہے کے تھے آپ اوس پر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی پر بیٹھنا منع نہیں) اور مجھے سکھانے لگے جو آپ کو اللہ نے سکھایا تھا پھر آپ نے خطبہ کو آکر تمام کیا (یہ کمال خلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے) عَنِ ابْنِ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بَعْدَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ يَقْرَأُ

بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ ابن ابی رافع نے کہا مروان نے ابوہریرہ کو خلیفہ کیا مدینہ میں اور آپ مکہ گیا ابوہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑہائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑہی پہر میں اون سے ملا اور کہا کہ آپ لے وہ سورتیں پڑہیں جو حضرت علی کوفہ میں پڑہتے تہے انہون نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہی کہ جمعہ میں یہی پڑہتے تہے (یعنی حضرت علی کے تقلید سے نہیں پڑہتا بلکہ متبع دلیل ہون سبحان اللہ صحابہ کو اسقدر تقلید سے نفرت تہی کہ یہہ کہنا پسند نہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی سند بتائی افسوس ہے انپر جو تقلید پر جان دیتے ہیں

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُولٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع نے وہی روایت بیان کی مگر اتنا فرق ہے کہ اسمیں کہا پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑہی اور دوسری میں سورہ منافقون اور عبد العزیز کی روایت میں مثل سلیمان بن بلال کے ہے ف اس سے استحباب ان دونون سورتون کے پڑہنے کا ثابت ہوا جمعہ میں

عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِي الصَّلٰوتَيْنِ ترجمہ نعمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدون اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہا کرتے تہے اور جب جمعہ اور عید دونو ایکدن میں ہوتی تب بہی انہیں سورتون کو دونون نماز میں پڑہتے مسلم نے فرمایا یہی روایت کی مجہہ سے قتیبہ نے اون سے ابوعوانہ نے اون سے ابراہیم نے اسی اسناد سے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ اَيُّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوٰى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ترجمہ عبید اللہ نے کہا ضحاک نے لکہہ بہیجا نعمان کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جمعہ میں سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سورہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہل اتاک عن ابن عباس
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَ
هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ
الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ ترجمہ عبداللہ عباس کے فرزند ارجمند نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں
سورہ جمعہ اور منافقون مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے کہا
روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اور مسلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابو کریب نے ان سے وکیع نے
دونوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے محمد بن بشار
نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے مخول نے اسی اسناد سے مثل اسکی دونوں نمازوں میں
جیسے سفیان نے روایت کی عن ابی هريرة رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى ابوہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر میں الم تنزیل ...... اور ہل اتی پڑھتے تھے ف اس سے ان سورتوں
کے پڑھنے کا استحباب ثابت ہوا عن ابی هريرة اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ
مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل
پہلی رکعت میں اور ہل اتے دوسری میں پڑھتے تھے عن ابی هريرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اسکی چار رکعت سنت پڑھ لے عن ابی هريرة
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو
فِي رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَاِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ
وَرَكْعَتَيْنِ اِذَا رَجَعْتَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑھ
چکو تو چار رکعت پڑھ لو عمرو نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم
کو کچھ جلدی ہو تو مسجد میں دو رکعت اور گھر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھ لو عن ابی هريرة قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا وليس في
حديث جرير منكم ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بعد جمعہ کے نماز
پڑھے تو چار رکعت پڑھے اور جریر کی روایت میں منکم کا لفظ نہیں ف معلوم ہوا کہ یہ چار رکعتیں
واجب نہیں مستحب ہیں اور محدثین کی احتیاط دیکھو کہ ایک لفظ جو جریر کے روایت میں تہا اسکو بھی بیان
کر دیا حالانکہ اسکو اصل مطلب میں کچھ دخل نہ تہا عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما انه
كان اذا صلى الجمعة انصرف فسجد سجدتين في بيته ثم قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصنع ذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمر کی عادت تھی کہ جب
جمعہ پڑھ چکتے تو گہر آکر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی
یہی کرتے تہے عن عبد الله بن عمر انه وصف تطوع صلوة النبي صلى الله عليه
وسلم فقال كان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي ركعتين في بيته قال
يحيى اظنه قرأت فيصلي او البتة ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نفلوں کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گہر نہ لوٹ آتے پھر دو رکعت پڑھتے
گہر میں یحیی نے کہا کہ مجھے خیال گذرتا ہے کہ میں نے پڑھا ہے (یعنی امام مالک کے روبرو قرأت حدیث
کے وقت) پھر پڑھتے انکو ضرور عن سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يصلي بعد الجمعة ركعتين ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ
کے بعد دو رکعت پڑھتے عن عمر بن عطاء بن ابي الخوار ان نافع بن جبير ارسله
الى السائب ابن اخت نمر يسأله عن شيء رآه منه معاوية رضي الله عنه في
الصلوة فقال نعم صليت معه الجمعة في المقصورة فلما سلم الامام قمت في
مقامي فصليت فلما دخل ارسل الي فقال لا تعد لما فعلت اذا صليت الجمعة فلا تصلها
بصلوة حتى تتكلم او تخرج فان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا بذلك ان
لا توصل صلوة بصلوة حتى نتكلم او نخرج ترجمہ عمر بن عطا نے کہا کہ نافع بن جبیر نے
بھیجا انکو سائب کیطرف اور کچھ پوچھا ایسی چیز کو جو انہوں نے دیکھی تھی معاویہ سے نماز میں
تو کہا سائب نے کہ ہاں میں نے انکے ساتھ جمعہ پڑھا ہے مقصورہ میں پھر جب امام نے سلام پھیرا

قال

نتكلم

تو مین اپنی جگہہ مین کہڑا ہوا اور نماز پڑہی پہر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بہیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کہا ایسا پہر نکرنا یعنے فرض اور سنت کے بیچ مین نہ بات کی نہ اس جگہہ سے ہٹے اور جب جمعہ پڑہنا تو جب تک کوئی بات نہ کرنا یا نکلنا نہین تب تک کوئی نماز نہ پڑہنا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہی حکم فرمایا ہے کہ ہم دو نمازون کو ایسا نہ ملا دین کہ انکے بیچ مین نہ بات کرین اور نہ نکلین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض اور سنت مین فرق کر دینا چاہیے کہ دونون کے بیچ مین یا بات کرے یا کہین چلا جاوے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت کی مجھسے ہارون نے اون سے حجاج بن محمد نے اون سے ابن جریج نے ان سے عمر بن عطا نے کہ نافع بن جبیر نے انکو بہیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ انہون نے کہا جب امام نے سلام پہیرا مین اپنی جگہہ مین کہڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہین کیا

کتاب صلوۃ العیدین

نماز عیدین کا بیان **ف** نماز عیدین شافعی اور جمہور اصحاب شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب غرض جب ہم قائل ہون کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اسکو چہوڑ دین تو ان کے ساتہ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرض کفایہ کا اور اگر سنت کے قائل ہون تو ان کے تارکین سے قتال واجب نہ ہوگا مانند سنت ظہر وغیرہ کی اور بعضون نے کہا ہے کہ اس صورت مین بہی قتال واجب ہوگا اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہین کہ بار بار عود کرتی ہے

عَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُّ صَلٰوةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَآءَ النِّسَآءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يُدْرٰى حِيْنَئِذٍ مَّنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدًى لَّكُنَّ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابن عباس

نے کہا مین گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور ابوبکر و عمر و عثمان سب کے ساتھہ تو ان سب کو
کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑہتے تھے اور اسکے بعد خطبہ پڑہتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوترے یعنے
خطبہ پڑہکر گویا مین ان کیطرف دیکھہ رہا ہون جب انہون نے لوگون کو ہاتھہ سے اشارہ کرکے بٹھانا شروع
کیا پہر ان کی صفین چیرتے ہوئے آپ عورتون کے پاس آئے اور آپکے ساتھہ بلال بہی تھے اور آپ نے
یہ آیت پڑہی یا ایہا النبی سے آخر تک یہانتک کہ فارغ ہوئے آپ اس سے اور پہر فرمایا کہ تم نے اس سب کا
اقرار کیا کہ اون مین سے ایک عورت نے کہا کہ ہان اے نبی اللہ تعالے کے راوی نے کہا معلوم نہین
وہ کون تہے پہر انہون نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا پہیلایا اور کہا لاؤ تمہیرے ماں باپ
تمپر فدا ہون اور وہ سب چہلے اور انگوٹھیان اوتار کر بلال کے کپڑے مین ڈالنے لگین **فائدہ**
اس آیت کے معنی یہ ہین اے نبی جب آوین تیرے پاس ایمان لانیوالیان عورتین اور بیعت کرین وہ تجھہ
سے کہ نہ شریک کرینگی اللہ کے ساتھہ کسی کو (یعنی نبی ولی پنجہ شدہ گور چلہ امام امام زادہ کسی کو) اور نہ
چوری کرین گی اور نہ زنا کرین گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرین گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتھہ پانو سے
بہتان باندہین گی اور نہ کسی دستور کی بات مین تیری نافرمانی کرین گی تو اون سے بیعت لی اور
ان کے لیے بخشش مانگ اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہہ سورہ ممتحنہ
مین ہے غرض آپنے اس آیت کے موافق ان سے اقرار لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید مین خطبہ بعد نماز
ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتون کو نصیحت کرنا مستحب ہے اور عورتون کا حاضر ہونا عید مین مسنون ہے
اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے۔ اور عورتون کا مردون سے دور رہنا مستحب ہے اور ضرور اور صدقہ
تطوع مین ایجاب و قبول ضرور نہین صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورت کو اپنے مال مین سے صدقہ دینا
بغیر اجازت شوہر کے روا ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول اشہد علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لصلی قبل الخطبۃ قال ثم خطب فرای انہ لم یسمع النساء فاتاہن
فذکرہن ووعظہن وامرہن بالصدقۃ وبلال رضی اللہ عنہ قائل بثوبہ فجعلت
المرأۃ تلقی الخاتم والخرص والشیء ترجمہ ابن عباس کہتے تہے مین گواہی دیتا ہون کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتون نے نہین سنا
پہر آپ ان کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور حکم دیا صدقہ کا اور بلال اپنا کپڑا پہیلائے ہوئے تہے

اور عورتوں میں سے کوئی انگوٹھی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورتیں دور ہوں تو امام بعد خطبہ کے ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور انکو اوامر و نواہی ضرور سمجھا دے مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابو الربیع نے ان سے حماد نے اور کہا روایت کی مجھ سے یعقوب دورقی نے ان کو اسمعیل نے دونوں نے روایت کی ایوب سے اسی اسناد سے مثل اسکی **عن** جابر بن عبد الله قال سمعته يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قام يوم الفطر فصلى فبدأ بالصلوة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ نبي الله صلى الله عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكرهن وهو يتوكأ على يد بلال رضي الله عنه وبلال باسط ثوبه يلقين النساء صدقة قلت لعطاء زكوة يوم الفطر قال لا ولكن صدقة يتصدقن بها حينئذ تلقي المرأة فتخها ويلقين قلت لعطاء أحقا على الامام الآن ان يأتي النساء حين يفرغ فيذكرهن قال اي لعمري ان ذلك لحق عليهم وما لهم لا يفعلون ذلك **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا لوگوں پر اور جب فارغ ہوئے تو اوترے اور عورتوں میں تشریف لائے اور انکو نصیحت کی اور وہ بلال کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں راوی نے کہا میں نے عطا سے پوچھا کہ یہ صدقہ فطر تھا انہوں نے کہا نہیں یہ اور صدقہ تھا کہ وہ دیتی تھیں غرض ہر عورت چھلے ڈالتی تھی اور پھر دوسری اور پھر تیسری میں نے عطا سے کہا کہ اب بھی امام کو واجب ہے کہ عورتوں کے پاس جاوے جب خطبہ سے فارغ ہو اور انکو نصیحت کرے تو انہوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھے اپنی جان کی بیشک اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جاویں اور خدا جانے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اس پر عمل نہیں کرتے **عن** جابر بن عبد الله قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة يوم العيد فبدأ بالصلوة قبل الخطبة بغير اذان ولا اقامة ثم قام متوكئا على بلال رضي الله عنه فأمر بتقوى الله وحث على طاعته ووعظ الناس وذكرهم ثم مضى حتى اتى النساء فوعظهن وذكرهن فقال تصدقن فان اكثركن حطب جهنم فقامت امرأة من سفلة النساء سفعاء الخدين فقالت لم يا رسول الله قال لانكن تكثرن الشكاة وتكفرن العشير قال فجعلن يتصدقن من حليهن يلقين في ثوب بلال رضي الله عنه

لحق

واسطة

خواتیمهن

مِنْ قُرْطِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ ترجمہ جابر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا
سو آپ نے خطبہ سے پہلی نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے پھر بلال پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ
ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگوں کو سمجھایا اور نصیحت کی پھر عورتوں کے پاس
گئے اور انکو سمجھایا بجھایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم میں سے جہنم کی ایندھن ہیں سو ایک عورت ان کے بیچ
سے کھڑی ہو گئی کالے گالوں والی اور اس نے عرض کی کہ کیوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا اس لیے کہ تم
شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری راوی نے کہا پھر وہ خیرات کرنے لگیں اپنے زیوروں میں سے
اور ڈالتی تھیں بلال کے کپڑے میں اپنے کانوں کی بالیاں اور ہاتھوں کے چھلے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَأَلْتُهُ
بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ
يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ
وَلَا اِقَامَةَ ترجمہ ابن عباس نے اور جابر نے کہا کہ اذان نہ عید فطر میں ہوتی تھی نہ عید اضحی میں پھر میں
نے ان سے پوچھا تھوڑی دیر کے بعد اسی بات کو (یہ قول ہے ابن جریج راوی کا) تو انہوں نے کہا
(یعنی عطاء ان کے شیخ نے) کہ خبر دی مجھے جابر بن عبداللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تھی عید فطر
میں جب امام نکلتا تھا اور نہ بعد اسکے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تھی نہ اذان اور نہ اور کچھ وہ دن ایسا
ہے کہ اسدن نہ اذان ہے نہ تکبیر **ف** اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوۃ وغیرہ اس دن
پکارتے ہیں یہ بدعت ہے اور اسکو مسنون جاننا حماقت ہے اور اسپر اجماع ہے تمام علماء کا اور نہیں منقول
ہے سلف صالحین سے **عَنْ** عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ اَوَّلَ مَا بُوْيِعَ لَهٗ
اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهٗ
وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ اِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلّٰى
ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ترجمہ عطاء نے کہا کہ ابن عباس نے پیغام بھیجا ابن زبیر کی طرف جب
ان سے اول اول لوگوں نے بیعت کی تھی کہ نماز فطر میں اذان نہیں دی جاتی سو تم آج اذان
نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہیں دلوائی اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور
وہ یہی کرتے تھے سو ابن زبیر نے بھی نماز خطبہ کے قبل پڑھی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ

یومئذٍ

مع رسول الله صلی الله علیه وسلم العیدین غیر مرة ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامة ترجمہ جابر نے
کہا میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں عیدوں کی کئی بار بغیر اذان کی اور اقامت کے عن ا
بن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر رضی اللہ عنہما کانوا
یصلون العیدین قبل الخطبة ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر یہ
سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم کان یخرج یوم الاضحی ویوم الفطر فیبدأ بالصلوة فاذا صلی
صلوته وسلم قام فاقبل علی الناس وهم جلوس فی مصلاهم فان کان له حاجة ببعث
ذکره للناس او کانت له حاجة بغیر ذلک امرهم بها وکان یقول تصدقوا تصدقوا
تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم ینصرف فلم یزل کذلک حتی کان مروان بن
الحکم فخرجت مخاصرا مروان حتی اتینا المصلی فاذا کثیر بن الصلت قد بنی منبرا
من طین ولبن فاذا مروان ینازعنی یده کانه یجرنی نحو المنبر وانا اجره نحو الصلوة
فلما رایت ذلک منه قلت این الابتداء بالصلوة فقال لا یا ابا سعید قد ترک ما تعلم
قلت کلا والذی نفسی بیده لا تاتون بخیر مما اعلم ثلاث مرار ثم انصرف ترجمہ
ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں جب نکلتے تو پہلے نماز
پڑھتے پھر جب نماز کا سلام پھیرتے لوگوں کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے اور لوگ سب بیٹھے رہتے اپنی نماز کی
جگہ میں پھر اگر آپکو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے یا اور کوئی کام ہوتا تو
اسکا حکم دیتے یا فرماتے صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتیں اس دن صدقہ دیتیں پھر گھر کو لوٹتے
غرض آپ کی یہی عادت رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا اور میں اسکے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ
ہو کر نکلا یہاں تک کہ عیدگاہ میں آئے اور وہاں کثیر بن الصلت نے ایک منبر بنا رکھا تھا کیچڑ اور اینٹوں سے
سو مروان مجھسے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گویا وہ مجھے منبر کیطرف کھینچتا تھا میں اسی نماز کیطرف پھر جب میں
نے دیکھا تو اس سے کہا کہاں گیا پہلے نماز پڑھنا اوس نے کہا اے ابی سعید چھٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے ہو
میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ تم اس سے بہتر
کام کرسکو جو میں جانتا ہوں (یعنے بدعت سنت کی برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہونا تو کجا) غرض یہ بات

نزل

مرار

میں اس سے تین بار کہی پھر پھرا **ف** بخاری کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز
خطبے کے بعد ہی پھر ان کے ساتھ پڑھی اس سے معلوم ہوا کہ نماز بعد خطبہ کے ہی ہوا ہے اور اگر کوئی پڑھ لے تو صحیح ہو جاوے
گی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ خطبہ سے آگے صحیح نہیں ہو سکتی **عَنْ** اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اَمَرَنَا تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَ فِی الْعِیْدَیْنِ الْعَوَاتِقَ
وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَاَمَرَ الْحُیَّضَ اَنْ یَعْتَزِلْنَ مُصَلَّی الْمُسْلِمِیْنَ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا ہم کو حکم دیا یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیدوں میں لیجاویں جوان لڑکیوں کنواریوں کو اور پردہ نشین عورتوں
کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہہ سے دور رہیں **عَنْ** اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا
قَالَتْ کُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوْجِ فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْمُخَبَّاۃُ وَالْبِکْرُ قَالَتِ الْحُیَّضُ یَخْرُجْنَ فَیَکُنَّ خَلْفَ النَّاسِ
یُکَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ **ترجمہ** ام عطیہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ حیض والیاں لوگوں
کے پیچھے رہیں اور انکے ساتھ تکبیر کہتی رہیں **عَنْ** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَہُنَّ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی الْعَوَاتِقَ وَالْحُیَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا
الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الصَّلٰوۃَ وَیَشْہَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدَانَا
لَا یَکُوْنُ لَہَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْہَا اُخْتُہَا مِنْ جِلْبَابِہَا **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا حکم دیا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لیجاویں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو
اور پردہ والیوں کو سو حیض والیاں جدا رہیں نماز کی جگہہ سے اور حاضر ہوں اس کار نیک اور مسلمانوں
کی دعا میں میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی آپ نے فرمایا کہ اوڑھا دیوے
بہن اوسکی اپنی چادر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی مستحب ہے اور نیکی
کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ الْاَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَہَا
وَلَا بَعْدَہَا ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَمَرَہُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَۃُ تُلْقِیْ خُرْصَہَا وَ
تُلْقِیْ سِخَابَہَا **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں نکلے اور دو رکعت
پڑھی کہ نہ اسکے قبل نماز پڑھی نہ بعد پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ بلال تھے پھر حکم کیا عورتوں کو صدقہ
کا پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لونگوں کے ہار جو ان کے گلوں میں تھے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے

قبلہا
بعدہا

روایت کی مجہسی عمرو ناقد نے ان سی ابن ادریس نے اور کہا اور روایت کی مجہسی ابو بکر بن نافع نے اور محمد بن
بشار نے دونوں نے کہا روایت کی ہمسی غندر نے ان سی شعبہ نے اسی اسناد سی مانند اسی روایت کی عَنْ
عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَالَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ
بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقٓ وَ
الْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ترجمہ عبید اللہ نے کہا حضرت عمر نے پوچہا ابو واقد
لیثی سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحے اور فطر مین کیا پڑہتے تہے انہون نے کہا ق والقرآن المجید اور
اقتربت الساعۃ عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَالَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَمَّا قَرَأَ بِهِ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ
الْمَجِيدِ ترجمہ ابو واقد نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْاَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا
تَقَاوَلَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
اَبِمَزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے گہر ابو بکر رضی اللہ
عنہ آئے اور میرے پاس دو لڑکیان تہین انصار کی وہ بعاث کے دن کا قصہ جو انصار نے نظم کیا تہا گا رہی
تہین (بعاث کی وہ لڑائی تہی جو اوس اور خزرج دو قبیلون مین انصار کے کفر کی حالت مین واقع ہوئی
تہی اور اوس اسمین جیتی تہی) اور وہ لڑکیان گانے کا پیشہ نہین کرتی تہین تو ابو بکر نے کہا کہ یہ شیطان
کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین اور وہ عید کا دن تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اے ابو بکر سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنے انکو دل خوش کرنے دو) ف نووی
نے کہا علما کا اختلاف ہے گانے مین ایک جماعت اہل حجاز کی اسکو مباح کہتی ہے اور ایک روایت مالک کی بہی
یہی ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعی کے مذہب مین مکروہ ہے
اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور جن لوگون نے مباح کہا ہے انکی دلیل یہی حدیث
ہے اور جن لوگون نے منع کیا ہے انہون نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور جرات
بڑہانے والا تہا اور اس مین کوئی مفسدہ نہ تہا بخلاف اس گانے کے جو رغبت دلانیوالا ہے شر کی اور زنا

کی اور قاضی نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور غلبہ کا تھا اور اس میں لڑکیوں
کے فساد کا وہم بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہے اور یہ تو صرف شعروں کا پڑھنا
تھا ذرا بلند آواز سے اور اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچھ گانیوالیاں نہ تھیں کہ جو
شوق دلاتی ہیں فحش کی اور یاد دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو نہ اون کے اشعار ایسے تھے
جن سے یہ شرور پیدا ہوں کہ انکو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ مثل مشہور ہے الغنا رقیة الزنا یعنی غنا منتر
ہے زنا کا اور نہ وہ گانا اون لڑکیوں کا ایسا تھا جسمیں گٹکرے ہوں اور تانیں ہوں اور آوازوں کا ملانا اور
لفظوں کا گھٹانا بڑھانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعروں کے پڑھنے کو گانا کہتے ہیں غرض یہ گانا وہ ہرگز
نہیں جسمیں اختلاف ہے بلکہ یہ مباح ہے اور صحابہ نے اسکو روا رکھا ہے کہ یہ صرف شعروں کا پڑھنا ہے اور
خوش آوازی سے چند ایسے شعروں کا پڑھنا ہے جسمیں کوئی مضمون فسق کا نہیں اور جائز رکھا ہے آخر
اونہوں نے اون اشعار کو جو اونٹوں کے چلانے کے لیے پڑھے جاتے ہیں اور یہی شعر ہیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے روبرو غرض یہ سب جائز ہیں غرض ایسا گانا مباح ہے حرام نہیں اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت یحییٰ بن یحییٰ نے اور ابوکریب نے دونوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے ہشام
سے اسی اسناد سے اور اسمیں یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ دف سے کھیلتی تھیں عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ
وَتَضْرِبَانِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
فَكَشَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ
وَقَالَ
وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ
يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ میرے گھر ابوبکر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں منیٰ کے دنوں میں (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں
بارہویں وغیرہ میں) کہ وہ گا رہی تھیں اور دف بجاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لپٹے سر کو چادر
سے لپیٹے ہوئے تھے غرض ابوبکر نے اون دونوں کو جھڑک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا
اٹھایا اور فرمایا چھوڑ دو ان لڑکیوں کو اے ابوبکر اس لیے کہ یہ دن عید کے ہیں اور حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور

مین ان حبشیون کا تماشا دیکہتی تہی جو کہیل رہی تہی اور مین لڑکی تہی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل کود
کی طالب ہو گی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکہے گی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان صالحین کی کہیل کود کی
چیزون سے پاک رکہنا چاہیے اور صالحین کے رفیقون کو ضرور ہے کہ جب ایسی چیز دیکہین تو خود منع کر دین
کہ اس بزرگ کو اسکی تکلیف نہ پہونچے اسمین اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ رہے تو
اسوجہ سے کہ وہ لڑکیان ایک ساج کام مین تہین اور آپ نے مونہہ سلیے ڈہانپ لیا کہ وہ شرمائین نہین اور
اسمین آپکے رافت اور رحمت اور حلم تہا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ کا ساج ہے سرور اور خوشی کیوقت پر
نکاح وغیرہ مین روا ہے اور معلوم ہوا کہ ایام منیٰ بہی عید مین داخل ہین کہ قربانی اسمین جائز ہے اور روزہ
حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
مسجد مین کہیلتے تہے اس سے ثابت ہوا کہ ہتیارون کا کہیل مثلا بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانک پٹہ
وغیرہ بہ نیت جہاد مسجد مین سیکہنا اور کہیلنا روا ہے اور معلوم ہوا کہ اگر عورتین ایسی کہیل مردونکی دیکہین تو
روا ہے بغیر اسکے کہ ان مردون کی نظر عورتون کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی اجنبی
پر شہوت سے پڑے تو بالاتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف بہی نہ ہو تو شافعیہ
کے اسمین دو قول ہین اصح قول یہ ہے کہ منع ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ أَبْصَارِهِنَّ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندہے سے پردہ کرنیکا حکم دیا
اور فرمایا کہ تم تو اسے دیکہتی ہو اگرچہ وہ اندہا ہے غرض جو لوگ اس نظر کو بہی حرام کہتے ہین وہ اس حدیث
کا حضرت عائشہ کے یہہ جواب دیتے ہین کہ اول تو اسمین یہ تصریح نہین ہے کہ وہ ان کے بدنون کو دیکہتی
تہین اگرچہ احیانا نظر پڑ جائے بلکہ وہ ان کی کہیل کود کو دیکہتی تہین دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ آنے
کے قبل کا قصہ ہو غرض اس حدیث سے بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات اپنی بی بی
کے ساتہہ ثابت ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلٰى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ أَجْلِيْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِيْ أَنْصَرِفُ
فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ حَرِيْصَةً عَلَى اللَّهْوِ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سب مسلمان کے ماں اللہ
ان سے راضی ہو فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ دروازے پر میرے حجرے کے

کہڑے ہوکر اپنی چادر سے مجھے چھپائی ہوئی تھی اور حبشی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین
اپنے ہتیارون سے کہیلتے تھے تاکہ مین انکی کہیل کو دیکھون پہر کہڑے رہتے تھے میرے لیے یہانتک کہ مین
ہی (سیر ہوکر) لوٹ جاتی تہی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا
دیکھو گی (یعنی جب تک حضرت کہڑی رہتی تہے اور بیزار نہ ہوتے تہے یہ کمال خلق تہا) عن عائشۃ
قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی جاریتان تغنیان بغناء بعاث
فاضطجع علی الفراش وحول وجہہ فدخل ابوبکر رضی اللہ عنہ فانتہرنی وقال مزمارۃ
الشیطان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال دعہما فلما غفل غمزتہما فخرجتا وکان یوم عید یلعب السودان بالدرق
والحراب فاما سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما قال تشتہین تنظرین فقالت
نعم فاقامنی وراءہ خدی علی خدہ وھو یقول دونکم یا بنی ارفدۃ حتی اذا مللت
قال حسبک قلت نعم قال فاذہبی ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان اللہ ان سے راضی ہو
فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر آئے اور میرے پاس دو لڑکیان گاتی تہین بعاث
کی لڑائی کو اور آپ بچہونے پر لیٹ گئے اور اپنا موہنہ ان کیطرف سے پہیر لیا اور پہر ابوبکر آئے اور مجہے
جہڑکا کہ آئین شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کیطرف دیکہا اور فرمایا ان کو چہوڑ دو (یعنے گانے دو) پہر جب وہ غافل ہوگئے مین نے ان دونوں
کو چٹکی لی کہ وہ نکل گئین اور وہ عید کا دن تہا اور سودان ڈہالون اور نیزون سے کہیلتے تہے سو مجہے یاد
نہین کہ مین نے حضرت سے خواہش کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکہنا چاہتی ہو مین نے کہا ہان
پہر مجہے آپ نے اپنے پیچہے کہڑا کر لیا اور میرا گال آپکے گال پر تہا اور آپ فرماتے تہے اے اولاد ارفدہ
کی تم اپنی کہیل مین مشغول رہو یہانتک کہ جب مین تہک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس مین نے عرض
کی کہ ہان آپ نے فرمایا جاو عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاء حبش یزفنون فی یوم
عید فی المسجد فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعت راسی علی منکبہ فجعلت
انظر الی لعبہم حتی کنت انا التی انصرف عن النظر الیہم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے کہا ایکبار حبشی آکر کہیلنے لگے عید کے دن مسجد مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے ..

دعہما
فقلت

بلایا اور مین نے آپکے شانے پر سر رکہا اور ان کی کہیل کو دیکہنے لگی یہانتک کہ مین ہی اون کے دیکہنے سے
بیزار ہو جاتی تہی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجہہ سے یحییٰ بن یحییٰ اون سے یحییٰ بن زکریا نے
اور کہا کہ روایت کی مجہہ سے ابن نمیر نے ان سے محمد نے دونون نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انہون
نے مسجد کا ذکر نہین کیا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِلَّعَّابِيْنَ وَدِدْتُ اَنِّيْ
اَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ اَنْظُرُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ
وَعَاتِقِهِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ اَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيْقٍ بَلْ حَبَشٌ
ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں اللہ اون سے راضی ہو فرماتی ہین کہ مین نے کہیلنے والون سے کہلا
بہیجا کہ مین چاہتی ہون انکو دیکہون اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین بہی دروازے
پر کہڑی ہوئی اور آپ کی گردن اور کانوں کے بیچ مین سے دیکہتی تہی اور وہ مسجد مین کہیلتے تہے عطا نے کہا وہ
فارس کے لوگ تہے ابن عتیق نے کہا نہین حبشی تہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ اِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَهْوٰى اِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعْهُمْ يَا عُمَرُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیلتے تھے اپنے نیزون
سے کہ حضرت عمر آئے اور کنکریون کیطرف جہکے کہ انکو مارین تو آپ نے فرمایا کہیلنے دو ان کو اے عمر

کِتَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ نماز استسقاء کا

بیان ف علماء کا اجماع ہے کہ استسقا سنت ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ نماز استسقا مین مسنون ہے
یا نہین ابوحنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہین صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہہ مذہب تمام سلف اور
خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین و متاخرین سبکی خلاف ہے اور ان سبکی مقابل مین اکیلے انکا قول کیونکر
مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انہون نے اون حدیثون سے تمسک کیا ہے جنمین صلوٰۃ کا ذکر نہین اور جمہور نے
ان حدیثون سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ مین وارد ہوئی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء
مین دو رکعت ادا کی اور جن روایتون مین نماز کا ذکر نہین تو بعض محمول ہین اس پر کہ راوی بہول گیا اور
بعض مین احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہین کیا اور بعضی روایتون مین ایسا وارد ہوا
کہ آپ نے خطبہ جمعہ مین استسقا کے لیے دعا کی تو اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی کہ وہ استسقا کے لیے بہی کافی

سمجھی گئی اور اگر نہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہوا تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پر ہی اکتفا کرنا روا ہے اور اس کے روا ہونے میں کچھ اختلاف نہیں غرض جن حدیثوں میں نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم سمجھی جائینگی اس لیے کہ ان میں زیادتی علم کی ہے اور ثقہ لوگ جو زائد بات بیان کریں وہ مقبول ہے غرض خلاصہ یہ کہ استسقا تین قسم ہے اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ میں یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے اولی ہے اور تیسری دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبہ پڑھنا اور اس کے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ اور توبہ اور نیکیاں اور خیرات بجالانا یہ سب کامل ہے (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن زید مازنی فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور پانی مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو اولٹا (یہ گویا کہ فال نیک تھی کہ پروردگار ہمارا اسی طرح رت بدل دے) جب قبلہ کی طرف منہ کیا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ باہر نکلنا استسقا کے لیے مستحب ہے اس لیے کہ اس میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کو بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا اولٹنا بھی مستحب ہے شافعیہ نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ثلث ہو جاوے جب الٹے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد کا اور جماہیر علماء کا کہ سب چادر کا اولٹنا مستحب جانتے ہیں بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل اسکی سنیت کا انکار رکھتے ہیں اور یہ نہیں مگر حدیث کی تھوڑی جاننے کے سبب سے اور شافعیہ کے نزدیک مقتدیوں کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقا کی دو رکعت ہیں اور امام شافعی اور جماہیر کا مذہب یہ ہے کہ نماز قبل خطبہ کے ہے اور لیث نے کہا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیث کے موافق پھر جمہور کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو بھی روا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کی اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب ہے کہ صلوٰۃ استسقا کے قبل تکبیریں کہے مثل عید کی اور یہی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز اور مکحول سے اور جمہور کا مذہب ہے کہ یہ تکبیریں نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہنے پر اجماع ہے مثل عید کی مگر الصلوٰۃ جامعۃ کا مضائقہ نہیں (نووی) **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** عبادہ بن تمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ

کو اور پانی مانگا اور قبلہ کیطرف منہہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا اور دو رکعت پڑہی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ **ترجمہ** عبداللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور دعا مانگی پانی کے لیے اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں قبلہ کیطرف ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا **عن** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** عباد نے اپنی چچا سے سنا جو صحابی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن استسقاء کو لیے اور لوگوں کیطرف پیٹھہ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کیطرف موں‌ہہ کیا اور چادر الٹی اور دو رکعت پڑہی **عن** أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ **ترجمہ** انس نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھہ اٹہاتے تہے دعا میں ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دیکہائی دیتی تہی **ف** اتنا بلند اٹہانا ہاتھوں کا آپ سے استسقاء ہی میں مروی ہوا اور دعا میں اتنا بلند نہوتا اگرچہ اٹہایا جاتا **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ **ترجمہ** انس نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتہیلیوں کی پیٹہہ سے آسمان کیطرف اشارہ کیا **ف** بلا کے دور ہونے قحط کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ایسی ہی سنون ہے کہ ہاتھوں کی پشت آسمان کیطرف کرے اور جب کچہہ مانگے تو پیٹ ہاتھوں کا آسمان کیطرف کرے **عن** أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ **ترجمہ** انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹہاتے تہے ہاتھہ کسی دعا میں مگر استسقا میں یہانتک اٹہاتے کہ انکی دونوں بغلوں کی سفیدی دکہائی دیتی اور عبد الاعلی کی روایت میں راوی کو شک ہے کہ ایک بغل کو کہا یا دونوں بغلوں کو **ف** چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتھہ اٹہانا اور دعاؤں میں بہی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ یہاں مبالغہ

کے ساتھ اٹھانا مقصود ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھ سے ابن مثنی نے ان سے یحییٰ نے ان سے
ابن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے کہ انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مانند اس کی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ (الجمعة)
دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِثْنَا (يغيثنا)
قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ
اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ
بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ
ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ
الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ بُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ (حوالنا)
وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ (فانقشعت)
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ **ترجمہ** انس بن مالک نے خبر دی کہ ایک شخص مسجد میں
آیا جمعہ کے دن اس دروازے سے کہ دار القضا کی طرف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھتے
تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال لوگوں
کے برباد ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے
یا اللہ ہمکو پانی دے انس کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ گھٹا دیکھتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں
اور سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھر تھا نہ محلہ (سلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب) غرض سلع کے پیچھے سے
ایک بدلی اٹھی ڈھال کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور مینہ برسنے لگا اور یہ معجزہ ہے
آپ کا اور فضل ہے اللہ کا کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا ورنہ پانی کا سان گمان نہ تھا پھر اللہ کی قسم
ہم نے آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک پھر وہی شخص آیا اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے اور پہر آپکے آگے کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے مال برباد
ہوگئے اور رستے بند ہوگئے تو آپ دعا کیجیے اللہ تعالے سے کہ وہ بارش کو روک دے پہر آپنے دونوں ہاتہہ اٹہائے
اور عرض کی کہ اے اللہ ہمارے گرد برساؤ نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلوں پر اور بلندیوں پر اور نالوں پر اور
درختوں کے اوگنے کی جگہہ پر برسا غرض مینہ فوراً کہل گیا اور ہم دہوپ مین نکلے شریک نے کہا مین نے
انس سے پوچہا یہ وہی شخص تہا جو پہلی آیا تہا انہوں نے کہا مین نہین جانتا بخاری کی روایت مین آیا
ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقا مین دعا ہی کافی ہے اور مینہ
کی موقوفی کے لیے بہی دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اوس کے لیے اجتماع لوگونکا میدان مین اور نماز مشروع
نہین **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال اصابت الناس سنۃ علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فبینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی المنبر یوم
الجمعۃ اذ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ ہلک المال وجاع العیال وساق الحدیث
بمعناہ وفیہ قال اللہم حوالینا ولا علینا قال فما یشیر بیدہ الی ناحیۃ الا تفرجت
حتی رأیت المدینۃ فی مثل الجوبۃ وسال وادی قناۃ شہرا ولم یجئ احد من
ناحیۃ الا اخبر بجود **ترجمہ** انس نے کہا ایک قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
مین اور آپ ایکدن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑہتے تہے کہ ایک گاؤن والا کہڑا ہوا اور اس نے عرض کی اے
رسول اللہ تعالے کے ہمارے مال برباد ہوگئے اور لڑکے بالے بہوکو مرگئے اور اخیر تک حدیث بیان
کی حدیث اول کی ہم معنی اور اس مین یہ ہے کہ آپنے دعا مین عرض کیا اے اللہ ہمارے گرد برسا نہ ہمپر
غرض آپ جدہر ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے اودہر سے بدلی کہلتی جاتی تہی یہانتک کہ ہم نے مدینہ
کو دیکہا کہ انگن کی طرح بیچ مین سے کہل گیا اور نالا قناۃ کا ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے
نہین آیا مگر اس نے ارزانی کی خبر دی **ف** قناۃ ایک نالہ کا نام ہے مدینہ کے نالون سے
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب
یوم الجمعۃ فقام الیہ الناس فصاحوا وقالوا یا نبی اللہ قحط المطر واحمر الشجر
وہلکت البہائم وساق الحدیث وفیہ من روایۃ عبد الاعلی فتقشعت عن المدینۃ
فجعلت تمطر حوالیہا وما تمطر بالمدینۃ قطرۃ فنظرت الی المدینۃ وانہا لفی مثل الاکلیل

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے آگے کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا
کہ اے نبی اللہ کے مینہ نہیں برستا اور درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث
آخر تک اور عبد الاعلی کی روایت میں یہ ہے کہ آخر مینہ مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے اردگرد برستا رہا اور
مدینہ میں ایک بوند نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ کو دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بیچ میں کھلا ہوا تھا مسلم
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوکریب نے ان سے ابو اسامہ نے ان سے سلیمان
بن مغیرہ نے ان سے ثابت نے ان سے انس نے مانند اور کی روایت کی اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ اللہ
تعالی نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست آدمی بھی اپنا گھر جانے کو ڈرتا تھا یعنی
مینہ کی شدت سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَاَنَّهُ الْمُلَاءُ
حِينَ يُطْوَى ترجمہ انس بن مالک کہتے تھے کہ ایک گاؤں کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جمعہ کے دن آیا اور وہ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے
بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ لپیٹ دی گئی اس طرح پھٹتی تھی عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَصَابَنَا وَ
نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ
حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ انس نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ پر مینہ اور ہم نے کہا اے رسول اللہ کے آپ نے ایسا
کیوں کیا آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پروردگار تعالی شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور مینہ اوپر ہی سے آتا ہے اور
بعض متبعان جہم نافہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ ابھی پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی کہ
معنے ظاہری اس کے نہ بنتے اور جب معنے ظاہری بلا تکلف بنتے ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے عَنْ
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ
يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى اُمَّتِي وَيَقُولُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ

رَحْمَةٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تہا کہ جب آندہی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپکے چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا۔ یعنے
عذاب الٰہی سے ڈرتے) اور گہری آگے جاتے گہری پیچہے پہر اگر مینہ برس گیا تو خوش ہوتے اور آپکا خوف
جاتا رہتا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے آپسے پوچہا تو آپنے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ شاید یہ کوئی عذاب
ہو جو اللہ نے میری امت پر بہیجا ہو اور جب مینہ دیکہتے تو فرماتے یہ رحمت ہی **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ
مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ قَالَتْ وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ
سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا
رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب جہونکی کی آندہی
آتی تو اللّٰہم ما ارسلت بہ تک پڑہتے یعنے یا اللہ مین اس ہوا کی بہتری مانگتا ہون اور جو اسکے اندر ہو اس کی بہتری اور جو اسمین بہیجا گیا
ہے اسکی بہتری اور پناہ مانگتا ہون مین اسکی برائی اور جو اسکے اندر ہے اسکی برائی سے اور جو اسکے ساتہ بہیجا گیا ہے اسکی برائی سے اور حضرت عائشہ فرماتی
ہین کہ جب آسمان پر بدلی آتی اور بجلی کڑکتی تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور
پیچہے جاتے پہر اگر مینہ برسنے لگتا تو آپکی گہبراہٹ جاتی رہتی غرض اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے پہچانا اور آپسے پوچہا تو آپنے فرمایا اے عائشہ مین ڈرتا ہون کہین ایسا نہو جیسے عاد کی قوم نے
عذاب کو دیکہکر کہا تہا کہ یہہ بدلی ہے جو ہمارے نالون کے آگے آئی ہے اور کہنے لگے کہ یہ بدلی ہمپر برسنے
والی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہین کہ اسکو خدا کا خوف نرہے۔ بلکہ
جتنا اوس شاہنشاہ عالیجاہ بے پرواہ کا قرب ہوتا جاتا ہے اوتنا ہی خوف اسکی بے نیازی کا اور بے پرواہی
کی ساتہ سے بڑہتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالےٰ شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کرتا رہے
اور اسکی عذاب اور عقاب سے پناہ مانگتا رہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا
قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا
كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

أَرىٰ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهَةُ قَالَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہین کہ مین نے کبھی نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قہقہہ مارکر ہنستے ہوئے کہ آپکے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپکی یہ عادت تھی کہ مسکراتے تھے اور جب بدلی کو دیکھتے یا آندھی تو آپکے چہرہ مین ڈر معلوم ہونے لگتا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین اور لوگون کو دیکھتی ہون کہ وہ جب بدلی کو دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین پانی ہوگا اور جب آپ بدلی کو دیکھتے ہین تو آپ کے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے آپنے فرمایا اے عائشہ مجھے خوف رہتا ہے اسکا کہ کہین اسمین عذاب نہ ہو اسلیے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہوچکی ہے اور جب اس نے دیکھا عذاب کو تو یون کہا کہ یہ بدلی ہے ہمپر برسنے والی **ف** سچ ہے یہ مصرع ۔ نزدیکان را بیش بود حیرانی ۔ اس شاہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ یون ڈرتے ہین تو ہم گناہگارون کتنا ڈرنا چاہیے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہمسے کچھ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہین ہوسکتا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کی حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عاد دبور سے ہلاک کی گئی **ف** صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے آتی ہے جسکو پروائی کہتے ہین اور دبور جو مغرب سے آوے اور اسے پچھیاو کہتے ہین **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ سعید بن جبیر نے اوپر کی روایت کی مثل روایت کی

كِتَابُ الْكُسُوفِ

کتاب کسوف کی بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَأَطَالَ الْقِيَامَ

کہا کہ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَكَبِّرُوْا وَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنْ مِّنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو آپ کہڑے ہوئے نماز میں اور بہت دیر تک قیام کیا پہر رکوع کیا اور بہت لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور دیر تک کہڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پہر سجدہ کیا (یہہ ایک رکعت میں دو رکوع ہوئے اور یہی مذہب ہے شافعی کا) پہر کہڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سے کم پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پہر سر اٹہایا اور دیر تک کہڑے رہے مگر قیام اول سے کم (یہہ بہی دو رکوع ہوئے) پہر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اتنے میں کہل گیا تہا پہر خطبہ پڑہا لوگون پر اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیون میں سے ہیں اور ان میں گہن نہیں لگتا نہ کسی کی موت سے نہ زندگی سے پہر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑہو اور خیرات کرو اے امت محمد کی اللہ سے بڑہکر کوئی غیرت والا نہیں اس بات میں کہ اسکا غلام یا باندی زنا کرے اے امت محمد کی اللہ کی قسم ہے جو مین جانتا ہون اگر تم جانتے ہوتے تو بہت روتے اور تہوڑا ہنستے سن لو مین نے اللہ کا حکم پہونچا دیا اور مالک کی روایت میں یہ ہے کہ سورج اور چاند دونو دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے **ف** اجماع ہے علما کا کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ بجماعت اسکو ادا کرین اور اہل عراق نے (یعنے حنفیون نے) کہا ہے کہ الگ الگ پڑہین مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کے رو سے صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت مین دو رکوع کرے اور دو مرتبہ قیام کرے مگر سجدہ ہر رکعت مین دو ہی ہین اور حنفیون کے نزدیک مثل اور نمازون کی ایک ہی رکوع ہر رکعت مین ہو مگر مذہب شافعی موافق احادیث صحیحہ ہے اور ابن عبد البر نے بہی اسی کو صحیح کہا ہے اور بعضی روایتون مین ہر رکعت مین تین رکوع بہی آئے ہین اور چار بہی مگر دو کے راوی بہت احفظ اور اضبط ہین مگر قوی مذہب یہہ ہے کہ جسطرح چاہے ادا کرے باقی رہی سورہ فاتحہ سو قیام اول مین تو باتفاق علما پڑہنا ضرور ہے اور

قیام ثانی مین بہی پڑہنا یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا مالکیہ مین سے یہہ قول ہو
کہ قیام ثانی مین پڑہنا چاہیے اور طول قرارت باتفاق علماء افضل ہے اور قصر بہی روا ہی اور طول سجدہ کی بہی
محققین قائل ہین اور اعوذ پڑہنا بہی ہر قیام مین قبل فاتحہ کے مستحب ہی اور دو خطبہ بہی بعد نماز کے مستحب ہے یہہ
مذہب ہی شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب
نہین اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ مین جو صحیحین وغیرہ مین وارد ہوئی ہین کہا مسلم نے اور بیان کی
ہم سے یہی روایت یحیی بن یحیی نے ان سے ابو معویہ نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہہ
زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بیشک سورج اور چاند اللہ کی نشانیون سے ہین اور یہہ بہی زیادہ
کیا کہ پہر آپ نے دونو ہاتہہ اٹہائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو مین نے اللہ کا پیغام پہونچا دیا **عن** عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خسفت الشمس في حيوة
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم الى المسجد فقام وكبر وصف الناس وراءه فاقترأ
رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة طويلة ثم كبر فركع
ركوعا طويلا ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ربنا
ولك الحمد ثم قام فاقترأ قراءة طويلة هي ادنى من
القراءة الاولى ثم كبر فركع ركوعا طويلا هو ادنى من
الركوع الاول ثم قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد
ثم سجد ولم يذكر ابو الطاهر ثم سجد ثم فعل في الركعة الاخرى
مثل ذلك حتى استكمل اربع ركعات واربع سجدات وانجلت
الشمس قبل ان ينصرف ثم قام فخطب الناس فاثنى على الله
بما هو اهله ثم قال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله
لا يخسفان لموت احد ولا لحيوته فاذا رايتموها فافزعوا الى الصلوة وقال ايضا فصلوا حتى
يفرج الله عنكم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت في مقامي هذا كل شيء وعدتم
حتى لقد رايتني اريد ان اخذ قطفا من الجنة حين رايتموني جعلت اقدم وقال المرادي

اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيْهَا
عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ فَافْزَعُوْا
لِلصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
فرماتی ہین کہ سورج گہن ہوا ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی مین اور آپ نکلے مسجد مین
اور نماز کو کہڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگون نے آپکے پیچھے صف باندہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لنبی قرارت پڑہی پہر اللہ اکبر کہا اور بہت لنبا رکوع کیا پہر اپنا سر اٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور
ربنا لک الحمد اور پہر کہڑے رہے اور لنبی قرارت پڑہی کہ پہلی قرارت سے ذرا کم تہی پہر اللہ اکبر کہکے دوسرا رکوع
کیا لنبا مگر پہلے رکوع سے کم پہر کہا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پہر سجدہ کیا اور ابوطاہر راوی نے یہ ذکر نہین
کیا کہ پہر سجدہ کیا اور دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا یہانتک کہ چار رکوع پورے ہوئے اور چار سجدے
(یعنے دو رکعت مین ہر رکعت مین دو رکوع کیے اور دو سجدہ) اور سورج صاف ہوگیا آپکے فارغ ہونے سے
پہلے پہر آپ کہڑے ہوئے اور لوگون پر خطبہ پڑہا اللہ اسکی تعریف کی ان لفظون سے جو اسکی شان کے
لائق ہین پہر فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین اسکی نشانیون مین سے اور کسی کی موت اور زندگی
کے سبب سے ان مین گہن نہین ہوتا (یعنے صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے) پہر جب تم گہن کو دیکہو تو جلد
نماز پڑہنے لگو اور یہہ بہی فرمایا کہ یہانتک نماز پڑہو کہ اللہ تعالی اسکو تمہارے اوپر کہولدے (اور فرمایا آپ نے
کہ مین نے اسجگہہ وہ سب چیزین دیکہین جنکا تم سے وعدہ ہوا ہے چنانچہ مین نے اپنے کو دیکہا کہ چاہتا ہون
کہ ایک گچہا لیلون جنت مین سے جب تمنے مجہکو دیکہا تہا کہ مین آگے بڑہتا تہا اور مرادی راوی نے اَتَقَدَّمُ
کہا یعنے دونون کے ایک ہی ہین اور بیشک مین نے جہنم کو دیکہا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم
نے مجہکو دیکہا تہا کہ مین پیچہے کو ہٹا تہا۔ اور مین جہنم مین عمرو بن لحی کو دیکہا (ایک کافر کا نام ہے) اور یہی
نے پہلے سب سے سانڈ چہوڑی اور حدیث ابوطاہر راوی کی تو وہین تمام ہوگئی جہان آپنے فرمایا تہا کہ جلدی
نماز پڑہو اور اسکے بعد کچہ ذکر ہی نہین کیا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا وَتَقَدَّمَ
فَكَبَّرَ وَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور آپنے مدینہ مین ایک پکارنیوالے

کو بہیجا کہ یون پکار دی کہ سب لوگ ملکر نماز ادا کرو غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ نے آگے بڑہکر تکبیر کہی یعنے تکبیر
اولی اور چار رکوع کیے دو رکعتون مین اور چار سجدے **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه و
سلم جهر في صلوة الخسوف بقراءته فصلى اربع ركعات في ركعتين و اربع سجدات
قال الزهري و اخبرني كثير بن عباس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى اربع ركعات
في ركعتين و اربع سجدات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سورج گہن کی نماز مین قراءت پکار کر پڑہی اور چار رکوع کیے اور چار سجدے دو رکعتون مین **زہری** نے
کہا کہ خبر دی مجہکو کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کیے دو رکعتون مین
اور چار سجدے **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجہہ سے حاجب بن ولید نے اون سے محمد بن حرب نے ان سے
محمد بن ولید نے اون سے زہری نے اون سے کثیر بن عباس نے ان سے ابن عباس نے بیان کی کہ ابن عباس نے
نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسی عروہ نے حضرت عائشہ سے **عن** عبيد
بن عمير يقول حدثني من اصدق حسبته يريد عائشة رضي الله عنها ان الشمس
انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياما شديدا يقوم قائما ثم
يركع ثم يقوم ثم يركع ثم يقوم ثم يركع ركعتين في ثلاث ركعات و اربع سجدات
فانصرف و قد تجلت الشمس و كان اذا ركع قال الله اكبر ثم يركع و اذا رفع رأسه
قال سمع الله لمن حمده فقام فحمد الله و اثنى عليه ثم قال ان الشمس و القمر لا ينكسفان
لموت احد و لا لحياته و لكنهما من ايات الله يخوف الله بهما عباده فاذا رأيتم كسوفا
فاذكروا الله حتى ينجليا **ترجمہ** عبید بن عمیر کہتے ہین کہ روایت کی مجہہ سے اس شخص نے جسکو مین سچا
جانتا ہون مراد اس شخص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہین کہ ایکبار سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین سو آپ نماز مین بڑی دیر تک کہڑے رہے اس طرح کہ ایک بار کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے
پہر کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے پہر کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے غرض پڑہین دو رکعتین کہ ہر رکعت مین تین رکوع
ہوتے اور دونون رکعتون مین چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہوگیا اور جب رکوع کرتے اللہ اکبر
کہتے پہر رکوع مین جاتے اور جب سر اٹہاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور بعد نماز کے خطبہ پڑہا کہڑے ہوئے اور
اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ سورج اور چاند مین کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن نہین لگتا

بلکہ یہ اسکی نشانیون مین سے ہے کہ اون سے اسہ ڈراتا ہے پہر جب تم گہن دیکہو تو اسہ کو یاد کرو یہانتک کہ
دونون صاف ہوجاوین **عن** عائشة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم صلى ست ركعات
وأربع سجدات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اسہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اسہ علیہ وسلم نے چہہ رکوع کیے
دو رکعت مین اور چار سجدے **عن** عمرة ان يهودية اتت عائشة رضي الله عنها تسألها
فقالت اعاذك الله من عذاب القبر قالت عائشة فقلت يا رسول الله يعذب الناس
في القبور قالت عمرة فقالت عائشة رضي الله عنها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائذا
بالله ذلك ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة مركبا فخسفت الشمس فقالت

كالذ

عائشة رضي الله عنها فخرجت في نسوة بين ظهري الحجر في المسجد فأتى رسول الله صلى
الله عليه وسلم من مركبه حتى انتهى الى مصلاه الذي كان يصلي فيه فقام وقام الناس وراءه
قالت عائشة رضي الله عنها فقام قياما طويلا ثم ركع فركع ركوعا طويلا ثم رفع
فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع فركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع

دون ذلك

الاول ثم رفع وقد تجلت الشمس فقال اني قد رأيتكم تفتنون في القبور كفتنة الدجال
قالت عمرة فسمعت عائشة رضي الله عنها تقول اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعد ذلك يتعوذ من عذاب النار وعذاب القبر **ترجمہ** عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت
حضرت عائشہ رضی اسہ عنہا سے آکر سوال کرنے لگی اور اسنے کہا کہ اسہ تعالی آپ کو عذاب قبر سے بچاوے
حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے عرض کی ای رسول اللہ کے کیا لوگون کو قبرون مین عذاب ہوگا عمرہ
نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ اسہ صاحب کی پہر سوار ہوے رسول
اسہ صلی اسہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ مین بہی
نکلی اور عورتون کے ساتہہ حجرون کے پیچہے سے مسجد مین آئی اور رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم اپنی سواری
سے اترے اور اپنی نماز کی جگہہ تک تشریف لگئے جہان ہمیشہ امامت کرتے نماز مین اور کہڑے
ہوئے اور بہت لنبا قیام کیا اور لوگ پیچہے آپ کے کہڑے ہوگئے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ پہر آپ نے
بہت لنبا قیام کیا اور پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا پہر اوٹہے اور بہت لنبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام
سے کم تہا پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر وہ پہلی رکوع سے کم تہا پہر سر اٹہایا اور آفتاب صاف

ہوا اور فرمایا کہ مین نے تم کو دیکھا کہ تم قبرون مین جانچے جاؤگے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤگے عمرہ نے
کہا سنا مین نے حضرت عائشہ سے کہ فرماتی تہین مین بعد اسکے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پناہ مانگا
کرتے تہے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہم سے حدیث
محمد بن مثنی نے اون سے عبد الوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے
اون سے سفیان نے دونون نے یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کی

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی یوم شدید الحر فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ فاطال القیام
حتی جعلوا یخرون ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم
سجد سجدتین ثم قام فصنع نحوا من ذلک فکانت اربع رکعات و اربع سجدات ثم
قال انہ عرض علی کل شیء تولجونہ فعرضت علی الجنۃ حتی لو تناولت منہا
قطفا اخذتہ او قال تناولت منہا قطفا فقصرت یدی عنہ وعرضت علی النار فرایت فیہا امراۃ من بنی
اسرائیل تعذب فی ہرۃ لہا ربطتہا فلم تطعمہا ولم تدعہا تاکل من خشاش الارض ورایت ابا ثمامۃ
عمرو بن مالک یجر قصبہ فی النار وانہم کانوا یقولون ان الشمس والقمر لا یخسفان
الا لموت عظیم وانہما آیتان من آیات اللہ یریکموہما فاذا خسفا فصلوا حتی تنجلی

ذالک

ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور اس دن
مین بڑی گرمی تہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اپنے یارون کے ساتہہ اور بہت لنبا
قیام کیا یہانتک کہ لوگ گرنے لگے پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور لنبا قیام کیا پہر رکوع
کیا اور لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور لنبا قیام کیا پہر دو سجدے کیے پہر کہڑے ہوے اور اسیطرح کیا غرض
چار رکوع ہوے اور چار سجدے (یعنے دو رکعت مین) پہر فرمایا کہ جتنی چیزین ایسی ہین کہ تم ان مین جاؤگے
(یعنے دوزخ وجنت وقبر وحشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئین اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر مین ایک
گچہا اسمین سے لینا چاہتا تو ضرور لے لیتا یا یہ فرمایا کہ مین نے اسمین سے ایک گچہا لینا چاہا تو میرا ہاتہہ نہ پہونچا
اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کو دیکہا کہ ایک بلی کے واسطے اوسپر عذاب ہوتا ہے
کہ اس نے بلی کو باندہ دیا تہا اور نہ اسے کہانے کو دیا اور نہ کہولدیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کہا لیتی اور دوزخ

میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچتا ہے اور عرب کا یہ خیال تھا کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے اور آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کہ وہ تم کو دکھاتا ہے پھر جب ان میں گہن لگے تو نماز پڑھو جب تک کہ وہ کھل نہ جاوے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ بیان کی ہم سے روایت جسے ابو غسان مسمعی نے ان سے عبد الملک نے ان سے ہشام نے اسی اسناد سے مثل اس کی مگر اس میں یہ ہے کہ دیکھا میں نے ایک عورت بڑی دراز والی لمبی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل میں کی تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہوں پر بھی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ کافر ہو اور بلی کے سبب سے اوس پر عذاب اور زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہو اور سوا دوزخ کے اور کسی طرح کا عذاب اوس پر ہوتا ہو چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی **عن** جابر بن عبد اللہ قال انکسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الناس انما انکسفت لموت ابراہیم فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات بدأ فکبر ثم قرأ فاطال القراءۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ من الرکوع فقرأ قراءۃ دون القراءۃ الاولی ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ من الرکوع فقرأ قراءۃ دون القراءۃ الثانیۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ من الرکوع ثم انحدر بالسجود فسجد سجدتین ثم قام فرکع ایضا ثلاث رکعات لیس فیہا رکعۃ الا التی قبلہا اطول من التی بعدہا ورکوعہ نحوا من سجودہ ثم تاخر وتاخرت الصفوف خلفہ حتی انتہینا وقال ابو بکر حتی انتہی الی النساء ثم تقدم وتقدم الناس معہ حتی قام فی مقامہ فانصرف حین انصرف وقد آضت الشمس فقال یا ایہا الناس انما الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ وانہما لا ینکسفان لموت احد من الناس وقال ابو بکر لموت بشر فاذا رایتم شیئا من ذلک فصلوا حتی تنجلی ما من شیء توعدونہ الا قد رایتہ فی صلاتی ہذہ لقد جیء بالنار وذا لکم حین رایتمونی تاخرت مخافۃ ان یصیبنی من لفحہا وحتی رایت فیہا صاحب المحجن یجر قصبہ فی النار کان یسرق الحاج بمحجنہ فان فطن لہ قال انما تعلق بمحجنی وان غفل عنہ ذہب بہ وحتی رایت فیہا صاحبۃ الہرۃ التی ربطتہا فلم تطعمہا ولم تدعہا تاکل من خشاش

وذلکم

الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذَٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي
وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا
مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ ۔ ترجمہ جابر نے کہا سورج گہن ہوا ایکبار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جسدن آپکے صاحبزادے ابراہیم انتقال کیے تھے سو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم
کی موت سے سورج گہن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور چار سجدوں کے ساتھ چھ رکوع
کیے اسطرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرارت کی اور لمبی قرارت کی پھر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنے طول میں) پھر رکوع
سے سر اٹھایا پھر قرارت کی پہلی قرارت سے کم پھر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنے طول میں) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قرارت کی دوسری
قرارت سے کم پھر رکوع کیا قیام کے برابر پھر سر اٹھایا اور سجدہ کو جھکے اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیے تین رکوع کہ نہیں کوئی رکعت
تھی اور پر پچھلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تھا اور ہر رکوع سجدے کے برابر تھا پھر آپ پیچھے ہٹے اور صفین آپکے ساتھ پیچھے ہٹیں یہانتک
کہ ہم قریب پہونچ گئے عورتوں کے اور پھر آپ آگے بڑھے اور سب لوگ آپکے ساتھ آگے بڑھے (سبحان اللہ
کیا اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واتباعہ وسلم کی) پھر آپ اپنی جگہہ پر کھڑے ہوگئے اور نماز سے
فارغ ہوے اسوقت کہ آفتاب کھل چکا تھا پھر فرمایا کہ اے لوگو سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں
سے اور بیشک ان دونوں میں گہن نہیں لگتا ہے کسی آدمی کے مرنے سے پھر جب تم دیکھو اسمیں سے کچھ تو نماز پڑھو
یہانتک کہ صاف ہوجاوے اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جسکا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ میں نے اسکو نہ دیکھا ہو
اس اپنی نماز میں چنانچہ دوزخ آئی اور یہہ جب آئی کہ جب تمنے مجھے دیکھا کہ پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید
اسکی لو مجھے نہ لگ جاوے (سبحان اللہ اتنے بڑے نبی کہ اللہ ان پر رحمت کرے اور سلام بھیجے دوزخ سے
اتنا خوف ہے پھر ہمکو کتنا لازم ہے) اور یہانتک وہ قریب ہوئی کہ میں نے اسمیں ٹیڑھی منہہ کی لکڑی
والے کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں گھسیٹتا تھا آگ میں اور دنیا میں حاجیوں کی اسطرح چوری کرتا تھا کہ اسنے
اپنی لکڑی میں کسی چیز کو اٹکایا (یعنے چادر کپڑا وغیرہ) اگر مالک اسکا آگاہ ہوا تو اسنے کہا یہہ میری لکڑی
میں اٹک گئی تھی اور اگر مالک اسکا غافل ہوگیا تو وہ لیکر چلدیا اور یہانتک میں نے اسمیں بلی والی کو
دیکھا کہ اسنے بلی کو باندھ رکھا اور نہ کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ خود کیڑے مکوڑے زمین کے کھا لیتی یہانتک کہ
بھوکوں مر گئی پھر جنت کو میرے آگے لائے اور وہ اسوقت آئی جب تمنے مجھکو دیکھا کہ میں آگے بڑھا یہانتک
کہ میں اپنی جگہہ جا کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور چاہتا تھا کہ اسکے کچھ پھل توڑ لوں کہ تم دیکھو پھر

نے خیال کیا کہ نہ کرون غرض جن چیزون کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے اون مین سے کوئی چیز ایسی نہین ہی جو مینے
اپنی اس نماز مین نہ دیکہی ہو **عن** اسماءَ رضی اللہ عنہا قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا وھی تصلی فقلت ما شان الناس یصلون
فاشارت برأسہا الی السماء فقلت اٰیۃ قالت نعم فاطال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القیام
جدًا حتی تجلانی الغشی والغشیُ فاخذت قربۃ من ماءٍ الی جنبی فجعلت اصب علی راسی
او علی جسمی من الماء قالت فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد ما من شیءٍ لم اکن
رأیتہ الا قد رأیتہ فی مقامی ھذا حتی الجنۃ والنار وانہ قد اوحی الیّ انکم تفتنون
فی القبور قریبًا او مثل فتنۃ المسیح الدجال لا ادری ای ذلک قالت اسماء فیوتی احدکم
فیقال لہ ما علمک بہذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادری ای ذلک قالت اسماء
فیقول ھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنا بالبینات والھدی فاجبنا واطعنا ثلث
مرات فیقال لہ نم قد کنا نعلم انک لتؤمن بہ فنم صالحًا واما المنافق او المرتاب
لا ادری ای ذلک قالت اسماء رضی اللہ عنہا فیقول لا ادری سمعت الناس یقولون
شیئًا فقلت **ترجمہ** اسماء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سورج گہن ہوا اور مین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی وہ نماز پڑہتی تہین سو مین نے کہا لوگون کا کیا حال ہے کہ نماز پڑہ رہے
ہین تو انہون نے اپنے سر سے آسمان کو اشارہ کیا مین نے کہا ایک نشانی ہے (یعنے اللہ کی قدرت کی)
انہون نے اشارے سے کہا ہان (اس سے معلوم ہوا کہ اشارہ ضرورت کی وقت نماز مین جائز ہی) پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لنبا قیام کیا کہ مجہے غش آنے لگا اور مین نے ایک مشک سے جو میرے بازو پر
تہی اپنے سر پر اور منہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور
آفتاب کہل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد وثنا کی پہر اوسکی بعد کہا کوئی
چیز ایسی نہین رہی جسکو مین پہلے نہ دیکہتا تہا مگر یہان مین نے اسکو کہڑے کہڑے دیکہہ لیا یہانتک کہ
جنت اور دوزخ کو بہی دیکہا اور میری طرف وحی بہیجی گئی کہ تم اپنی قبرون مین جانچے جاؤ گے جیسے دجال
کے فتنہ سے جانچے جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آویگا اور کہیگا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا تہا پہر اگر قبر والا

جاءنا — نقلتہ

مومن ہے تو کہے گا کہ وہ محمد ہیں اللہ کے بھیجے ہوئے اور اللہ ان پر رحمت کرے اور سلامتی دے ہمارے پاس کھلے معجزے
اور سیدھی راہ کی خبر لیکر آئے اور ہم نے انکی حدیث قبول کی اور انکا کہنا مانا تین بار وہ یہی جواب دیگا پھر وہ
(یعنی فرشتہ) اس سے کہیگا کہ تو سوجا اور ہم کو معلوم تھا کہ تو ایماندار ہے سو اچھا بھلا سوتا رہ - اور منافق کہتا
ہے (یعنی فرشتہ کو) کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں سے سنتا تھا کچھ کہتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا (یعنی لوگوں کی
دیکھا بھالی سو میں بھی کچھ کہتا رہا کوئی امر تحقیق سے میرے یقین میں نہیں تھا معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا
مقلد بے معنی تھا اور مضمون رسالت کے دل سے تحقیق اور تصدیق نکرتا تھا) مسلم نے کہا روایت کی ہم سے
ابو بکر نے اور ابو کریب نے دونوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے فاطمہ سے انہوں نے اسماء سے روایت
کی کہ انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس آئی اور لوگوں کو کھڑے دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں سو میں نے
کہا کیا حال ہے لوگوں کا اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کی جو انہوں نے ہشام سے روایت کی .

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلٰكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ترجمہ عروہ نے کہا
سورج کو کسوف ہوا مت کہو بلکہ کہو سورج کو خسوف ہوا **ف** کسوف اور خسوف دونوں کے معنی ایک ہیں
اور چاند اور سورج دونوں کے لیے دونوں لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف
کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور قاضی عیاض نے اسکی خلاف دعوی کیا ہے مگر قول انکا اس آیت
سے رد ہوتا ہے وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونوں میں جائز ہے کہ پورا گہن
نہ ہو اور کچھ روشنی باقی رہے اور بعضوں نے کہا کہ خسوف وہ ہے جسمیں ذرا رنگ بدلجاوے اور کسوف
وہ ہے کہ پورا تغیر آجاوے خواہ چاند میں خواہ سورج میں اور امام لیث نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورا ہو
اور کسوف وہ جو تھوڑے میں اور یہ قول عروہ کا جو اوپر مذکور ہوا اسکو بھی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا (یومئذ)
قَالَتْ تَعْنِیْ یَوْمَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَخَذَ دِرْعًا حَتّٰی اُدْرِکَ بِرِدَائِہٖ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِیَامًا طَوِیْلًا لَوْ
اَنَّ اِنْسَانًا اَتٰی لَمْ یَشْعُرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکَعَ مَا حَدَّثَ اَنَّہٗ رَکَعَ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ ترجمہ
اسماء ابی بکر کی صاحبزادی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن گھبرا گئے مراد یہ تھی کہ جسدن سورج گہن
ہوا تھا اور آپ نے گھبراہٹ سے کسی عورت کی کرتی چادر اوڑھ لی اور چل دیے تا آنکہ آپ کی چادر آپ کو لا کر
دی اور نماز میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہ بھی نجانتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپ نے

مرضی ہوئے ہیں بہت دیر تک کھڑے رہنے کے سبب سے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے سعید بن یحییٰ نے اون سے اونکے باپ نے اون سے ابن جریج نے اسی اسناد سے مثل اسکی اور اسمیں یہ کہا کہ کھڑے رہے بہت دیر تک کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے اور یہہ بھی زیادہ کیا کہ اسما کہتی تھیں کہ میں دیکھتی تھی اُس عورت کو جو مجھ سے بوڑھی تھی اور دوسری کو جو مجھ سے زیادہ بیمار تھی عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَ فَاَخْطَاَ بِدِرْعٍ حَتّٰى اُدْرِكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِيْ ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ اَجْلِسَ ثُمَّ اَلْتَفِتُ اِلَى الْمَرْاَةِ الضَّعِيْفَةِ فَاَقُوْلُ هٰذِهِ اَضْعَفُ مِنِّيْ فَاَقُوْمُ فَرَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى لَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ خُيِّلَ اِلَيْهِ اَنَّهُ لَمْ يَرْكَعْ ترجمہ اسماء نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا اور بعد اوس کے کہا میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر مسجد میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کو کھڑے ہیں تو میں بھی اون کے ساتھ کھڑی ہوئی اور بہت لمبا قیام کیا یہانتک کہ میں اپنے تئیں دیکھتی تھی کہ جی چاہتا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور ایک ضعیف عورت کو دیکھا تو میں نے دل میں کہا یہ تو مجھ سے زیادہ ضعیف ہے پھر میں کھڑی رہی پھر آپ نے رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع پھر اپنا سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا یہانتک کہ اگر کوئی شخص اور آتا تو جانتا کہ آپ نے ابھی رکوع نہیں کیا (یعنے قومہ قیام کے برابر تھا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ

قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ترجمہ ابن عباس نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور بہت لمبا قیام کیا سورہ بقر کے برابر رکوع کیا بہت لمبا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر رکوع کیا لمبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل چکا تھا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے کہ گہن نہیں لگتا ہے ان میں سے کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے پھر جب تم ان کو دیکھو تو اللہ کو یاد کرو پھر لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ہم نے آپکو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ پر کچھ لیا پھر دیکھا کہ آپ رک گئے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ کو لیا اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا سو آج کی بار میں نے اسکو کبھی نہیں دیکھا اور اکثر رہنے والی اسکی عورتیں دیکھیں لوگوں نے عرض کی کہ یہ کیوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا ان کی ناشکری کے سبب سے لوگوں نے عرض کی کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں آپ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر ساری دنیا کا کوئی انپر احسان کرے پھر وہ عورت اسکی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکھے تو کہنے لگے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت محمد بن رافع نے ان سے اسحق یعنی ابن عیسی نے ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلم نے اسی اسناد سے مثل اسکی صرف اتنا ہی کہ انہوں نے کہا ثم رأیناک تکعکعت یعنی پھر دیکھا ہم نے آپکو کہ پیچھے ہٹے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے (یعنی دو رکعت میں) اور حضرت علی سے بھی مثل اسی کے مروی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا ترجمہ مطلب اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم

ركعتين في سجدة ثم قام فركع ركعتين في سجدة ثم جلي عن الشمس فقالت عائشة ما ركعت
ركوعا قط ولا سجدت سجودا قط كان أطول منه **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا سورج
گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور پکارا گیا کہ سب ملکر نماز پڑھیں اور آپ نے دو رکعتیں
پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہوگیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے
رکوع سجدے نہیں کیے **عن** أبي مسعود الأنصاري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله يخوف الله بهما عباده وإنهما لا ينكسفان
لموت أحد من الناس فإذا رأيتم منها شيئا فصلوا وادعوا الله حتى يكشف ما بكم **ترجمہ**
ابی مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں
سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گہناتیں پھر جب تم گہن
دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بلا کو تم سے دور کر دے **عن** ابن مسعود قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الشمس والقمر ليس ينكسفان لموت أحد من الناس ولكنهما
آيتان من آيات الله فإذا رأيتموه فقوموا فصلوا **ترجمہ** مضمون اسکا بھی وہی ہے کہ جب تم گہن دیکھو
تو اٹھو اور نماز پڑھو **عن** إسمعيل بهذا الإسناد وفي حديث سفيان ووكيع انكسفت
الشمس يوم مات إبراهيم فقال الناس انكسفت لموت إبراهيم رضي الله عنه **ترجمہ** اسمعیل
سے بھی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اتنی بات زیادہ ہے کہ جس دن ابراہیم صاحبزادے آپ کے انتقال
کیے اس دن سورج گہن ہوا اور لوگوں نے کہا انہی کی موت سے یہ ہوا ہے **عن** أبي موسى رضي الله
عنه قال خسفت الشمس في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فقام فزعا يخشى أن تكون الساعة
حتى أتى المسجد فقام يصلي بأطول قيام وركوع وسجود ما رأيته يفعله في صلاة قط ثم قال
إن هذه الآيات التي يرسل الله لا تكون لموت أحد ولا لحياته ولكن الله يرسلها يخوف
بها عباده فإذا رأيتم منها شيئا فافزعوا إلى ذكره ودعائه واستغفاره وفي رواية
ابن العلاء كسفت وقال يخوف عباده **ترجمہ** ابی موسیٰ نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ گھبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی اور مسجد میں آئے اور کھڑے نماز پڑھتے رہے
جس میں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا تھا کہ میں نے ایسا کسی نماز میں ان کے نہیں دیکھا پھر فرمایا

ن یخوف

یہہ نشانیاں ہین کہ اللہ انکو بہیجتا ہے یہہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہین ہوتین بلکہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے بندونکو ڈراتا ہے پہر جب تم ایسی کچہہ دیکہو تو اللہ کے آگے گڑگڑا کے اوسے یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور اس سے بخشش مانگو اور ابن علا کی روایت مین کسفت کا لفظ ہے اور یہہ ہے کہ وہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندون کو

عن عبد الرحمن بن سمرة قال بينا انا ارمي باسهمي في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انكسفت الشمس فنبذتهن وقلت لانظرن ما يحدث لرسول الله صلى الله عليه وسلم في انكساف الشمس اليوم فانتهيت اليه وهو رافع يديه يدعو ويكبر ويحمد ويهلل حتى جلي عن الشمس فقرأ سورتين وركع ركعتين **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا کہ مین تیر پہینک رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین کہ سورج گہن ہوا اور مین نے تیرون کو پہینک دیا اور دل مین کہا کہ دیکہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن مین آجکے دن جب مین ان تک پہونچا تو وہ دونون ہاتہہ اوٹہائے ہوئے تہے اور دعا کرتے تہے اور اللہ اکبر کہتے تہے اور اسکی تعریف کرتے تہے اور لا الہ الا اللہ کہتے تہے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا اور آپ نے دو رکعت پڑہی اور دو سورتین پڑہین **ف** اس روایت سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورج گہن تمام ہونے کے بعد نماز پڑہی مگر یہ مراد نہین مگر راوی نے مضمون مقدم و موخر روایت کیا اور ہر فعل کو آپ کے جمع کرکے کہدیا اور چونکہ دوسری روایت مین اونہی سے آچکا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہونچے تو آپ نماز پڑہ رہے تہے اسلیے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپ نے نماز پڑہی ہو اور اخیر کے دو قیامون مین دو سورتین پڑہین یعنی پہلی رکعت مین اور نماز گہن کے وقت شروع ہوئی اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی یہی سب باتون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے

عن عبد الرحمن بن سمرة رضي الله عنه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت ارتمي باسهم لي بالمدينة في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ كسفت الشمس فنبذتها فقلت والله لانظرن الى ما حدث لرسول الله صلى الله عليه وسلم في كسوف الشمس قال فاتيته وهو قائم في الصلوة رافع يديه فجعل يسبح ويحمد ويهلل ويكبر ويدعو حتى حسر عنها قال فلما حسر عنها قرأ سورتين وصلى ركعتين

ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب مین حضرت کے پاس آیا تو آپ کو نماز مین ہاتہہ اوٹہائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تہے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تہے اور اللہ کی بڑائی

بولتے تھے اور دعا کرتے تھے یہانتک کہ آفتاب کھل گیا جب آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں تمام کیں **ف** اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ نماز میں کرتے تھے جیسا ہم نے اوپر کہا تہا **عن** عبد الرحمن ابن سمرة رضی اللہ عنہ قال بینما انا اترمی باسہم لی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ خسفت الشمس ثم ذکر نحو حدیثہما **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گزرا **عن** عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ کان یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما آیة من آیات اللہ فاذا رأیتموہما فصلوا **ترجمہ** عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے جینے سے نہیں گہناتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جب تم انکو دیکھو تو نماز پڑھو **عن** المغیرة ابن شعبة یقول انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتموہما فادعوا اللہ وصلوا حتی ینکشف **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا

کتاب الجنائز

جنازے کا بیان **ف** جنازہ مشتق ہے جنز سے کہ چہپانے کے معنی میں ہے اور جنازہ جیم کی زبر سے بہی درست ہے مگر جیم کی زیر سے فصیح ہے اور بعضوں نے کہا جب جیم کی زیر کہیں تو مردہ مراد ہے اور جب زبر کہیں تو وہ چیز مراد ہوگی جسپر مردہ ہے اور بعضوں نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنائز زبر سے آتی ہے **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابی سعید راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیماروں کو جو قریب مرنے کے ہوں انکو لا الہ الا اللہ سکہاؤ **ف** اسلیے کہ آخر کلام انکا لا الہ الا اللہ ہو کہ حدیث میں آیا ہے جسکا یہ آخر کلام ہوگا وہ جنت میں جاویگا اور یہ تلقین کا حکم مستحب ہے اور اجماع ہے علماء کا اسپر اور مکروہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اسکو کہنا کہ کہیں تنگ آکر انکار نہ کر بیٹھے بلکہ لازم ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑہیں تاکہ وہ بہی سنکر پڑہنے لگے اور جب وہ ایکبار پڑھ لے پہر چپ ہو رہیں ہاں اگر پہر کچھ اور بات کرے تو پہر تلقین کر دیں کہ اخیر کلمہ اسکا کلمہ توحید ہو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور بیان کی ہمسے یہی روایت قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد العزیز نے یعنے دراوردی نے اور

کہا روایت کیا مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور ان سے خالد بن مخلد نے ان سے سلیمان بن بلال نے دونوں نے اسی سند

سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ

سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ حَاطِبَ بْنَ اَبِیْ بَلْتَعَةَ یَخْطُبُنِیْ لَهٗ فَقُلْتُ اِنَّ لِیْ بِنْتًا وَّاَنَا غَیُوْرٌ فَقَالَ اَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُوْ

اللّٰهَ اَنْ یُّغْنِیَهَا عَنْهَا وَاَدْعُوا اللّٰهَ اَنْ یَّذْهَبَ بِالْغَیْرَةِ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تہا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسکو مصیبت پہونچے اور وہ یہ کہے جو اللہ

حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم اوسی کیطرف جانے والے ہیں یا اللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب دے

اور اس کے بدلے میں اس سے اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالی اس سے بہتر چیز اوسکو دیتا ہے ام سلمہ کہتی ہیں کہ

جب ابو سلمہ (یعنی انکے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کون ہوگا اسلیے کہ انکا گھر پہلا تہا جس

نے ہجرت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پہر میں نے یہی دعا پڑہی (انا للہ سے واخلف لی خیرا منہا

تک) تو اللہ نے مجھے ابو سلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا اور میری طرف حاطب بن ابی

بلتعہ کو روانہ کیا کہ وہ مجھے حضرت کا پیغام دینے آیا میں نے عرض کی کہ میری ایک بیٹی ہے اور

مجھ میں غصہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ انکی بیٹی کے لیے تو ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ اللہ انکو بیٹی کے فکر سے بے غم

کر دے گا اور ان کے غصہ کے لیے ہم دعا کریں گے کہ وہ اسے کھو دیگا **ف** اس سے انا للہ اور اسکی

بعد کی دعا کی فضیلت ثابت ہوئی **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ

رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ مُصِیْبَتِهٖ

وَاَخْلَفَ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ کَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ خَیْرًا مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جو اوپر ہو چکا مسلم نے کہا

اور روایت کی ہم سے محمد بن عبداللہ نے اون کو ان کے باپ نے ان کو سعید بن سعید نے اون کو عمر نے یعنی
ابن کثیر نے اون کو ابن سفینہ نے جو مولیٰ ہین ام سلمہ کے جو بی بی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین انہون
نے فرمایا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ابو اسامہ کی حدیث کی مانند جو اوپر گذری
اور اسمین یہ زیادہ کیا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو مین نے کہا اون سے بہتر کون ہوگا کہ وہ
صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالدیا کہ مین نے یہی دعا کو پڑہا
پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آئی **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما
تقولون قالت فلما مات ابو سلمۃ رضی اللہ عنہ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت
یا رسول اللہ ان ابا سلمۃ قد مات قال قولی اللہم اغفر لی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ
قالت فقلت فاعقبنی اللہ من ہو خیر لی منہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ام سلمہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کی پاس آؤ یا میت کی پاس تو اچھی بات کہو اس لیے
کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو اور سب آگے وہی قصہ ہے ابو سلمہ کی وفات کا جو اوپر کی روایتون
مین گذرا **عن** ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی
سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ ثم قال ان الروح اذا قبض تبعہ البصر فضج ناس من
اہلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون
ثم قال اللہم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المہدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین
واغفر لنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ **ترجمہ** ام سلمہ نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آئے ابو سلمہ کی عیادت کو اور انکی آنکھین کہلی رہ گئی تہین پہر انکو بند کر دیا اور فرمایا
جان جب نکلتی ہے تو آنکھین اسکی پیچھے لگی رہتی ہین اور لوگون نے ان کے گھر مین رونا شروع کر دیا
تو آپ نے فرمایا اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو اسلیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہاری باتون پر پہر آپ نے دعا کی کہ یا
اللہ بخشدے ابی سلمہ کو اور بلند کر درجہ انکا ہدایت والون مین اور تو خلیفہ ہو جا اون کے باقی رہنے والے عزیزون
مین اور بخشدے ہمکو اور انکو اے پالنے والے عالمون کے اور کشادہ کر انکی قبر کو اور روشنی کر اوس مین ۔
عن خالد الحذاء بہذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال واخلفہ فی ترکتہ وقال اللہم اوسع

فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَقُلْ اَفْسِحْ وَزَادَ قَالَ خَالِدُ الْحَذَّاءُ وَدَعْوَةٌ اُخْرٰى سَابِعَةٌ نَسِيْتُهَا **ترجمہ** خالد الحذاء
نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور اس میں یہہ کہا کہ حضرت نے دعا میں عرض کی کہ یا اللہ خلیفہ ہو تو
ان کا انکے بال بچوں میں جو یہہ چھوڑ مرے ہیں اور کہا کہ یا اللہ انکی قبر چوڑی کر اور فسح کا لفظ نہیں کہا
اور یہہ بھی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی ایسی ساتویں چیز کے لیے کہ وہ میں بھول گیا **عَنْ**
اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلعم اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ
نَفْسَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو آدمی کو کہ جب مر جاتا ہے تو آنکھیں
کھلی رہ جاتی ہیں لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سبب اسکا یہہ کہ نگاہ اسکی جان کے پیچھے جاتی ہے کہا
مسلم نے اور یہی حدیث روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد العزیز نے یعنی دراوردی نے ان سے
علاء نے اسی سند سے **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ
وَفِي اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ
امْرَاَةٌ مِنَ الصَّعِيْدِ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ
اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ اَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ **ترجمہ**
عبید بن عمیر نے کہا ام سلمہ نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا یہہ مسافر پرائی زمین میں مر گیا
میں اسکو ایسا روؤنگی کہ لوگوں میں اسکا خوب چرچا ہوگا غرض میں نے رونے کی تیاری کی کہ ایک عورت
اور آگئی مدینے کے اوپر کے محلہ سے وہ چاہتی تھی کہ میرا ساتھ دے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر میں جس میں سے اللہ نے اوسکو دو بار نکالا ہے
ام سلمہ کہتی ہیں کہ پھر میں رونے سے باز رہی اور نہ روئی **ف** نوحہ کرنا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے
اور یہہ اخلاق نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ام سلمہ سے کچھ نہ کہا اسلیے کہ وہ شدت غم میں تھیں اور
دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ بھی سمجھ کر رونے سے باز رہیں **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اِحْدٰى بَنَاتِهِ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهُ
اَنَّ صَبِيًّا لَهَا اَوِ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ
مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ
اَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ

جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ **ترجمہ** اسامہ بن زید نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک صاحبزادی نے آپ کو بلا بھیجا اور بلایا اور خبر بھیجی کہ ایک لڑکا موت کے قریب ہے تو آپ نے اس سے کہا کہ تو لوٹ جا اور ان سے کہدے کہ اللہ ہی کا تھا جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اسکے نزدیک ایک عمر مقرر ہے سو تو انکو حکم کر کہ وہ صبر کریں اور اللہ سے امید ثواب کی رکھیں وہ خبر لانیوالا پھر آیا اور عرض کی کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور تشریف لاویں (اس سے قسم دینا دوسرے کو ثابت ہوا) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی چلے اور اسامہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ تھا پھر اس لڑکے کو آپ کے آگے اٹھا لائے اور وہ دم توڑتا تھا گویا ایک مشک کھنکھلاتی تھی سو آپ کی مبارک آنکھیں رونے لگیں اور سعد نے کہا یہ کیا ہے اے رسول اللہ کے (یعنے رونے کو صبر کے خلاف سمجھا) آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ اپنے بندوں سے انہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسروں پر رحمت کرتے ہیں

ف معلوم ہوا کہ فقط آنکھوں سے رونا صبر کے خلاف نہیں البتہ چیخنا چلانا بیان کرنا کپڑے پھاڑنا بال نوچنا چھاتی کوٹنا رانیں پیٹنا کپڑے پھاڑنے کہا تا شیوہ ایمان نہیں مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن عبد اللہ نے اون سے ابن فضیل نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے اون سے ابو معاویہ نے دونوں نے عاصم احول سے اسی اسناد سے مگر حدیث حماد کی پوری اور لمبی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ فَقَالَ أَقَدْ قُضِيَ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا سعد بیمار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھنے کو آئے اور عبد الرحمن اور سعد اور عبد اللہ انکے ساتھ تھے پھر جب ان کے پاس آئے تو بیہوش پایا تو آپ نے فرمایا کہ کیا انکا انتقال ہو گیا لوگوں نے عرض کی نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا) پھر آپ رونے لگے اور لوگوں نے جب دیکھا آپ کو روتے ہوئے تو سب رونے لگے آپ نے فرمایا سنتے

ہو اسد تعالی انکہون کے آنسوون پر اور دل کے غم پر عذاب نہین کرتا وہ تو اسپر عذاب کرتا ہے اور آپنے زبان کیطرف اشارہ کیا یا اسپرہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر ہو نہہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْبَرَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَخَا الْاَنْصَارِ کَیْفَ اَخِیْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّعُوْدُہٗ مِنْکُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَہٗ وَنَحْنُ بِضْعَۃَ عَشَرَ مَا عَلَیْنَا نِعَالٌ وَّلَا خِفَافٌ وَّلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِیْ فِیْ تِلْکَ السِّبَاخِ حَتّٰی جِئْنَاہُ فَاسْتَاْخَرَ قَوْمُہٗ مِنْ حَوْلِہٖ حَتّٰی دَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ مَعَہٗ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پہر لوٹا اور آپنے پوچھا اے انصار کے بہائی میرا بہائی سعد کیسا ہے اسنے عرض کی اچھا ہے آپنے فرمایا کون تم سے عیادت کرتا ہے انکی اور آپ کہڑے ہو گئے اور ہم بہی آپکے ساتھ کہڑے ہوئے اور ہم دس پر کئی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جوتیاں تہین نہ موزے نہ ٹوپیاں نہ کرتے (یہ کمال زہد تہا صحابہ کا اور بیزاری تہی دنیا سے) اور ہم چلے جاتے تہے اوس کنگریلی زمین مین یہانتک کہ ان تک پہونچے اور اور لوگ جو سعد کے پاس تہے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی **ترجمہ** انس کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع مین ہو اسلیے کہ آخر مین تو ہر ایک کو صبر آجاتا ہے مثل ہے شام کی مردے کو کب تک روئے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلَی امْرَاَۃٍ تَبْکِیْ عَلٰی صَبِیٍّ لَّہَا فَقَالَ لَہَا اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِیْ بِمُصِیْبَتِیْ فَلَمَّا ذَہَبَ قِیْلَ لَہَا اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَہَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَاَتَتْ بَابَہٗ فَلَمْ تَجِدْ عَلٰی بَابِہٖ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ اَوَّلِ صَدْمَۃٍ اَوْ قَالَ عِنْدَ اَوَّلِ الصَّدْمَۃِ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس گذرے اور وہ ایک اپنے لڑکے پر رو رہی تہی تو آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا تمکو میرے سی مصیبت نہین پہونچی ہے پہر جب آپ چلے گئے لوگون نے کہا کہ وہ رسول تہے اللہ کے تو اسکو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپکو جواب دینا برا معلوم ہوا) اور وہ آپکے دروازہ پر آئی

بمصیبتی

اور وہاں کوئی چوکیدار نہ پایا جیسے دنیا داروں کے دروازہ پر ہوتا ہے) اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کو
نہیں پہچانا آپ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو مسلم نے کہا اور یہی روایت کی ہم سے یحییٰ بن
حبیب حارثی نے اونسے خالد نے یعنی ابن حارث (ز) اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے اون سے
عبدالملک بن عمرو نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے اون سے عبدالصمد نے سب نے کہا روایت
کی ہم سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کی اور وہی قصہ بیان کیا اور عبدالصمد کی روایت
میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک عورت کے پاس سے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ
حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بَکَتْ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ مَہْلًا یَا بُنَیَّۃُ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَہْلِہٖ عَلَیْہِ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ حفصہ
روئیں حضرت عمر پر (یہ انکی صاحبزادی ہیں) تو حضرت عمر نے فرمایا چپ رہو اے میری بیٹی کیا تم جانتی نہیں
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اوس کے گھر والوں کے اوس پر رونے سے
ف اس بارہ میں کئی روایتیں حضرت عمر اور انکے صاحبزادے سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہا اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلام فرماتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ ان دونوں
کو شبہ ہو گیا حضرت ایسا کیوں فرمانے لگے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنی کوئی کسی کا بوجھ
نہ اوٹھاوے گا پھر اور وں کے رونے سے میت پر کیوں عذاب ہونے لگا اور یہ حدیث جس سے حضرت عمر استدلال
کرتے ہیں یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ تو اس کے لیے رو رہے ہیں اور اسپر
عذاب ہو رہا ہے غرض اوسپر عذاب اوس کے کفر کی جہت سے تھا نہ انکے رونے سے اور علما نے حضرت عمر کی
روایتوں کی تاویل یہ کی ہے کہ مراد اون سے وہ مردہ ہے جو وصیت کر گیا ہو اپنے واسطے رونے اور نوحہ کرنے
کی اور اوسکی وصیت پر عمل ہو تو بیشک اوسپر عذاب ہوگا اور جس میت پر لوگ خود رو دیں اور اوسنے وصیت
نہ کی ہو یا اس کے دل میں کراہت ہو نوحہ سے اوسپر غیروں کے رونے سے کیوں عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ خود
فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اوٹھاوے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضوں
نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور رنج اور
غم کرتا ہے اور درد کرتا ہے قاضی عیاض نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے
(النووی) **عَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ

ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اسکے اوپر نوحہ
کرنیکے سبب عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُغْمِيَ عَلَيْهِ
فَصِيحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَمَا عَلِمْتُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ
بِبُكَاءِ الْحَيِّ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے بیہوش ہو گئے اور لوگ
انپر چیخکر رونے لگے پھر جب انکو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ تمکو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونیسے عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا اُصِيبَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا اَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ترجمہ ابوبردہ نے اپنے
باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی تب عمر نے فرمایا
اے صہیب تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے
سے عَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اُصِيبَ عُمَرُ اَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتّٰى دَخَلَ
عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَامَ بِحِيَالِهِ يَبْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَى مَا تَبْكِي اَعَلَيَّ تَبْكِي قَالَ اِي وَاللّٰهِ
لَعَلَيْكَ اَبْكِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ يُبْكٰى عَلَيْهِ يُعَذَّبُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا تَقُولُ اِنَّمَا كَانَ اُولٰئِكَ الْيَهُودُ ترجمہ ابوموسی نے کہا جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب
اپنی گھر سے آئے اور حضرت عمر کے پاس پہونچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے سو حضرت عمر نے فرمایا
تم کیوں روتے ہو کیا مجھ پر روتے ہو انہوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم آپ ہی پر روتا ہوں اے سردار
مومنوں کے تب فرمایا حضرت عمر نے قسم ہے اللہ کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جسپر لوگ رو دیں وہ عذاب کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اسکا ذکر موسی بن طلحہ سے کیا انہوں نے
کہا کہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ یہ لوگ یہود تھے جنکو حضرت نے ایسا فرمایا تھا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ يَا حَفْصَةُ اَمَا سَمِعْتِ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ
يَا صُهَيْبُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حضرت

علام فقال

عمر زخمی ہوئے تو حفصہ ان پر چیخ کر رونے لگیں تو انہوں نے کہا تم نے سنا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، فرمایا کہ جس پر چیخ کر روویں اس پر عذاب ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَۃَ اُمِّ اَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَہٗ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْدُہٗ قَائِدٌ فَاُرَاہُ اَخْبَرَہٗ بِمَکَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ فَکُنْتُ بَیْنَہُمَا فَاِذَا صَوْتٌ مِّنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ کَاَنَّہٗ یَعْرِضُ عَلٰی عَمْرٍو اَنْ یَّقُوْمَ فَیَنْہَاہُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَہْلِہٖ قَالَ فَاَرْسَلَہَا عَبْدُ اللّٰہِ مُرْسَلَۃً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کُنَّا مَعَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ اِذَا ہُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِیْ ظِلِّ شَجَرَۃٍ فَقَالَ لِیْ اِذْہَبْ فَاعْلَمْ لِیْ مَنْ ذَاکَ الرَّجُلُ فَذَہَبْتُ فَاِذَا ہُوَ صُہَیْبٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَرَجَعْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ اِنَّکَ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَعْلَمَ لَکَ مَنْ ذَاکَ الرَّجُلُ وَاِنَّہٗ صُہَیْبٌ فَقَالَ مُرْہُ فَلْیَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ اِنَّ مَعَہٗ اَہْلَہٗ قَالَ وَاِنْ کَانَ مَعَہٗ اَہْلُہٗ وَرُبَّمَا قَالَ اَیُّوْبُ مُرْہُ فَلْیَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ یَلْبَثْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ اُصِیْبَ فَجَاءَ صُہَیْبٌ یَقُوْلُ وَا اَخَاہُ وَا صَاحِبَاہُ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ تَعْلَمْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ قَالَ اَیُّوْبُ اَوْ قَالَ اَوَلَمْ تَعْلَمْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَہْلِہٖ قَالَ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰہِ فَاَرْسَلَہَا مُرْسَلَۃً وَاَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضِ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَحَدَّثْتُہَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰہِ مَا قَالَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَحَدٍ وَلٰکِنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْکَافِرَ یَزِیْدُہُ اللّٰہُ بِبُکَاءِ اَہْلِہٖ عَذَابًا وَاِنَّ اللّٰہَ لَہُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی قَالَ اَیُّوْبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَتْ اِنَّکُمْ لَتُحَدِّثُوْنِیْ عَنْ غَیْرِ کَاذِبَیْنِ وَلَا مُکَذَّبَیْنِ وَلٰکِنَّ السَّمْعَ یُخْطِئُ۔

ترجمہ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں بیٹھا تھا ابن عمر کے بازو پر اور ہم سب ام ابان حضرت عثمان کے صاحبزادی کے جنازے کے منتظر تھے اور ان کے (یعنی ابن عمر کے) پاس عمرو بن عثمان تھے اور ابن عباس بھی آئے کہ انکو ایک شخص لاتا تھا جو انکو لے آیا کرتا تھا (یعنی وہ نابینا تھے) پھر گمان کرتا ہوں میں کہ خبر دی انکو ابن عمر کی جگہ کی (پھر وہ آئے اور میرے بازو

پر بیٹھ گئی اور مین ان دونون کے بیچ مین تھا (یعنی ابن عمر اور ابن عباس کے) کہ اتنے مین ایک رونے کی آواز گھر مین
سے آئی اور ابن عمر نے کہا گویا اشارہ کیا عمرو کیطرف کہ وہ کھڑے ہو کر اون رونے والون کو منع کر دین (یعنے انکو
سنانے کے لیے کہا) کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اوسکی
لوگون کے رونے سے اور عبد اللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنے قید اسکی نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود
کے لیے فرمائی تھی) اور سیر ابن عباس نے کہا کہ ہم امیر المومنین حضرت عمر کے ساتھ تھے یہانتک کہ جب ہم بیدا
مین پہونچے (کہ نام ایک مقام کا ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کے سایہ مین اوترا ہوا ہے
تو مجھ سے امیر المومنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے پہر مین گیا اور مین نے دیکھا کہ وہ صہیب
تھے پہر مین لوٹا اور مین نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو مین نے دیکھا کہ وہ صہیب ہین پہر
انہون نے فرمایا کہ جاؤ اور انکو حکم دو کہ ہم سے ملین مین نے کہا ان کے ساتھ انکی بیوی بہی ہے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کیا مضایقہ ہے اگرچہ ہو پہر جب مدینہ مین آئے تو کچھ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المومنین زخمی ہوئے اور صہیب
آئے اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بہائی اور ہائے میرے صاحب تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جانتے نہین ہو یا تم نے سنا
نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مردہ اوسکے گہر والون کے رونے سے عذاب پاتا ہے
پہر کہا کہ عبد اللہ نے مطلق کہدیا کہ اون کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تہا کہ بعض
لوگون کے رونے سے عذاب پاتا ہے پہر مین کھڑا ہوا (یہ قول عبد اللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہ
کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تہا تب انھون نے (یعنے ام المومنینؓ) فرمایا نہین کی
بات نہین ہے قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کبھی کہ مردے کو اوس کے لوگون کے
رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپنے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر اوس کے گہر والون کے رونے سے عذاب اور
زیادہ ہو جاتا ہے اور رولاتا وہی ہے اور ہنساتا بہی وہی ہے (یعنے اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہین اٹھاتا
ایوب نے کہا ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ کو خبر پہونچی حضرت
عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہون نے فرمایا کہ تم ایسے لوگون سے بات کہتے ہو کہ وہ جہوٹ نہین بولتے اور نہ
انکی بات کو کوئی جہوٹ سمجھ سکتا ہے مگر سننے مین کبھی غلطی ہو جاتی ہے (یعنے مراد یہ کہ حضرت نے یہ بات
یہود یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تہی سننے والون نے اسکو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا) **ف**
نووی نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جیسے کہ ظن غالب ہو اوسپر قسم کہا سکتے ہین جیسے ام المومنین نے

تتمہ کہا عن عبد اللہ بن ملیکۃ قال توفیت ابنۃ لعثمان بن عفان بمکۃ قال فجئنا لنشھدھا قال فحضرھا ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہم قال وانی لجالس بینھما او قال جلست الی احدھما ثم جاء الاخر فجلس الی جنبی فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لعمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ وھو مواجھہ الا تنھی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما قد کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث فقال صدرت مع عمر من مکۃ حتی اذا کنا بالبیداء اذا ھو برکب تحت ظل شجرۃ فقال اذھب فانظر من ھؤلاء الرکب فذھبت فنظرت فاذا ھو صھیب قال فاخبرتہ فقال ادعہ لی قال فرجعت الی صھیب فقلت ارتحل فالحق امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ فلما ان اصیب عمر رضی اللہ عنہ دخل صھیب یبکی یقول وااخاہ واصاحباہ فقال عمر رضی اللہ عنہ یا صھیب اتبکی علی وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت یعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما فلما مات عمر ذکرت ذلک لعائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت یرحم اللہ عمر لا واللہ ما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یعذب المؤمن ببکاء احد ولکن قال ان اللہ یزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ قال وقالت عائشۃ حسبکم القرآن ولا تزر وازرۃ وزر اخری قال وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما عند ذلک واللہ اضحک وابکی قال ابن ابی ملیکۃ فواللہ ما قال ابن عمر من شیء۔ ترجمہ عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عثمان کے صاحبزادی نے انتقال کیا مکہ میں اور ہم آئے کہ انکی جنازے میں شریک ہوں اور ابن عمر اور ابن عباس بھی آئے اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہوا کہ پہلے میں ایک صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرے صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹھ رہے غرض میں ان دونوں کے بیچ میں ہو گیا پھر عبد اللہ بن عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹھے تھے کہ تم ان سب کو رونے سے منع نہیں کرتے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کی رونے سے اسپر ابن عباس نے کہا کہ حضرت عمر تو یوں کہتے تھے کہ بعض گھر والوں کے رونے سے (یعنی تم نے بعض کا لفظ چھوڑ دیا) پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکہ سے لوٹا آتا تھا یہاں تک کہ جب ہم بیدا میں پہونچے تو وہاں چند

سوار ایک درخت کی سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمر نے مجھہ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہین مین نے دیکھا تو وہ صہیب تھے پہر مین نے حضرت عمر کو خبر دی تو انہون نے کہا انکو بلاو ابن عباس نے کہا مین انکے پاس گیا اور صہیب سے کہا کہ چلو اور امیر المومنین سے ملو پہر جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے بہائی اور ہائے میرے صاحب پہر کہا عمر نے صہیب کو اے صہیب کیا تم میرے اوپر روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگون کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے تب ابن عباس نے کہا جب حضرت عمر نے انتقال کیا مین نے اسکا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہون نے کہا اللہ رحم کرے عمر پر حضرت نے ایسا نہین فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ عذاب کرتا ہے مومن پر کسی کے رونے سے بلکہ یون فرمایا کہ اللہ تعالی کافر کا عذاب اوسکے لوگون کے رونے سے زیادہ کر دیتا ہے پہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالی اسمین فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجھہ اٹھانیوالا نہین اور ابن عباس نے اسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم اللہ کی پہر ابن عمر نے اسپر کچہ نہین کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے عبد الرحمن بن بشر نے اون سے سفیان نے اون سے عمرو نے اون سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انہون نے کہا ہم ایک جنازہ مین تہے کہ وہ ام ابان حضرت عثمان کی صاحبزادی کا تہا اور بیان کی حدیث اور مرفوع کیا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونون کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر زندہ کی رونے سے عذاب ہوتا ہے عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْ اِنَّمَا مَرَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ وَهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْتُمْ تَبْكُوْنَ وَاِنَّهُ لَيُعَذَّبُ ترجمہ ہشام ابن عروہ باپ سے راوی ہین کہ حضرت عائشہ کے آگے ابن عمر کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردے پر اوسکے لوگون کے رونے سے عذاب ہوتا ہے انہون نے فرمایا اللہ رحمت کرے ابو عبد الرحمن پر کہ انہون نے سنا کچہہ اور اوسکو یاد نہ رکہا حقیقت اسکی یون ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا اور لوگ اسپر روتے تہے تو آپنے فرمایا کہ تم تو روتے ہو اور اوسپر عذاب ہوتا ہے

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ فَقَالَتْ وَهِلَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيْئَتِهِ اَوْ بِذَنْبِهِ وَاِنَّ اَهْلَهُ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ الْاٰنَ وَذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيْبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ وَقَدْ وَهِلَ اِنَّمَا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَاَتْ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ يَقُوْلُ حِيْنَ تَبَوَّؤُا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا اور حضرت عائشہ نے کہا کہ وہ بہول گئے (یعنے عبداللہ بن عمر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہہ فرمایا تہا کہ اوسپر عذاب ہوتا ہے اوسکے گناہ اور خطا کے سبب سے اور لوگ اسپر رو رہے ہین اسوقت اور یہ قول بہول عبداللہ کی ایسی ہی کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنوئین پر جس مین بدر کے مشرکون کے مقتول تہے کہڑے ہو کر فرمایا جو فرمایا اور عبداللہ نے یون روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہین جو مین کہتا ہون اور عبداللہ بہول گئے حقیقت یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہین کہ جو مین اون سے کہا کرتا تہا (یعنی اونکی زندگی مین) وہ سچ نکلا پہر حضرت عائشہ نے یہہ آیتہ پڑہی کہ تو نہین سنا سکتا مردی کو اور نہ سنا سکتا ہے اونکو جو قبرون مین ہین یہہ حال ہے اون خبر دینا ہے جب وہ جگہہ پکڑ چکے بیٹہکون مین دوزخ کے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے ہی حدیث ابوبکر نے اون سے وکیع نے اون سے ہشام نے اسی سند سے ابو اسامہ کے روایت کی مثل معنون مین اور حدیث اسامہ کی پوری ہے **ف** اس حدیث سے تہذیب اخلاق حضرت عائشہ کے معلوم ہوئی کہ مسائل مختلفہ مین کس خوبی اور حسن سے عبداللہ بن عمر کا ذکر کیا ایک جگہہ فرمایا کہ اللہ اون پر رحم کرے دوسری بار فرمایا کہ وہ بہول گئے بخلاف اس زمانہ کے کہ مناظرات باہمی مین کیسی کیسی خلاف تہذیب باتین قلم و زبان سے نکلتی ہین

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا **ترجمہ** عمرہ نے خبر دی کہ انہون نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ذکر ہوا کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہین کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابو عبدالرحمن کو انہوں نے جھوٹ نہین کہا مگر بھول چوک ہو گئی حقیقت یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے کہ لوگ اسپر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو روتے ہین اور اسپر قبر مین عذاب ہوتا ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** علی بن ربیعہ نے کہا پہلی جسپر کوفہ مین نوحہ ہوا وہ کعب کا بیٹا قرظہ تہی اور مغیرہ نے سنکر کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جسپر نوحہ کیا جاویگا اوسکو عذاب ہوگا اوس کے سبب سے قیامت کے دن مسلم نے کہا روایت کی مجھسے علی بن حجر نے اون سے علی بن مسلم نے اون سے محمد بن قیس نے اون سے علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل اوپر کی روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھسے ابن ابی عمر نے اون سے مروان بن معاویہ نے اون سے سعید بن عبید طائی نے اون علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسی روایت کے عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ **ترجمہ** ابی مالک نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزین ہین میری امت مین جاہلیت کے (یعنے زمانہ کفر کی) کہ لوگ انکو نچھوڑین گے ایک فخر کرنا اپنی حسب پر دوسرے طعنہ کرنا دوسرون کی نسب پر اور تیسرے تارون سے پانی کی امید رکھنا اور چوتہی بیان کرکے رونا اور بیان کرنیوالی اگر توبہ نکرے اپنی مرنے سے پہلے تو قیامت جب ہوگی تو اسپر پیراہن ہوگا گندہک کا اور اوڑہنی ہوگی کہجلی کی **ف** اس سے بیان کرکے رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل غرغرہ کی ظاہر نہون تب تک توبہ قبول ہوتی ہے اوسکے بعد نہین عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ
مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ وَاللّٰهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ **ترجمہ** حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی قتل کی خبر آئی تو آپ
غمگین بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین انکو دروازے کی دراڑ سے دیکھتی تھی کہ
ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ ای رسول اللہ کے جعفر کی عورتین رو رہی ہین (یعنے چیخ چلاکر) جو شرع مین
منع ہے) تو آپ نے فرمایا کہ جا انکو روکو پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ انہون نے نہین مانا آپ نے پھر
دوبارہ اسکو فرمایا کہ جا اور انکو روک دے وہ پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم ہمکو انہون نے
ہرا دیا ای رسول اللہ کے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین خیال کرتی ہون کہ حضرت نے ادسے فرمایا کہ جا اونکے
مونہہ مین خاک ڈالدے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے کہا تیرے ناک مین اللہ خاک بھرے کہ نہ تو وہ کام
کرتا ہے جسکا حضرت تجھے حکم فرماتے ہین اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے کہ تکلیف سے چھوٹ کر بیٹھین
مسلم نے کہا اور روایت کی ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبد اللہ بن نمیر نے اور کہا مسلم نے
کہ روایت کی مجھسے ابو الطاہر نے اون سے عبد اللہ بن وہب نے اون سے معاویہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی
مجھسے احمد بن ابراہیم نے اون سے عبد الصمد نے اون سے عبد العزیز نے یعنی ابن مسلم نے ان سبنے روایت کی
یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور عبد العزیز کی روایت مین یہ لفظ ہین وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِيِّ یعنے نہ چھوڑا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھکانے سے **ف** اس
روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ رونا انکا نوحہ اور چیخنے کے ساتھ تھا ورنہ آپ انکو روکنے مین اتنا مبالغہ فرماتے
اسلیے کہ آنسوؤن سے رونا منع نہین ہے اور اس سے علو ہمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ
اس شدت رنج مین بھی امر معروف سے باز نہ آئے اور بعضون نے کہا ہے کہ اصحاب کی شان سے بعید ہے کہ وہ
چیخکر روتے ہون اور منع فرمانا آپ کا بطریق استحباب کے تھا **عَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْبَيْعَةِ أَلَّا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا خَمْسٌ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ
الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کی ساتھ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نکرین تو کسی نے اس اقرار کو پورا

نہ کیا مگر پانچ عورتون نے ام سلیم اور ام علاء اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تھین معاذ کی یا یون کہا کہ ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بی بی عن ام عطیۃ قالت اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البیعۃ ان لا ننوح فما وفت منا غیر خمس منھن ام سلیم ترجمہ ام عطیہ نے وہی مضمون بیان کیا اور پانچ عورتون مین سے ام سلیم کا نام لیا عن ام عطیۃ قالت لما نزلت ھذہ الایۃ یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یعصینک فی معروف قالت کان منہ النیاحۃ قالت فقلت یارسول اللہ الا آل فلان فانھم کانوا اسعدونی فی الجاھلیۃ فلا بد لی من ان اسعدھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا آل فلان ترجمہ ام عطیہ نے کہا جب یہ آیت اتری یبایعنک یعنی جب مومن عورتین آوین تیری پاس بیعت کو تو ہی بیعت لی کہ نہ شریک کرین وہ اللہ کے ساتھہ کسی کو اور نہ نافرمانی کرین وہ تیری کسی دستور کی بات مین تو ان باتون مین جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی نوحہ بہی تہا پہر مین نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ نوحہ کہین نہ کرون گی مگر فلان شخص کے قبیلہ مین اسلیے کہ وہ میرے نوحہ مین جاہلیت کے زمانہ مین شریک ہوئی تہی تو مجہے بہی انکے ساتھہ شریک ہونا ضرور ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلان قبیلہ مین سہی **ف** اس حدیث سے بہی حرام ہونا نوحہ کا ثابت ہوا کہ آپنے سب عورتون سے اقرار لیا کہ کہین نوحہ کرین اور ام عطیہ سے بہی اقرار لیا کہ وہ بہی کہین نوحہ نکرین سوا اس قبیلہ کی اور شارع کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں کسیکو خاص کر دے عن محمد بن سیرین قال قالت ام عطیۃ کنا ننھی عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا ترجمہ محمد بن سیرین نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا ہم کو روکا جاتا تہا جنازون کے ساتھہ چلنے مگر تاکید سے نہین روکا جاتا تہا عن ام عطیۃ قالت نھینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن ام عطیۃ قالت دخل علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذننی فلما فرغنا اذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنھا ایاہ ترجمہ ام عطیہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم انکی صاحبزادی کو نہلا رہی تہے (یعنی انکی جنازہ کو) تو آپنے فرمایا نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور بیری کی پتون سے اور ڈالدو اخیر مین کافور یا فرمایا تہوڑا سا کافور پہر جب نہلا چکو تو مجہے خبر دو پہر جب ہم نہلا چکے تو آپکو خبر دی اور آپنے اپنی تہمت ہماری طرف پہینکدی اور فرمایا کہ اسکو اندر کا کپڑا کردو ان کے کفن کا دینو برکت کے لیے اور اس سے

ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دے سکتے ہیں **ف** معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا تو ضروری ہے اور
اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کی لیے ضروری ہے تو پانچ بار سات بار نہلادیں مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی
حاصل ہو جاوے تو چوتھی بار ضرور نہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثوم تھیں مگر صحیح
یہ ہے کہ یہ زینب تھیں اور اخیر بار بی میں کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور جمہور
علمار کا اگرچہ حنفیہ اس کے استحباب کے قائل نہیں مگر یہ حدیث اونپر حجت ہے حالانکہ کافور بدن کو پاک کرتا ہے
جسم کو سخت کرتا ہے اور جلدی سڑنے نہیں دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ نیکوں کے کپڑوں سے
برکت لینا روا ہے **عن** ام عطیة قالت مشطناها ثلاثة قرون **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے
انکے بالوں کی تین لٹیں کردیں کنگھی کر کے **ف** یعنی ایک لٹ آگے کے بالوں کی اور دو پیچھے کے جیسے
اور روایتوں میں آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالوں میں میت کے مستحب ہوا اور یہی مذہب ہے شافعی
اور احمد اور اسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث انپر حجت ہے **عن**
ام عطیة قالت توفیت احدی بنات النبی صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابن علیة قالت
اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نغسل ابنته وفی حدیث مالك قالت دخل علینا
رسول الله صلی الله علیه وسلم حین توفیت ابنته بمثل حدیث یزید بن زریع عن ایوب
عن محمد عن ام عطیة **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا وفات ہوئی ایک صاحبزادی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم غسل دیتی تھیں
انکی صاحبزادی کو اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات
ہوئی آپ کی صاحبزادی کی جیسے یزید بن زریع کی حدیث میں ایوب سے مروی ہے اور ایوب محمد سے
وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں **عن** حفصة عن ام عطیة بنحوه غیر انه قال ثلاثا او
خمسا او سبعا او اکثر من ذلك ان رأیتن ذلك فقالت حفصة عن ام عطیة وجعلنا
رأسها ثلاثة قرون **ترجمہ** حفصہ نے ام عطیہ سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یوں ہے
کہا کہ غسل دو انکو تین بار یا پانچ یا سات بار یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت جانو اور حفصہ نے کہا کہ ام
عطیہ نے کہا کر دیے ہم نے بال اونکے سر کے تین لٹیں **عن** حفصة عن ام عطیة قالت
اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا او سبعا قال وقالت ام عطیة مشطناها ثلاثة قرون **ترجمہ**

اسکا وہی ہے جو اوپر گزرا عن ام عطیۃ قالت لما ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلنھا وترا ثلاثا او خمسا
واجعلن فی الخامسۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا غسلتنھا فاعلمننی قالت فاعلمناہ
فاعطانا حقوہ وقال اشعرنھا ایاہ ترجمہ ام عطیہ نے کہا جب زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات فرما گئیں تو ہم سے آپنے فرمایا کہ انکو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ بار اور پانچویں بار
کے پانی میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو پھر ہمنے جب خبر دی تو آپنے
اپنی تہمد پھینکدی اور فرمایا کہ اسکا کفن کے اندر کا کپڑا کر دو یعنی یا بدن سے لگا رہے اور موجب یاکت
کا ہا عن ام عطیۃ قالت اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل احدی
بناتہ فقال اغسلنھا وترا خمسا او اکثر من ذلک بنحو حدیث ایوب وعاصم وقال
فی الحدیث قالت فضفرنا شعرھا ثلاثۃ اثلاث قرنیھا وناصیتھا ترجمہ ام عطیہ فرماتی ہیں
کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم انکی ایک صاحبزادی کو نہلاتے تھے آپنے
فرمایا کہ طاق بار غسل دو یا پانچ بار یا زیادہ جیسی ایوب اور عاصم کی روایت میں آچکا اور اس حدیث میں
ہے کہ ام عطیہ نے کہا پھر ہم نے تین چوٹیاں گوندہ دیں انکے بالوں کی دو دونوں کنپٹیوں کیطرف کی
اور ایک پیشانی کے سامنے کی عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث
امرھا ان تغسل ابنتہ قال لھا ابدان بمیامنھا ومواضع الوضوء منھا ترجمہ ام عطیہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمکو حکم دیا اپنی صاحبزادی کے غسل کا تو فرمایا ہر عضو کو داہنی
طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضا کو دہونا عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لھن فی غسل ابنتہ ابدان بمیامنھا ومواضع الوضوء منھا ترجمہ
اسکا وہی جو اوپر گزرا عن خباب بن الارت قال ھاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی سبیل اللہ نبتغی وجہ اللہ فوجب اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ
شیئا منھم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ شیء یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا اذا
وضعناھا علی راسہ خرجت رجلاہ واذا وضعناھا علی رجلیہ خرج راسہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ضعوھا مما یلی راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ

ثمرتہ فھو یھدبھا خباب نے کہا ہجرت کی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی راہ مین ہماری غرض یہ تہی کہ اللہ راضی ہو سو مزدوری ہماری اللہ پر ہو چکی سو تم مین سے کوئی تو ایسا گیا کہ اُسنے اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا مین نہ کہایا انہی مین سے مصعب بن عمیر تہے جو جنگ احد مین شہید ہوگئے کہ انکے کفن کو ایک چادر کے سوا کچہ علاوہ ہی ایسی تہی کہ جب ہم اون کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلے رہتے اور جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈالدو اور پیرون کو اذخر سے چہپادو (وہ ایک گہانس ہے مدینہ مین بہت ہوتی ہے) اور ہم مین سے کوئی ایسا ہے کہ اسکی پہل پک گئے اور وہ اسمین چنچن کہاتا ہے یعنی دنیا مین بہی ایمان کے سبب سے ترقی پائی) **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کفن راس المال سے دینا چاہیے اور وہ قرضون کی ادائی پر مقدم ہے اسلیے کہ حضرت نے انکے کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچہا کہ اوپر دین ہے یا نہین اور اذخر ایک گہانس خوشبودار ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو سر کیطرف کردین اور پیر کہلے رہین اور کسی اور چیز سے ڈہانپ دین اور اور اگر بہت کم ہون تو سر عورت کردین اسلیے کہ انکا ڈہانپنا فرض ہے اور اس سے اخلاص و زہد صحابہ کرام کا معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت دنیاوی کے اللہ و رسول کے عاشق تہے اور خدا کی راہ مین جان دینا فخر جانتے تہے اس حال مین بہی اللہ پاک کے شکر گذار اور ثناخوان تہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** اعمش سے بہی یہی روایت مروی ہوئی **عن** عائشۃ قالت کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّۃٍ مِّنْ کُرْسُفٍ لَیْسَ فِیْھَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَۃٌ اَمَّا الْحُلَّۃُ فَاِنَّمَا شُبِّہَ عَلَی النَّاسِ فِیْھَا اَنَّھَا اشْتُرِیَتْ لَہٗ لِیُکَفَّنَ فِیْھَا فَتُرِکَتِ الْحُلَّۃُ وَکُفِّنَ فِیْ ثَلَاثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّۃٍ فَاَخَذَھَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ لَاَحْبِسَنَّھَا حَتّٰی اُکَفِّنَ فِیْھَا نَفْسِیْ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِیَھَا اللّٰہُ لِنَبِیِّہٖ لَکَفَّنَہٗ فِیْھَا فَبَاعَھَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِھَا **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تین سفید کپڑون مین جو سحول کی بنی ہوئی تہی (وہ ایک جگہہ کا نام ہے شام مین) جو روئی سے تہی کہ نہ اون مین کرتا تہا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگون کو شبہ ہو گیا حقیقت یہ ہی کہ حلہ آپکے لیے خریدا گیا تہا کہ اسمین آپ کو کفن دین پہر نہ دیا اور تین چادرون مین دیا جو سفید تہین سحول کی بنی ہوئی اور حلہ کو عبداللہ بن ابی بکر نے لیا اور کہا مین اسے رکہہ چہوڑونگا اور مین اپنا کفن اسی سے کرون پہر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اسکی

ف نبی کے کفن کے کام آتا سو اسکو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی
حلہ عرب مین چادر اور تہبند کو کہتے ہین اور حضرت کو تین ہی کپڑون مین کفن دیا کہ جو تہا
کوئی کپڑا اوس کے ساتھ نہ تہا اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعی
نے اور جمہور علما نے اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہا مستحب ہو کہ ان تین کے سوا
قمیص اور عمامہ بہی ہو اور انہون نے مطلب اس حدیث کا یہ کہا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ
اور قمیص کے سوا تہے اور اس صورت مین پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس
لیے کہ کسی روایت معتبر مین ثابت نہین ہوا کہ آپ کے کفن مین قمیص اور عمامہ
تہا اور گویا اس حدیث سے یہ بہی ثابت ہوا کہ جس قمیص مین آپ کو غسل دیا تہا
وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ آپ
کو کفن دیا گیا تین کپڑون مین اور ایک حلہ مین اور ان دو کرتون مین جن مین آپ
نے وفات فرمائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور قابل حجت لانے کے نہین اسلیے
کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اسکا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق
کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویون کے خلاف کہے عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ
فِيْهَا عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِيْصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ اُكَفَّنُ فِيْهَا
ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُكَفَّنُ
فِيْهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے
کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے حلہ مین لپیٹا تہا جو عبد اللہ
بن ابی بکر کا تہا پہر اوتار ڈالا اور اخیر مین یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا ۔
عَنْ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْهِمْ قِصَّةُ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ ترجمہ ہشام رضی اللہ تعالی عنہ نے یہی روایت

بیان کی مگر اسمین عبد اللہ کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہَا فِیْ کَمْ کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِیْ ثَلَاثَۃِ اَثْوَابٍ سَحُوْلِیَّۃٍ **ترجمہ** ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کی کپڑے پوچھی تو انہون نے فرمایا تین کپڑے تھے سحول کے **عَنْ** عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ سُجِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ بِثَوْبٍ حِبَرَۃٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو ایک چادر یمن کی آپ کو اوڑھا دی گئی **عَنْ** الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً **ترجمہ** زہری سے بھی یہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَذَکَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ قُبِضَ فَکُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَیْلًا فَزَجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْہِ اِلَّا اَنْ یُّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَہٗ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کا اپنے اصحاب مین سے ذکر کیا کہ انکا انتقال ہو گیا تھا اور انکو کفن ایسا دیا تھا جس سے ستر نہین ڈھپتا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا پس جھڑکا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کہ رات کو انکو دفن کیا کہ حضرت نے نماز بھی نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جاوے اور فرمایا آپ نے جب تم مین سے کوئی کفن دے اپنے بھائی کو تو اچھا کفن دے دینے تاکہ خوب ڈھانپنے والا ہو اوس کے تمام بدن کا **ف** شاید خفگی آپ کی اس وجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے انکو دفن کر دیا اور رات کو دفن کرنے مین نمازیون کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتون مین نماز مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع ہے اسمین امام شافعی کا مذہب ہے کہ دفن کرنا میت کا مکروہ نہین مگر یہ مکروہ ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاک کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھین بعد صبح کے جب تک آفتاب طلوع نہو جاوے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بھی جب تک غروب نہ ہو جاوے مگر یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھین جنازے پر طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور لیث نے بھی جمیع اوقات نہی مین مکروہ کہا ہے دفن کو اور اچھا کفن دینے سے مراد نہیں

کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑا دے بلکہ مراد یہ ہے کہ کپڑا پاک و صاف ہو اور بیچ کی قیمت کا ہو (النووی)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لیجانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے خیر کیطرف لیجاتے ہو اور اگر بد ہے تو اوسے اپنی گردن سے اتارتے ہو **ف** جنازہ لیکر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گرنیکا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور اسپر اتفاق ہے کہ مرد ہی اٹھاویں اگرچہ جنازہ عورت کا ہو اسلیے کہ مرد قوی ہیں عورتون سے اور اس سے ثابت ہوا کہ صحبت بد سے بچنا ضرور ہے اگرچہ وہ بد جنازہ ہی ہو کہ آپ نے فرمایا جلدی اسے گردن سے اتارو پھر جو بد زندہ ہو اس سے اللہ صاحب پناہ دے مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونون نے عبدالرزاق سے انہون نے معمر سے **اور** کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یحییٰ بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے محمد بن ابی حفصہ نے دونون نے روایت کی زہری سے انہون نے سعید سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر معمر کی حدیث مین یہ ہے کہ مین نہین جانتا کہ انہون نے مرفوع کیا اسکو یا نہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر مذکور ہوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ انْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْآخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَّعْنَا قَرَارِيطَ كَثِيرَةً **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حاضر رہے جنازہ پر جب تک کہ نماز پڑھی جاوے اوسکو قیراط ثواب کا ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اسکو دو قیراط ہے راوی نے کہا دو قیراط کتنی ہین کہا دو بڑے پہاڑون کے برابر ہے ابوطاہر کی حدیث تمام ہوگئی اور دوسرے راوی نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ ابن عمر کی عادت تھی کہ نماز پڑھکر جنازے پر سے چلے جاتے تھے پھر جب ابوہریرہ کی روایت کی

تو کہا کہ ہم نے بہت سے قیراط ضائع کیے (یعنی افسوس کیا) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی قَوْلِهِ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ وَلَمْ یَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَتّٰی یُفْرَغَ
مِنْهَا وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
وہی روایت کی ہے یہاں تک کہ فارغ ہو جاویں اسکی دفن سے (یہ لفظ کہا) اور عبد الرزاق نے کہا کہ
یہاں تک کہ رکھا جاوے جنازہ قبر میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرا قیراط ثواب کا جب
ملیگا کہ دفن سے فارغ ہونے تک حاضر رہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ ترجمہ ابوہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا جیسے معمر
کی روایت میں گذرا اور کہا (یعنی دو قیراط اسکو ملینگے) جو ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو جاوے جنازہ
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ وَلَمْ یَتْبَعْهَا فَلَهُ
قِیْرَاطٌ فَاِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ ترجمہ ابوہریرہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو جنازہ پر نماز پڑھے اور ساتھ نہ جاوے اسکو ایک قیراط ہے
اور جو ساتھ جاوے اسکو دو قیراط ہیں کسی نے پوچھا کہ دو قیراط کیا ہیں فرمایا چھوٹا ان میں کا احد کے برابر
ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهُ قِیْرَاطٌ وَمَنِ
اتَّبَعَهَا حَتّٰی تُوْضَعَ فِی الْقَبْرِ فَقِیْرَاطَانِ قَالَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَمَا الْقِیْرَاطُ قَالَ مِثْلُ اُحُدٍ ترجمہ
اسکا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِیْرَاطٌ مِّنَ الْاَجْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَكْثَرَ عَلَیْنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَبَعَثَ اِلٰی
عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا فَصَدَّقَتْ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ كَثِیْرَةٍ ترجمہ
ابوہریرہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو جنازہ کے ساتھ جاوے اسکو ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمر
نے کہا ابوہریرہ بہت روایتیں کرتے ہیں (یعنے انکی روایت میں شک کیا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے پوچھ بھیجا تو انہوں نے ابوہریرہ کی بات کو سچا کہا تب تو ابن عمر بولے کہ ہمنے بہت سے قیراطوں
کا نقصان کیا ف اس سے کمال علم جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا اور کمال محبت
انکی معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال میں علی العموم یہ بات جمی ہوئی تھی کہ جس روایت میں شک ہو یا جس مسئلہ
دین میں شبہ ہو آپ سے دریافت کرو سبحان اللہ ایسی ماں کس امت کو عنایت ہوئی ہے ذلک فضل اللہ

یوتیہ من یشاء عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُوْرَۃِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَۃٍ مِّنْ بَیْتِھَا وَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ تَبِعَھَا حَتّٰی تُدْفَنَ کَانَ لَہٗ قِیْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ رَجَعَ کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُحُدٍ فَاَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا یَسْاَلُھَا عَنْ قَوْلِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَیْہِ فَیُخْبِرُہٗ مَا قَالَتْ وَاَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَۃً مِّنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ یُقَلِّبُھَا فِیْ یَدِہٖ حَتّٰی رَجَعَ اِلَیْہِ الرَّسُوْلُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ صَدَقَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بِالْحَصَی الَّذِیْ کَانَ فِیْ یَدِہِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ کَثِیْرَۃٍ ترجمہ عامر عبداللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ خباب مقصورہ والے آئے اور کہا کہ اے عبداللہ سنتے ہو کہ ابوہریرہ کیا کہتے ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور اس پر نماز پڑھ کر ساتھ جاوے دفن ہونے تک اسکو دو قیراط ثواب ہے ہر قیراط احد کے برابر اور جو نماز پڑھ کر لوٹ جاوے اسکو احد کے برابر ثواب ہے تو ابن عمر نے خباب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ابوہریرہ کی بات کو پوچھیں وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر نے ایک مٹھی مسجد کی کنکریاں ہاتھ میں لی اور انکو لوٹ پوٹ کرنے لگے یعنی فکر میں تھے غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ ابوہریرہ کی بات کو سچا کہتی ہیں تب عبداللہ نے کنکریاں ہاتھ سے پھینک دیں اور کہا افسوس ہم نے بہت قیراط کا نقصان کیا عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَلَہٗ قِیْرَاطٌ فَاِنْ شَھِدَ دَفْنَھَا فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ اَلْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ ترجمہ ثوبان نے وہی مضمون قیراطوں کا جو اوپر کی روایتوں میں گذرا روایت کیا مسلم نے کہا روایت کی ہمسے ابن بشار نے معاذ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور مسلم نے کہا روایت کی مجھسے ابن مثنی نے ابن ابی عدی نے اور سعید نے اور کہا روایت کی مجھسے زہیر نے ان سے عفان نے ان سے ابان نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مثل اوپر کی روایت کی اور سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیراط کیا ہے تو آپ نے فرمایا احد کے برابر ہے

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت تصلي عليه أمة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له إلا شفعوا فيه قال فحدثت به شعيب بن الحبحاب فقال حدثني به أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اوسپر ایک گروہ مسلمانوں کا نماز پڑھے جسکی گنتی سو تک پہونچتی ہو اور پھر سب اسکی شفاعت کریں (یعنے اللہ سے مغفرت کی دعا کریں) مگر ضرور انکی شفاعت قبول ہوگی راوی نے کہا میں نے یہہ روایت شعیب بن حبحاب سے بیان کی تو انھوں نے کہا مجھسے انس بن مالک نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مین امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی میرے جنازہ پر مومنان پاک عقیدت کو جمع فرماوے اور انکی شفاعت میرے حق میں قبول کرے

عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما أنه مات ابن له بقديد أو بعسفان فقال يا كريب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فإذا ناس قد اجتمعوا له فأخبرته فقال تقول هم أربعون قال نعم قال أخرجوه فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا إلا شفعهم الله فيه وفي رواية ابن معروف عن شريك بن أبي نمر عن كريب عن ابن عباس رضي الله عنهما

ترجمہ عبد اللہ بن عباس کا ایک فرزند مرگیا قدید میں یا عسفان میں (نام مقام کے ہیں) تو انہوں نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں (یعنے نماز جنازہ کے لیے) کریب نے کہا میں گیا اور دیکھا لوگ جمع ہیں اور انکو خبر کی ابن عباس نے کہا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں میں نے کہا ہاں کہا جنازہ نکالو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازے پر چالیس آدمی ایسے ہوں جنھوں نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ اسکے حق میں ضرور انکی شفاعت قبول کرتا ہے ابن معروف کی روایت میں یوں ہے کہ انہوں نے شریک سے روایت کی انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال مر بجنازة فأثني عليها خيرا فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت ومر بجنازة فأثني عليها شرا فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت فقال عمر رضي الله عنه فدى لك أبي وأمي مر بجنازة فأثني عليها خيرا فقلت وجبت وجبت وجبت ومر بجنازة فأثني عليها شرا فقلت وجبت وجبت وجبت

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ اَنْتُمْ شُھَدَآءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُھَدَآءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** انس نے کہا ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچھا کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وجب ہوگئی تین بار دوسرا جنازہ گذرا لوگون نے اسی کہا برا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا واجب ہو گی حضرت عمر نے عرض کیا میرے ما باپ آپ پر فدا ہون ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچھا کہا آپ نے فرمایا تین بار کہ واجب ہوگئی دوسرا گذرا لوگون نے اسے برا کہا آپنے فرمایا تین بار واجب ہو گئی (اسکا مطلب کیا ہے کیا چیز واجب ہوگئی) آپنے فرمایا جسکو تم نے اچھا کہا اوسکے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسکو برا کہا اوسپر دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین **ف** اس حدیث مین آپنے ایک کلمہ کو تین بار فرمایا اہتمام اور تاکید کے واسطے اور اچھا کہنا صحابہ کا موافق واقع کے تہا اسی لیے انکو اللہ کا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا اور اللہ تعالے نیکون کے لیے بہلائی دلون مین مومنون کے پیدا کر دیتا ہے اور بدون کے لیے برائی اور صحابہ نے جس میت کو برا کہا ہے اوسپر اعتراض ہوتا ہے کہ کیون برا کہا حالانکہ حدیث مین آیا ہے کہ موتے کا ذکر خیر سے کرو تو جواب اسکا یہہ ہے کہ ان ہونے کے لیے ہی جنکا نفاق اور بدعت اور فسق کہلا ہوا نہ ہو اور جو کہلا ہوا منافق یا بدعتی ہو اوسکو اس نظر سے برا کہدینا کہ لوگ اسکی چال چلن سے پرہیز کرین روا ہے کہ اسمین اور زندون کی خیر خواہی اور بہلائی ہے اور اسی لیے محدثین نے کہا ہے کہ جسکی صحابہ نے مذمت کی تہی وہ کہلا ہوا منافق تہا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَتَمُّ **ترجمہ** انس نے وہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مگر حدیث اول پوری ہے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ ابْنِ رِبْعِیٍّ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِّنْہُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْہُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْیَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْہُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ **ترجمہ** ابو قتادہ روایت کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپکے پاس سے ایک جنازہ گذرا کہ یہہ خود آرام پانے والا ہے یا اس کے جانے سے اور لوگون نے آرام پایا لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا کیا مطلب آپنے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفون سے آرام پاتا ہے (یعنے موت کی وقت)

اور مبادا آدمی کے جانے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** معلوم ہوا کہ گناہ کر حضرت آدمی خود ہی نہین خراب ہوتا بلکہ تمام مخلوقات آلہی کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار سے تکلیف پاتے ہین کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجہہ سے محمد بن مثنی نے اون سے یحیے نے **اور کہا ہمسا** کی ہم سے اسحق نے اون کو عبدالرزاق نے دونون نے یعنے یحیی اور عبدالرزاق نے عبداللہ بن سعید سے انہون نے محمد بن عمرو سے انہون نے کعب بن مالک کی ایک فرزند سے انہون نے ابی قتادہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یحیی کی حدیث مین یہ لفظ ہین یستریح من اذی الدنیا ونصبہا الی رحمۃ اللہ یعنی مومن آرام پاتا ہے دنیا کی تکلیف سے اور اسکی چوٹ چپیٹ سے اور جگہہ کرتا ہے اللہ کی رحمت کیطرف **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَخَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی نجاشی کی موت کی جسدن انہون نے انتقال کیا اور عیدگاہ میں گئے اور چار تکبیرین کہین (یعنے نماز جنازہ پڑہی) **ف** اس حدیث سے ثابت ہوئی نماز جنازہ اور اجماع ہے اسپر کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی سے بھی ادا ہو جاتی ہے اور فرض اتر جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہوا اور مذہب نفیسہ اور جمہور کا بھی یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ غائب پر اگرچہ حنفیہ نے بلا دلیل اسکا خلاف کیا ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ نَعٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِیَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰی فَصَلّٰی فَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پادشاہ حبشہ کی جسدن انہون نے انتقال کیا اور فرمایا کہ مغفرت مانگو اپنے بہائی کے لیے رحمہم ہمدردی ہی) ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجہہ سے سعید بن مسیب نے اور ابوہریرہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کے ساتھ صف باندہی عیدگاہ مین اور نماز جنازہ پڑہی اور چار تکبیرین کہین **کہا** مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجہہ سے عمرو ناقد نے اور حسن حلوانی نے اور عبد بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہم سے یعقوب نے اور وہ ابراہیم بن سعد کے فرزند انہون نے کہا روایت کی ہم سے میرے باپ نے انہون نے صالح سے انہون نے ابن شہاب سے مانند عقیل کی روایت

کی دونون سندون سے عن ابن شہاب کروایۃ عقیل بالاسنادین جمیعًا ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذر چکا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی اصحمۃ النجاشی فکبر علیہ اربعًا ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اصحمہ کی جسکا لقب نجاشی تہا اور چار تکبیرین کہین عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات الیوم عبد للہ صالح اصحمۃ فقام فامنا وصلی علیہ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک بندے نے انتقال کیا اصحمہ نے اور کہڑے ہوئے اور ہمارے امام بنے اور انکی نماز پڑہی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا لکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ قال فقمنا فصففنا صفین ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بہائی تمہارا مرگیا سو کہڑے ہو اور اسکی نماز پڑہو پہر ہم کہڑے ہوئے اور دو صفین باندہ لین عن عمران ابن حصین رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا لکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ یعنی النجاشی وفی روایۃ زہیر ان اخاکم ترجمہ جو اوپر ہو چکا۔ عن الشعبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قبر بعد ما دفن فکبر علیہ اربعًا قال الشیبانی فقلت للشعبی من حدثک ہذا قال الثقۃ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہذا لفظ حدیث حسن وفی روایۃ ابن نمیر قال انتہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قبر رطب فصلی علیہ وصفوا خلفہ وکبر اربعًا قلت لعامر من حدثک قال الثقۃ من شہد ابن عباس رضی اللہ عنہما ترجمہ شعبی تابعی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پہ نماز پڑہی بعد دفن میت کے اور چار تکبیر کہی شیبانی نے شعبی سے پوچہا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہون نے کہا ایک معتبر نے عبد اللہ بن عباس نے یہہ لفظ حسن کی حدیث کے ہین اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی قبر پہ اور نماز پڑہی اسکی اور لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہ لی اور چار تکبیر کہی مین نے عامر سے پوچہا کس نے تم سے کہا انہون نے کہا ایک ثقہ نے جسکے پاس ابن عباس آئے تہے مسلم نے کہا وہ حدیث کی ہمسری کہی سے اور ابن ہشیم سے اور روایت کی محمد بن حسن بن ربیع اور ابو کامل نے دونون سے روایت

کی عبدالواحد سی اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اون سی جریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن
حاتم نے اون سے وکیع نے اون سی سفیان نے اور کہا روایت کی ہم سی عبیداللہ بن معاذ نے اون سی اون کے باپ
نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سی محمد بن جعفر نے ان سی شعبہ نے ان سب نے شیبانی سے
اس نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور کسی کی حدیث میں
نہیں ہے کہ آپ نے چار تکبیر کہی کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سی اسحق نے اور ہارون نے دونوں
وہب نے انہوں نے شعبہ سی انہوں نے اسمٰعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو غسان مسمعی نے انہوں نے یحییٰ
بن ضریس سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سی انہوں نے ابی حصین سے دونوں نے شعبی سے انہوں نے
ابن عباس سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑھنے کے باب میں روایت کی شیبانی کی حدیث
کی مانند مگر کسی کی روایت میں چار تکبیر کہنے کا ذکر نہیں **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ **ترجمہ** انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز پڑھی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ
عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ
فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى
أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ ایک عورت کالی مسجد
کی خدمت کرتی تھی یا ایک جوان تھا اور اسکو حضرت نے نہ پایا تو پوچھا لوگوں نے عرض کی کہ مر گئی آپ
نے فرمایا تمنے مجھکو خبر نکی گویا اسکو حقیر جانکر حضرت کو تکلیف دینا مناسب نجانی آپ نے فرمایا مجھے اس
کی قبر بتاؤ لوگوں نے بتائی آپ نے اسپر نماز پڑھی اور فرمایا کہ قبریں اندھیری سے بھری ہیں اور اللہ
تعالی انکو روشن کر دیتا ہے میری نماز پڑھنے سے اونپر **ف** اس حدیث سی قبر پر نماز جنازہ پڑھنا
روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس میں تاویلات باطلہ کرکے اسکو ناجائز
کہا ہے اور حدیث پیغمبر معصوم کے آگے کسی کا قول نہیں چلسکتا اور اس حدیث سی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق اور تواضع اور خبر گیری اپنے یاروں کی اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا اور
اون کے دنیا و آخرت کی مصالح کے فکر رکھنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجھے خبر کیوں ندی اس سے
معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اوس کی نماز و دفن میں شریک ہوں روا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ زَیْدٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَۃٍ خَمْسًا فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُھَا ترجمہ

عبد الرحمن نے کہا زید ہماری جنازون کی نماز مین چار تکبیرین کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پہ پانچ تکبیرین کہین اور مین نے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی پانچ ہی کہتے تھے ف کہا امام نووی نے یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبد البر وغیرہ نے اوسکے منسوخ ہونے پر اجماع نقل کیاہے اور کہاہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیر سے زیادہ نکہے اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ اون لوگون نے زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور صحیح قول فقہا کا یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے تمام ہوا قول نووی کا مترجم کہتاہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک راوی معتبر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیرین کہین تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہوسکتاہے فعل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جب تک خود آپ سے نہی پانچ کی بالتصریح نہ آجاوے اور حال یہ ہے کہ زاد المعاد مین ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکہاہے کہ صحیح ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ تکبیرین اور صحابہ بعد آپکے چار بہی کہتے تہے پانچ بہی چہہ بہی بعد اسکے یہی روایت زید کی مسلم سے بیان کی اور پہر کہا کہ امام علی بن ابیطالب نے سہل بن حنیف کے جنازے پر چہہ تکبیرین کہین اور اہل بدر پر آپ چہہ تکبیر کہا کرتے تہے اور اور صحابہ پہ پانچ اور اور لوگون پہ سوا صحابہ کے چار ذکر کیا اسکا دارقطنی نے اور ذکر کیا سعید بن منصور نے حکم سے اونہون نے ابن عیینہ سے کہ انہون نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چہہ اور سات کہا کرتے تہے اور یہہ آثار صحیحہ ہین تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہین ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چار سے زیادہ کو منع نہین فرمایا بلکہ آپنے اور صحابہ نے آپکے بعد چار سے زیادہ کہین اور جن لوگون نے منع کیاہے انہون نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر جنازہ پر جو نماز پڑہی اسمین چار ہی تکبیرین کہین اور یہی اخیر فعل ہے آپ کا اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا لیا جاتا ہے اور اس حدیث مین خلال نے اپنے علل مین کلام کیاہے اور کہاہے کہ مجہے خبر دی حارث نے کہ سینے امام احمد سے پوچھا ابی الملیح کی روایت کو میمون سے جو انہون نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور یہی حدیث پڑہی تو امام احمد نے فرمایا یہ کذب ہے اسکی کچہ اصل نہین اور یہہ حدیث روایت کی ہے محمد بن زیاد طحان نے اور وہ حدیثین اپنے دل سے گہڑا کرتا تہا اور منع کرنے والون نے اس سے بہی

دلیل بڑی یہ ہے کہ میمون بن مہران نے روایت کی ابن عباس سے کہ فرشتوں نے جب آدم علیہ السلام
پر نماز پڑھی تو چار تکبیر کہی اور کہا یہہ تمہارے لیے سنت ہے ای بنی آدم اور اس حدیث کا حال سنئیے کہ اثرم
نے کہا کہ محمد بن معاویہ نیشاپوری کا ذکر ابو عبد اللہ کے پاس آیا یعنے امام احمد کے پاس تو انہوں نے فرمایا
کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سی گھڑی ہوئی جانتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الملیح سی کہ وہ
راوی ہیں میمون سی وہ ابن عباس سے کہ نماز پڑھی آدم علیہ السلام کی فرشتوں نے اور چار تکبیریں
کہیں تو اسکو ابو عبد اللہ امام احمد نے بڑی انوکھی بات جانا اور کہا کہ ابو الملیح کی روایتیں بہت صحیح ہوتی
ہیں اور وہ اللہ سے بہت ڈرنے والے تھے اور پاک تھے کہ ایسی روایتیں بیان کریں اور یہہ بات کہ اس
روایت کو ابو الملیح کیطرف منسوب کریں انکو بہت ناگوار ہوئی اور دلیل بڑی منع کرنے والوں نے
بیہقی کی روایت ہے جو یحیی نے ابی سے روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرشتوں
نے آدم علیہ السلام پر نماز پڑھی اور چار تکبیر کہی یہ روایت صحیح نہیں ہے اور مرفوعاً اور موقوفاً دونو
طرح مروی ہے کہ معاذ کے یار سب چار تکبیریں کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبد اللہ سے کہا کہ معاذ کے
چند یار شام سی آئے ہیں اور انہوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں تو عبد اللہ نے کہا تکبیریں
کچھ مقرر نہیں ہیں امام جتنی تکبیریں کہے تم بھی کہو اور جب وہ سلام پھیر دے تم بھی سلام پھیر دو عن
عامر بن ربیعة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا رأیتم الجنازة
فقوموا لها حتی تخلفکم او توضع ترجمہ عامر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ یہانتک کہ آگے جاوے یا زمین پر اتارا جاوے ف امام نووی
نے فرمایا ہی کہ جنازہ دیکھکر اٹھ کھڑا ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہی بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے
چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہی اور امام احمد اور اسحق اور ابن حبیب
نے اور ابن ماجشون مالکی نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کھڑا ہو یا نہ ہو اور جو جنازے کے ساتھ گیا ہو
اسکو بیٹھنے میں بھی اختلاف ہی بعضوں نے کہا صحابہ اور سلف میں سی کہ جب تک جنازہ رکھا نجاوے
نہ بیٹھے اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہی اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ
ہو کھڑا ہونے میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے مکروہ کہا ہے بعضوں نے اسپر عمل کیا ہے اور مشہور
مذہب شافعیہ کا یہہ ہی کہ کھڑا ہونا مستحب نہیں اور یہہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت سی

اور متولی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ کھڑا ہونا مستحب ہے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے غرض کھڑا ہونا مستحب
ہے اور بیٹھا رہنا جائز ہے اور دعویٰ منسوخ ہونیکا ایسی جگہہ ٹھیک نہیں جہاں تطبیق ہو سکتی ہو دور و ہیوان
میں مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث قتیبہ نے اون سے لیث نے اور روایت کی ہم سے ابن
رمح نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہم سے حرملہ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ان سب نے
ابن شہاب سے اسی اسناد سے اور یونس کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کہ فرماتے تھے (آگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ
حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ ترجمہ عامر نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھہ جانیوالا نہو تو کھڑا ہو جاوے یہانتک کہ وہ آگے نکل جاوے
یا زمین پر رکھا جاوے آگے جانے سے پہلے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھہ سے ابو کامل نے ان سے
حماد نے اور روایت کی مجھہ سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے اسمعیل نے دونوں نے ایوب سے اور روایت
کی مجھہ سے ابن مثنی نے ان سے یحیی نے ان سے عبید اللہ نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے ابن
ابی عدی نے ان سے ابن عون نے اور روایت کی مجھہ سے محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن
جریج نے ان سب نے نافع سے اسی اسناد سے مانند حدیث لیث بن سعد کی مگر ابن جریج کی روایت میں یہ
لفظ ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِنْ كَانَ
غَيْرَ مُتَّبِعِهَا یعنی جب دیکھے کوئی تم میں کا جنازہ کو تو چاہیے کہ کھڑا ہو جاوے جب اسکو دیکھے یہانتک کہ جنازہ
آگے چلا جاوے اگر اسکے جنازے کے ساتھہ جانا نہیں ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ
ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی جنازہ کے ساتھہ جاوے تو جب تک وہ رکھا
نہ جاوے جب تک نہ بیٹھے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ
رکھا نہ جاوے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا مَعَہٗ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا یَھُوْدِیَّۃٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہری ہوگئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے پھر ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہ یہودی عورت کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا موت گھبراہٹ کی چیز ہے پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ **عَنْ** جَابِرٍ یَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ لِجَنَازَۃِ یَھُوْدِیٍّ حَتّٰی تَوَارَتْ ترجمہ جابر کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یار کھڑے رہے ایک یہودی کے جنازے کے لیے یہانتک کہ وہ آنکھوں سے چھپ گیا **عَنْ** جَابِرٍ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَۃٍ مَرَّتْ بِہٖ حَتّٰی تَوَارَتْ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہان تک کہ وہ چھپ گیا **عَنْ** ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ قَیْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَھْلَ بْنَ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَا بِالْقَادِسِیَّۃِ فَمَرَّتْ بِھِمَا جَنَازَۃٌ فَقَامَا فَقِیْلَ لَھُمَا اِنَّھَا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِہٖ جَنَازَۃٌ فَقَامَ فَقِیْلَ اِنَّہٗ یَھُوْدِیٌّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا ترجمہ ابن ابی لیلے نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف دونوں قادسیہ مین تھے اور ان کے پاس سے ایک جنازہ گذرا اور وہ کھڑے ہوگئے سو ان سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگون مین سے ہے (یعنی کفار مین سے) تو ان دونو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے ہوگئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے آپ نے فرمایا آخر جان تو ہے مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے قاسم بن زکریا نے اون سے عبید اللہ نے اون سے شیبان نے ان سے اعمش نے اور اس سے عمرو بن مرہ نے اسی اسناد سے اور اس مین یہ لفظ ہین کہ انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گذرا **عَنْ** وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّہٗ قَالَ رَاٰنِیْ نَافِعُ بْنُ جُبَیْرٍ وَنَحْنُ فِیْ جَنَازَۃٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ یَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَۃُ فَقَالَ لِیْ مَا یُقِیْمُکَ فَقُلْتُ اَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَۃُ لِمَا یُحَدِّثُ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ نَافِعٌ فَاِنَّ مَسْعُوْدَ بْنَ الْحَکَمِ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ ترجمہ واقد نے کہا مجھکو دیکھا نافع نے کہ مین ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے تھے جنازہ کی اترنے کا سو انہون نے مجھسے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو مین نے کہا مین منتظر ہون

جنازے کے کہنے کا اس حدیث کر خیال سے جو روایت کی ابو سعید خدری نے کہ نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم نے روایت کی حضرت علی سے کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے پہر بیٹہ گئے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بنایت کی مجہ سے محمد بن مثنی اور اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر وے سب نے ثقفی اسے ابن مثنی نے کہا کہ عبدالوہاب نے کہا سنا مین نے یحیے بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبر دی کہ سنا انہون نے علی بن ابیطالب سے کہ فرماتے تہے جنازون کے حق مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کہڑے ہوجاتے تہے یعنے جنازہ دیکہہ کر) پہر بیٹہنے لگے اور یہہ حدیث اس لیے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکہا واقد بن عمرو کو کہ وہ کہڑے رہے یہانتک کہ جنازہ رکہا گیا اور کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریب نے اون سے ابن ابی زائدہ نے ان سے یحیے نے اسی اسناد سے **عن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَأَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا یَعْنِیْ فِی الْجَنَازَۃِ **ترجمہ** حضرت علی نے کہا دیکہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کہڑے ہوئے پہر ہم بہی کہڑے ہوئے اور وہ بیٹہنے لگے پہر ہم بہی بیٹہنے لگے یعنے جنازہ مین **ف** اب ہم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تہے کہ کہڑا ہونا امر مستحب ہے اور بیٹہ جانا روا ہے یہی بات روایتون کے رو سے بہت ٹہیک ہے مسلم نے کہا اور روایت کی مجہ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے اور عبد اللہ ابن سعید دونون نے کہا روایت کی ہم سے یحیے نے اور وہ قطان ہین انہون نے شعبہ سے اسی اسناد سے **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ

دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ **ترجمہ** عوف کہتے ہے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر اور مین نے انکی دعا مین سے یہ لفظ یاد رکہے اللھم سے النار تک یعنی یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اور معاف رکہہ اور معاف کر اور مہمانی اسکی عنایت سے کر اور گہر اسکا کشادہ کر (یعنی قبر) اور دہو ڈال اسکو پانی اور برف اور اولون سے اور صاف کر دے اسکے گناہون سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوجاتا ہے میل سے اور اسکو گہر کے بدلے اس سے بہتر گہر دے اور اسکے لوگون سے بہتر لوگ دے اور اوس کی بیبی سے بہتر بیبی دے اور جنت مین لیجا اور عذاب قبر سے بچا یا یہ فرمایا کہ عذاب دوزخ سے بچا یہانتک کہ مین آرزو کی کہ یہہ مردہ مین ہوتا **ف** تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مجھے پہونچتی اور فقیر مترجم آرزو کرتا ہے کہ یہہ مردہ مین ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نرکے مین لوٹتا اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے عبدالرحمن بن جبیر نے اون سے انکے باپ نے اون سے عوف بن مالک نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس روایت کی یہی حدیث مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انہون نے معاویہ سے انہی دونون سندون سے ابی سے کی روایت کی **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَّوْ كُنْتُ اَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ **ترجمہ** عوف نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ایک جنازہ پر نماز پڑہی آخر حدیث تک جسکا ترجمہ اوپر ہوچکا **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا **ترجمہ** سمرہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی اور آپ نے ام کعب کی نماز پر نماز پڑہی اور وہ نفاس مین تہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے انکی کمر کے برابر کہڑے ہوئے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت

کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابن مبارک نے اور یزید بن ہارون نے اور کہا روایت
کی مجہہ سے علی بن حجر نے ان سے ابن مبارک نے اور فضل بن موسے نے ان سب نے روایت کی حسین سے
اسی اسناد سے اور نہین ذکر کیا کعب کی مان کا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ
كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا
يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الصَّلٰوةِ وَسَطَهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلٰوةِ
وَسَطَهَا ترجمہ سمرہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین لڑکا تہا اور آپ کی
حدیثین یاد رکہتا مگر اس لیے نہ بولتا تہا کہ مجہ سے بوڑہے لوگ وہان موجود ہوتے تھے (سبحان اللہ یہہ
کمال سعادتمندی ہے اور بزرگون کا ادب ہے) اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز
پڑہی ایک عورت پر کہ وہ نفاس مین تہی اور آپ اسکے بیچ مین کہڑے ہوئے نماز کیوقت اور ابن مثنی
کی روایت کا مضمون یہی ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ
نَمْشِي حَوْلَهُ ترجمہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گہوڑا آیا ننگی پیٹہ کا اور آپ اسپر
سوار ہولیے اور ہم آپ کے گرد پیدل تہے جب ابن دحداح کے جنازہ سے آپ لوٹتے تہے **فائدہ**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوٹتے وقت جنازے سے سوار ہو کر چلنے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ
عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعٰى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ
لِابْنِ الدَّحْدَاحِ وَقَالَ شُعْبَةُ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ ترجمہ جابر نے کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابن دحداح کی پہر ایک ننگی پیٹہ کا گہوڑا لائے اور پکڑا اسکو ایک شخص نے پہر آپ سوار ہوئے
اور وہ کودتا تہا اور ہم سب آپکے پیچھے تہے اور دوڑتے تہے سو ایک شخص نے کہا قوم مین سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنی خوشے لٹک رہے ہین جنت مین ابن دحداح کے لیے عَنْ

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ هَلَكَ فِیْهِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا
عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص نے اپنی بیماری
مین فرمایا جسمین انتقال ہوا کہ میرے لیے لحد بنانا اور اسپر کچی اینٹین لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے بنائی گئی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہے جسکو بغلی قبر کہتے ہین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے باتفاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تہی اور اسمین تو اینٹین لگی تہین کچی **عن** ابن عباس
قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین سرخ چادر ڈالدی گئی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ابوجمرہ کا نام نصر بن عمران
ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونون نے سرخس مین انتقال کیا اور یہ دونون راوی ہین اس
سند کے **عن** ثُمَامَةَ بْنِ شُفَیٍّ حَدَّثَهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ بِرُوْدِسَ
فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَ فَضَالَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِقَبْرِهٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِهَا **ترجمہ** ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ کے ساتھ تہے روم کے ملک مین
رودس مین کہ نام ایک جزیرہ اور مقام کا ہے اور ایک یار ہمارا مر گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ قبر اسکی برابر
کیجاوے اور کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تہے ہماری قبرون
کے برابر کرنے کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نکی جاوے اور نہ
اونٹ کی کوہان کی سی بنائی جاوے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی کا اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوہان کیطرح یعنے ماہی پشت بنادین
اور یہہ مذہب ہے مالک کا غرض اونچی قبرین بنانا اور پختہ کرنا اور گنبدون کا طیار کرنا یہ سب باجماع
امت اور باتفاق علماء حرام اور ممنوع ہے اور اسکو افضل اعمال قرار دینا اور شعار اسلام خیال
کرنا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنا ہے **عن** اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ
تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ **ترجمہ** ابی الہیاج اسدی نے کہا مجھ سے حضرت
علی نے فرمایا کہ مین تمکو بہیجتا ہون اسکے لیے جسکے لیے مجھکو بہیجا تہا رسول اللہ صلی اللہ نے کہ نہ چھوڑون مین کوئی
تصویر مگر مٹادون اسکو اور نہ چھوڑون کوئی بلند قبر مگر اسکو زمین کے برابر کردون کہا مسلم نے دو

کی مجھ سے ابو بکر بن خلاد نے انہون نے یحیےٰ سے انہون نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ روایت
حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اور یہہ لفظ ہین ولا صورۃ الا طمستھا یعنے نہ چھوڑ دون مین کوئی
تصویر کہ نہ مٹا دون اسکو **عن** جابر رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یجصص القبور وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ قبرون کو پختہ کرین اور اس سے کہ اسپر بیٹھین اور اس سے کہ اوپر گنبد بناوین
ف امام نووی نے کہا اس سے پختہ قبرون کی نفی ثابت ہوئی اور منع ہوا اوسکے اوپر بنانا
عمارتون کا اور حرام ہوا بیٹھنا قبرون پر یہی مذہب ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے
موطا مین کہا ہے کہ مراد اس سے قبرون کے اوپر بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور
امام شافعی نے ام مین کہا ہے کہ بہت سے امامون کو مین نے دیکھا ہے کہ وہ قبرون کے گنبذون وغیرہ
کے گرانیکا حکم دیتے تھے اور فقہا نے وہ مٹی جو قبر سے نکلی اوس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر مین مکروہ
کہا ہے پختہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا ذکر ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجھ
سے ہارون نے اون سے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے اون سے عبد الرزاق نے دونو
نے روایت کی ابن جریج سے انہون نے ابن زبیر سے کہ سنا انہون نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر مذکور ہوا **عن** جابر قال نھی عن تقصیص القبور
ترجمہ جابر نے کہا آپ نے منع فرمایا قبرون کے پختہ بنانے سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ
خیر لہ من ان یجلس علی قبر ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی
ایک چنگاری پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جلجاوین اور اسکی کھال تک پہونچے تو بھی بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے
کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبد العزیز نے اور کہا روایت کی مجھ سے عمرو ناقد
نے ان سے ابو احمد نے اون سے سفیان نے ان دونون نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سے مانند اس کے
جو اوپر ہو چکی **عن** ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا ترجمہ ابی مرثد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اسکی طرف نماز پڑھو **عن** ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا ترجمہ اسکا بھی
وہی ہے جو اوپر ہو چکا عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ
أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ ترجمہ عباد بن عبد اللہ نے کہا کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد میں لاویں تاکہ آپ بھی نماز پڑھیں تو لوگوں نے اس سے تعجب
کیا تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا جلدی بھول گئے لوگ اسکو کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سہیل بن بیضا پر مسجد ہی میں ف ایک روایت میں آیا کہ بیضا کے دو بیٹوں پر نماز پڑھی آپ نے مسجد
میں اور ایک روایت میں ان کا نام بھی آیا سہیل اور ان کے بھائی کا علماء نے کہا ہے کہ بیضا کے تین بیٹے تھے سہل
اور سہیل اور صفوان اور ماں انکی بیضا تھی کہ نام انکا دعد تھا اور بیضا انکا وصف تھا اور باپ ان کا
کا وہب تھا اور اس حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگوں کو کہ وہ نماز جنازہ کو مسجد میں روا کہتے ہیں
اور یہی مذہب ہے ابن حبیب مالکی کا اور احمد اور اسحاق اور ابن ابی ذئب کا اور ابو حنیفہ اور مالک کا مذہب ہے کہ جائز
نہیں نماز جنازہ کی مسجد میں اور دلیل لائے ہیں یہ لوگ ابوداؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے جنازہ
کی مسجد میں اسکے لیے کچھ نہیں ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی حدیث سہیل کی اور ابوداؤد کی روایت کی
ان لوگوں نے بہت جواب دیے ہیں ایک یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے قابل دلیل لانے کے نہیں چنانچہ امام احمد نے فرمایا
ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ اکیلے صالح مولی توءمہ نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو
لاشی علیہ کے معنی میں ہے یعنے اسکے لیے کچھ ملامت نہیں عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمُرُّوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوُقِفَ بِهِ عَلَى
حُجَرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذٰلِكَ
وَقَالُوا مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلَى أَنْ يَعِيبُوا مَا لَا
عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ
إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْلِمٌ سُهَيْلُ بْنُ دَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّهُ بَيْضَاءُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا جب سعد بن وقاص نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے کہلا بھیجا
کہ انکا جنازہ مسجد میں سے لیجاؤ کہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لیں سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ ٹھیرا دیا گیا

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کا بیان

وہ نماز پڑہ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کیطرف تہا وہان سے باہر لے گئے اور لوگون کو یہ خبر پہونچی تو عیب کرنے
لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد مین لاتے ہین اور یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے
لگتے جو چیز نہین جانتے انہون نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد مین لائے اور بات یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل
بیضا کے بیٹے پر نماز نہین پڑہی مگر مسجد کے اندر مسلم نے کہا وہ سہیل دعد کے بیٹے ہین کہ مان انکی دعد ہین اور وصف
انکا بیضا ہے عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ
حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَيْ بَيْضَاءَ
فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ ترجمہ ابی سلمہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب سعد کا انتقال ہوا تو انہون نے فرمایا کہ جنازہ
انکا مسجد مین لاؤ کہ مین نماز پڑہون لوگون نے اسمین تامل کیا انہون نے فرمایا اللہ کی قسم نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے دونون بیٹون پر بیضا کی مسجد مین سہیل اور انکے بہائی پر عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ وَلَمْ يُقِمْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَاَتَاكُمْ ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی جب باری حضرت عائشہ کے پاس ہوتی تہی تو آخر رات مین بقیع کیطرف نکلتے تہے اور کہتے تہے کہ سلام ہے تمہارے
اوپر اے گھر والو مومنون آچکا تمہارے پاس جسکا تم سے وعدہ تہا کہ کل پاؤگے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر چاہا اللہ نے
تو تم سے ملنے والے ہین یا اللہ بخش بقیع غرقد والون کو اور قتیبہ کی روایت مین وَاَتَاكُمْ کا لفظ نہین ہے عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ قَالَ يَوْمًا اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنْ اُمِّيْ قَالَ فَظَنَنَّا اَنَّهُ يُرِيْدُ اُمَّهُ
الَّتِيْ وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ
قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا عِنْدِيْ اِنْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ
فَوَضَعَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنْ قَدْ رَقَدْتُ
فَاَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ ثُمَّ اَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَاْسِيْ
وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰى اِثْرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ
اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ لَتُخْبِرِيْنِيْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّيْ

اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بأبی انت وامی فاخبرتہ قال فانت السواد الذی رأیت امامی قلت نعم فلھدنی فی صدری لھدۃ اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قالت مھما یکتم الناس یعلمہ اللہ نعم قال فان جبریل اتانی حین رأیت فنادانی فاخفاہ منک فاجبتہ فاخفیتہ منک ولم یکن یدخل علیک وقد وضعت ثیابک وظننت ان قد رقدت فکرھت ان اوقظک وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربک یأمرک ان تأتی اھل البقیع فتستغفر لھم قالت قلت کیف اقول یا رسول اللہ قال قولی السلام علی اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون ترجمہ محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا مین تمکو اپنی بیتی اور اپنی ماں کی بیتی سناؤن اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مراد ہین جنہون نے انکو جنا ہے پھر انہون نے کہا کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مین تم کو اپنی بیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیتی سناؤن ہمنے کہا ضرور فرمایا ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہان تھے کہ آپنے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکالکر اپنے پاؤن کے آگے رکھی اور کنارہ چادر کا اپنے بچھونے پر بچھایا اور لیٹ رہے اور تھوڑی دیر اسی خیال سے ٹھیرے رہے کہ شاید مین جاگ اٹھی ہون پھر آپنے چادر لی آہستگی سے اور جوتی پہنی آہستگی سے اور دروازہ کھولا آہستگی سے اور نکلے آہستگی سے پھر بند کردیا اسکو آہستگی سے اور مینے بھی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور گھونگھٹ مارا اور تہمت پہنی اور آپکے پیچھے چلی یہان تک کہ آپ بقیع پہونچے اور کھڑے رہے دیر تک پھر دونون ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور مین بھی لوٹی اور جلدی چلے اور مین بھی جلدی چلی اور دوڑے اور مین بھی دوڑی اور گھر آگئے اور مین بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گھر مین آتے ہی لیٹ رہی اور آپ جب گھر مین آئے تو فرمایا اے عائشہ کیا ہوا تم کو کہ سانس پھول رہی ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے مینے عرض کی کہ کچھ نہین آپنے فرمایا کہ تم بتادو نہین تو وہ باریک بین خبردار یعنے اللہ تعالی مجھکو خبر دیگا مینے عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر اور مینے انکو خبر دی تب آپنے فرمایا کہ وہ جو کالا کالا میرے آگے نظر آتا تھا وہ تم ہی تھین مینے کہا جی حضرت تو آپنے گھونسا میری سینے پر مارا کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور رسول اسکا تیرا حق دبالیگا یعنے تمہاری باری مین اور کسی بی بی کے پاس چلا جاؤنگا (تب مینے کہا جب لوگ کوئی چیز چھپاوین تو اللہ اسکو جانتا ہے ہان (یعنے اگر آپ مجھسے کسی بی بی کے پاس جاتے بھی تو بھی اللہ دیکھتا تھا) آپنے فرمایا میرے پاس جبرئیل ۴

آئے اور جب میں نے دیکھا انہوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا تو میں نے بھی چاہا تم سے چھپاؤں اور
وہ تمہارے پاس نہیں آئی تہی اور میں نے تمہارا کپڑا اوتار دیا اور سمجھا کہ تم سو گئے سو میں نے برا جانا کہ تم
کو جگاؤں اور یہہ بہی خوف کیا کہ تم گہبراؤگے کہ کہاں چلی پہر آپ نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے
کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لیے مغفرت مانگو میں نے عرض کی کہ میں کیونکر کہوں اے رسول اللہ کی آپنے
فرمایا کہو سلام ہے اہل دیار گہر والوں پہ اور مسلمانوں پر اللہ رحمت کرے ہمسے آگے جانیوالوں پر اور پیچھے جانے
والوں پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں **ف** اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں جو لوگ عورتوں
کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علما کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت
حرام ہے اس لیے کہ آپنے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ لعنت کرے اللہ تعالی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت
کرتی ہیں اور دوسرے یہہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے تیسرے یہ کہ مباح ہے اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے
اور حدیث نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا سے دلیل پکڑتے ہیں اور اسکا جواب یوں دیا ہے کہ اس میں
اجازت کا صیغہ مذکر ہے پہر اجازت میں عورتیں داخل نہیں اور اصول میں یہی مذہب مختار ہے کہ
صیغہ مذکر میں عورات داخل نہیں **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِيْ
رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ
لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہا انہوں رسول اللہ صلعم سکہلاتے انکو جب نکلتے وہ طرف قبروں کی پس تہا کہنے والا
انکا کہتا ابو بکر کی روایت میں (کہ یہ لفظ ہیں) سلام ہو اوپر صاحب گہروں کے اور زہیر کی روایت میں (یہ لفظ ہیں) سلام ہو تمپر اے صاحب گہروں
کے مومنوں اور مسلمانوں سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو ساتہ تمہارے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَ
سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّيْ فَلَمْ يَأْذَنْ لِيْ وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِيْ **ترجمہ**
ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اذن مانگا میں اللہ سے اپنی ماں کی بخشش مانگنے کے پس نہ اذن دیا مجکو اور میں نے اسکی قبر کی زیارت کے
کے لیے اذن مانگا پس اذن دیا مجکو عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ
عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا
وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ **ترجمہ** بریدہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں تمکو منع کرتا تہا زیارت سے قبروں کے سو تم انکی زیارت کرو اور منع کرتا تہا تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کہنے

اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَ نَعَمْ پر رکھو اور منع کرتا تھا مین تمکو نبیذ بنانے سے مگر مشکون مین سو اب جسمین چاہو بناؤ پینے کے برتنون مین سے
آمَا فِي قُلْتُ نَبِيذٍ ہوا ابن نمیر نے اپنی اس روایت مین کہا روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ کو وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا سلم نے
وَدَعُوا اَوْ روایت کی ہمسے یحیی بن یحیی نے اون سے ابو خیثمہ نے ان کو زبید نے اون سے محارب نے انسے ابن بریدہ نے اور کہا گمان
کرتا ہون کہ انہون نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقعہ ہوا ابو خیثمہ کو انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا
کی ہمسے ابو بکر نے ان سے قتیبہ نے ان کو سفیان نے ان سے علقمہ نے اون سے سلیمان بن نے اون سے انکے باپ نے انہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے اور عبد بن حمید نے ان سے عبد الرزاق نے روایت کی انہون
نے معمر سے انہون نے عطا سے انہون نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہون نے اپنے باپ بریدہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب
ابی سنان کی مانند روایت کی رعنی جو اوپر گذری عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے کہ
اس نے اپنے آپکو مار ڈالا تھا ایک چوڑے تیر سے تو آپ نے اوسپر نماز نہ پڑہی **ف** اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگون نے جو
فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہین خاص اسپر کہ جس نے اپنے آپکو مار ڈالا ہو چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبد العزیز اور اوزاعی
کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علما کا مذہب ہے کہ اسپر نماز پڑہین اور اس حدیث کا جواب
یہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز نہین پڑہی تاکہ لوگ ڈرین اور اس حرکت سے باز آوین اور صحابہ نے نماز پڑہی اور یہ
ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑہتے تہے اور صحابہ کو منع کرتے تہے نماز سے تاکہ لوگ قرض سے ڈرین اور ادا کا خیال رکھین اور
قاضی نے کہا ہے کہ مذہب تمام مسلمانون کا ہے کہ نماز پڑہین ہر مسلمان پر اگرچہ اسپر حد ماری گئی ہو یا رجم کیا ہو اسکو اور جس نے اپنے
آپکو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا ہر سب پر اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ خود امام ہر وہ
وہ انکی نماز سے پرہیز کرے کہ فساق ڈرین اور ان کو جہڑکی ہو۔

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ جلد دوسری صحیح مسلم مترجم اردو باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی
ساکن شہر لاہور بازار کشمیری ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ ہوکر
اہل حدیث کے لیے توشہ عاقبت ہوئی اللہ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے اور اسکی
تیسری جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اس کے تمام
کرنے کی توفیق بخشے آمین ✣

صواب
بڑھی
جائز
کی

آئے اور جب میں نے دیکھا انہوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا تو میں نے بھی چاہا تم سے
وہ تمہارے پاس نہیں آتی تھیں اور میں نے تمہارا کپڑا اوتار دیا اور سمجھا کہ تم سو گئے سو میں نے برا جانا
کو جگا دوں اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبرا اٹھو گے کہ کہاں چلی پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا
ہے کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لیے مغفرت مانگو میں نے عرض کی کہ میں کیونکر کہوں اے رسول اللہ کہا آپ نے
فرمایا کہو سلام ہے ایمان دار گھر والوں پہ اور مسلمانوں پر اللہ رحمت کرے ہمسے آگے جانیوالوں پر اور پیچھے جانے
والوں پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں **ف** اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں جو لوگ عورتوں کو
کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس میں علما کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت
حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ لعنت کرے اللہ تعالی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت
کرتی ہیں اور دوسری یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے تیسری یہ کہ مباح ہے اور جو مباح کہتے ہیں وہ اس حدیث سے
اور حدیث نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا سے دلیل پکڑتے ہیں اور اسکا جواب یوں دیا ہے کہ اس میں
اجازت کا صیغہ مذکر ہے پھر اجازت میں عورتیں داخل نہیں اور اصول میں یہی مذہب مختار ہے کہ
صیغہ مذکر میں عورات داخل نہیں **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِيْ
رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ
لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہا تھا رسول اللہ صلعم سکھلاتے انکو جب نکلتے وہ طرف قبروں کی پس تھا کہنے
والا کہتا ابوبکر کی روایت میں یہ لفظ ہیں (سلام ہو اوپر رہنے والوں گھروں کے) اور زہیر کی روایت میں یہ لفظ ہیں (سلام ہو تم پر اے رہنے والوں گھروں
کے مومنوں اور مسلمانوں سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں ہم مانگتے ہیں اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّيْ فَلَمْ يَأْذَنْ لِيْ وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِيْ **ترجمہ**
ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اذن مانگا میں اللہ سے اپنی ماں کے بخشش مانگنے کے لیے پس نہ اذن دیا مجھکو اور میں نے اسکی قبر کی زیارت
کے لیے پس اذن دیا مجکو **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ
عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا
وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا زیارت سے قبروں کے سو تم اب زیارت کرو اور منع کرتا تھا تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے

اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قالیتو رکھو اور منع کرتا تھا میں تمکو نبیذ بنانے سے مگر مشکون مین سو اب جسمین چاہو بناؤ پیو کے برتنون مین سے
اَمَا إِنِّي قُلْتُ نبیذ پیو ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا سلم نے
وَدَعُوا روایت کی ہمسے یحیی بن یحیی نے اونسے ابو خیثمہ نے ان سے زبید نے اونسے محارب نے ابن بریدہ نے اور کہا گمان
کرتا ہون کہ انہون نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقع ہوا ابو خیثمہ کو انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا
کی ہمسے ابو بکر نے ان سے قتیبہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے اونسے سلیمان نے اون سے انکے باپ نے انہون نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے اور عبد بن حمید نے ان سب نے روایت کی عبد الرزاق سے انہون
نے معمر سے انہون نے عطا سے انہون نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہون نے اپنے باپ بریدہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ابی سنان کی مانند روایت کی رضیع جو اوپر گذری عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے کہ
اس نے اپنے آپکو مار ڈالا تھا ایک چوڑے تیر سے تو آپنے اوسپر نماز نہ پڑہی **ف** اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگون نے جو
فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہین خاص اسپر کہ جس نے اپنے آپکو مار ڈالا ہو چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبد العزیز اور اوزاعی
کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کا مذہب ہے کہ اسپر نماز پڑہین اور اس حدیث کا جواب
یہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز نہین پڑہی تاکہ لوگ ڈرین اور اس حرکت سے باز آوین اور صحابہ نے نماز پڑہی اور یہ
ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑہتے تھے اور صحابہ کو منع کرتے تھے نماز سے تاکہ لوگ قرض سے ڈرین اور ادا کا خیال رکھین اور
قاضی نے کہا ہے کہ مذہب تمام مسلمانون کا ہے کہ نماز پڑہین ہر مسلمان پر اگرچہ اسپر حد ماری گئی ہو یا رجم کیا ہو اسکو اور جس نے
اپنے آپکو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا ہر سب پر اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ
وہ انکی نماز سے پرہیز کرے کہ فساق ڈرین اور ان کو جھڑکی ہو۔

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ جلد دوسری صحیح مسلم مترجم اردو باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب مہتمم مطبع صدیقی
ساکن شہر لاہور بازار کشمیری ماہ ذی قعدہ سنہ [illegible] ہجری مین زیور طبع سے آراستہ ہو کر
اہلحدیث کے لیے توشہ عاقبت ہوئی اللہ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے اور اسکی
تیسری جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اسکے تمام
کرنے کی توفیق بخشے آمین

5 2

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۲۶	۲۰	لفظ	لفظ
۵۲۷	۹	پہچان	پہچان
۵۲۸	۱۵	ابومحدورہ	ابومخدورہ
۵۲۹	۱۷	سلام	اسلام
۵۳۱	۵	امین خوش	مین خوش
〃	۸	ہونے کو	ہونے کا
۵۳۲	۲	اویر	اوپر
〃	۵	فرمانے ستر	فرمانے تھے
〃	۶	طربن	طلحہ بن
〃	۱۰	بہاکتا ہے	بہاگتا ہے
۵۳۳	۱۵	تہین	نہین
۵۳۴	۱۰	انکہوٹے	انگہوٹے
۵۳۵	۱	پڑہی	کہی
〃	۲۰	لذشتہ	گذشتہ
۵۳۶	۱۱	کہڑی کہڑی	کہڑے کہڑے
〃	۱۳	رلعت	رکعت
〃	۲۳	ہوتے	ہوتے
۵۳۷	۱۳	رضے	رض کے
۵۴۲	۱	تبیجے	نیچے
۵۴۴	۴	ریادہ	زیادہ
〃	۹	شمار	شمارین
۵۴۶	۵	سروی	سردی ہے
۵۴۸	۴	بسکہلاوے	سکہلادی
〃	۵	المعضوب	المغضوب
〃	۷	الضلین	الضالین
۵۴۹	۳	صحیح یسر سے	حدیث میرسے
〃	۱۴	یہ سے	یہ سبے
۵۵۰	۳	بعد پڑہنا	بعد درود پڑہنا
۵۵۲	۱	روایت سے	روایت ہے
〃	۸	الضالین	الضالین کے
〃	۱۶	نماز پڑہ	نماز پڑہے جب چاہے
〃	۲۳	نمار	نماز
۵۵۳	۲۲	جانب بدن	جانب کا بدن
۵۵۵	۴	فربایا	فرمایا
۵۵۷	۴	کرٹے	کپڑے
〃	۶	〃	〃
〃	۸	〃	〃

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۵۷	۱۲	کرنے تو	کرلے تو
۵۵۸	۳	عبداللہ	عبیداللہ
〃	۱۸	پہنچ گئی	پہنچ گیا
〃	۲۱	علی تہا	علی رضی تہے
۵۵۹	۳	اسباب کا	اسبات کا
〃	۱۴	نہین	تہین
۵۶۰	۸	ہوتے	ہوئے
〃	۱۵	نکلے	نکلے
〃	۱۸	ابوبکر	ابوبکر کی
۵۶۲	۱۳	روایت	روایت
۵۶۴	۷	نمار	نماز
〃	۱۱	طرح	طرح سی کہ
۵۶۵	۱۳	استیبین	استینین
۵۶۷	۲۳	کی	کی خلقت
۶۱۸	۱۹	بہان	جہان
۶۱۹	۸	درست	درست ہی
〃	۱۱	دیدپوین گے	دیدیوین
〃	۱۸	گئی	گئین
〃	۷	سمو	ہمکو
۶۲۲	۱۱	بہتر ہی	بہتری
۶۲۴	۱	دیکہتی	دیکہتی ہین
۶۲۸	۱۱	حدیث	حدیث سے
۶۲۹	۱۴	ہمکو	ہمکو حکم
〃	۱۸	ہاتہون کو	ہاتہون کی
۶۳۰	۵	ایریون	ایڑیون
〃	۲۳	ان	مان
۶۳۱	۱	ببر	پر
۶۳۲	۲۳	مین جیو نوکرون	مین نوکرون
۶۳۴	۵	لفظ	لفظ ہے
۶۳۵	۳	بولتا	بولنا
〃	۸	کسی اور مکان	کسی مکان
۶۳۶	۱	نمار	نماز
〃	۱۴	اشاریسر	اشاریسے
۶۳۸	۱۵	بہرکا	بہگا
۶۴۰	۲	ہوی سی	ہوئے تہے
۶۴۱	۱	ضرورت سی	ضرورت سی ہو
〃	۱۳	حابزم	حازم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۴۱	۱۴	بڑہیے	بڑہی
〃	۱۶	جہاز	جائز
〃	۱۸	سرکی	منبر کی
〃	۱۹	ہوے	ہوئے
۶۴۲	۱۱	مختصرا کہ	مختصہ اکی
۶۴۳	۱۱	سی	ہی
۶۴۶	۱۰	نقس	نقش
〃	۱۵	〃	〃
۶۴۸	۹	انہون	انہون نے
〃	۱۳	فاسم	قاسم
〃	۱۴	سکی	سگی
۶۵۰	۴	بلک	بلکہ
〃	۱۳	لائے	لائے گئے
〃	۱۵	سمجہار	سمجہا
۶۵۱	۸	بہویلے	بولے
〃	۹	اللہ تعالی کے	اللہ تعالی نے
〃	۱۷	اب	آپ
۶۵۲	۱۳	اللہ تعالی نے	اللہ تعالی انہو
〃	۱۴	خلاقت	خلافت
〃	۲۰	کلالہ	کلالہ ہے
۶۵۳	۳	عاموینر	عالموینر
۶۵۶	۹	انتظار	انتظار
〃	۱۵	سکہے	کئے
۶۶۰	۲۲	گزرے	گذرا
۶۶۱	۱۰	سلیم مت	سلیم مین
۶۶۳	۷	بی اصل	بے اصل ہے
۶۶۵	۱۰	صورت	سورت
۶۶۸	۵	بغرض	بفرض
۶۶۹	۱۷	سنکر	سنکر
۶۷۱	۴	ناکتے	مانگتے
۶۷۶	۲	خدمت	خدمتین
〃	۷	مین	مین آئے
〃	۱۰	یاحدیث	یہ حدیث
۶۷۷	۴	قائل	قابل
〃	۵	سکے	سکے
〃	۱۰	اور خوستیس	اور چونتیس
〃	۱۹	اکہرتیس	[illegible]

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۰۹	۲۳	مبارگا	مبارکا	۷۰۹	۱۹	کیا	کیا گیا	۷۴۵	۳	مین	مین نے
۶۷۹	۴	گررہے	گررہے ہین	۷۱۰	۲۲	نے	سے	"	۲۱	عجیر	عنیر
۶۸۱	۵	جب	اسوقت	۷۱۱	۴	باپا	پاپا	۷۴۶	۵	پڑہتے	پڑہتے ہے
"	۱۴	کہس کہس	کہی گئی	"	۱۴	جاؤن کہ ایک	جاؤن ایک	"	۱۰	امین	یمین
"	۲۰	بشریت	بشریت سے	۷۱۲	۲	کہ	مین	"	۱۲	سکے آپکے	کہ آپ
"	۲۳	کہی	کہی گئی	"	۱۴	عتبان مالک	عتبان بن مالک	"	۲۳	ہوئین	ہوتین
۶۸۲	۴	کہاکہ قاحنی	کہاتاحنی	۷۱۷	۱۹	ہے	ہو	۷۵۳	۱۳	مین	مینا
۶۸۴	۳	عمرو بن	عمر بن	۷۱۸	۱	کی	کیا	"	۲۱	کرنے	کرسنے
۶۸۵	۱۳	حجر	حجرے	"	۱۰	بر	پر نماز	۷۵۷	۲۲	کیک	ایک
"	۱۹	حجرہ	حجرہ مین	۷۱۹	۲۱	کی	کیا	۷۶۰	۱۶	پڑہتا کا	پڑہتا رہا
"	۲۲	نماز نماز	نماز	"	۲۲	اسر جیز	خیر	"	۱۸	حدیت	حدیث
۶۸۶	۱۰	آدمی	آدہی	"	"	کی	کیا	"	۲۲	مبت	مین
"	۱۹	ہوتی	ہوئی ہے	۷۲۱	۳	وہی	یہی	۷۶۱	۱۸	پسس	پاس آپ نے ادا کیا
"	۲۰	فقہا	فقہا کا	۷۲۲	۱۳	ارر	اور	۷۶۵	۲۲	کا	کی
"	۷	کہتا	کہنا	"	۱۶	تمہاری	تیرے	۷۶۶	۷	ابودرا	ابودردا
"	۲۳	وہ	وہ طلوع	۷۲۳	۲	کرمی	گرمی	"	۱۵	جلی	ہلکی
۶۸۸	۳	پہر عصر پڑہی	کبھی ظہر کی پہر عصر پڑہی ہو نے آفتاب متغیر کی	"	۱۷	کی	کیا	۷۶۸	۴	بڑھے ہے	بڑہتا
				۷۲۴	۱۱	کی	کیا	۷۶۹	۱۷	ہوئے اوعمرو	ہون اور عمرو
۶۹۰	۱۴	بہاب	بہاپ	۷۲۵	۵	ار	اور	"	۲۰	مین	نماز پڑہی
"	۱۵	کی کہ رسول	کی رسول	۷۲۶	۱۹	اور	اور ہم	۷۷۱	۱	سے	رکوع بہی
"	۲۳	سالے	سالےگ	۷۲۷	۱	بہی	یہی	۷۷۲	۱۶	تو	تہیر
۶۹۱	۳	سالے	سالے	۷۲۸	۹	ہین	ہین	۷۷۴	۱۴	آپ	بیٹھے
"	۱۶	مجھے ذوسانسون	مجھے سانسون	۷۳۰	۱۴	تک	تک قنوت	۷۷۶	۶	ایسی ایسی	ایسی
۶۹۳	۱۲	چوبجی	چوبجین	۷۳۱	۱۵	اوسے	اوس سے نے	"	۱۰	بعضون	بعضون نے
۶۹۴	۲۲	پہوبجی	پہوبجین	۷۳۲	۲۲	باردن	بازو پر	"	۲۱	الکار	انکار
"	"	پہوبجتی	پہوبجتین	"	۲۳	ٹیکا	ٹیکا	۷۷۷	۱۴	اور	فرمایا
"	۷	ہوسے	ہوتے	"	"	یہ گر	تاکہ آپ گر	"	۱۵	رات کواکہ	اوسی
"	۲۳	منقول	منقول ہے	۷۳۵	۴	کہنا	کہینا	۷۷۸	۳	ہو	ہون
۶۹۵	۱۱	ساب	شک	"	۱۲	اور	آپ	"	۶	اورجیل	ارجیسل
۶۹۶	۱	ہوئی	ہوتین	۷۳۶	۶	ہی	جب لوگون	"	۲۲	وسلم	وسلم کو محرکرت
۶۹۹	۱۱	انہون	انہون نے	"	۷	بہراہی	ہی تو	۷۷۹	۱۹	وسلم	وسلم نے
۷۰۰	۹	انتطار	انتظار	۷۳۸	۲۲	برے	بڑے	۷۸۱	۶	کرے	کرین
"	۱۳	طہری	ظہری	۷۳۹	"	بہی	یہی	"	۱۴	جسکو	جنکو
۷۰۲	۱۹	کہتا	کہتا ہے	۷۴۰	۴	جاہیے	چاہیے	۷۸۲	۱۲	آپ بہی	آپ کے
۷۰۴	۱۳	کہاکر نماز	کہا نماز	۷۴۲	۲	ہرتی	ہوتی	۷۸۷	۱۳	بہنک	بہنگ
"	۲۱	آپ کا	اون کا	"	۲۱	پڑھتے ہین	پڑہتے ہین	"	۱۴	کا	کاہی
۷۰۵	۱	لوشنی	لوئشی	۷۴۳	۱۱	عیبر	عنیر	"	۲۲	ہے	ہین
"	۸	کرنی بیان	کا بی بیان	"	۲۲	سفر	سفر	۷۸۸	۲	پوچھا	پوچھنا
۷۰۶	۱۷	پوچھے	پوچھنے	۷۴۴	۲۰	کیا	گیا	"	۵	نبانت	نہایت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۹۰	۱۲	ہے	بیانتک کہ
″	۱۶	وسلم	وسلم نے فرمایا
۷۹۱	۱۲	سے	اور
۷۹۲	۲	جادین	جاوین گے
″	۱۷	جاکتا	جاسکتا
۷۹۴	۱۶	بیر	بہر
۷۹۶	۱۱	مین	ہین
۷۹۷	۴	چوران	چوڑان
۸۰۰	۷	ہرلی	ہوئی
۸۰۳	۳	حصرت	حضرت
″	۵	اورکوہ	اوروہ
″	″	اوروہ ان سے	کروہ اون سے
۸۰۵	۱۷	فرشتے	فرشتے
۸۰۶	۲۱	جارب	یارب
۸۰۷	۱۹	اوریہا	اور کہا
۸۰۸	۱۰	نعوذ	تعوذ
″	۱۳	فریب	قریب
۸۰۹	۲۲	تبن	تین
۸۱۰	۱۱	ہوستے	ہوستے ہین
″	۱۹	اللہ	کہ اللہ
۸۱۴	۴	ہے	ستے بنی سے
″	۲۱	مین	مین سے
″	۲۲	چھوڑ دیتا تھا	چھوڑ دیا تھا
۸۱۶	۱۶	آواز کو	آواز کی قرأت
۸۱۷	۱۰	تیبس	قیس
۸۱۹	۳	اورسے	اوس سے
″	۱۹	تجھے	تجھیے
۸۲۰	۱۷	مرا	مرا بہی
۸۲۱	۴	ردایت	روایت کی
″	۱۳	انہون	انہون نے
″	۱۵	نتیجہ	یہ نتیجہ
۸۲۲	۲۱	زیادہ کا	زیادہ
۸۲۶	۲	ہوگی	ہوگئی
″	۶	بقرہ	بقرہ اور
۸۲۷	۴	پڑھتے	پڑھتے ہے
″	۵	افتون	آفتون
″	۲۱	بجھیگا	بجھیگا
۸۳۰	۸	ادر	صدق
″	۱۴	ہوگیا	ہوگیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۳۱	۱۴	موافق	موافق اوسکے
″	۲۱	بنادیا	بنادینا
″	۳	تلام	غلام
۸۳۲	۶	ردایت	روایت ہے
۸۳۴	۱۵	ہے	سے
۸۳۵	۱۵	تو اوس نے	+
″	۲۱	مین	مین نے
۸۳۶	۲۱	ہو سکے	ہو سکے گا
″	″	فرماتا	فرماتا ہے
۸۳۷	۱۱	ٹہیک	ٹہیک
″	۱۳	ملا	پایا
۸۳۸	۲	رکعت	رکعت مین
″	۸	المامین	المائین
۸۳۹	۱۵	صاحب	عبداللہ
۸۴۰	۹	ٹہیک	ٹہیک
″	″	مفصل	مفصل کی
″	۱۰	ہون	ہین
۸۴۱	۱۷	ہوی	ہوئین
″	″	پہونچی	پہونچین
″	۲۰	صحیفان	صحیفہ اونکا
۸۴۳	۱۸	ہوا	بیان ہوا
۸۴۴	۱	کرد	دیر کرو
″	۱۱	ہے	ہین
″	″	ہی	ظاہر پر
۸۵۲	۴	ہی تھے	پڑھتے
۸۵۵	۱۲	کرنے	کرتے
۸۵۶	۹	مسجدہ	سجدہ
۸۵۹	۹	اہون	انہون نے
″	۱۸	بہی	ہی کا
۸۶۰	۴	بہی	وضو ہی کیا
۸۶۱	۱۸	ستے	ہین
۸۶۲	۱۱	نے	سے
″	۱۲	خاتم	حاتم
″	۱۴	کہ	کو
۸۶۳	۱۴	اشارۂ	اشارہ
″	۱۹	ابوہریر	ابوہریرہ
۸۶۴	۲۱	مین	ہین
۸۶۵	۱۱	پیدا	پیدا
۸۶۶	۲۲	تعالے	تعالے نے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۶۶	۲۳	اور اسپر ہاتہ ساتہ	پہر اوسپر کہولایا
۸۶۷	۱	اور وہ اسپر ہی اوگ	اور وہ لوگ اسپر ہی
″	۱۸	انڈا	انڈا
۸۶۸	۴	دیا	دیا گیا
۸۶۹	۱۱	جاتا	ڈہل جاتا
″	۱۴	گیرون	گہرون
″	″	نہین	تہین
۸۷۳	۵	انگلین	اونکا بان
۸۷۶	۲	ہے	سے
۸۸۲	۲	پڑھ چکنا	پڑھ چکنا
۸۸۳	۶	کہ	اوس
″	۱۴	ملک	مانک
۸۸۵	۴	تم	تم مین
۸۸۶	۱۴	ہوتا	ہوتا
۸۸۸	۱۳	ہبرسے	ہبرسے
۸۹۰	۶	گا	کا بجاتا
″	۹	بانگایٹہ	باناک پٹہ
″	۲۲	مسلمان	مسلمانون
۸۹۱	۲۳	مجہ	مجہ کو
۸۹۲	۲	ہرجاتی	ہوجاتی
″	۹	کانو	کانوکے
″	۱۳	تھے	تہے
۸۹۳	۲	جمہو	جمہور
۸۹۴	۸	پچھا	پچھا
″	۱۵	انبی	اپنی
۸۹۵	۱۵	.	جمعہ
″	۲۱	مدلی	بدلی
۸۹۶	۳	برساو	برسانہ
″	۴	برساو	برسا
۸۹۹	۱۳	گناہگارون	گناہگارونکو
۹۰۰	۱۰	+	پہر رکوع کیا لمبا لیکن پہلے رکوع سے کم
۹۰۱	۸	پہر	پہر
۹۰۲	۱۳	لت	کہن
۹۰۵	۲	مین	مین سے
″	۲	مانگی	مانگا
″	۳	حدیث	یہ حدیث
۹۰۸	۱۶	کو	کیطرف
۹۰۹	۱	محمد	محمد

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۰۹	۶	تحقیق	تحقیق
″	۲۱	رادی	زادی
″	۲۳	اور یہ بھی نکلتا کہ آپنے رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپ سے مروی ہوئی ہین	اور سکو جنہون نے کہ آپ نے رکوع کیا ہے تو وہ یہ نہ کہتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے
۹۱۳	۱۲	نماز	تمام
۹۱۴	۱۴	کی	کو زبر
″	۱۶	ہے	زبرسی
″	۲۳	روربت	روایت
۹۱۵	۱۴	و	رنا
″	۱۶	مبن	مین
۹۱۶	۲	تبرا	ی بی رسول
″	۱۰	سلمۃ	سلمہ
۹۱۷	۱۷	بلاتا	بلانا
۹۱۸	۱۳	پٹنا	بیٹنا
۹۱۹	۱۲	کنکریلی	کنکریلی
″	۱۶	تو	کو صبر
۹۲۰	۱۷	ہوا ہے	ہو واسطے
″	۱۸	مست	میت
۹۲۱	۵	جیجکر	جیخکر
۹۲۲	۲۱	رادی	صاحبزادی
۹۲۶	۹	اور بقول	بہول
″	۱۴	بگرا	بگڑ
[illegible]		اون	اون سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۲۹	۸	عورمین	عورتین
″	۱۰	نوحہ	نوحہ
″	۱۱	نوجہ	نوحہ
″	۱۵	گیسکو	کسیکو
″	۲۱	مناسیب	مناسب
″	۲۲	تہمت	تہ بند
۹۳۰	۱۵	تہبتی	دیتے تھے
۹۳۱	۷	تہمد	تہ بند
″	″	یابدن	تابدن
۹۳۲	۱۱	انکا	اوس کا
″	۲۳	گرون	گردن کا
۹۳۳	۲	تہمد	تہ بند
″	۲۱	اسی	آنس
۹۳۴	۲۲	جنارسے	جنازے
۹۳۵	۲۲	ہے	ہین
۹۳۶	۲۰	بشاڑاموںتے	بشارلی ہوئی
″	۲۱	کہامسلم	کہامسلم نے
۹۳۸	۶	جیحالب	جیجاب
۹۳۹	۴	ہوگی	ہوگئی
۹۴۰	۵	ملک	مالک
″	۱۱	ہے	یہ ہے
۹۴۴	۱۰	تکبیر کہی	تکبیرین کہین
۹۴۷	۸	بہی	یہی
۹۴۸	۸	مین	مین سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۴۸	۱۶	رہب	دہب
۹۵۱	۵	اسپیر	اون پر
″	۱۰	لگانا تک قبر	لگانا قبر
″	۱۸	خنگاڑی	جنگاری
۹۵۲	۱۱	مذہب	مذہب کی
″	۱۳	حدیث	حدیث سے
″	۲۳	بن	بن ابی وقاص
۹۵۳	۱۳	سگتے	لگتے ہین
۹۵۴	۱۳	شاگردین جل اٹھی ہو	مین سوجاؤن
″	۱۵	تہمت	تہ بند
″	۲۱	ورد	درد ہونے لگا
″		توں	تو نے
″	۲۳	مجہ سے	میرے پاس
۹۵۵	۲	آئے تھے اور پہر تمہارا کپڑا اوتار دیا اور سمجہا کہ تم سوگئے	آئے گھر نے اپنے کپڑے اوتار ڈالے تھے اور سمجہا کہ تم سوگئین
″	۷	یارت	زیارت
″	۱۱	بہی	یہی
″	۱۶	مبن	مین
″	″	میں	ہین
″	۲۰	وا	دیا
۹۵۶	۱	جس بت	جس بیت

تمت

5352

